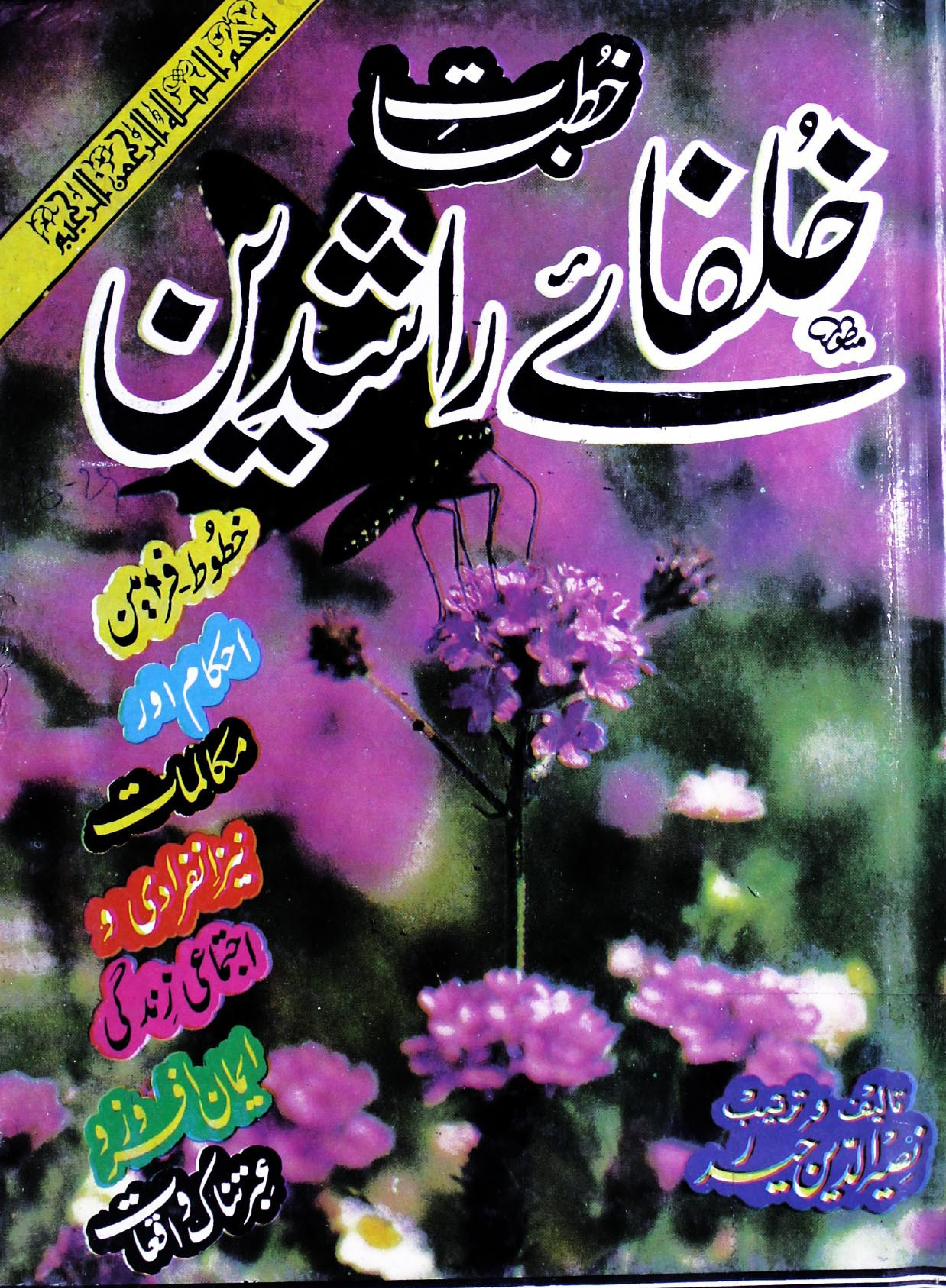

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبات خلفائے راشدین

خطوط - فرامین
احکام اور
مکالمات
نیز انفرادی و
اجتماعی زندگی
ایمان افروز
عبرتناک واقعات

تالیف و ترتیب
نصیر الدین حیدر

مکتبۃ القریش
چوک اردو بازار ۰ لاہور پاکستان

Marfat.com

خطباتِ
خلفائے راشدین

مصنّف و مؤلف
نصیرُالدّین حیدر

مکتبہ القُریش
چوک اردو بازار، لاہور

Marfat.com

98245

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر : عبدالحفیظ قریشی

باہتمام : محمد علی قریشی

مطبع : نیر اسد پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ : جمال آرٹسٹ' لاہور

سن اشاعت : 1996ء

تعداد : 600

قیمت :

MAKTABA AL QURAISH RS 400

مکتبہ القریش اردو بازار' لاہور

Marfat.com

انتساب

○

ایک ایسے باکردار انسان کے نام

جس کے اخلاق و کردار نے مجھے بڑا متأثر کیا۔ سچ جانیں۔ تو ہمارا ملک پاکستان ایسے ہی محب الوطن، پاکباز، بااخلاق، پرخلوص اور دیانتدار لوگوں کی بدولت قائم دائم ہے۔

یہ میرے ایک بہت ہی عزیز دوست محمد سعید کے برادر خورد ہیں۔ ان کا اسم گرامی چوہدری محمد طفیل ہے

اعظم مارکیٹ میں کپڑے کے بہت بڑے تاجر ہیں۔ بے چینی، انتشار بددیانتی اور رشوت خوری کے اس دور میں مَیں نے اِن سے بڑھ کر کسی کو رِزق حلال کی خاطر فکرمند اور کوشاں نہیں پایا۔ اس لئے میں نے ان کے اسی اعلیٰ کردار کے ایک پہلو سے متاثر ہو کر اپنی اس تالیف کا انتساب ان کے نام کیا ہے۔

دعاگو

نصیرالدین حیدر

○

Marfat.com

Marfat.com

مولفؒ اور کتابِ ہذا کے بارے میں چند باتیں

یہ بات سچ ہے کہ میں کتابِ ہذا کے مولف نصیرالدین حیدر کو ایک عرصہ دراز سے جانتا اور پہچانتا ہوں۔ عہدِ ماضی میں ہم دونوں میٹرو پولیٹن کارپوریشن میں ملازم ہوا کرتے تھے۔ ہمارے درمیان احترام آدمیت کا رشتہ استوار تھا۔ یہ 1950ء کی بات ہے آمدم بر سر مطلب یہ کہ موصوف ان دنوں میں بھی کچھ نہ کچھ لکھتے رہا کرتے تھے۔ کبھی کبھی مجھے بھی اپنا تحریر کیا ہوا مضمون یا افسانہ مطالعہ کے لئے دے دیا کرتے تھے۔

کچھ عرصہ تک باہم رہنے کے بعد ہمارے راستے جدا جدا ہو گئے میں تو اپنی اعلیٰ تعلیم کے مدنظر ایک کالج میں پروفیسر تعینات ہو گیا اور نصیرالدین حیدر کارپوریشن ہی میں رہ گئے۔ بعد ازاں پانی کے محکمہ کی تبدیلی پر وہ بھی دوسرے چھوٹے بڑے عملہ کے ہمراہ واسالاہور میں منتقل ہو گئے۔

ایک عرصہ تک ہم دونوں کے مابین کوئی رشتہ و تعلق نہ رہا البتہ کبھی نہ کبھی کالج کی لائبریری میں آنے والے رسائل میں سے کسی نہ کسی رسالہ میں نصیرالدین حیدر کا کوئی مضمون وغیرہ پڑھنے کو مل جایا کرتا تھا اور میرے لئے یہی تحریری رشتہ بہت تھا۔

یہ تمہیدی سطور لکھنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ نصیرالدین حیدر جانے پہچانے اور پرانے لکھاری ہیں انہوں نے لکھنے کا آغاز آج سے تہائی صدی سے زائد عرصہ قبل کیا۔ اور آج بھی قویٰ مضمحل ہو جانے کے باوجود تصنیف و تالیف میں مصروف ہیں۔ آپ بچوں میں بہت زیادہ مقبول ہیں۔ کیوں کہ انہوں نے عمرو عیار پر تقریباً سو (100) سے زائد ناول لکھے ہیں۔ ان ناولوں میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے جو درد اور کسک ان کے سینے میں پایا جاتا ہے وہ انہوں نے بھرپور انداز میں اپنی تحریروں میں اجاگر کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے یہ ناول

Marfat.com

جتنے بچوں میں مقبول ہیں اتنے ہی بڑوں میں بھی شوق سے پڑھے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان ناولوں کے نصیرالدین حیدر نے ذیل کی چند قابل ذکر کتب بھی تحریر کی ہیں۔

- 786 حکایات اولیاء کرام
- عظمت رسولؐ
- حکایات عربی
- اخلاق نامہ
- ہمارے رسولؐ (بچوں پر ایک انعام یافتہ کتاب)

میرے پیش نظر جو کام نصیر صاحب کا ہے وہ کافی وقت طلب ہے۔ اس لیے کہ کسی ایسی تالیف کے لیے مواد اکٹھا کرنا کار وارد ہی نہیں بلکہ بسا اوقات ناممکن بھی دکھائی دیتا ہے لیکن اگر جذبہ نیک اور لگن سچی ہو تو ایسی مشکل خود بخود حل ہو جاتی ہے۔ نصیر الدین حیدر صاحب نے اپنے اسی نیک جذبہ کو بروئے کار لاتے ہوئے نہ صرف برصغیر پاک و ہند کے مصنفین و مولفین کی کتب اکٹھی کیں۔ بلکہ بلاد و امصار سے بھی مواد اکٹھا کیا۔۔۔۔ پھر اس تمام مواد کو ترتیب دے کر اللہ کا نام لیا اور اپنے کام کا آغاز کر دیا۔

نصیر حیدر صاحب اپنی محنت اور اپنے خلوص میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ اس کے لیے ہمیں تعریفی اور تنقیدی نظروں سے کتاب ہذا کا مطالعہ کرنا ہو گا۔ اس کے بعد فیصلہ کرنا سود مند ہو گا۔ بہرحال سب سے پہلے اس کتاب کے موضوع کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کے پس منظر سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں۔ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے:

"ان میں سے جس کسی کی اقتدا کرو گے ہدایت پاؤ گے"۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اول نے تو اپنا کم و بیش سارا وقت شمعِ ہدایت کی خدمتِ اقدس میں گذارا۔ ان کے عشق رسولؐ سے کوئی کافر ہی انکار کر سکتا ہے۔ آپ کامیاب قائد اور عوام کے مخلص و ہمدرد خلیفہ رہے۔ لیکن صرف دو برس خلافت کا بار سنبھالنے کے بعد 636 عیسوی میں عالم بقا کو سدھارے۔

Marfat.com

ان کے بعد سید نا حضرت عمر فاروقؓ نے بارِ خلافت اپنے کاندھوں پر اٹھایا۔ وہ دس برس تک عالمِ اسلام کی خدمت پر کمربستہ رہے۔ آپ کے زمانہ خلافت میں انتہائی اہم اور مشکل ترین فتوحات ہوئیں آپ ہی کے عہدِ زریں میں اسلامی افواج بازنطین پر حملہ آور ہوئیں۔ اسی سال شام کا دارالخلافہ دمشق فتح ہوا۔ اور دو سال بعد یروشلم بھی مسلمانوں کے زیرِ نگیں آ گیا۔ 641ء تک تمام فلسطین اور شام فتح کر لیا۔ بعد ازاں عرب افواج اس علاقہ میں داخل ہوئیں جہاں موجودہ' ترکیہ کا علاقہ ہے۔

639ء میں مصر پر حملہ کیا۔ جو بازنطینیوں کے زیرِ تسلط رہ چکا تھا۔ تین سال کے قلیل عرصہ میں مسلمانوں نے تمام مصر کو بھی مسخر کر لیا۔

جب عربوں نے عراق پر حملہ کیا۔ تو یہ علاقہ ساسانی قلمرو میں شامل تھا۔ جنگِ قادسیہ 637ء میں ہوئی۔ 641ء میں سارا عراق عربوں کے زیرِ نگیں آ گیا۔ صرف یہی نہیں 642ء میں جنگ نہاوند کے موقعہ پر آخری ساسانی حکمران کو بھی شکست فاش دی۔ 644ء میں حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے موقعہ پر ایران کا بیشتر غربی علاقہ عربوں نے فتح کر لیا تھا۔ بقول سید عبدالقدوس ہاشمی مرحوم'

"آپ (عمر فاروق) کے عہد خلافت میں ہر گھنٹے میں دس مربع میل رقبہ فتح ہوتا رہتا تھا"۔

حضرت عمرؓ میدانِ حرب کے علاوہ علم و ادب میں بھی اہم مقام رکھتے تھے۔ آپ کے علمی و ادبی ذوق کا یہ عالم تھا کہ ہر مقدمہ کا فیصلہ سناتے وقت کسی شاعر کا شعر سنایا کرتے تھے۔

آپ کے ارشادات اور اقوال کا مشہور مفسر علامہ زمخشری نے ترجمہ کیا ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ کے بعد سیدنا حضرت عثمان نے بار خلافت اٹھایا آپ "جامعِ آیات القرآن" تھے۔ آپ سے کئی احادیث بھی مروی ہیں۔ مثلاً یہ ایک حدیث ہے۔

"حضرت عثمانؓ ذوالنورین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم میں سے اچھا شخص وہ ہے۔ جو قرآنِ حکیم خود لکھے۔ اور اوروں کو سکھائے"۔

حضرت عثمانؓ کی دردناک شہادت کے بعد حضرت علیؓ شیرِ خدا نے خلافت کی ذمہ

Marfat.com

داریاں سنبھالیں۔

اندرونی ریشہ دوانیوں اور خلفشار کی بدولت فتوحات کا سلسلہ کافی حد تک رک گیا تھا۔ لیکن اس پر بھی شیر خدا نے اپنے اندرونی اور بیرونی محاذ کو کمزور نہ ہونے دیا اور اسلام کا علم ہر سو بلند رکھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"میں علم کا شہر ہوں۔ اور علی اس کے دروازے ہیں"۔

یہ ارشاد نبوی حقائق پر مبنی ہے--- آپ نے سلطنت کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ علم و ادب کی بھی بہت خدمت کی ہے۔

آپ کے خطبات فصاحت و بلاغت اور حقائق و معارف کے بیش بہا موتی لئے ہوئے ہیں۔ آپؓ نے فقہ' تفسیر و الٰہیات اور دوسرے علوم پر خاطر خواہ کام کیا ہے۔ علم نحو آپ ہی کی بدولت معرض وجود میں آیا تھا۔

انہیں خلفاء راشدین کے عہدِ خلافت میں جو احکام' فرامین' مکاتیب اور خطبات انہوں نے بیان کئے۔ مدّون نے ان سب کو ایک لڑی میں پرویا ہے۔ اور اپنی محنت اور لگن کو علم و ادب میں ایک بلند مقام دلایا ہے۔ یہ تالیف نہ صرف مذہبی حلقوں میں عزت و احترام کی نظروں سے پسند کی جائے گی بلکہ علمی و ادبی حلقوں میں بھی باعزت مقام حاصل کرے گی۔ کیونکہ خلفا راشدین کے خطبات میں وہ سب کچھ ہے جو ایک علم کا شیدائی چاہتا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولفؒ کو زندگی اور تندرستی دے۔ تاکہ ان کی جانب سے ہمیں اور بھی ایسی تالیفات اور تصنیفات ملتی رہیں جو علم و ادب اور اہل بصیرت کے مابین بغیر کسی تعصّب اور خاص کسی نکتہ کی وضاحت سے مبرا ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھی جائیں۔

(پروفیسر سید محمد اشرف

Marfat.com

دیباچہ

عموماً" دوران مطالعہ ہی لکھنے لکھانے کے لیے نئی نئی باتیں اور موضوعات ذہن کی سطح پر ابھرتے ہیں۔ ایک روز میں ایک اسلامی تاریخ کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ میرے ذہن میں یہ نئی سوچ آئی کہ میں کیوں نہ صحابہ کرامؓ کے خطبات' خطوط اور احکام وغیرہ جو تاریخ اور سیرت کی مختلف کتب میں پائے جاتے ہیں ایک کتاب میں یکجا کر دوں اور یہ کام زیادہ مشکل اور تحقیق طلب بھی نہیں ہے۔ چند تاریخی کتب اور خلفاء راشدین کی سوانح حیات سے یہ مواد آسانی سے میسر آ سکتا ہے لیکن جب میں نے ارادہ پختہ کرنے کے بعد اس کام کا آغاز کیا تو سب سے پہلے جو بات میرے ذہن میں سمائی وہ یہ تھی کہ جس کام کو میں سہل سمجھ بیٹھا تھا وہ سہل نہیں بلکہ انتہائی مشکل اور سوجھ بوجھ کو بروئے کار لا کر کرنے والا ہے۔

سب سے مشکل کام جو میں نے محسوس کیا وہ خلفاء راشدین کے خطبات اور خطوط ہی کے بارے میں تھا کہ ان میں سے کن خطبات کو چنا جائے اور کن کو چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ ایک محدود صفحات والی کتاب کے لیے ایسی سوچ ضروری تھی۔ سبھی کچھ ایک محدود دائرے میں فراہم کر لینا ممکن نہیں ہوتا لہذا مجھے اپنے اس کام کا آغاز ہر خلیفہ راشد کی سیرت اور سوانح حیات کے مطالعہ سے کرنا ہو گا اس کے بعد اس کتاب میں دیئے گئے خطبات اور احکام وغیرہ کا چناؤ کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان نصیحت آموز اور عبرتناک واقعات کو بھی اپنے اس انتخاب میں شامل کر لیا جائے جو ان کی زندگی میں ایک اہم موڑ یا حادثہ ثابت ہوئے۔ اس سے قاری کی دلچسپی میں اضافہ ہو گا۔ چنانچہ میں نے اس مطمع نظر کو سامنے رکھ کر اپنے کام کا آغاز کیا۔

خلفاء راشدین میں سب سے پہلے مسند خلافت حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ملی۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب صحابی تھے۔ آپ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔ اسلام لانے کے بعد زندگی کا بیشتر حصہ آپؐ ہی کے سایہ عاطفت میں بسر ہوا۔ اس لئے عہد خلافت میں ہر معاملہ اور ہر بات میں آپ اسوہ حسنہ نبی کریمؐ کو اپنے پیش نظر رکھا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا عرصۂ خلافت بہت مختصر ہے لیکن اس مختصر عرصہ میں بھی

Marfat.com

آپ نے مسلمانوں اور اسلام کی بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کئی فتنوں اور سرکشوں نے سر اٹھایا مگر آپ ذرا نہ گھبرائے اللہ کی مدد سے ان سب کا بڑی کامیابی اور پامردی سے سر کچلا اور دین کا پرچم بلند رکھا۔

آپ کے عہد میں فتوحات بھی ہوئیں۔ ایک دفعہ عمرو بن العاص اور شرجیل بن حسنہؓ نے ایک رومی سردار کا سر کاٹ کر آپ کی خدمت میں بھیجا آپ نے منع کر دیا اور فرمایا آئندہ ایسا نہ کیا جائے، انہوں نے جواب میں یہ عذر پیش کیا کہ وہ بھی تو مسلمانوں کے سر اپنے امراء کے پاس بھیجتے ہیں۔ سیدنا صدیقؓ نے انہیں تحریر کیا کہ جب ہمارے پاس خدا اور رسولؐ کا حکم موجود ہے تو کیوں روم و فارس کی تقلید کی جائے۔

جہاں آپ کی نظریں فتوحات کی جانب رہتی تھیں تو دوسری جانب آپ کی سوچ اور فکر اندرونی محاذ پر بھی رہتی تھی۔ نئی نئی فتوحات کی بدولت مسلمانوں کے مابین کئی ان گنت نئے نئے مسائل پیدا ہو چکے تھے۔ دولت کی فراوانی سے کئی صاحب تقویٰ مسلمانوں کے قدم ڈگمگا کر رہ گئے تھے اور وہ راہ مستقیم سے ہٹتے جا رہے تھے۔ لیکن یہ بات نہ تو اسلام میں تھی اور نہ ہی اسے کوئی سچا صاحب دین و ایمان مسلمان خواہ وہ حاکم ہو یا رعیت برداشت کر سکتا تھا۔ لہٰذا جب حضرت ابوبکرؓ نے مسلمانوں کی اس روش کو محسوس کیا تو آپ نے اپنے خطبات اور فرامین کے ذریعے مسلمانوں کو اس نئی یلغار سے متاثر ہونے سے روکا۔۔۔۔۔ اور دین کی پیروی کو سب باتوں میں اولیت کا درجہ دیا۔

آپ روز مرّہ کی زندگی میں پیش آنے والے ہر واقعہ کو اہمیت دیا کرتے تھے۔ فہم قرآن، علم تعبیر، علم حدیث اور علم الانساب میں آپ کا ثانی کوئی نہیں تھا۔ لیکن اس کے باوجود بعض معاملات میں آپ دوسروں سے مشورہ لینا ضروری جانتے تھے۔ جب کسی مسئلہ یا مقدمہ کا حل آپ کو نہ تو قرآن پاک میں ملتا ہے اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے اخلاق و کردار میں پاتے تو آپ صحابہ کرام سے مشورہ لیتے وہ احادیث بھی بیان کرتے۔ اس طرح سے زیر بحث مسئلہ یا مقدمہ کا کوئی نہ کوئی حل نکل آیا کرتا تھا۔ اپنی مرضی یا اپنا حکم کسی پر ٹھونسنا بہتر نہیں جانتے تھے۔۔۔ اس لیے ہر متنازعہ مسئلہ اپنے ساتھیوں کے مشوروں سے ہی حل کیا کرتے تھے۔ ان ساتھیوں میں حضرت علیؓ کے مشورہ کو فوقیت اور اہمیت دی جاتی تھی۔ کیونکہ آپ"

Marfat.com

باب العلم" تھے اور یہ لقب خود نبی کریمؐ نے انہیں عطا فرمایا تھا اور اس بات سے ہر کوئی آگاہ تھا----

اگر کسی حاکم اسلام سے کوئی غلط فیصلہ ہو جاتا یا اسلام کے خلاف اس کے کسی عمل کے بارے میں پتہ چلتا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ بذریعہ خطوط اس کی ایسی سرزنش کرتے کہ دوبارہ اسے کوئی غلط کام کرنے کی جرات نہ ہوتی ہر حاکم کے دل پر خلیفہ راشد کا رعب و دبدبہ رہتا تھا۔ کبھی کبھی آپ اپنے آپ کو بھی احتساب کے لیے مسلمانوں کے رو برو پیش کرتے ہوئے خطبہ دیا کرتے۔ ایک روز حضرت ابوبکرؓ نے عوام کے روبرو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

"جب تم دیکھو کہ میں سیدھی رہ پر چل رہا ہوں تو میری مدد کرو اگر کجروی اختیار کروں تو سیدھا راستہ بتاؤ۔ تم جانتے ہو کہ میرے ساتھ شیطان بھی ہے جب تم دیکھو کہ میں غصے میں ہوں۔ تو میرے پاس سے ہٹ جاؤ۔ تاکہ میں تمہارے حقوق یا جان و مال پر ظلم نہ کر بیٹھوں"

ایک روز آپ نے خالد بن ولید کو لکھا۔

"_____ اپنی مہم کا آغاز کرو اور باشندگان فارس اور وہاں کی دوسری اقوام کی تالیفِ قلوب کرو"۔

یعنی کہ اپنے مفتوحہ علاقوں کے عوام کے دل مہرو محبت اور اخلاق سے فتح کرو جبرو ستم سے نہیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سپہ سالار یزید بن سفیانؓ کو شام کے مختلف علاقوں کو فتح کرنے کی غرض سے روانہ کرتے وقت انہیں نصیحت فرمائی۔

- کسی عورت' بچے' بوڑھے اور اپاہج شخص کو قتل نہ کرنا۔
- کسی ثمردار درخت کو نہ کاٹنا۔
- بکریوں اور اونٹوں کو سوائے کھانے کے اور کام میں لانے کے انہیں جان سے نہ مارنا۔
- کھیتوں کو برباد نہ کرنا۔ نہ انہیں جلانا۔
- اسراف سے بچنا۔
- بخل سے اپنے آپ کو بچانا۔

آپ ایسی نصیحتیں ہر اس سپہ سالار کو کیا کرتے تھے جو آپ کے پاس سے کسی

Marfat.com

محاذ پر جانے کے لیے روانہ ہوتا تھا۔

اس ایک ہی بات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کے امیر المومنین، گورنر یا سپہ سالار کس بلند کردار کے مالک ہوا کرتے تھے۔ اس حقیقت کو غیر مسلموں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ۔

"مسلمان فاتح نے دنیا کے ہر خطے میں پہنچ کر اسلام کا پرچم لہرایا ہے انہوں نے اسلام کا پرچم جورو ظلم اور نا انصافی سے نہیں لہرایا۔ بلکہ مہرو محبت کی زبان اور اخلاق کے بلند کردار سے لہرایا تھا۔ جس کا منہ بولتا ثبوت ان کے اپنے خلفاء وحکماء کا کردار ہے۔"

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت کا آغاز ہوا۔ آپؓ کا دور خلافت باقی اصحاب ثلاثہ سے زیادہ طویل ہی نہیں بلکہ ان سے زیادہ سود مند اور روشن بھی ہے۔ آپ ہی کے دور میں شام، مصر، ایران اور فلسطین فتح ہوئے۔ یہ وہ زبردست حکومتیں تھیں کہ جن کے فتح ہو جانے کے بعد اسلام دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل گیا۔ بتکدوں میں اذان کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ہر سو توحید کے نعرے بلند ہونے لگے۔ ہزاروں لاکھوں لوگوں نے اسلام کے پرچم تلے کلمۂ شہادت پڑھ کر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔

سب سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ نے ہی مسلمانوں کے حاکم یا خلیفہ بننے پر امیر المومنین کا لقب اختیار کیا۔ آپ ہی کے عہد میں مختلف امور کی انجام دہی کے لیے مختلف دفاتر قائم ہوئے۔ پولیس کا محکمہ بھی آپ ہی نے قائم کیا تھا۔ علاوہ ازیں زمین کی پیمائش اور لگان وغیرہ کی وصولی کے لیے بھی مختلف رجسٹر بنوائے۔

مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور نت نئے مسائل سے نبرد آزما ہونے کی خاطر آپ نے نئے شہر بھی آباد کروائے۔ بصرہ شہر آپ ہی کے عہد خلافت میں معرضِ وجود میں آیا تھا۔

آپ کی سوچ اور فکر ملک کے اندرونی متنازعہ مسائل پر بھی رہتی تھی۔ عدل و انصاف کے بارے میں ایک غیر ملکی دانشور نے لکھا ہے۔

"بھائی چارے کا منطقی نتیجہ (سماجی) مساوات ہی ہے۔ جس طرح خدا کے سامنے بھی مسلمان برابر ہیں۔ اسی طرح وہ آپس میں بھی برابر ہیں۔ مومنین میں برتر وہ ہے۔ جو اپنے صالحہ اعمال یا ایمان کی بنیاد پر اپنے آپ کو افضل ثابت کرتا ہے۔ تمام انسان

Marfat.com

آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنے تھے"۔

یہی وہ نکتۂ نظر تھا۔ جس پر حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت کی بنیاد استوار کر رکھی تھی اور اسی کو پیش نظر رکھ کر وہ ہر بات کو عملی جامہ پہنایا کرتے تھے۔ اسی بنیادی اصول کے تحت ایک بار آپ نے ابو موسی اشعری کو لکھا۔

"سب کو برابر سمجھنا طاقت ور انصاف کے راستے میں رکاوٹ نہ بن سکیں"۔

آپ کسی بھی مقدمہ کے فیصلہ میں سفارش یا لچک کے قائل نہیں تھے۔ ہر وہ مقدمہ جس کا فیصلہ آپ کی نظر میں کسی سفارش یا نرمی سے کیا گیا تھا۔ اسے دوبارہ آپ خود سنا کرتے تھے۔ اور فیصلہ بھی شریعت کے عین مطابق خود کیا کرتے تھے۔ اس بارے میں ایک عبرتناک واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔

"آپ کا بیٹا ابو شحمہ (عبدالرحمان) جو صوم و صلوٰۃ کا پابند تھا۔ مصر میں کسی لغزش سے شراب پیتا ہوا گرفتار ہوا۔ مصر کے گورنر نے آپ کے تقویٰ کا احساس کرتے ہوئے آپ کو سزا جو قانونِ شریعت میں اس جرم کی مقرر تھی۔ اس سے کم سزا دی۔ حضرت عمر فاروقؓ کو جب پتہ چلا تو آپ سے برداشت نہ ہو سکا۔ فوراً" اپنے بیٹے کو اپنے رو برو پیش کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ سارا واقعہ تو آپ سن ہی چکے تھے۔ اس لئے جب وہ پیش ہوئے تو آپ نے انہیں سرِ عام مقررہ کوڑوں کی سزا دینے کا حکم سنایا۔ چنانچہ تمام لوگوں کے سامنے ابو شحمہ کو کوڑے لگائے گئے۔ وہ ان دنوں علیل تھے۔ اس لئے وہ یہ کڑی سزا برداشت نہ کر سکے اور انتقال کر گئے۔ حضرت عمر فاروقؓ پر اپنے بیٹے کی موت کا دکھ تو ہوا۔ مگر قانون شریعت کی رو سے فیصلہ کرتے کے بعد جو روحانی سکون انہیں ملا تھا۔ وہ شریعت سے ہٹ کر فیصلہ کرنے پر ہرگز نہ ملتا۔ قانونِ شریعت کی راہ میں کسی رشتے کے احساس کو رکاوٹ نہیں بننے دیتے تھے۔

بعض متنازعۂ مسائل' مقدمات اور مشکلات آپ اپنے ساتھی صحابہ کی مدد سے یا بسا اوقات خود اپنی صیانت و فطانت سے حل کر دیا کرتے تھے۔ ایسے مقدمات جن کا فیصلہ آپ نہ کر پاتے تو ان کے فیصلہ کے لیے آپ سب سے زیادہ اہمیت حضرت علیؓ کو دیا کرتے تھے اور حضرت علیؓ ہی ایسے متنازعہ مقدمات کا فیصلہ بڑے احسن طریقہ سے سنایا کرتے تھے۔ اس پر حضرت عمرؓ بڑی فراخدلی اور محبت سے آپ کی دور اندیشی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کرتے۔

"اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا"۔

Marfat.com

ملک کے داخلی امور کے علاوہ حضرت عمر فاروقؓ کی نظریں فاتح اور مفتوحہ علاقوں پر بھی رہتی تھیں۔ اپنی فوج کے کردار کے علاوہ سب سے زیادہ آپ کو فکر فوج کے سپہ سالاروں کے کردار اور کارکردگی کے بارے میں رہتی تھی وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کے سپہ سالار جب کسی مفتوحہ علاقہ میں داخل ہوں تو وہ ایک مغرور اور ظالم فاتح کی حیثیت سے داخل ہوں۔ بلکہ وہ سراسر نیکی اور بھلائی کے مجسمہ کی صورت میں داخل ہوں۔ تاکہ وہاں کے عوام ان سے نفرت کرنے کی بجائے محبت و آشتی اور احترام سے پیش آئیں۔

وہ سپہ سالار کی معمولی سی لغزش یا لاپرواہی کو بھی برداشت نہیں کرتے تھے آپ اسے معمولی لغزش کی سزا بھی دیئے بغیر نہیں رہتے تھے۔ لیکن یہ جو کچھ وہ کرتے تھے۔ ایک آمر کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک منصف کی حیثیت سے اور لوگوں کی بھلائی اور قانونِ شریعت کا بول بالا کرنے کی خاطر کیا کرتے تھے۔

خالد بن ولید جو کہ ایک ذہین اور بہادر سپہ سالار تھے اپنی چند لغزشوں کی بنا پر حضرت عمر فاروقؓ کی نظروں سے ایسے گرے کہ ان کے سابقہ بہادرانہ کارنامے بھی ان کو اس عزت و احترام پر بحال نہ کر سکے جو ان لغزشوں سے قبل حضرت عمرؓ کے دل میں تھا۔ امیر المومنین حضرت عمرؓ کے خطوط میں آپ کو اس واقعہ کی تفصیل مل جائے گی۔

امیر المومنینؓ کو اپنی فوجی قوت کو بڑھانے کی بھی فکر رہتی تھی وہ نہیں چاہتے تھے کہ مسلمانوں کی فوجی قوت کسی لحاظ سے بھی دشمن کی فوج سے برابر نہیں تو اتنی کم بھی نہ ہو کہ دشمن آسانی سے ان پر قابو پا لے۔

ذیل کا واقعہ اس بات کی وضاحت کے لیے کافی ہے۔

ایک مفتوحہ علاقہ کے لوگوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہا۔ کہ وہ انہیں اپنی فاتح فوج میں داخل کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں وہی حقوق اور عہدے دیں جو ان کے لیے اپنی فوج میں ہیں۔ انہیں وہاں آباد ہونے کی آزادی ہو جس علاقہ میں وہ آباد ہونا چاہتے ہیں۔ کسی بھی عرب قبیلے کا اتحادی بننے کی انہیں اجازت ہونی چاہیے۔ ان کی تنخواہیں معقول ہوں۔

ان کی یہ شرائط حضرت ابو موسیٰ اشعری نے نہ مانیں۔ لہٰذا ان کی شرائط رد کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت عمرؓ کو تفصیل سے یہ سارا معاملہ لکھ کر روانہ کر دیا جب

Marfat.com

آپ نے خط پڑھا اور ان کی شرائط کا پتہ چلا تو آپ نے ابو موسیٰ اشعری کو فرمان بھیجا کہ وہ ان کی تمام شرائط من و عن قبول کر لیں۔

آپ کے اس فیصلہ سے نہ صرف فوجی قوت میں اضافہ ہوا۔ بلکہ مسلمانوں کو خاطر خواہ فوائد بھی حاصل ہوئے۔

حضرت عمر فاروقؓ رہبانیت اور خدا کی ذات بابرکات پر سب کچھ چھوڑ دینے اور اسی کی آس پر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے کے قطعاً" قائل نہیں تھے۔ وہ مسلمانوں کی زندگی میں کسی بھی جمود اور ٹھہراؤ کو پسند نہیں کرتے تھے وہ اس بات کو قطعاً" پسند نہیں کرتے تھے کہ مسلمان محنت کئے بغیر اللہ تعالیٰ سے ہر شے اپنی خواہش کے مطابق پانے کی تمنا رکھیں۔

اس سلسلہ میں مورخین نے ایک واقعہ بیان کیا ہے۔

"امیر المومنین حضرت عمر فاروق نے چند نیک لوگوں کا ایک گروہ دیکھا یہ لوگ سر جھکائے عبادت میں مصروف تھے۔ بتایا گیا کہ یہ متوکلینؔ (اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنے والے) لوگ ہیں۔ جو اللہ کے بھروسے پر جی رہے ہیں۔

امیر المومنین نے سن کر فرمایا۔ نہیں۔ یہ تو موتکلون ہیں (یعنی وہ لوگ جو دوسرے کا مال کھاتے ہیں)۔ پھر آپ نے ان لوگوں سے کہا۔

"تمہیں اپنے سر اوپر اٹھانے چاہیے اور اپنا رزق خود کمانا چاہیے"۔

ایک دانشور یا ایک محقق امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کے کردار' اخلاق' تقویٰ اور ایمان کے بارے میں اس وقت تک کماحقہ' آگاہ نہیں ہو سکتا جب تک وہ آپ کے احکام و خطوط کا مطالعہ نہیں کر لیتا۔ آپ کے خطوط و فرامین ہی سے آپ کی سخت گیری اور آہنی عزائم کے بارے میں معلومات حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے اخلاق و کردار اور مذہب کے علاوہ خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت کا پتہ بھی چلتا ہے۔

اس لیے آپ کے چند وہ خطوط یہاں پیش کئے جاتے ہیں' جن سے کافی حد تک آپ کی مذکورہ بالا باتوں کی تصدیق یا تردید ہو جاتی ہے۔

ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام ایک خط میں تحریر فرمایا۔

"سمجھدار مسلمانوں کے لیے ان جانبازوں میں اچھی مثال ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں میں ان کے گرد لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ جو لوگ

Marfat.com

اسلام کی خاطر لڑے وہ نہ تو کبھی بے بس ہوئے اور نہ موت سے ڈرے۔ رسول اللہؐ کے بعد جو لوگ زندہ رہے وہ بھی دشمن یا موت سے خائف نہیں ہوئے۔ نہ مصیبتوں کے سامنے انہوں نے گھٹنے ٹیکے بلکہ انہوں نے اپنے پیش رووں کی مثال نظر میں رکھی اور بقائے اسلام کے لیے ان لوگوں سے جہاد کیا جنہوں نے ان کی بات نہ مانی یا اسلام سے پھر گئے----"

ایک خط میں آپ نے ابو عبیدہؓ بن جراح کی تعریف کرتے ہوئے لکھا۔

"تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق عمل کیا۔ عربی گھوڑے کو دوہرا حصہ دو اور اور دوغلے کو اکہرا۔ واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلی اور دوغلے میں جنگ خیبر کے موقع پر تفریق کی تھی----"

ایک اور خط ابو عبیدہؓ کو فوجی فرائض--------- کے بارے میں لکھا۔

"واضح ہو کہ قانون اسلام صرف وہ شخص قائم کر سکتا ہے جو محکم تدبیر ہو جو فرائض کی انجام دہی میں ذرا غفلت نہ برتے۔ جس کا چال چلن لوگوں کی نظر میں بے داغ ہو۔ جس کے دل میں رعیت کی طرف سے کینہ کپٹ نہ ہو اور جو صحیح کام کرنے یا حق بات کہنے میں ملامت کی پرواہ نہ کرے"۔

معاویہ بن سفیان کو ہدایت کرتے ہوئے لکھا۔

"جادہ' حق پر یک سو ہو کر چلتے رہو۔ ایسا کرنے سے خدا اہلِ حق کے منازل تم پر واضح کر دے گا۔ حق و انصاف کو نظر میں رکھے بغیر کوئی فیصلہ نہ کرو"۔

ایک خط میں سعد بن وقاص کو جنگ کے دوران بھی مسلمانوں کا خیال رکھنے کی ہدایت کی۔

"شراف کی طرف پیش قدمی کرو۔ اپنے ساتھی مسلمانوں کی سلامتی کا پورا خیال رکھو۔ جہاں تک ممکن ہو تمہارا طرزِ عمل اسلامی اور تعمیری ہونا چاہیے"۔

ایک اور خط میں سعد بن وقاص کو جنگ کے بارے میں مشورے کے علاوہ مزید لکھا۔

Marfat.com

"_____ ضروری ہے کہ جہاں تم کیمپ لگاؤ۔ تو وہ کھلی اور سرسبز جگہ ہو۔ اور جب تم کسی جگہ اترو۔ تو اس کو چھوڑ کر پیچھے نہ ہٹو کیونکہ اس سے تمہاری کمزوری ظاہر ہوگی اور تمہارے خلاف دشمن کا حوصلہ بڑھے گا۔ دشمن کی فوج میں جاسوس بھیجو اور اس کو زک پہنچانے کے موقع کی ٹوہ میں رہو۔ عزیز و بیگانہ کسی پہ بھروسہ نہ کرو"۔

عمار بن یاسرؓ کو ایک واضح فرمان مال غنیمت کے بارے میں روانہ کیا۔

"بلاشبہ مالِ غنیمت ان لوگوں کا حق ہے جو عملاً" لڑائی میں شریک ہوں"۔

آذربائیجان کے مجاہدوں کو لکھا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ایک ایسے ملک میں ہو۔ جہاں کھانے میں مردار جانوروں کا گوشت شامل ہوتا ہے اور جہاں مردہ جانوروں کی کھال یا سمور پہنی جاتی ہے۔ تم وہی گوشت کھاؤ جو ذبیحہ ہو اور وہی کھال پہنو جو ذبیحہ جانور کی ہو"۔

اس خط سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ مفتوحہ علاقوں کے مسلمانوں سے ہر آن باخبر اور چوکنے رہتے تھے۔ اور ان کے چھوٹے بڑے ہر عمل سے بھی باخبر رہا کرتے تھے۔ اس بات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں ڈاک وغیرہ کے علاوہ جاسوسی کا نظام بھی کس قدر موثر اور ٹھوس بنیادوں پر استوار تھا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری کو ٹیکس وغیرہ کے بارے میں ہدایات دیتے ہوئے لکھا۔

"تم حربی تاجروں سے اس قدر ٹیکس لو۔ جتنا وہ مسلم تاجروں سے لیتے ہیں۔ ذمیوں سے پانچ فی صد وصول کرو۔ اور مسلمانوں سے ہر چالیس درہم کے مال پر ایک درہم (اڑھائی فیصد) دو سو درہم سے کم مال پر کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ جب مال تجارت دو سو درہم کا ہو۔ تو اس پر ٹیکس پانچ درہم ہو گا اور اس سے زیادہ کے مال پر اسی شرح سے ٹیکس لیا جائے گا"۔

مجاشع بن مسعود کے ایک اعلیٰ عہدہ دار کو آرائش و نمائش سے منع کرتے ہوئے سختی سے یہ فرمان روانہ فرمایا۔

Marfat.com

"مجھے خبر ملی ہے کہ خضیراء نے اپنا گھر پردوں سے آراستہ کیا ہوا ہے۔ بالکل اسی طرح سے جس طرح سے خانہ کعبہ آراستہ کیا جاتا ہے۔ تم پر قسم ہے کہ میرا خط پڑھتے ہی سب پردے پھاڑ ڈالنا"۔

ایک روز عمرو بنؓ عاص کو ایک کمرہ کی تعمیر پر یہ فرمان بھیجا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ خارجہ بن خذافہؓ نے (چھت پر ایک) کمرہ بنوایا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ پڑوسیوں کے راز معلوم کئے جائیں۔ یہ خط پا کر وہ کمرہ گرا دو"۔

صرف ان چند خطوط کے مطالعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جناب عمرؓ فاروق اپنی وسیع مملکت کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں بسنے والے لوگوں کی جانب سے باخبر رہا کرتے تھے اور دن رات مسلمانوں کو دین کے مطابق زندگی بسر کرنے کی ہدایات اور فرامین بھی جاری کرتے رہتے تھے۔

خود حضرت عمر فاروقؓ کا ہر عمل بھی خدائی احکام' نبی کریمؐ کی پیروی میں اور شریعت کے عین مطابق ہوتا تھا اگر لوگوں سے وہ اسلام کے مطابق عمل کروانے میں سخت گیر تھے۔ تو دوسروں کی مدد کرنے میں انتہائی رحم دل اور حساس بھی تھے۔ دوسروں کی مدد کے لیے ہر وقت کمربستہ رہتے تھے۔ آپ کی زندگی کے بیشتر واقعات اس امر کے گواہ ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد سیدنا عثمان بن عفان کو خلافت ملی آپ عشرہ مبشرہ کے نامور رکن اور تیسرے خلیفہ راشد ہیں۔ آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دعوت سے اسلام لائے اور قبولیت اسلام میں آپ چوتھے مسلمان ہیں دوبار ہجرت حبشہ کی۔ تیسری ہجرت کا شرف آپ کو حبشہ سے مدینہ کی جانب ہجرت فرمانے پر ملا۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں جن فتوحات کا آغاز ہوا تھا وہ کچھ ردو بدل کے بعد جاری و ساری رہیں۔

حضرت عثمان کے عہد خلافت میں مشرق میں خراسان' ماورا النہر' ترکستان' سندھ اور کابل جیسے ممالک فتح کئے گئے اور مغرب میں اسکندریہ' مراکش' تونس اور

Marfat.com

طرابلس الغرب فتح کیے گئے۔

حضرت عثمانؓ ہی کے عہد کے سپہ سالاروں اور حاکموں نے قبرص ، مالٹا اور کریٹ کو بھی فتح کر لیا تھا۔

سب سے پہلے آپؓ ہی نے لوگوں کی جاگیریں مقرر کیں۔ جانوروں کے لیے چراگاہیں چھوڑیں۔ تکبیر میں آواز دھیمی رکھنے کا حکم صادر ہوا۔ علاوہ ازیں مسجد میں خوشبو جلوائی۔ جمعہ میں اذان اول کا اضافہ اور موذنین کے لیے روزینے بھی مقرر کروانے کا انتظام آپ ہی کے دور خلافت میں ہوا۔

آپ منکسر المزاج، متواضع اور زاہد ہونے کے علاوہ انتہائی سخی بھی تھے۔

حضرت عثمان ذوالنورینؓ نے بھی متعدد خطوط و فرامین مختلف متفوحہ علاقوں کے سپہ سالاروں اور حاکموں کو روانہ فرمائے۔ ان خطوط وغیرہ میں جو ہدایات یا احکام پائے جاتے ہیں وہ اسلام اور شریعت یا حالات کی نزاکت کے عین مطابق ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں آپ کے دل میں بھی وہی محبت اور درد پایا جاتا تھا جو آپ سے پہلے آپ کے رفقاء کار میں تھا۔ چونکہ آپ کے عہد میں ایک ایسا سازشی گروہ طاقت پکڑ چکا تھا۔ جو آپ کے سخت خلاف تھا اور آپ کو ایک لمحہ کے لیے بھی مسندِ خلافت پر برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ لیکن یہ گروہ حقیقت میں آپ کے نہیں بلکہ اسلام کی بیخ کنی کے لیے سرگرم عمل تھا۔ ان میں منافقین اسلام کا زیادہ عمل دخل تھا۔ اور یہ لوگ آپ کی شخصیت کو محض ایک ڈھال بنا کر اپنے ارادوں میں کامیاب ہونا چاہتے تھے۔ ورنہ ایک صالح، نیک خو، نیک مزاج اور سخی امیر سے کسی کو کیا گلہ ہو سکتا ہے؟ البتہ آپ کی نرم مزاجی سے بعض امرا اور خلافت کے اہلکاروں نے ناجائز فائدے ضرور اٹھائے اور وہ سازشی گروہ انہیں باتوں کو آپ کے خلاف استعمال میں لا رہے تھے۔ حالانکہ تمام متنازعہ امور آپس میں مل بیٹھ کر با آسانی طے کیے جا سکتے تھے۔ لیکن وہ لوگ تو اپنی ناجائز ضد اور فتنوں کو ہوا دینے پر تلے ہوئے تھے۔ جب وہ اپنی ضد کی انتہا تک پہنچ گئے تو انہوں نے حضرت عثمانؓ کو بڑی بیدردی

Marfat.com

سے شہید کر دیا۔

جب آپ کی شہادت کا علم حضرت علیؓ' حضرت عائشہ صدیقہؓ اور دیگر صحابہ کرام کو ہوا تو انہیں بے حد قلق اور دکھ پہنچا۔ حالات کی سنگینی کا احساس کرتے ہوئے حضرت علیؓ نے مستقبل کے بارے میں فرمایا۔ "اب تم پر ہمیشہ تباہی رہے گی"۔

اور دنیا نے جان لیا کہ حضرت عثمانؓ کی المناک شہادت کے بعد حضرت علیؓ کا یہ فرمان کس حد تک درست ثابت ہوا یا غلط۔

حضرت عائشہؓ نے آپ کی شہادت پر فرمایا۔

"تحقیق انہوں نے عثمانؓ کو قتل کیا ہے۔ حالانکہ وہ سب سے زیادہ صلہ رحم کرنے والے اور پروردگار کا خوف کھانے والے تھے۔

آپ کے خطبات میں بھی خوفِ خدا' نبی کریمؐ کی پیروی کرنے اور اسلام کا پرچم بلند رکھنے کی باتیں پائی جاتی ہیں آپ کے چند خطبات میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔

آپ اکثر فرمایا کرتے کہ مجھے چار باتوں میں عبادت الٰہی کا مزہ آتا ہے۔ (1) فرائض کی ادائیگی میں (2) حرام اشیاء سے پرہیز کرنے میں۔ (3) امیدِ اجر پر نیک کام کرنے میں۔ (4) خوفِ خدا سے برائیوں سے بچنے میں"۔

حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت کے جتنے بھی اہم خطبات' خطوط اور احکام وغیرہ ملے وہ میں نے کسی حد تک اس کتاب میں شامل کر دیئے ہیں۔ لیکن آپ کی شہادت کے واقعات پر اس لیے زیادہ اہمیت دی گئی ہے کہ اس دور میں دشمن کے فاسد ارادے کافی حد تک اسلام پر حاوی ہو چکے تھے اور دشمنان اسلام اور منافقین کے چہرے واضح طور پر دکھائی دینے لگ گئے تھے۔ لیکن جانثاران خدا اور نبی پاکؐ نے انہیں مکمل طور پر پھر بھی کامیاب نہ ہونے دیا۔ اسی دور میں اسلام ایک نئی تکلیف دہ کروٹ لیتا اور بیدار ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے کیوں کہ حضرت علی شیر خدا کے ارادوں نے ان فتنہ پرور لوگوں کو مزید آگے بڑھنے اور من مانی کارروائیاں کرنے سے روک دیا تھا۔ انہوں نے اپنی بے لوث خدمت اسلام اور اخلاق و کردار سے سچے مسلمانوں پر یہ بات واضح کر

Marfat.com

دی تھی کہ اگر وہ زندہ اور بہادر قوموں کی طرح اس دنیا میں سلامت رہ سکتے ہیں تو آپس کے بھائی چارے کو برقرار رکھیں اور نفرت و تعصب سے پاک رہ کر اسلام کے پرچم کو سربلند رکھیں یہی نہیں بلکہ اپنے پروردگار اور اس کے پیارے محبوبؐ اور ہمارے راہبرو راہ نما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی بلند کر سکتے ہیں اور یہی ایک سچے مومن کا ارادہ ہونا چاہیے ہر مسلمان کو ارکان اسلام کی پابندی کے ساتھ ساتھ ایک مجاہد' اور غازی بن کر جینا ہو گا۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مسلمانوں کی اکثریت نے متفقہ طور پر بیعت کرنے کے بعد حضرت علیؓ کے سر مبارک پر عمامہ خلافت رکھ کر انہیں اپنا امیر المومنین چن لیا۔ آپ نے بھی حضرت عمر فاروقؓ کے طرز عمل کو مدنظر رکھا آپ اللہ کے دین کی حفاظت اور شریعتِ محمدیؐ کی اشاعت کے لیے سخت گیر رویہ اور آہنی عزائم بروئے کار لائے۔ بد دیانتی' سفارش اور بے جا تعریف اور چاپلوسی کو آپ قطعا" پسند نہیں فرماتے تھے۔ دین کے خلاف ہونے والی کسی بھی بات اور عمل پر کسی بڑے سے بڑے بارسوخ انسان کی بات بھی رد کر دیا کرتے تھے----- آپ کا ہر قدم حریّت اسلام کی خاطر اٹھتا اور آگے بڑھتا تھا۔ آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "باب العلم" کا لقب عطا فرمایا تھا۔ آپ کو توحید و رسالت' تفسیر و الہیات' فلسفہ اور فقہ پر مکمل عبور حاصل تھا۔ آپ منصف بھی بے نظیر تھے۔ متنازعہ امور اور مقدمات کا فیصلہ اگر کوئی اور منصف کر نہیں پاتا تھا تو وہ آپ کر دیا کرتے تھے اور پھر کسی کو بھی آپ کے فیصلہ پر اعتراض کرنے کی جرات نہیں ہوتی تھی کیونکہ وہ بالکل درست ہوتا تھا آپ علم دین کے ایسے سمندر تھے کہ جس کی نہ کوئی اتھاہ تھی نہ کوئی وسعت اور آپ دین کے ہر مسئلہ پر گہری نظر بھی رکھتے تھے۔ اسلام کے خلاف کسی معمولی بات اور عمل کو بھی برداشت کر لینا آپ کے بس میں نہیں تھا۔ امام احمد فرماتے ہیں۔ کہ جتنی احادیث حضرت علیؓ کی فضیلت میں وارد ہیں۔ کسی اور صحابی کی فضیلت میں وارد نہیں ہوتی ہیں۔

Marfat.com

اسی سے آپ کے رتبہ اور آپ کی شان کا پتہ چلتا ہے۔

ابن عباسؓ نے آپ کی وسعتِ علم و دین کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی ہم نے علیؓ سے کسی مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا تو ہمیشہ درست جواب ان سے پایا۔

سعیدؓ ابن مسیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام میں سوائے حضرت علیؓ کے اور کوئی یہ کہنے والا نہیں تھا کہ جو کچھ پوچھنا ہو مجھ سے پوچھو"۔

ابن عباس نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ مدینہ منورہ میں فصل قضایا (مقدمات وغیرہ کا فیصلہ کرنا) یا اور علم وفرائض میں علی بن ابیؓ طالب سے زیادہ علم رکھنے والا اور کوئی نہیں تھا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ علیؓ سے زیادہ علم سنت کا جاننے والا اور کوئی نہیں ہے"۔ علم دین اور علم دنیاوی کی قوت کے علاوہ آپ جسمانی قوت بھی رکھتے تھے پورے خاندان تو کیا پورے عرب میں آپ کی بہادری مشہور تھی۔ ان واضح امور کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو محبت و شفقت اپنے چچا زاد بھائی اور داماد علیؓ کے ساتھ تھی وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔ اس بارے میں متعدد احادیث موجود ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر یہاں بھی کیا جاتا ہے۔

فضائلِ علیؓ کے بارے میں احادیثِ نبویؐ

روایت جابرؓ بن عبداللہؓ : "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام لوگ مختلف درختوں کی شاخیں ہیں۔ میں اور علیؓ ایک ہی درخت سے ہیں۔

روایت سعدؓ بن وقاص : "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اس مسجد میں سوائے میرے اور تمہارے کسی کے لیے جنبی ہونا حلال نہیں ہے۔ (جنبی ہونے کی صورت میں اس مسجد میں داخل ہونا میرے اور تمہارے سوا کسی کے

98245

Marfat.com

لیے حلال نہیں ہے)۔

روایت ام سلمہؓ : "جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کی حالت میں ہوتے تھے۔ تو سوائے حضرت علیؓ کے کسی کی مجال نہیں تھی کہ آپ سے گفتگو کر سکے"۔

روایت حضرت ابن مسعودؓ : "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت علیؓ کی طرف دیکھنا ہی ایک قسم کی عبادت ہے"۔

روایت سعد بن وقاصؓ : "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے علیؓ کو محبوب رکھا۔ اس نے مجھے محبوب رکھا اور جس نے مجھے محبوب رکھا اس نے گویا اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھا۔ اور جس نے علی سے دشمنی رکھی گویا اس نے مجھ سے دشمنی رکھی۔ اور جس نے مجھ سے دشمنی رکھی اس نے گویا یا اللہ تعالیٰ سے دشمنی رکھی"۔

روایت ام سلمہؓ : "فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے علیؓ کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا"۔

روایت عمار بن یاسرؓ : "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے فرمایا کہ دو شخص زیادہ شقی ہیں ایک تو آلِ ثمود جنہوں نے صالح پیغمبر کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ دی تھیں۔ دوسرا وہ شخص جو تمہارے سر پر تلوار مارے گا اور تمہاری ڈاڑی خون میں تر بتر ہو جائے گی"۔

روایت ابو سیعدؓ حذری : چند لوگوں نے حضورؐ پاک کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر حضرت علی کی کچھ شکایت پیش کی تو آپؐ نے فوراً ایک خطبہ فرمایا اور کہا۔

"اے لوگو! علیؓ کی شکایت ہرگز نہ کرنا۔ وہ خداوند تعالیٰ کے راستے میں اور اس کے معاملات میں بہت ہی سخت گیر ہیں"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور شفقت کے اظہار سے اس بات کا بخوبی علم ہو جاتا ہے کہ شیرِ خدا حضرت علیؓ ایک بلند رتبہ کے مالک تھے اور ان کی محبت اور

Marfat.com

عقیدت میں سرشار ہونا اللہ تعالیٰ اور نبی کریمؐ کی محبت اور عقیدت میں سرشار ہونا ہے بلاشبہ آپ ابو تراب ہونے کے ساتھ ساتھ شیرِ خدا اور باب العلم بھی تھے اور یہ تینوں القاب آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرماتے تھے۔

آپ کی شہادت 17 رمضان المبارک 40ھ کو ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر 63 سال تھی بعض 64ھ 65' 57 اور 58 سال بھی بتاتے ہیں۔ یہاں آپ کے چند مذہبی' علمی و ادبی کارناموں کا ذکر کر دینا غیر مناسب نہ ہو گا "نہج البلاغہ" حضرت علیؓ کی وہ مایہ ناز تصنیف ہے جس میں آپ کے خطبات' ارشادات اور خطوط وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

علماء کرام اور دانشوروں نے آپ کی اس لافانی تصنیف کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصہ میں آپ کے خطبات و ارشادات ہیں۔

دوسرے حصہ میں **توقیعات** (احکام - مضامین اور مکاتیب)

تیسرے اور آخری حصہ میں آپؓ کے وہ کلمات ہیں جو مختصر جملوں اور اقوال پر مشتمل ہیں۔

آپ کی اس تصنیف کے تراجم دنیا کی کم و بیش ہر زبان میں ہو چکے ہیں۔ ایک دفعہ عربی زبان کے مشہور دانشور و فلسفی خلیل جبران سے کسی نے ان کی علمی و ادبی سرگرمیوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے جواب دیا کہ میں اپنی علمی و ادبی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کی خاطر متعدد کتب کا مطالعہ کرنا سعی لا حاصل سمجھتا ہوں۔ میرے پیش نظر اور زیر مطالعہ ہمیشہ تین کتابیں ہی رہی ہیں اور میں انہیں کتب کا خوشہ چیں ہوں ان تین کتابوں کے نام یہ ہیں۔ انجیل مکمل۔ قرآن پاک اور حضرت علیؓ کی تصنیف "نہج البلاغہ"۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ کی یہ تصنیف فصاحت و بلاغت کا ایک ناپید اکنار سمندر اپنے آپ میں لئے ہوئے ہے۔ اس میں انسانی زندگی کا کوئی ایک بھی ایسا پہلو نہیں کہ جسے تشنہ چھوڑ دیا گیا ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ حقائق و معارف' تفسیر و الہات کلام و فلسفہ'

Marfat.com

اور علوم معقول و منقول کا ایک بحر بیکراں نہج البلاغہ میں موجود ہے۔ اردو زبان میں بھی اس کے ترجمے ہو چکے ہیں۔ مگر میرے پیش نظر اس وقت جو ترجمہ ہے وہ جناب رئیس احمد جعفری اور ان کے چند رفقاء کار کا ہے۔ میں نے اسی ترجمہ میں سے چند خطبات، خطوط، مضامین اور ارشادات وغیرہ کا انتخاب کر کے اپنی اس تالیف کی مذہبی اور علمی و ادبی شان میں اضافہ کیا ہے۔ اس سے پیشتر کہ میں چند خطبات کی مختصراً" چند سطریں پیش کر کے اپنی بات کو ختم کروں یہ ضروری ہے کہ میں اس بات سے قبل حضرت علیؓ کے چند مخصوص علوم کا ذکر کر دوں۔ ان علوم کی بنیاد رکھنے یا ترقی میں اضافہ کرنے کے سلسلہ میں آپ کی خصوصی توجہ اور محنت ہے اور یہ آپ نے جو کچھ بھی کیا اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا کی خاطر کیا تھا۔

عربی زبان کے قواعد و ضوابط کی ترتیب و محاسن میں حضرت علیؓ نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں آپ نے فرمایا کہ۔

کلام کی تین قسمیں ہیں۔ اسم۔ فعل۔ حرف۔

اسم وہ ہے جو اپنے مسمی کی نشان دہی کرے۔

فعل وہ ہے جو اس کی حرکت کو ظاہر کرے۔

اور حرف وہ ہے جو اسم و فعل تو نہ ہو۔ لیکن ظہور معنی میں مدد دے۔

زبان کے انہیں بنیادی قواعد و ضوابط اور محاسن نے آگے بہت سی راہیں کشادہ کر دیں اور عربی زبان کے ماہرین نے اسی اصول کو اپنا کر عربی زبان کی راہیں فراخ کیں۔

مسئلہ قدر کے بارے میں مورخین نے ایک ایسا واقعہ بیان کیا ہے کہ جسے پڑھنے اور جاننے کے بعد اس مسئلہ کے بارے میں تشنگی محسوس نہیں ہوتی۔

جب اس مسئلہ کے بارے میں ایک شخص نے بار بار آپ سے استفسار کیا تو آپ نے ہر بار اسے مختلف جواب دیا۔ مثلاً:

"قدر، وہ تاریک راستہ ہے جس پر چلنا ممکن نہیں۔

Marfat.com

دوسری بار کے استفسار پر آپ نے جواب دیا۔ "مسئلہ قدر بہت گہرا سمندر ہے
اس میں غوطہ نہ لگاؤ۔ (اس میں نہ گھسو) کیونکہ تم مسئلہ قدر کا وجدان نہ کر سکو گے"۔
اس کے بعد آپ نے اسے یہ جواب دیا۔ "مسئلہ قدر ایک سِرِّ الٰہی ہے۔ جو تم
سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ اس کی تفتیش مت کرو۔
لیکن اس بات پر بھی اس شخص کی تشفی نہ ہوئی تو آخری بار' اس کے استفسار
پر آپ نے اس سے فرمایا۔ "اچھا تم یہ بتاؤ' کہ خالق ارض و سما نے تم کو اپنی مرضی
کے مطابق پیدا کیا۔ یا تمہاری مرضی کے مطابق؟
اس شخص نے کہا۔ کہ جس طرح اس نے چاہا۔ اس طرح اس نے پیدا کیا۔
اس پر آپؓ نے فرمایا۔ تو پھر جس طرح وہ چاہے گا تم کو استعمال بھی کرے گا۔
(یہی قدر ہے)۔

تفسیر قرآن میں بھی حضرت علیؓ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ ایک روز آپؓ نے آیات
قرآنی کے بارے فرمایا "بخدا جتنی آیاتِ قرآنی نازل ہوئی ہیں' ان سب کا مجھے علم
ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے میں اور کہاں اور کس طرح نازل
ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے قلبِ سلیم' عقل و شعور اور
زبانِ گویا عطا فرمائی ہے۔

ابن سعد وغیرہ نے ابی طفیل کے حوالے سے لکھا ہے
کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ قرآن شریف کے بارے میں مجھ سے پوچھو میں ہر
آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ رات کو نازل ہوئی یا دن میں۔ میدان پر اتری یا
پہاڑ پر۔

آپؓ نے قرآن پاک جمع بھی کیا تھا محمد بن سیرینؒ کہتے ہیں کہ اگر آپ کا جمع
کردہ قرآن پاک ہم کو مل جاتا تو ہم کو مزید معلومات حاصل ہو جاتیں۔
آپ نے کوفہ کے علمی و ادبی کارناموں میں علم نحو کا بھی اضافہ کیا۔
شبعی نے آپ کی شاعری کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ

Marfat.com

دونوں شاعر تھے۔ حضرت عثمانؓ بھی شعر و شاعری کرتے تھے لیکن حضرت علیؓ ان تینوں اصحاب سے زیادہ اچھے اشعار کہا کرتے تھے۔

آپ کا ایک دیوان بھی معہ اردو ترجمہ کے شائع ہو چکا ہے۔ آپ کی تلوار پر چند اشعار کندہ تھے جن کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

(ترجمہ اشعار جو حضرت علی کی تلوار پر کندہ تھے)

"لوگ دنیا کے بہت ہی زیادہ حریص ہیں۔ حالانکہ اس کی صفا تیرے لئے کدورت سے زیادہ آمیختہ ہے"۔

"بہت سے اس کے لیے مصر ہیں - اور دنیا ان کو نہیں ملتی۔ اور بہت سے عاجز کوتاہی کے باوجود دنیا کو حاصل کر گئے"۔

"جب رزق ملتا ہے تو عقل سے نہیں ملتا ہے۔ بلکہ یہ رزق تقدیر ہی سے حاصل ہوتا ہے"

"اگر دنیا غلبہ اور قوتِ بازو سے ملتی ہوتی تو جرہ باز چڑیوں کی روزی لے اڑتے (اور) چڑیاں (اپنی) روزی سے محروم رہتیں"۔

عربی ادب میں حضرت علیؓ کے خطبات اور خطوط اپنے آپ میں فصاحت و بلاغت کا ایک بحر بیکراں سموئے ہوئے ہیں۔

خطبات، خطوط اور ارشادات کے اس انتخاب میں سے چند ایک کی جھلکیاں یہاں پیش کی گئی ہیں۔

حضرت علیؓ کا ایک خطبہ "عقلمند اور بے وقوف" کے عنوان سے رقم ہے اس کی ابتدائی سطور میں ہے۔

"دانا وہ ہے کہ اپنی حقیقت اور حیثیت پہچانتا ہو اور جہالت و نادانی کے لیے یہ کافی ہے کہ انسان خود شناسی کے جوہر سے محروم ہو۔"

ایک خطبہ جس کا عنوان "ذکرِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔ میں کیسے عقیدت بھرے شگفتہ الفاظ میں حضور پاکؐ کا ذکرِ خیر کیا ہے۔

Marfat.com

"خداوند سبحان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبروں کے شجرہ (آل ابراہیم) سے فانوسؔ کے نور سے بزرگی کی چوٹی سے' ناف بطحا (مکہ معظمہ) سے تاریکی کے چراغ اور سرچشمہ حکمت سے برگزیدہ کیا۔

اپنے ارشادات میں "دنیا کا تعارف" کرواتے ہوئے کہا۔

"_____ جس کے حلال میں حرام کا کھٹکا' اور جس کے حرام میں عتاب کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔ جو اس دنیا میں غنی اور مالدار ہے۔ وہ مبتلائے فتن ہے۔ اور اس دنیا میں جو مفلس و محتاج ہے وہ غم دیدہ اور اندوہ گہیں ہے۔ جو اسے پالنے کی کوشش کرتا ہے اسے یہ ملتی نہیں جو اس سے دور بھاگتا ہے یہ اس کے پیچھے دوڑتی ہے_____"

ایسے اور بھی بے شمار حوالے دیئے جا سکتے ہیں لیکن ایسا کرنے سے بات مزید طویل ہو جائے گی اور آخر میں جو بات میں کرنی چاہتا ہوں اس سے بھی محروم ہو جاؤں گا لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ اب چند باتیں اپنی مرضی و منشا کی کرنے کے بعد مضمون بالا کو ختم کر دوں۔

دراصل میں اپنے اس محسن کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جس نے میری اس تالیف کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مخلصانہ امداد و تعاون کیا۔ میرے اس مخلص محسن کا اسم گرامی خواجہ محمد نسیم ہے۔ آپ انتہائی حساس' غریب پرور اور صوم صلواۃ کے سختی سے پابند انسان ہیں آپ دو بار حج کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ کی وہ محبت اور عقیدت جو آپ کو اپنے پروردگار عالم اور محسن انسانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ تشنۂ کام ہے آپ ہر بار دیار نبویؐ کا دیدار کرنے کی خاطر بے چین و بے قرار رہتے ہیں۔ آپ کا بس چلے تو پابندیوں کی تمام زنجیریں توڑ کر وہیں کے ہو رہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے دل میں غریبوں' بیواؤں اور یتیموں سے ہمدردی و محبت کا جذبہ بھی موجزن رہتا ہے جو کوئی حاجت مند یا ضرورت مند آپ کے پاس اپنے دکھے ہوئے دل کے ساتھ امداد کا طالب ہونے کی غرض سے پہنچتا ہے۔ تو آپ اپنی بساط کے مطابق اس کی امداد ضرور فرماتے ہیں۔ آج تک انہوں نے کسی بھی

Marfat.com

ضرورت مند کی جانب سے منہ نہیں موڑا۔ اس کی کچھ نہ کچھ امداد ضرور فرمائی ہے۔

آپ نے اپنے انہیں نیک جذبات کو بروئے کار لاتے ہوئے قدم قدم پر میری معاونت کی ہے۔ وہ کتب جن کی قوتِ خرید کے لیے میں بے بس تھا۔ وہ کتب آپ ہی کی امداد اور وساطت سے مجھ ناچیز تک پہنچیں۔

آپ سونے کے تاجر ہیں۔ سونے میں ملاوٹ کرنا زرگروں کی مجبوری میں شامل ہے یا لالچ میں۔ یہ میں نہیں جانتا۔ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ میرے اس مخلص دوست کا اپنا دل کھرے سونے کی طرح کھرا ہے یعنی ہر طرح کی ملاوٹ سے پاک و منزہ۔

انتشار، بے چینی، بے حسی اور خود غرضی کے اس دور میں کھرے اور دنیا کی غلاظتوں سے پاک دل کی قیمت کوئی بڑے سے بڑے سرمایہ دار بھی ادا نہیں کر سکتا، کیوں کہ ان کا اپنا دل نہ تو کھرے سونے کی طرح کھرا اور نہ ہی دنیا کی غلاظتوں سے پاک ہوتا ہے۔ ایسے انسان بھلا خواجہ محمد نسیم جیسے انسان کی قدر و منزلت کیا جانیں؟

چوہدری غلام محمد گل اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ خداوند تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کا دستِ شفقت اور تعاون بھی میرے لئے باعث تقویت رہا ہے۔

○

بندہ ناچیز نصیر الدین حیدر
49- واسا کالونی گلشن راوی۔ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

صحابہؓ کرامؓ کے فضائل قرآن مجید اور حدیث میں کثرت سے پائے جاتے ہیں قرآن مجید میں (فتح 4) میں ہے۔

○

(ترجمہ) "محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت ہیں۔ اور آپس میں مہربان اور اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کرنے والے ہیں۔ کبھی سجدہ کرنے والے ہیں اور اللہ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کی عبدیت کے آثار بوجہ تاثیران کے سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں یہ ان کے اوصاف توریت میں ہیں اور انجیل میں ان کی یہ مثال ذکر کی ہے کہ جیسے کھیتی کہ اس نے اول اپنی سوئی نکالی پھراس نے اپنی سوئی کو قوی کیا۔ (یعنی وہ کھیتی موٹی ہوئی) پھروہ کھیتی اور موٹی ہوئی اور پھراپنے نقطہ پر سیدھی کھڑی ہوئی کہ انسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی۔ (اسی طرح صحابہ میں اول ضعف تھا۔ پھر روزانہ قوت بڑھتی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو اس لیے یہ نشوونما دیا)' تاکہ ان سے کافروں کو حسد میں جلا دے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ نے ان صاحبوں سے جو کہ ایمان لائے اور نیک کام کر رہے ہیں مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے"۔

○

Marfat.com

صحابۂ کرامؓ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

○

میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ جس کا اتباع کرو گے ہدایت پاؤ گے"۔

○

"اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے علاوہ تمام مخلوق میں سے میرے صحابہ کو چھانٹا ہے اور ان میں سے چار کو ممتاز کیا ہے۔ ابوبکرؓ‘ عمرؓ‘ عثمانؓ‘ علیؓ‘ ان کو میرے سب صحابہ سے افضل قرار دیا ہے"۔

○

"اے لوگو! میں ابوبکر سے خوش ہوں۔ تم لوگ ان کا مرتبہ پہچانو۔ میں عمرؓ سے‘ عثمانؓ سے‘ علیؓ سے طلحہؓ سے‘ زبیرؓ سے‘ سعدؓ سے‘ سعیدؓ سے‘ عبدالرحمانؓ بن عوف سے‘ ابو عبیدہؓ سے خوش ہوں تم لوگ ان کا مرتبہ پہچانو‘ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کی اور حدیبیہ کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کی مغفرت فرما دی۔ تم میرے صحابہ کے بارے میں رعایت کیا کرو۔ اور ان لوگوں کے بارے میں جن کی بیٹیاں میرے نکاح میں ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ قیامت میں تم سے کسی قسم کے ظلم کا مطالبہ کریں کہ وہ معاف نہیں کیا جائے گا"۔

○

"میرے صحابہ کی مثال کھانے میں نمک کی سی ہے۔ کہ کھانا بغیر نمک کے اچھا نہیں ہو سکتا۔

○

"جو شخص صحابہ کو گالیاں دے۔ اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت‘ اور تمام

Marfat.com

آدمیوں کی لعنت نہ اس کا فرض مقبول ہے نہ نفل"۔

○

"اللہ سے میرے صحابہ کے بارے میں ڈرو ان کو ملامت کا نشانہ نہ بناؤ۔ جو شخص ان سے محبت رکھتا ہے۔ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھتا ہے۔ اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ میرے بغض کی وجہ سے بغض رکھتا ہے جو شخص ان پر اذیت دے۔ اس نے مجھ کو اذیت دی اور جس نے مجھ کو اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جو شخص اللہ کو اذیت دیتا ہے قریب ہے کہ پکڑ میں آ جائے"۔

○

"میرے صحابہ اور میرے دامادوں میں میری رعایت کیا کرو۔ جو شخص ان کے بارے میں میری رعایت کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی حفاظت فرمائیں گے۔ اور جو ان کے بارے میں میری رعایت نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے بّری ہیں۔ اور جس سے اللہ تعالیٰ بری ہیں کیا بعید ہے کہ کسی گرفت میں آ جائے"۔

○

"جو شخص صحابہ کے بارے میں میری رعایت کرے گا میں قیامت کے دن اس کا محافظ ہوں گا"۔

○

"جب میرے صحابہ کا ذکر (یعنی برا ذکر) ہو تو سکوت کیا کرو"۔

○

ایوب سختیانی فرماتے ہیں۔
"جس نے ابوبکرؓ سے محبت کی اس نے دین کو سیدھا کیا اور جس نے عمرؓ سے محبت کی

Marfat.com

اس نے دین کے واضح راستے کو پا لیا اور جس نے عثمانؓ سے محبت کی وہ اللہ کے نور کے ساتھ منور ہوا اور جس نے علیؓ سے محبت کی اس نے دین کی مضبوط رسی کو پکڑ لیا۔

جو صحابہؓ کی تعریف کرتا ہے وہ نفاق سے بری ہے۔ اور جو صحابہ کی بے ادبی کرتا ہے وہ بدعتی منافق اور سنت کا مخالف ہے"۔

○

سہیل ابن عبداللہ فرماتے ہیں۔

"جو شخص حضورؐ کے صحابہ کی تعظیم نہ کرے وہ حضور پر ایمان ہی نہیں لایا"۔

○

صحابہ کرام دین کی بنیادیں ہیں۔

○

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میں علم کا شہر ہوں"

اور

ابوبکرؓ اس کی بنیاد ہیں

اور

عمرؓ اس کی چار دیواری ہیں۔

اور

عثمانؓ اس کی چھت ہیں۔

اور

علیؓ اس کا دروازہ ہیں

○

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں

"جس نے دین کی راہ اختیار کرنی ہے تو وہ ان صحابہ کرام کی راہ اختیار کرے جو اس دنیا سے گذر چکے ہیں۔ وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں جو اس امت کا افضل ترین طبقہ ہے۔ قلوب ان کے پاک تھے۔ علم ان کا گہرا تھا تکلف اور تصنع ان میں کالعدم تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے نبی کی صحبت اور دین کی اشاعت کے لیے چنا تھا۔ اس لیے ان کی فضیلت اور برگزیدگی کو پہچانو۔ ان کے نقش قدم پر چلو اور طاقت سے ان کے اخلاق اور ان کی سیرتوں کو مضبوط پکڑو۔ اس لیے کہ وہی ہدایت کے راستے تھے"۔

○

Marfat.com

"صالحین دنیا سے یکے بعد دیگرے اٹھا لئے جائیں گے۔ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے۔ جو اس طرح بیکار ہوں گے جیسے جو اور کھجور کا چھلکا۔ اور ان سے اللہ تعالیٰ کو کوئی تعلق نہ ہو گا۔ (حضرت ابو بکرؓ)

○

خلیفۂ اوّل

حضرت اُبو بکر صدیق رضؓ

○

(خطبات، فرامین، احکام اور خطوط)

○

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی پیدائش
اور
حسب و نسب

حضرت ابوبکرؓ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سال اور چند ماہ پہلے پیدا ہوئے تھے۔

آپ کا نام عبداللہ اور کنیت ابوبکرؓ ہے۔ اور آپ کے والد کا نام عثمان اور ابو قحافہ ان کی کنیت تھی۔ زمانہ جاہلیت میں آپ جس نام سے پکارے جاتے تھے۔ وہ نام تھا عبدا لکعبہ۔ لیکن اسلام لانے کے بعد نبی کریمؐ نے آپ کا نام عبداللہ رکھ دیا۔ چونکہ آپ انتہائی خوبصورت اور حسین تھے۔ اس لئے آپ کا لقب "عتیق" ہو گیا۔ (عتیق کے لغوی معنی آزاد اور پرانا کے ہیں) اس لقب کی ایک اور وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا۔

انت عتیق من النار (اے ابوبکر تم عذاب دوزخ سے آزاد ہو) یہ حدیث ترمذی میں ہے۔

آپ کو صدیق اس وجہ سے کہنے لگے کہ مردوں میں سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق انہوں نے کی اور اسلام قبول کیا۔

آپ کا نسب یہ ہے۔

"عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ"۔

آپ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ پشتوں کا فاصلہ ہے اور ساتویں پشت (مرہ) سے آپ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب ایک ہے۔

آپ کی والدہ سلمٰی بنت صخر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہیں۔ جو آپ کے والد ابو قحافہ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔

Marfat.com

ایک اہل کتاب کی باتیں : حضرت ابوبکرؓ صدیق نے فرمایا۔

"میں زمانہ جاہلیت میں تجارت کی غرض سے ملک شام کے قرب میں پہنچا۔ تو ایک اہل کتاب مجھ سے ملا اور سوال کیا کہ کیا تمہارے ملک میں کوئی شخص ہے۔ جس نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہو؟"

میں نے کہا۔ "ہاں"۔

پھر اس نے کہا کہ "تم ان کی پہچان کرو گے؟"

میں نے کہا۔ "ضرور پہچان لوں گا"

اس پر وہ شخص مجھے ایک مکان کے اندر لے گیا۔ اس مکان کے ایک کمرے میں تصویریں آویزاں تھیں۔ مگر ان مختلف تصویروں میں مجھے نبی کریم صلعم کی تصویر نظر نہ آئی۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ دفعتاً" ایک اور شخص آکر ہمارے قریب کھڑا ہو گیا اور ہم سے دریافت کیا۔

"تم کس حیرت میں ہو؟"

ہم نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر یہاں نظر نہیں آتی۔ ہمارے استفسار پر وہ شخص ہمیں اپنی قیام گاہ پر لے گیا جونہی ہم لوگ مکان میں داخل ہوئے فوراً" میری نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ مبارک پر پڑی دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شخص حضورؐ کی ایڑی پکڑے ہوئے ہے میں نے اس شخص کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ کہ یہ کون شخص ہے؟ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایڑی پکڑی ہوئی ہے۔

اس نے مجھے جواب دیا کہ کوئی نبی ایسا نہیں جس کے بعد دوسرا نبی نہ ہو بجز اس نبی (ختم المرسلینؐ) کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ یہ شخص آپؐ کے بعد آپؐ کا خلیفہ ہو گا۔

جب میں نے اس شخص کی تصویر پر غور کیا تو اس کا حلیہ میرا اپنا حلیہ تھا۔

○

Marfat.com

قبیلہ ازد کے ایک شخص کی تصدیق

ابن عساکر نے حضرت ابن سعود سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل' میرا ملک یمن کی طرف جانا ہوا۔ جب میں یمن میں جا پہنچا تو مجھے قبیلہ ازد کے ایک شخص کے مکان پر ٹھہرنے کا اتفاق ہوا یہ عالم و فاضل اور دور اندیش انسان تھا اس کی عمر ساڑھے تین سو سال تھی اس نے مجھ سے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ تم مکہ کے باشندے ہو اور قبیلہ بنی تیم سے ہو؟"

میں نے کہا۔ "آپ سچ کہتے ہیں۔ میں ایسا ہی ہوں"۔

وہ بولا۔ میں تم سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں"۔

میں نے پوچھا۔ "وہ کیا بات ہے؟"

اس نے کہا۔ "تم اپنا شکم برہنہ کرو"۔

میں نے حیران ہو کر پوچھا۔ "کیوں؟"

وہ کہنے لگا۔ "میرا یقین ہے کہ مکہ میں نبی مبعوث ہو گا اور دو شخص اس کی معاونت کریں گے۔ ایک نوجوان ہو گا اور دوسرا مسن۔ (بوڑھا۔ تجربہ کار۔ دانا) نوجوان شخص اس نبی کی خاطر بڑی بڑی سختیاں اور اذیتیں برداشت کرے گا اور ان کی تکالیف کو رفع بھی کرے گا مسن شخص گورا دبلا پتلا آدمی ہے"۔

چنانچہ میں نے اسے اپنا شکم دکھایا۔ جس پر میری اس نے تصدیق کی کہ وہ مسن شخص تم ہی ہو گے"۔

Marfat.com

○

نبئِ منتظر کے بارے میں مکالمات

ابن عساکر عیسیٰ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔

"ایک دن میں کعبہ کے سامنے بیٹھا تھا اور زید بن عمرو بن نفیل کھڑا تھا کہ اسی اثنا میں امیہ بن ابی خلف میرے پاس آیا اور میرا مزاج پوچھا میں نے کہا کہ ٹھیک ہوں۔

پھر اس نے دینِ حنفیہ کے بارے میں ایک شعر پڑھا۔ اور مجھ سے کہنے لگا۔ کہ پیغمبر منتظر ہمارے خاندان میں پیدا ہوں گے یا آپ کے خاندان میں"

میں نے ابھی تک اس نبئِ منتظر کے بارے میں کوئی بات نہیں سنی تھی کہ وہ کب مبعوث ہوں گے؟

اس لئے میں ورقہ بن نوفل کے پاس گیا۔ جو آسمانی کتب پر گہری نظر رکھتے تھے اور ان کے منہ سے اکثر ایسا کلام نکلتا رہتا تھا۔ جس کا کوئی مفہوم سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ میں نے ان کے پاس پہنچ کر یہ تمام قصہ ان سے بیان کیا انہوں نے مجھ سے یہ واقعہ سن کر کہا۔

"اے میرے بھائی! میں کتبِ سماوی کا عالم ہوں اور ان علومِ آسمانی سے مجھے آگاہی ہے یہ نبی منتظر ملک عرب کے وسط میں نسب کے لحاظ سے پیدا ہوں گے۔ (یعنی اس خاندان میں جو نسبتاً" وسط عرب میں آباد ہے) اور ان کے نسب کا مجھے علم ہے۔ چونکہ تم بھی نسبتاً" وسط عرب سے تعلق رکھتے ہو اس لیے وہ تم ہی میں پیدا ہو گا۔ میں نے پوچھا وہ کیا تعلیم دیں گے؟"

انہوں نے جواب دیا۔

"ان کی تعلیم یہ ہو گی کہ ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو نہ کسی غیر پر ظلم کرو۔ اور

Marfat.com

نہ خود مظلوم بنو"۔

یہ تفصیل سن کر میں واپس چلا آیا۔

○

"میں نے بت کو کبھی سجدہ نہیں کیا"

ایک دن مہاجر و انصار دربار نبوی میں جمع تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نبی کریم صلعم کی قسم کھا کر کہا کہ:

"میں نے کسی بت کو کبھی سجدہ نہیں کیا"۔

حضرت عمر بن خطابؓ اس بات کو سن کر جوش میں آ گئے اور کہنے لگے۔

"تم رسول اللہؐ کی قسم کھا کر کہتے ہو کہ میں نے کبھی بت کو سجدہ نہیں کیا حالانکہ تم نے زمانہ جاہلیت میں اتنے برس زندگی بسر کی"۔

حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا۔

"ایک روز میرا باپ ابو قحافہ میرا ہاتھ پکڑ کر ایک مکان میں لے گیا اس مکان میں مختلف بت رکھے ہوئے تھے۔

میرے باپ نے مجھ سے کہا۔

"یہ تمہارا معبود ہے، اس کو سجدہ کرو"۔

یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

میں نے اس بت سے، جس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے باپ نے مجھ سے بات کی تھی نزدیک ہو کر کہا۔

"میں بھوکا ہوں مجھ کو کھانا کھلا' اس بت نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے کہا۔ "میں برہنہ ہوں۔ مجھ کو کپڑا دے۔

اس بات کا بھی کوئی جواب نہ ملا۔ پھر میں نے ایک پتھر اٹھا کر کہا۔

"میں یہ پتھر تجھ پر پھینکتا ہوں۔ اگر تو معبود ہے تو اپنے آپ کو بچا" وہ بت کچھ

Marfat.com

نہ بولا اور میں نے وہ پتھر اس پر دے مارا جس پر وہ اوندھے منہ جا پڑا۔

○

نبیِ کریم صلعم کا حضرت ابوبکرؓ سے اظہارِ شفقت و محبت

روایت ابوؓ دردا (صحیح بخاری میں سے)

"میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبکرؓ اپنے کپڑے کا کنارہ اٹھائے ہوئے (جس سے گھٹنا بھی کھل گیا تھا) تشریف لائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بدحواسی دیکھ کر فرمایا۔

"تمہارے رفیق ابوبکرؓ کی یہ حالت دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کسی سے لڑائی ہو گئی ہے"۔

حضرت ابوبکرؓ نے سلام کیا۔ اس کے بعد حضور پاکؐ کی خدمتِ اقدس میں بیٹھتے ہوئے بولے۔ "میرے اور عمر بن الخطابؓ کے درمیان کچھ قصہ ہو گیا تھا کہ جلدی میں میری زبان سے ان کے لئے کچھ (نازیبا) الفاظ نکل گئے اس پر مجھے اپنے نفس پر ندامت ہوئی اور میں نے ان سے درخواست کی کہ مجھے معاف کر دیں مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ اس لیے میں حضرت کے پاس آیا ہوں"۔

حضور پرنور صلعم نے تین مرتبہ فرمایا۔ اللہ تمہیں معاف کرے اے ابوبکرؓ۔

اس کے بعد معافی نہ دینے پر حضرت عمرؓ کو ندامت ہوئی اور وہ ابوبکرؓ کے مکان پر گئے اور دریافت کیا کہ کیا موجود ہیں؟ جواب ملا۔ نہیں۔ تب حضرت عمرؓ رسول اللہ صلعم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ان کو دیکھ کر نبی کریمؐ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا حتیٰ کہ ابوبکرؓ ڈر گئے کہ حضور پاکؐ کو نقصان نہ پہنچ جاوے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ابوبکرؓ نے دو مرتبہ عرض کیا۔ "واللہ" یا رسول اللہ زیادتی تو میری جانب سے تھی۔

رسول اللہ صلعم نے فرمایا (صاحبو) اللہ نے مجھ کو رسول بنا کر تمہاری طرف بھیجا۔ پس تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا۔ جبکہ ابوبکرؓ نے میری تصدیق کی کہا کہ سچ فرماتے

Marfat.com

ہیں۔ ابوبکرؓ نے اپنی جان و مال سے میری خدمت کی۔ آپ لوگ میرے دوست
میرے لئے چھوڑدیں۔

پھر اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو کسی نے ایذا نہ دی۔ صحابہ کو احساس ہو گیا
ابوبکرؓ کے رنج سے محبوبؐ خدا کو کتنی تکلیف ہوتی ہے اس لئے ہمیشہ کے واسطے
شناس ہو گئے اور انتہا درجے کی عظمت و توقیر حضرت ابوبکرؓ صدیق کی کرنے لگے۔

○

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اظہارِ عقیدت

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لے گئے روساء قریش کی ایک اچھی خاصی تعداد وہاں موجود تھی۔

حضرت ابوبکرؓ نے بلا خوف و خطر اس مجمع میں استادہ ہو کر ایک خطبہ پڑھا اور نہایت وضاحت و بلاغت سے توحید کی خوبیاں شرک کی برائیاں اور بت پرستی کے انجامِ بد کو بیان کیا کفار قریش نے جب اپنے اور اپنے بتوں کے بارے میں برائیاں سنیں تو بھڑک اٹھے۔ اس پر وہ ابوبکرؓ کی جانب جھپٹے۔ نہایت سختی سے مار پیٹ کرنے لگے۔ مار پیٹ کے ساتھ ساتھ گالیاں بھی دیتے جاتے تھے عقبہ بن ربیعہ خبیث نے خاص کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بہت ضربات پہنچائیں جس سے آپ کا چہرہ سخت زخمی ہو گیا اس وقت آپ کے قبیلہ بنی تیم کے لوگ بھی آن پہنچے اور مشرکین سے تعرض کرنے لگے اور مشرکین سے حضرت ابوبکرؓ کی گلو خلاصی کروائی۔ مگر آپ کی حالت نازک تھی اس لیے بنی تیم نہایت غصہ میں بولے کہ "اگر ابوبکرؓ فوت ہو گئے تو ہم عقبہ کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

بعد ازاں بنی تیم نے حضرت ابوبکرؓ کو ان کے گھر پہنچایا اور آپ سے باتیں بھی کرتے رہے۔

عصر کے قریب آپ نے بنو تیم سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟

اس پر آپ کے قبیلہ والے آپ کو ملامت کرنے لگے اور آخر میں آپ کی والدہ صاحبہ سے یہ کہہ کر رخصت ہوئے کہ وہ آپ کو کچھ کھلائیں۔

غرض ان سب کے چلے جانے کے بعد آپ کی والدہ صاحبہ نے بہت کوشش کی۔ کہ آپ کچھ کھا پی لیں۔ مگر آپ نے نہ کچھ کھایا نہ پیا اور بار بار یہی کہتے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ آخرالامر آپ کی والدہ صاحبہ نے یہی کہا

Marfat.com

کہ مجھے خبر نہیں کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں؟ آپ نے کہا کہ ام جمیل بنت الخطاب کے پاس جا کر آپؐ کا حال دریافت کریں۔

چنانچہ آپؐ کی والدہ ام جمیل کے پاس گئیں۔ لیکن انہوں نے بھی یہی کہا۔ کہ مجھے خبر نہیں کہ وہ کہاں ہیں؟۔۔ پھر وہ آپؓ کی والدہ صاحبہ کے ہمراہ آپؓ کے پاس چلی آئیں۔ اور انہوں نے بھی آپ پر بہت شوروشغب کیا۔ اور پھر سمجھایا۔ کہ آپ کچھ کھا پی لیں۔

مگر آپ یہی کہتے رہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ آخر ام جمیل نے بتایا کہ وہ صحیح و تندرست ہیں۔ تم کچھ فکر نہ کرو۔' آپؓ نے پوچھا۔ کہ آخر آپؐ ہیں کہاں؟ انہوں نے کہا۔ ارقمؓ کے گھر میں۔ آپؓ نے کہا۔ واللہ جب تک آپ سے نہ مل لوں گا۔ اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا نہ کچھ پیوں گا۔۔ انجام کار جب لوگوں کا شور شرابا ختم ہوا تو آپ کی والدہ اور ام جمیل آپ کو تھام کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں آپ جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گر پڑے اور قدمبوسی کی پھر آپؓ نے کہا۔ "یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اس کم بخت عقبہ کو میرے منہ سے کیا سروکار تھا۔

پھر آپ نے عرض کی۔ "یا رسول اللہ یہ میری نیک بخت والدہ ہیں آپ ان کے لیے دعا فرمائیں کہ یہ اسلام قبول کر لیں اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول فرمائے گا اور انہیں آتش دوزخ سے بچا لے گا"۔ نبی کریمؐ نے ان کے لیے دعا کی اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

○

Marfat.com

ظالم کو خبردار کیا!

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ

میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سوال کیا کہ مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ سخت ترین برائی (گستاخی) کونسی کی ہے؟

تو انہوں نے جی اب دیا کہ

"میں نے بچشم خود دیکھا ہے کہ عقبہ بن ابومحیط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت نبی کریمؐ نماز پڑھ رہے تھے مردو و عقبہ نے اپنی چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک میں ڈالی اور آپ کا گلا گھونٹنے لگا (گلے میں چادر ڈال کر اس کو بل دینے لگا یہاں تک کہ حضور پاکؐ کا گلا گھونٹنے لگا) اسی اثنا میں حضرت ابوبکرؓ صدیق تشریف لے آئے اور عقبہ کو دھکا دے کر پیچھے ہٹایا اور کہا۔

"تو اس شخص کو مار ڈالنا چاہتا ہے جو یہ فرماتے ہیں کہ "میرا رب اللہ ہے اور جو پروردگار کے پاس سے بہت سی نشانیاں لے کر آئے ہیں"۔

○

غار ثور میں

حضرت انس نے حضرت صدیق سے روایت کی ہے کہ "صبح کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا۔

"تمہارے پاس کپڑا تھا۔ وہ کیا ہوا؟"

آپؓ نے عرض کیا۔

"اس سے سوراخ ہائے غار میں نے بند کئے تھے۔ وہ کپڑا اس سلسلہ میں کام آ گیا ہے"۔

اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ ہائے مبارک اٹھا کر دعا فرمائی"۔

Marfat.com

"اے پروردگار! میرے ساتھ قیامت کے دن ابوبکرؓ کے درجے بھی بڑھانا"۔
وحی ہوئی کہ آپؐ کی دعا قبول ہوئی۔

○

"نبی کریمؐ نے سچ فرمایا ہے" (ابوبکر صدیقؓ اور واقعہ معراج)

جس رات ختم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تقرب باری تعالیٰ کی سعادت نصیب ہوئی تو اس کی صبح کو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حرم کعبہ میں رونق افروز ہوئے۔

معزز قریشی ابوجہل جب آپ کے پاس سے گزرا۔ تو آپ کو محو عبادت پاکر مذاق اڑانے لگا اور کہنے لگا "آج بھی کوئی بات حاصل ہوئی ہے؟"

آپؐ نے فرمایا۔ "ہاں' آج شب میں نے بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں تک کا میں نے سفر کیا ہے۔ (اور عجائبات قدرت سے آگاہ ہوا)۔

اس مردود نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "رات کو (اتنا طویل) یہ سفر اور صبح کو یہاں؟" آپؐ نے فرمایا۔ "ہاں ایسا ہی ہوا ہے؟"

ابوجہل نے یہ بات سن کر قریش کو پکارا جب لوگ ابوجہل کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے' تو اس نے مذاق اڑانے کے انداز میں ان سب کو آپؐ کی بات سے آگاہ کیا۔ بعض نے اسے سچ جانا لیکن بہت سوں نے تمسخر اڑاتے ہوئے تالیاں پیٹنی شروع کر دیں بعض نے حیران و ششدر ہو کر اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیا ان لوگوں میں جو ضعیف الاعتقاد تھے وہ دین ہی سے منحرف ہو گئے۔ اس وقت چند اشخاص حضرت ابوبکرؓ کے پاس گئے اور بولے "تمہارا رفیق یوں یوں کہتا ہے"۔

حضرت ابوبکرؓ پورا واقعہ سننے کے بعد بولے۔

"اگر یہ بات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے تو اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں انہوں نے سچ فرمایا ہے میں ان کی اس امر میں تصدیق کرتا ہوں کہ

Marfat.com

...مان سے، صبح سے شام تک ان کو جو خبر بھی ملی ہے میرے لئے اس میں کوئی حیرانی
...یں۔ کیونکہ وہ صادق اور امین ہیں"۔

آپؓ کی ان باتوں پر آپ اسی روز صدیق مشہور ہو گئے۔

○

حضرت ابوبکرؓ کا رتبہ

ایک روز حضرت ابوبکرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

"اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا کوئی ایسا (بشر) بھی ہو گا جسے (جنت کے) ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔"

اللہ کے پیارے محبوبؐ نے فرمایا:

"ہاں" مجھے امید ہے تم ان میں سے ہو گے۔"

○

اللہ کا رسولؐ بس

ابو داؤد اور ترمذی نے بحوالہ حضرت عمر فاروقؓ لکھا ہے کہ بارگاہ نبوی سے ہمیں حکم ہوا کہ ہم راہ خدا میں کچھ مال تصدق کریں میں نے دل میں پختہ ارادہ کر لیا کہ میں آج ابوبکر صدیقؓ سے زیادہ مال راہ خدا میں تصدق کروں گا چنانچہ میں اپنا نصف مال لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا۔

"اپنے اہل و عیال کے لئے کتنا مال چھوڑا؟"

میں نے عرض کیا "ان کے لیے نصف مال چھوڑ آیا ہوں"

اتنے میں حضرت ابوبکرؓ اپنا کل مال و دولت لے کر حاضر ہوئے نبی کریمؐ نے ان سے فرمایا۔

Marfat.com

"تم نے اپنے اہل و عیال کے لیے کیا چھوڑا؟"

انہوں نے جواب میں کہا۔

"ان کے لیے اللہ اور اللہ کا رسول کافی ہے"۔

اس وقت میں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا کہ میں کسی معاملہ میں بھی حضرت ابوبکرؓ سے سبقت نہیں لے جا سکتا۔

○

نبی کریم صلعم کی وفات پر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت ابوبکر صدیقؓ مسجد میں تشریف لائے۔ اکابر صحابہ اس موقعہ پر موجود تھے آپ نے حمد و نعت کے بعد یوں تقریر شروع کی۔

"جو شخص محمدؐ کی عبادت کرتا تھا سو "محمدؐ تو یقیناً" مر چکے، اور جو شخص خدا کی عبادت کرتا تھا تو خدا زندہ ہے"۔

اتنا فرمانے کے بعد آپؓ نے یہ آیت پڑھی۔ (ترجمہ آیت)

اور محمدؐ اس سے بڑھ کر اور کیا کہ ایک رسولؐ ہیں اور بس، ان سے پہلے اور بھی نبی گزرے ہیں۔ اگر محمدؐ اپنی موت سے مر جائیں۔ خواہ قتل کئے جائیں۔ تو کیا تم اپنی ایڑیوں پر کفر کی طرف پلٹ جاؤ گے اور جو کفر کی طرف اپنے پیروں سے لوٹ جائے گا۔ تو وہ شخص خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا"۔

○

Marfat.com

وفات نبی کریمؐ کے بعد ایک خطبہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کے درمیان پہنچ کر یہ خطبہ فرمایا۔

"میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نہ کوئی اس کا شریک ہے اور میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ کتاب جس طرح سے اتری ہے۔ بالکل سچی اتری ہے۔ (پھر اللہ تعالیٰ کی مزید تعریف کرتے ہوئے فرمایا)۔

"جو شخص محمدؐ کو پوجتا تھا۔ تو محمدؐ وفات پا گئے اور جو اللہ کو پوجتا ہے تو اللہ زندہ ہے وہ مرے گا نہیں۔ اللہ، نبی کے معاملہ کے لیے تم سے زیادہ مقدم اور بہتر ہے۔ تم لوگ جزع نہ کرو۔ اللہ نے اپنے نبی کے لیے اپنا قرب بہ نسبت تمہارے قرب کے پسند کیا اور ثواب و نعیم میں ان کو اٹھا لیا۔ اللہ کی کتاب اور نبی کی سنت تمہارے اندر رہ گئی۔ جس شخص نے ان دونوں کو لیا وہ عارف باللہ ہوا اور جس نے ان میں تفریق کی وہ منکر ٹھہرایا گیا۔

اے مومنو! تم لوگ اطمینان کے ساتھ قائم رہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت تم کو شیطان کی طرف مائل نہ کرے اور تمہارے دین میں اس سے رخنہ نہ پڑے۔ تم اس خیال کو جو عاجز کرنے والا ہو۔ اپنے دل سے نکال ڈالو۔ اور اللہ کی طرف رجوع کرو"۔

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے بارے میں

سرکار دو جہاں شاہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپؐ کے دفن کے متعلق اختلافات واقع ہوئے۔

ایسے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ارشاد فرمایا۔

"میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قول سنا تھا۔ جسکو میں بھول گیا تھا۔ حضور پاکؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نبی کو اسی مقام پر موت بھیجتا ہے جو اس کو محبوب ہوتا ہے۔ اور اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے جہاں پر رحلت کرتا ہے"۔

صحابہ کرام نے اس حدیث کو قبول کر لیا' لہذا آپؐ کو حجرہ عائشہ صدیقہ میں دفن کیا گیا۔

○

صرف خداوند تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے

"جس قدر غلام حضرت ابوبکرؓ نے اپنے پلے سے رقمیں دے کر آزاد کروائے وہ عموماً" کنگال اور کمزور غلام تھے۔

یہ حال دیکھ کر آپ کے والد ابو قحافہ نے آپ سے کہا۔

"اے بیٹے تم کمزور اور کنگال غلاموں کو آزاد کرواتے ہو۔ اگر تم کو یہی کام منظور ہے تو بہتر یہ ہے کہ ہمیشہ دلیر اور بہادر غلاموں کو آزاد کرواؤ تاکہ ایسے غلام وقت پر تمہارے کام آئیں"۔ (لڑائی جھگڑے یا محنت کے سلسلہ میں تمہاری مدد کریں)۔

حضرت ابوبکرؓ نے سن کر فرمایا۔

"ابا جان! مجھے تو اس کام سے صرف خدائے تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہے اس کے علاوہ اور مجھے کچھ نہیں چاہیے۔

Marfat.com

○

اگر تم میری زد میں آ جاتے!____

غزوہ بدر میں عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ مشرکین مکہ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے ایک روز اپنے والد محترم (ابو بکر صدیقؓ) سے کہا۔

"آپ جنگ بدر میں کئی بار میری تلوار کی زد میں آئے۔ لیکن میں نے آپ سے قطع نظر کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کو روک لیا آپ کو قتل نہیں کیا"۔

اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کی یہ بات سن کر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا۔

"اگر تم میری (تلوار کی) زد میں آ جاتے تو میں تم سے صرف نظر نہ کرتا۔ اور تم کو قتل کر دیتا"۔

○

بنو سعد کے حاضرین کے درمیان

خطبہ

"ہم اہل اللہ ہیں اور ہمارے گھر بیت اللہ سے زیادہ قریب ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم لوگوں کی قرابت بھی بہت اقرب ہے۔

خلافت اگر دو قبیلوں میں سے "خزرج" کو حاصل ہو جائے تو اوس' کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گا۔ اگر اوس کو حاصل ہو جائے تو خزرج' کوئی کمی نہیں کرے گا اور دونوں قوموں میں بے حد کشت و خون ہو گا۔ جو مدتوں یاد گار رہے گا۔ اسی بات کے مدِ نظر بہتر یہ ہے کہ خلافت ہم میں رہے اور وزارت تم میں"۔

Marfat.com

حضرت ابوبکرؓ اور کفار مکہ

حضرت ابوبکرؓ کا قبیلہ معزز اور طاقتور قبیلہ تھا۔ ان کے دوست احباب بھی کم نہیں تھے، تاہم وہ بھی کفار مکہ کے ظلم سے تنگ آ گئے اور بالآخر حبش کی ہجرت کا ارادہ کیا۔

برک الغماد کی جو کہ مکہ معظمہ سے یمن کی سمت پانچ دن کی راہ ہے۔ وہاں تک پہنچے تھے کہ ابن الدغنہ سے ملاقات ہو گئی۔ جو قبیلہ قارہ کا رئیس تھا۔ اس نے پوچھا۔ "کہاں؟"

حضرت ابوبکرؓ نے کہا: "میری قوم مجھ کو رہنے نہیں دیتی۔ چاہتا ہوں کہیں الگ جا کر خدا کی عبادت کروں۔"

ابن الدغنہ نے کہا: "یہ نہیں ہو سکتا کہ تم جیسا شخص مکہ سے نکل جائے۔ میں تم کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔"

اس پر حضرت ابوبکرؓ اس کے ساتھ واپس چلے آئے۔

ابن الدغنہ مکہ پہنچ کر تمام سرداران قریش سے ملا اور کہا۔

"تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو مہمان نواز ہے، مفلسوں کا مددگار ہے، رشتہ داروں کو پالتا ہے، مصیبتوں میں کام آتا ہے۔"

کفار مکہ نے کہا: لیکن شرط یہ ہے کہ ابوبکرؓ نمازوں میں چپکے سے جو چاہیں پڑھیں۔ آواز سے قرآن پڑھتے ہیں تو ہماری عورتوں اور بچوں پر اثر پڑتا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ نے چند روز یہ پابندی کی۔ آخر انہوں نے گھر کے پاس ایک مسجد بنا لی اور اس میں خشوع و خضوع کے ساتھ بہ آواز قرآن پڑھتے تھے۔ وہ نہایت رقیق القلب تھے۔ قرآن پڑھتے تو بے اختیار روتے۔ عورتیں اور بچے ان کو دیکھتے اور متاثر ہوتے۔ کفار مکہ نے ابن الدغنہ سے شکایت کی۔ اس نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا۔

"اب میں تمہاری حفاظت کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا۔"

حضرت ابوبکرؓ نے کہا: "مجھ کو خدا کی حفاظت بس ہے۔ میں تمہاری جوار سے استعفا دیتا ہوں۔"

Marfat.com

بنو سقیفہ میں

خطبہ

پہلے آپ نے اللہ کی تعریف کی۔ پھر فرمایا۔
صاحبو! ہم مہاجر ہیں۔ جو کہ تم سے پہلے کے مسلمان ہیں از روئے حسب کے تم سے برتر ہیں۔ اور ان کی شکل بہ نسبت تمہارے حسین ہے۔ ان کی اولاد تمام عرب سے زیادہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ ہم تم لوگوں سے پہلے ایمان لائے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

السبقون الاولون من المهاجرین و الانصار الذین اتبعوهم باحسان

(ترجمہ) ہم مہاجر ہیں اور تم انصار ہو۔ تم ہمارے دینی بھائی اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہمارے مددگار ہو------

تم نے ہم کو ٹھکانہ دیا۔ اور ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ اللہ تعالیٰ تم کو اس کی جزا دے۔

ہم میں سے امیر ہوں اور تم میں سے وزیر ہوں۔ عرب نہ تسلیم کریں گے گر اسی قریش کے قبیلے کو اس لیے تم اپنے مہاجرین بھائیوں پر رشک نہ کرو۔ اس بزرگی پر جو اللہ نے ان کو عطا فرمائی ہے۔

Marfat.com

خطبہ

جب حضرت ابوبکرؓ صدیق کو خلیفہ مان لیا گیا اور بیعت خلافت ہو چکی - تو آپ نے لوگوں کو یہ خطبہ دیا۔

حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔

"میں تم لوگوں کا ولی قرار پایا ہوں میں تم لوگوں میں سب سے بڑھ کر لائق نہیں ہوں۔ لیکن قرآن اترا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طریقے بتائے۔ اور ہم کو سکھایا جس سے ہم واقف کار ہوئے۔ تم لوگ جانو کہ سب سے لائق اور عقلمند شخص وہ ہے جو متقی ہے اور سب سے عاجز اور کمینہ وہ شخص ہے جو فاجر ہے۔ تم لوگوں میں جو شخص سب سے زیادہ قوی ہے۔ وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ ضعیف ہے۔ تاوقتیکہ میں اس س ضعیف کا حق نہ دلا دوں۔ اور جو سب سے زیادہ ضعیف ہے۔ وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ قوی ہے۔ جب تک وہ اپنا حق نہ لے لے۔

صاحبان ! میں پیرو کار ہوں۔ اگر بھلائی کروں تو تم لوگ میری مدد کرو اور اگر ٹیڑھی راہ پر جاؤں تو سیدھی راہ پہ لاؤ"۔

(استغفراللہ لی و لکم)

○

خطبہ ابوبکرؓ

بعد از خلافت

الحمد للہ و علی عبادہ الذین اصطفی

اس کے بعد واضح ہو کہ میں تمہارا ولی امر بنایا گیا۔ حالانکہ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں اور بعض وقت مجھ کو یہ خواہش ہوتی ہے کہ میری بجائے کوئی دوسرا شخص خلیفہ ہوتا اور اس بارِ گراں سے نجات پاتا۔ اگر تم مجھ سے یہ خواہش رکھتے ہو کہ میں تم سے

Marfat.com

ویسا ہی طرز عمل رکھوں۔ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے۔ تو میں اس کے ناقابل ہوں۔ کیوں کہ وہ اللہ کے ایک ایسے بندے تھے کہ ان پر وحی اترتی تھی اور اس کی وجہ سے وہ ہر کام میں معصوم رہتے تھے ان کو وحی خطا سے بچالیتی تھی۔ مین تمہیں میں سے ایک آدمی ہوں اور تمہارے ہی جیسا میرا دل و دماغ ہے۔ جب تم دیکھو کہ میں سیدھی راہ پر چل رہا ہوں تو میری مدد کرو اور اگر کجروی اختیار کروں تو سیدھا راستہ بتاؤ تم جانتے ہو کہ میرے ساتھ شیطان بھی ہے جب تم دیکھو کہ میں غصے میں ہوں تو میرے پاس سے ہٹ جاؤ۔ تاکہ میں تمہارے حقوق اور مال و جان پر ظلم نہ کر بیٹھوں"۔

○

خطبہ

ابن عساکر نے موسیٰ بن عقبہؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے ایک مرتبہ خطبہ دیا۔

"تمام تعریفیں اللہ ہی کے واسطے ہیں۔ میں اسی کی حمد کرتا ہوں اسی سے مدد مانگتا ہوں اور موت کے بعد اسی سے کرم کا خواستگار ہوں۔

اے لوگو! میری اور تمہاری موت قریب آ چکی ہے۔ (ہمیں اور تمہیں سب کو مرنا ہے)۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے واحد کے کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور نہ کوئی اس کا شریک ہے اور بے شک محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ بشیر و نذیر اور روشن چراغ بنا کر بھیجا۔ تاکہ وہ زندہ لوگوں کو (عذاب الٰہی) سے ڈرائیں۔ اور کافروں پر اللہ کی حجت تمام کر دیں۔ پس جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی۔ انہوں نے ہدایت پائی۔ اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی وہ کھلے گمراہ

Marfat.com

ہیں۔

لوگو ! میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ نے تم کو (ہدایت کا) جو راستہ دکھایا ہے۔ اس پر قائم رہو۔ کلمۂ اخلاص کے بعد اسلامی ہدایات (احکام) کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنے امیر کے احکام سنو اور ان کی تعمیل کرو کیونکہ جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے امیر کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں اطاعت کی اس نے فلاح پائی۔ (کامیاب ہوا) اور اس پر جو حق تھا وہ اس نے ادا کر دیا خود کو نفس کی پیروی سے بچاؤ جو نفس کی پیروی طمع اور غصہ سے محفوظ رہا وہ کامیاب ہو گیا (فلاح کو پہنچ گیا) کبھی غرور نہ کرو غور کرو کیا وہ شخص بھی فخرو غرور کر سکتا ہے جو مٹی سے پیدا کیا گیا ہو اور مٹی ہی میں ملنے والا ہو جس کو کیڑے کھائیں گے۔ آج وہ زندہ ہے کل مردہ ہو گا۔ پس ہر روز بلکہ ہر گھڑی نیک عمل کرو مظلوم کی بد دعا سے بچو اپنے نفوس کو مردہ شمار کرو صبر کرو کہ صبر ہی ایسی چیز ہے جو نیک اعمال کراتا ہے۔ پرہیز کرو کہ پرہیز ہی ایسی چیز ہے جو بہت نفع بخش ہے۔ عمل کرو کیونکہ عمل ہی قبول کیا جا سکتا ہے جو چیز تمہیں اللہ کے عذاب کی طرف لیجائے اس سے بچو اور اس کام کے کرنے میں عجلت کرو جس کے کرنے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا وعدہ کیا ہے۔ خود سمجھو دوسروں کو سمجھاؤ ڈرو اور ڈراؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ تم سے پہلے کے لوگ کن کن کاموں کے کرنے سے ہلاک ہوئے اور کون سے کام کرنے کے باعث نجات پائی۔

اس نے اپنی پاک کتاب (قرآن حکیم) میں حلال و حرام، مکروہ و پسندیدہ چیزیں بیان کر دی ہیں میں تم کو اور اپنے نفس کو نصیحت کرنے میں دیر نہیں کرتا خداوند تعالیٰ مدد گار ہے اور اس کے سوا کسی میں قوت نہیں ہے۔ تم جان لو کہ خداوند تعالیٰ بغیر اعمال کے تم کو نہیں چھوڑے گا (عمل کا بدلہ ضرور ملے گا) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اپنے حصہ کی حفاظت کرو تم دین کی آرزو کرو دین کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔

جہاں تک ہو سکے نوافل پڑھو کہ تمہارے فرائض (کی ادائیگی) میں جو کمی رہ گئی ہے وہ پوری ہو جائے تم جب خالی ہاتھ ہو گے تو تم کو جزا ملے گی۔

Marfat.com

اے اللہ کے بندو! اپنے ان بھائیوں اور دوستوں کے بارے میں غور کرو جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں انہیں جو کچھ پیش آنا تھا وہ آچکا اور وہ اس پر قائم ہو چکے (ان کو جو کچھ ملنا تھا مل گیا) موت کے بعد جو بختی یا سعادت مندی ملنی تھی اسے وہ حاصل کر چکے۔

خداوند تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اس کے اور مخلوق کے درمیان نسب (رشتہ) کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ محض اپنے کرم اور مہربانی سے مخلوق پر بخشش کرتا ہے۔ جب تک مخلوق عبادت کی طرف جھک نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس پر سے برائی اور مصیبت نہیں ہٹاتا وہ بھلائی کس طرح بھلائی جا سکتی ہے جس کا انجام دوزخ ہو اور وہ برائی برائی نہیں ہے جس کا نتیجہ جنت ہو۔ بس میں تم سے یہی کہنا چاہتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے اور اپنے لئے مغفرت کا طالب ہوں اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہوں ان پر اللہ کی برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں"۔

○

خطبہ

(روایت عبداللہؓ بن حکم)

حضرت ابوبکرؓ نے بعد حمد و صلوۃ کے یوں وعظ فرمایا۔

"اے لوگو! میں تمہیں تقویٰ اور پرہیزگاری کی وصیت کرتا ہوں اور اس امر کی تم اللہ کی حمد و ثنا کرو۔ اس طریقہ پر جس کا وہ اہل ہے۔ جب اللہ کی طرف توجہ کرو تو خوف اور رغبت کے ساتھ اور سوال کرو تو الحاح و زاری کے ساتھ۔ انہیں باتوں پر اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریاؑ اور ان کے اہل بیت کی مدح کی ہے۔

ترجمہ : "اے بندگان خدا جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے بیعوض اپنے حق کے تمہاری جانیں اپنے پاس رہن رکھی ہیں اور اس پر تم سے موافق لئے ہیں۔ اور اس لئے

Marfat.com

تمہارے نفوس قلیل فانی بعوضِ کثیر باقی دے کر خرید لیتے ہیں"۔

کتاب اللہ تمہارے درمیان موجود ہے۔ جس کے عجائبات اور اعجاز مٹ نہیں سکتے۔ جس کی روشنی بجھ نہیں سکتی۔ پس اس کے کلام کی تصدیق کرو اور اس سے نصیحت حاصل کرو اور بصیرت و روشنی حاصل کرو۔ اس دن کے لئے کہ اندھیرا ہو گا۔ جانتے رہو۔ اللہ نے تم کو عبادت کے واسطے پیدا کیا ہے کراما" کاتبین کو تمہارے اعمال کی نگہبانی کے واسطے مقرر کیا ہے۔ جو جانتے ہیں جو کچھ تم کام کرتے ہو۔

اے بندگانِ خدا! جان لو۔ کہ تم صبح کرتے ہو ایسے وقت میں جس کا حال تم سے پوشیدہ ہے کہ کیا ہونے والا ہے۔ اگر تم اپنی مدت اور اپنی اجل ایسی حالت میں گذارو کہ تم اللہ کے کام میں مصروف ہو تو کوشش کرو۔ کہ کل وقت اس میں گذارو۔ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ مگر بتوفیق ایزدی جب تک تم کو مہلت دی گئی ہے۔ قبل اس کے کہ تم پر اجل مسلط ہو۔ اور تم بُرے افعال میں مبتلا ہو بعض قوموں کا یہ حال ہوا ہے کہ تم پر اجل مسلط ہو اور تم برے افعال میں مبتلا ہو۔ بعض قوموں کا یہ حال ہوا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کو بھول گئے اور اپنی موت کو یاد نہ رکھا میں تم کو ڈراتا ہوں کہ تم ان کی طرح نہ ہو جاؤ اور موت ------ تمہارے پیچھے دوڑتی آ رہی ہے ----- الوحا" ----- الوحا---- النجا------ النجا----"

Marfat.com

خطبہ

جس وقت صحابہ کرامؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو یہ مشورہ دیا کہ اہل ردہ سے جنگ نہ کی جائے کیونکہ اہل عرب کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے تو اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کھڑے ہو کر یہ خطبہ دیا۔

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔

صاحبو! جو شخص محمد صلعم کی عبادت کرتا تھا تو محمدؐ تو مر گئے اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور وہ کبھی نہیں مرے گا اگر تمہارے دشمن زیادہ ہیں اور تم کم ہو تو اس کا خیال چھوڑ دو۔ اللہ کی ذات کی قسم! یہ دین اسلام تمام ادیان غیر پر غالب ہو جائے گا۔ اگرچہ مشرک اس کو ناپسند کریں۔ یہ وعدہ اللہ کا ہے اور بے شک سچا ہے ہم حق بات کو باطل کے ساتھ نہ چھپائیں گے کیونکہ باطل مٹ جاتا ہے اور حق باقی رہتا ہے اور جو تم لوگ رائے دیتے ہو۔ یہ خلاف حق ہے۔ بہت سے چھوٹے گروہ بڑے بڑے گروہوں پر غالب ہو گئے ہیں۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

صاحبو! اگر آپ لوگ مجھ کو تنہا چھوڑ دیں گے اور میرا ساتھ نہ دیں گے تو بھی میں ان سے جہاد کروں گا - یہاں تک کہ مقتول ہو جاؤں واللہ اگر وہ لوگ ایک بکری زکوٰۃ کی روک رکھیں گے تو میں ان سے بھی جہاد کروں گا اللہ سے میں مدد مانگتا ہوں اور وہی مددگار ہے"۔

Marfat.com

خوف خدا کے بارے میں

خطبہ

ابن ابی شیبہ نے اپنی تصنیف میں حضرت زبیرؓ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک بار خطبہ میں فرمایا۔

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے شرم کرو۔ خدا کی قسم جب کبھی میں میدان میں رفع حاجت کے لیے بیٹھتا ہوں تو خداوند تعالیٰ سے شرما کر اپنا سر ڈھانپ لیتا ہوں"۔

اسی خطبہ کو عبدالرزاق اپنی تصنیف میں عمروؓ بن دینار کے حوالہ سے ان الفاظ میں لکھتا ہے۔

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے شرم کیا کرو۔ خدا کی قسم جب میں بیت الخلاء جاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ سے شرم کے باعث دیوار سے اپنی پیٹھ لگا لیتا ہوں"۔

○

خطبہ

(یزید بن سفیانؓ کی سرکردگی میں لشکر روانہ کرتے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں ذیل کا خطبہ فرمایا)۔

"میں نے تجھ کو اس وجہ سے سردار بنایا ہے کہ تیرا امتحان کروں اور آزماؤں۔ اگر تم نے اچھا کام کیا۔ تو میں پھر تم کو سردار بناؤں گا۔ اور تیرا رتبہ بڑھاؤں گا۔ اور اگر اپنے فرائض کی انجام دہی سے قاصر رہا تو معزول کر دوں گا۔ تو اپنے باطن میں اللہ سے ڈرتا رہ۔ سب سے بہتر آدمی وہی ہے۔ جو اللہ کو اپنا مالک بنا لے۔ میں نے تجھ کو خالد بن سعید کی بجائے مقرر کیا ہے۔ تو ان خیالات کو اپنے دل میں جگہ نہ دینا۔ جو جاہلیت کے زمانہ میں ہوتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو ناپسند کرتا ہے تو اپنے لشکریوں کے ساتھ انتہائی عمدہ برتاؤ کرنا - جب ان کو نصیحت کرنا تو مختصر الفاظ میں بیان کرنا

Marfat.com

اپنے نفس کو ٹھیک رکھنا۔ تمام لوگ تمہارے ساتھ ٹھیک رہیں گے۔ نماز کو ٹھیک وقت پر پڑھنا احساس کے ساتھ رکوع و سجود پورے ادا کرنا اور خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھنا جب تمہارے پاس حریف کا ایلچی آئے تو اس کا احترام کرنا اور بہت تھوڑی دیر تک ان کے ساتھ مجالست کرنا۔ تاکہ فوراً" وہ واپس چلا جائے اور تمہارے لشکر کے حالات سے واقف نہ ہونے پائے۔ ان کے ساتھ گفتگو کرنے میں کسی قسم کی بناوٹ نہ کرنا اور ان کو ایسی جگہ بلانا جو تمہارے لشکر بھر میں شاندار ہو۔ اور پہلے خود ان سے گفتگو شروع کرنا اپنے پوشیدہ خیالات کو ظاہری خیالات کے ساتھ خلط ملط نہ کرنا جب مشورہ کرنا تو نہایت سچی نیت رکھنا۔ رات کو اپنے ہمراہیوں میں بیٹھ کر بات چیت کرنا۔ تاکہ ہر قسم کی خبریں سنو اور تم کو اپنے لشکر اور فریق مخالف کے حالات معلوم ہوتے رہیں ان کی خوب پاسداری رکھنا اور پہرہ پر بدل بدل کر لوگوں کو مقرر کرنا۔ اور یکایک کبھی کبھی تفتیش کرتے رہنا کہ پہرہ دینے والا غافل تو نہیں ہو گیا ہے اور اگر غافل پانا تو اس کو معقول طریقے سے تادیب کرنا رات کو جو پہرے مقرر کرنا ان میں پہلا پہرہ کسی قدر لمبا ہونا چاہیے کیونکہ وہ بوجہ دن کے قریب ہونے کے آسان رہتا ہے مجرم کی سزا دہی میں کبھی خوف نہ کرنا لیکن جلد نہ کرنا اور نہ زیادہ اس کو رسوا کرنا اپنے لشکر سے غافل نہ ہونا اور نہ ان کے مخفی حالات کی جستجو کرنا بے ایمانی اور حرص کو دل میں جگہ نہ دینا۔ کیونکہ یہ مورث فقر ہیں۔ جو لوگ صومعہ اور گرجاؤں میں ملیں انہیں چھوڑ دینا"۔

○

Marfat.com

خطبہ

ابن ابی الدنیاء اور ابو نعیم نے یحیی بن کثیر کی زبانی لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک روز خطبہ میں فرمایا۔

"کہاں ہیں وہ چمکتے ہوئے ستارے جن کی جوانی اور شباب کو دیکھ کر لوگ حیران و ششدرز رہ جاتے تھے اور کہاں ہیں وہ بادشاہ جنھوں نے مدائین کو تعمیر کروایا اور اس کے قلعے بنوائے اور کہاں ہیں وہ لوگ جو جنگ کے موقعوں پر فتح حاصل کیا کرتے تھے؟ آج ان کے (وہی) قویٰ ضعیف اور کمزور پڑ گئے کیونکہ زمانے نے ان سے بیوفائی کی اس طرح کہ وہ قبروں کے اندھیروں میں پہنچ گئے۔ پس (عمل خیر میں) جلدی کرو نیکی کی طرف دوڑو۔ دوڑو"۔

○

خطبہ

خدا کی حمد و ستائش کے بعد فرمایا:

"میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اس کے ساتھ ایمان لاتا ہوں۔ اس کے اوپر توکّل کرتا ہوں میں پناہ مانگتا ہوں گمراہ اور مرتد ہونے سے اور شک لانے سے۔ **اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد اعبدہ و رسولہ۔** وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے ذلت۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ تمام ادیان غیر پر اس کو غلبہ ہو اگرچہ مشرکین اس کو ناپسند کریں اور تمام عالم کے لئے وہ برکت اور رحمت تھے تم سوچو کہ جاہلیت میں تمہارا کیا حال تھا اور اسلام کی وجہ سے کیسی روشنی میں آئے۔ اور کس طرح تمہارے دل ایک دوسرے سے مل گئے۔ تم جہنم کے کنارے پر تھے لیکن اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا اس نے تمہاری ہدایت کے لیے

Marfat.com

کتاب اتاری اور فرمایا کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا وہ نجات پائے گا۔

صاحبان ! اللہ سے ڈرو۔ اور ہر کام میں اس کو حاضر و ناظر جانو۔ اس کی عظمت کا خیال رکھو سچائی کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دو کیونکہ جھوٹی بات میں کبھی بھلائی نہیں ہوتی۔

جو شخص جھوٹا ہے وہ فاجر ہے اور جو فاجر ہے اس کا ٹھکانہ کہیں نہیں۔ فخر نہ کرو تم کس بات پر فخر کر سکتے ہو۔ جبکہ تم زندہ ہو اور کل مر جاؤ گے۔ عمل کرو۔ اور اپنے آپ کو مردہ شمار کرو یہ سمجھ لو کہ ایک دن تم کو ضرور خداوند عالم کے رو برو جانا ہو گا اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہو گا۔ اس وقت کے لئے تیاری کرو تاکہ شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

○

خطبہ

بیہقی اور حاکم نے عبداللہ بن حکیم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے ہمارے سامنے اس طرح خطبہ ارشاد فرمایا۔

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور تمام تر ثنا اسی کے لیے ہے جو اس کا اہل ہے۔

لوگو! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو اور جو تعریف اس کے لائق ہے۔ وہ تعریف کیا کرو۔ لوگو! تم رغبت کو اہمیت کے ساتھ شامل کرو (رغبت کے ساتھ ثنائے الٰہی کی اہمیت سمجھتے ہوئے اس کی حمد کرو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کے خاندان کی تعریف اس طرح فرمائی ہے۔

(ترجمہ آیات، جو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پڑھیں) "بے شک یہ لوگ نیک کاموں میں عجلت کیا کرتے تھے اور ہم کو بڑے ذوق و شوق سے یاد کیا کرتے تھے اور

Marfat.com

ساتھ ہی ساتھ خضوع و خشوع کیا کرتے تھے"۔

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفوس اپنے حقوق کے عوض رہن اور گروی رکھ لئے ہیں اور اس پر تم سے وعدے لئے ہیں اور تم سے فانی اور قلیل دنیا کو کثیر اور باقی رہنے والی آخرت کے بدلہ میں خرید لیا ہے۔ تمہارے پاس خدا کی جو کتاب ہے اس کا نور کبھی نہیں بجھے گا اور نہ اس کے عجائبات کم ہوں گے۔ بس تم اس کے نور سے منور ہو جاؤ اور اس کتاب سے نصیحت حاصل کرو۔ اور اس دن کے لیے جس دن کوئی نور نہ ہو گا اس نور کو ذخیرہ کر رکھو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے تم کو اپنی عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔ اور تم پر دو معزز لکھنے والے (کراماً کاتبین) مقرر فرما دیئے ہیں جو تمہارے کام سے واقف ہیں۔

خدا کے بندو! یہ بھی جاننے کے قابل بات ہے کہ تمہارا ہر قدم اس موت کی طرف بڑھ رہا ہے جس کا علم تم سے پوشیدہ ہے۔ اگر تم سے ہو سکے تو اتنا کرو کہ جس وقت تمہارے پاس موت آئے تو تم اللہ کے کام میں مصروف ہو۔ اور یہ بات سوائے فضل خداوندی کے تم کو میسر نہیں آ سکتی یہ اللہ کا دین ہے کہ وہ عمل صالح کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ موت سے پہلے عمل صالح کی طرف بڑھو۔ تاکہ برے کاموں سے محفوظ رہو بہت سی قومیں ایسی گزری ہیں کہ جب ان کو موت آئی تو وہ خود کو غیر اللہ کے حوالے کر چکی تھیں اور اپنے نفوس کو فراموش کر چکی تھیں میں تم کو متنبہ کرتا ہوں کہ تم ان کی مثل نہ ہو جانا عمل خیر میں جلدی کرو۔ دوڑو دوڑو موت تم سے بہت قریب ہے۔

اے مسلمانو! نجات تمہارے ہی لئے ہے۔

Marfat.com

خطبہ

الحمد للہ رب العالمین! میں اس کی حمد کرتا ہوں اور اس کی مدد طلب کرتا ہوں۔
صاحبان! میری اور تمہاری سب کی موت قریب ہے میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے۔ وحدہ لا شریک ہے اور محمدؐ اس کے رسول اور بندے ہیں۔ جن کو اس نے شہادت اور خوف دلانے کے لیے بھیجا ہے اور روشن چراغ بنایا۔ تاکہ وہ اس شخص کو جس میں ایمان ہے۔ خوف دلائیں اور کافروں پر اتمام حجت ہو جائے جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی۔ اس نے رشد و ہدایت پائی اور جس نے نافرمانی کی وہ گمراہ ہو گیا۔ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تم لوگ اللہ کا تقویٰ کرو اور اب اس کے حکموں کو مانو جس نے تمہاری ہدایت کے لئے شریعت پیدا کی۔ کلمہ اخلاص کے بعد اطاعت اور تابعداری اولی الامر کی فرض کی گئی ہے۔ جس شخص نے اپنے فرائض کو ادا کیا وہ نجات پا گیا۔

تم لوگ نفس کی پیروی سے بچو۔ لالچ اور غصہ نہ کرو اور فخر ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ جس کی پیدائش مٹی سے ہے اور آخر میں بھی وہ مٹی ہی میں مل جانے والا ہے اس کو فخر زیبا نہیں ہے تم لوگ آج زندہ ہو کل مرجاؤ گے اس لئے آج ہی جو کچھ ہو سکے کر لو تاکہ کل تمہارے کام آئے۔ مظلوم کی دعائے بد سے ڈرو اور اپنے کو مردہ تصور کرو۔ صبر کرو تمام کاموں کا انجام صبر سے ہوتا ہے عمل کرو کیوں کہ عمل اللہ کی درگاہ میں مقبول ہوتا ہے اور اس کے عذاب سے خوف کرو اور جو اللہ نے اپنی رحمت کا وعدہ کیا ہے اس کے حاصل کرنے کے لیے کوشش کرو گذشتہ قوموں کی حالت اللہ نے تمہارے لئے بیان فرما دی ہے اس سے عبرت پکڑو اس نے اپنی کتاب میں حرام و حلال کی تصریح کر دی ہے اور اچھے برے کام کا امتیاز کر دیا ہے اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے اور نہ اس کا کسی کے ساتھ نسبت اور قرابت کا تعلق ہے۔ بدون اس کی اطاعت کے نجات ناممکن ہے وہ بھلائی دراصل بھلائی نہیں ہے جس کے بعد آگ جہنم کی ہوتی ہے اور نہ وہ برائی برائی ہے جس کے بعد نعیم جنت ہو۔ اللہ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ عمل خیر کرے۔

(اقول زا و بعذا استغفر اللہ لی ولکم اجمعین)

○

Marfat.com

بدری صحابہ کرام کے بارے میں

خطبہ

(اے لوگو!) مین نہیں چاہتا کہ اہل بدر میں سے کسی سے سرکاری کام لوں۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ وہ اطمینان سے اللہ کی عبادت میں مصروف رہیں اور اس طرح اپنے بہترین اعمال لے کر اس کی جناب میں باریاب ہوں کیونکہ ان جیسے مقدس اور قوموں کے دوسرے نیک افراد کی برکت سے اللہ تعالیٰ بہت سے مصائب سے محفوظ رکھتا ہے اور نعمتیں نازل فرماتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ان لوگوں سے عملی مدد لی جائے"۔

○

بنو سقیفہ کے مابین

تقریر

حضرت عمر فاروقؓ سے مروی ہے کہ

"ہم انصار کے پاس پہنچے۔ اثنائے راہ اس موقعہ کے لیے میں نے تقریر کے لئے کچھ باتیں اپنے دل میں سوچیں۔

لہٰذا انصار کے ہاں پہنچنے کے بعد میں نے تقریر کرنا چاہی مگر ابوبکرؓ نے مجھ سے کہا۔ "ذرا صبر کرو' پہلے میں کہہ لوں۔ اس کے بعد تمہارا جو جی چاہے بیان کرنا' اس کے بعد جو تقریر ابوبکرؓ نے کی وہ ایسی تھی کہ مجھ سے کچھ کہنا ہی نہ پڑا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔

"اللہ نے اپنی مخلوق کے پاس محمدؐ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا اور اپنی امت کا نگران مقرر کر کے مبعوث فرمایا۔ تاکہ صرف اس کی پرستش ہو اس کی واحدانیت تسلیم ہو۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ اللہ کے سوا مختلف معبودوں کی عبادت کرتے تھے اور مدعی تھے

Marfat.com

کہ یہ معبود اللہ کے یہاں ان کی سفارش کرنے والے اور نفع پہنچانے والے ہیں۔ حالانکہ وہ پتھر سے تراشے یا لکڑی سے بنائے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ آیت) اور وہ اللہ کے سوا ایسوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کو نفع پہنچاتے ہیں اور نہ نقصان اور وہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے معبود اللہ کے یہاں ہمارے شفیع ہیں' اور یہ کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی صرف اس لیے پوجا کرتے ہیں کہ یہ اللہ تک رسائی کے لیے ہمارا ذریعہ بنیں"

رسول اللہ صلعم کا یہ پیغام عربوں کو ناگوار گزرا اور وہ اپنے آبائی دین کے ترک کرنے پر آمادہ نہ ہوئے اللہ نے آپ کی تصدیق کے لیے مہاجرین اولین کو مخصوص فرمایا اور وہ آپ پر ایمان لائے انہوں نے آپ کے ساتھ ہر حالت میں رہنے کے لیے شرکت کی اور باوجود اپنی قوم کی ایذا رسانی اور تکذیب کے انہوں نے نبی کریمؐ کا ساتھ دیا۔ حالانکہ تمام لوگ ان کے مخالف تھے اور ان پر ظلم کرتے تھے۔ مگر وہ باوجود تمام لوگوں کے ظلم اور ان کے خلاف جتھا بندی کے اپنی قلت تعداد سے کبھی متاثر اور خائف نہیں ہوئے اس طرح وہ پہلے ہیں جنہوں نے اس زمین پر اللہ کی عبادت کی اور اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولی اور خاندان والے ہیں اور ان کے بعد اس منصب امارت کے اور سب کے مقابلے میں وہی زیادہ مستحق ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اس حق میں سوائے ظالم کے اور کوئی ان سے تنازع نہیں کرے گا اب رہے تم انصار' کوئی شخص دین میں تمہاری فضیلت اور ابتدائی شرکت اور خدمت کا منکر نہ ہو گا اللہ نے اپنے دین اور اپنے رسولؐ کی حمایت کے لیے تم کو اختیار کیا اور اسی لیے وہ تمہارے پاس ہجرت کر کے آئے اس وقت بھی ان کی اکثر ازواج اور اصحاب تمہارے یہاں رہتے ہیں بے شک پہلے مہاجرین کے بعد تمہارے مقابلہ میں ہماری نظر میں کسی اور کی منزلت نہیں ہے لہٰذا مناسب ہو گا کہ امیر ہم ہوں اور تم وزیر ہر معاملہ میں تم سے مشورہ لیا جائے گا اور بغیر تمہاری اتفاق رائے کے ہم کوئی کام نہیں کریں گے"۔

Marfat.com

○

مسلمانوں کے روبرو مہم اسامہؓ کے سلسلہ میں ایک تقریر

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے منادی کروائی۔ کہ فوج کے جسقدر افراد مدینہ میں ہیں وہ سب جرف میں اسامہ کے پڑاؤ پر پہنچ جائیں)۔

اس کے بعد آپ نے تمام مسلمانوں کے سامنے تقریر کی۔ حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔

"اللہ صرف ان اعمال کو قبول فرماتا ہے جو صرف اس کے لیے کئے جائیں۔ لہٰذا تم صرف اللہ کے لیے عمل کرو اور سمجھ لو کہ جو کام تم محض اللہ کے لیے کرو گے وہ اس کی حقیقی اطاعت ہو گی وہ حقیقی کامیابی کی طرف قدم ہو گا اور وہ اصلی متاع ہو گی جو اس دنیائے فانی میں تم آخرت باقی کے لیے مہیا کرو گے جو تمہاری ضرورت کے وقت قائم آئے گی اے اللہ کے بندو! تم میں سے جو مر گئے ہیں ان سے عبرت حاصل کرو اور جو تم سے پہلے تھے ان پر غور کرو کہ وہ کل کہاں تھے؟ اور آج کہاں ہیں کہاں ہیں وہ جابر فرمانروا کہاں ہیں وہ سورما؟ جن کی شجاعت اور فتح مندی کی داستانیں (آج بھی) مشہور ہیں جن سے عالم میں ایک تہلکہ پڑ گیا تھا۔ آج وہ خاک ہو چکے اور ان کے متعلق صرف باتیں ہی باتیں رہ گئیں اور ظاہر ہے کہ بروں کی برائیاں ہی مذکور ہیں وہ بادشاہ کہاں گئے جنھوں نے زمین (اور محلات) پر ہل چلوائے اور (پھر) آباد کیا وہ چل بسے ان کی برائیاں باقی رہ گئیں اور ان کی دنیا دوسروں کے قبضہ میں چلی گئی ہم ان کے جانشین ہوئے اگر ہم نے ان کی حالت سے عبرت حاصل کی تو نجات پا جائیں گے اور اگر ہم ان کی کامیاب دنیاوی زندگی سے دھوکے میں آ گئے تو ہماری بھی وہی درگت ہو گی جو ان کی ہوئی۔ وہ مہ جبیں آج کہاں ہیں؟ جو اپنی جوانی پر اتراتے تھے وہ سب

Marfat.com

خاک میں مل کر خاک ہو گئے اور صرف ان کی بد اعمالیوں کی حسرت انکے دامنگیر رہتی ہے وہ لوگ کہاں گئے؟ جنھوں نے شہر بسائے اور ان کے گرد فصلیں بنائیں۔ اور دنیا کے عجائبات ان شہروں میں جمع کیے وہ ان سب کو اپنے بعد والوں کے لیے چھوڑ مرے۔ آج ان کے عمل برباد ہیں اور وہ قبر کی تاریکی میں بے نام و نشاں پڑے سڑ رہے ہیں۔ خود تمہاری اولاد اور تمہارے دوست اور اعزہ کہاں ہیں؟ جن کو موت آگئی اور اب ان کو اپنے اعمال کی جواب دہی کرنا پڑی ہو گی۔ سن لو اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ وہ اپنی مخلوقات کے ساتھ بلا سبب کے بھلائی کرتا ہے اور بغیر اس کی اطاعت اور حکم کی اتباع کے کوئی ضرر اس کے مخلوق سے دور نہیں ہوتا اور سمجھ لو کہ تم مقروض غلام ہو اور بغیر اس کی اطاعت کے تم آزادی حاصل نہیں کر سکتے کوئی بھلائی نہیں جس کا نتیجہ دوزخ ہو اور کوئی برائی' برائی نہیں۔ کہ جس کا نتیجہ بہشت ہو۔

○

قبائل عرب کے نام

فرمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

یہ فرمان ابوبکرؓ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قبائل عرب کے ہر خاص و عام کو ہے جو اسلام پر قائم ہو خواہ اس سے پھر گیا ہو۔

"سلام اس شخص پر ہے جو راہ راست پر ہے اور وہ گمراہی و نفسانی خواہش کا اتباع نہ کرے -میں خدا کی حمد و ثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ تنہا ہے کوئی اس کا شریک نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے مگر اس کے رسول ہیں جو کچھ رسولؐ خدا لائے اس پر ہمارا ایمان ہے اور جو اس کو نہ مانے اس کو ہم کافر جانتے ہیں اور اس سے جہاد کرتے ہیں۔ (من بعد نعت و صفات رسول اللہؐ نہایت فصاحت و بلاغت سے فرمانے لگے) تنبیہہ ہے کہ ہم نے تمہاری طرف

Marfat.com

مہاجرین و انصار و تابعین کے لشکر کے ساتھ فلاں شخص کو امیر لشکر بنا کر روانہ کیا ہے۔ اور اس کو حکم دیا ہے کہ کسی شخص کو قتل نہ کرے۔ جب تک کہ اس کو دین خدا کی دعوت نہ دے۔ جو شخص اس کو مان لے اس سے لڑائی نہ کی جائے جو نہ مانے اس سے جنگ کی جائے جو اطاعت کر لے اس کے حق میں بہتر ہے جو انکار کرے۔ وہ خدا کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ ہم نے اپنے سفیر کو حکم دیا ہے کہ وہ اس فرمان کو تمہارے مجمع میں پڑھے۔ خدا کا دین اذان ہے جب مسلمان اذان دیں تو امان پاویں اور لڑائی سے رک جاویں اگر اذان نہ دیں۔ تو ان سے ان کے مذہب کے متعلق پرسش کریں۔ بصورت انکار فوراً جنگ کی جائے اور بحالتِ اقرار ان کا اسلام مانا جائے اور سلوک مناسب عمل میں لایا جائے"۔

○

فوجی افسران کے نام

فرمان

"یہ فرمان خلیفہ رسول اللہ کی جانب سے فلاں۔۔۔۔ شخص کے نام ہے جب کہ اس کو مرتدین اسلام کی لڑائی کے واسطے روانہ کیا گیا۔ اور اس سے عہد لیا کہ خداوند تعالیٰ سے ہر کام میں خفیہ و علانیہ بقدر امکان ڈرتا رہے۔

خدا کے (ہر) کام میں کوشش کرے جو لوگ اس سے انحراف کریں۔ اور اسلام کی بجائے شیطانی خواہشوں کی جانب پھر جاویں ان کو اسلام کی جانب بلایا جائے اگر وہ اسلام قبول کریں تو ان سے اپنا ہاتھ روک لو اگر انکار کریں تو ان پر ہر چہار طرف سے تاخت و تاراج کرو۔ یہاں تک کہ وہ اسلام کو قبول کر لیں وہ امور جو فائدہ یا نقصان کا باعث ہوں۔ ان سے اس کو آگاہ کیا جائے۔ اپنا حق ان سے لو اور ان کا حق انکو دو نہ ان کو فرصت کا موقعہ دیا جائے۔ نہ مسلمانوں کو ان کے قتال سے روکا جائے۔ جو شخص خداوند تعالیٰ کا حکم مانے اور اس کی تعمیل کرے۔ اس کا اسلام قبول کیا جائے۔ نیک

Marfat.com

کام میں اس کی مدد کی جائے۔ صرف وہی شخص قتل کیا جائے جو حکم خدا ماننے کے بعد اس سے انکار کرے اور وہ بھی جب دعوت اسلام کو مان لے تو پھر اس پر کوئی گرفت نہیں۔ اگر اس کے بعد وہ کچھ اخفا کرے تو اس کا محاسبہ خدا کے متعلق ہے جو شخص دعوت اسلام کو نہ مانے وہ رسوائی سے قتل کیا جاوے خواہ وہ کسی مقام پر ہو۔

اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا کوئی چیز قبول نہیں کرتا پس جو شخص اس کو مانے اور اقرار کرے۔ اس کا اسلام قبول کیا جائے۔ اور اس کی مدد کی جائے۔ اور جو انکار کرے اس کو قتل کیا جائے------ اور جب اللہ تعالیٰ ان پر غلبہ دے تو اسلحہ اور (دوسرے) آتشی ہتھیاروں سے ان کو ہلاک کیا جائے۔ مال غنیمت جس قدر ہاتھ آئے۔ اس کا پانچواں حصہ ہمارے پاس بھیج دو۔ بقیہ مال مسلمان غازیوں میں تقسیم کر دیا جائے اور اپنے رفقاء کو جلد بازی اور فساد سے روکا جائے اور ان میں میں خوگیر کی(1) بھرتی داخل نہ ہونے دے تاوقتیکہ ان کے حالات سے پوری آگاہی حاصل نہ کرے ایسا نہ ہو کہ وہ جاسوسی کا کام کریں اور مسلمانوں کو اس سے ضرر پہنچے۔ مسلمانوں سے میانہ روی اختیار کی جاوے۔ کوچ اور مقام پر ان کے ساتھ نرمی اور خلق کا برتاؤ کریں جو شخص پیچھے رہ جائے اس کو تلاش کیا جائے کوئی کسی شخص پر ظلم نہ کرنے پائے۔ اور لوگوں کو حسن و معاشرت و نرم گفتاری سے نصیحت کریں۔

سب سے پہلے یہ فرمان خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انسؓ بن مالک والی یمن (گورنر) کی خدمت میں بھیجا گیا۔

○

1- نکمے لوگ نکما سامان۔

Marfat.com

اہلِ کندہ کی شورش و بغاوت کے سلسلہ میں

فرمان

مہاجرؓ بن امیّہ کے نام

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مغیرہؓ بن شعبہ کے ذریعے مہاجر بن امیہؓ کو یہ فرمان بھیجا۔

"جب تم کو میرا یہ خط ملے اور تم کو اس وقت تک فتح نہ ہوئی ہو اور اس کے بعد جب تمہیں دشمن پر فتح حاصل ہو اور اگر وہ (دشمن) بزور شمشیر مغلوب ہوئے ہوں تو ان کے مردوں کو قتل کر دینا اور ان کے اہل و عیال کو قید میں ڈال دینا۔
اور اگر اس خط کے پہنچنے سے قبل مصالحت ہو چکی ہو تو پھر انہیں جلا وطن کر دیا جائے۔ کیونکہ اس بغاوت اور شورش کے بعد میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ ان کو ان کے مکانوں میں رہنے دیا جائے۔ انہیں اپنی بدکرداری (شورش پسندی) کا خمیازہ بھگتنا چاہیے ان کو معلوم ہو۔ کہ جو حرکت انہوں نے کی ہے وہ بہت نازیبا ہے"۔

○

فرمان خالد بن ولیدؓ کے نام

فرمان

خالد بن ولید یمامہ کی مہم سے فارغ ہونے کے بعد وہیں ٹھہر گئے۔ ابھی یہ وہیں تھے کہ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں فرمان بھیجا۔

"عراق کی طرف روانہ ہو جاؤ اور اس میں داخل ہو جاؤ اور ہندی سرحد سے جو کہ ابلہ کے نام سے مشہور ہے۔ اپنی مہم کا آغاز کرو۔ اور باشندگانِ فارس اور وہاں کی دوسری اقوام کی تالیفِ قلوب کرو"۔

Marfat.com

○

ابو عبیدہ بنؓ الجراح کے نام

فرمان

منجانب ابوبکر صدیقؓ بجانب ابو عبیدہ بن الجراح اسلام علیکم!

اس کے بعد واضح ہو کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے اس کو منع کرو کہ دارئین کے مواضعات میں وہ فتنہ اور فساد نہ برپا کرے۔ اگر وہاں کے باشندے وطن چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور لوگ چاہتے ہیں کہ زراعت کریں تو کرنے دو۔ لیکن جب وہ باشندے واپس آ جائیں تو وہی اس کے مستحق ہیں۔ والسلام۔

○

حضرت خالد بن ولید کے نام

نصیحت اور فرمان

(جس وقت حضرت ابوبکرؓ حج سے واپس آ رہے تھے۔ اس وقت خالدؓ کے نام ذیل کا یہ فرمان لکھا اور ان پر سخت ناراض بھی ہوئے۔ علاوہ ازیں انہیں حکم دیا کہ وہ ملک شام چلے جائیں)۔

"تم وہاں سے جاؤ اور مسلمانوں کی جماعت کو یرموک میں جمع کرو کیونکہ وہ تکلیف اور سختی میں ہیں اور ہرگز ایسا کام دوبارہ نہ کرو۔ جیسا کہ تم نے اب کیا ہے کہ تھوڑے آدمیوں کو لے کر تم انہیں تکلیف میں ڈال دیتے ہو تمہارے دور کرنے سے ان کے دل کا غم دور نہیں ہو سکتا تم اپنی نیت کو پاک رکھو اور کوشش کرو اللہ تمہاری کوشش پوری کرے گا تم ہرگز خود پسندی کو اپنے دل میں راہ نہ دو اس سے ناکامیاب اور ذلیل ہو جاؤ گے------"

Marfat.com

○

عمرو بنؓ عاص کے نام

فرمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ''اس کے بعد واضح ہو کہ میں نے تم کو اس کام پر واپس بھیجا تھا جس پر نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو ایک بار والی مقرر کیا تم مواعید کو پورا کرو۔ اس لیے میں نے تم کو وہاں کا حکمران کیا تھا۔ اب پھر حکمران مقرر کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ ابو عبداللہ تم کو سبکدوش کروں۔ تاکہ تمہارا دین اور دنیا دونوں میں بھلائی ہو بشرطیکہ تم اس کو پسند کرو''۔

○

سپہ سالار کو احکام

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے شام کی جانب جو لشکر روانہ فرمایا تھا اس کا امیر انہوں نے یزید بنؓ سفیان کو مقرر فرمایا۔ یزید بن سفیان چوتھے سپہ سالار لشکر اسلامیہ تھے۔

جب یزید بن سفیان کو رخصت کرنے لگے۔ تو آپؓ انہیں نصیحتیں کرتے ہوئے پا پیادہ ان کے ساتھ ہو لئے امیر لشکر نے بخیال سو ادب آپ سے عرض کیا۔

''یا حضرت آپ بھی سوار ہو جائیں------ ورنہ غلام کو بھی پا پیادہ چلنے کی اجازت دے دیں۔

آپ نے فرمایا ''نہ میں سوار ہوں گا اور نہ تم کو اترنے کی اجازت دوں گا میں چاہتا ہوں کہ اپنے ان چند قدموں کو راہ خدا میں شمار کروں؟

پھر آپ نے ذیل کی نصیحتیں یزید بن سفیان کو فرمائیں۔

''عنقریب تمہارا گذر ایک قوم پر ہو گا جو خیال کرتی ہے کہ وہ اپنے نفسوں کو راہ خدا میں روکے ہوئے ہے پس قوم سے تعارض نہ کرنا ان کو ان کی حالت پر چھوڑ

Marfat.com

دینا۔

ان کے بعد ایک اور قوم پر پہنچو گے اس قوم کے افراد سر منڈاتے ہیں ان کی تلوار سے خبر لینا۔

ان باتوں کے علاوہ میں جو اور باتیں نصیحت کے طور پر کروں گا ان کو اپنا دستور العمل بنا لیں۔

کسی عورت اور بچے کو قتل نہ کرنا اور نہ ہی بھاگتے ہوئے پر وار کرنا درخت نہ کاٹنا۔ کسی عمارت کو خراب نہ کرنا بھیڑ بکری اور اونٹ کو بلا ضرورت ذبح نہ کرنا (بھوک کی حالت میں ذبح کرنا)۔ نامردی نہ دکھانا منزلیں سہولت سے طے کرنا۔ ہمراہیوں کے ساتھ محبت و ہمدردی کے ساتھ سلوک کرنا ماتحتوں سے نرمی برتنا۔

○

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نصیحت عمرو بنؓ العاص اور ولید بنؓ عقبہ کیلئے

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرو بنؓ العاص اور ولید بنؓ عقبہ کو ان کے عہدوں پر روانہ کرتے وقت نصیحت فرمائی۔

"ظاہر و باطن میں خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ (ترجمہ) جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے۔ اس کے لیے اللہ رہائی کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ جہاں سے ملنے کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے۔ اللہ اس کی غلطیوں کو معاف کر دیتا ہے اور اس کو بڑا اجر دیتا ہے۔

تقویٰ ان چیزوں میں بہترین شے ہے جس کی وصیت بندگان خدا ایک دوسرے کو کرتے ہیں۔ تم خدا کے راستوں میں سے ایک راستے پر جا رہے ہو لہٰذا جو امر تمہارے دین کی قوت اور تمہاری حکومت کی حفاظت کا موجب ہو اس [illegible] تمہارا غفلت، کوتاہی اور فراموشی اختیار کرنا ناقابلِ عفو جرم ہے۔ پس تمہاری طرف سے سستی اور سہل انگاری ہرگز نہ ہونی چاہیے۔

○

Marfat.com

سپہ سالاروں کے نام احکام

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خالد بن ولیدؓ کو عراق کی لڑائی کا امیر بناتے ہوئے لکھا تھا "تم زیریں جانب سے عراق مین داخل ہونا"۔

عیاضؓ کو امیر بناتے ہوئے لکھا۔

"تم بالائی جانب سے عراق میں داخل ہونا اس کے بعد تم دونوں حیرہ کی جانب جھپٹنا۔ جو تم میں سے حیرہ پہلے پہنچ جائے وہی اپنے دوسرے ساتھی کا افسر بالا دست قرار پائے گا"۔

نیز آپؓ نے یہ بھی لکھا۔

"جب تم دونوں حیرہ پہنچ جاؤ اور اہل فارس کی چوکیوں کا خاتمہ کر لو اور یہ اطمینان ہو جائے کہ مسلمانوں پر پیچھے سے کوئی حملہ نہ ہو گا تو تم میں سے ایک مجاہدین کی امداد کے لیے محفوظ دستے کی حیثیت سے حیرہ میں ٹھہرے اور دوسرا اپنے اور خدا کے دشمن اہل فارس پر اور ان کے دارالسلطنت ان کی عزت کے مرکز یعنی مدائن پر ٹوٹ پڑے۔

○

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا حکم
خالد بن سعیدؓ کے نام

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خالد بن سعید کو تیماء جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ "اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اطراف کے لوگوں کو اپنے سے ملنے کی دعوت دینا اور صرف ان لوگوں کو بھرتی کرنا جو مرتد نہ ہوئے ہوں بلکہ اسلام پر ثابت قدم رہے ہوں اور جب تک میرے احکام نہ ملیں جنگ کا آغاز نہ کرنا"۔

○

Marfat.com

مرتدین کے نام خط

منجانب ابوبکرؓ خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اشخاص کے نام جن کو میرا یہ فرمان عام یا خاص مسلمانوں یا مرتدوں کو ملے۔

السلام علی من اتبع الھدی - میں اس کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس بات پر شہادت دیتا ہوں کہ اللہ واحد و لا شریک ہے محمد اس کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں اور جو کچھ وہ لائے ہیں اس پر ایمان لاتا ہوں۔ اس کے بعد واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بشیر و نذیر کر کے بھیجا جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے اور روشن چراغ تھے وہ ان کو خوف دلاتے تھے۔ جن کے دل میں نور ایمان تھا اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہدایت کرتا ہے جو اس کو قبول کرتا ہے اور جو اس سے روگردانی کرتا ہے اس سے منہ موڑ لیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے ایسے لوگوں سے جہاد کیا اور ان کو مسلمان بنایا پھر جب آپ رسالت کا کام پورا کر چکے اور جو حق تھا وہ ادا کر دیا تو آپؐ کی وفات ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس کو قرآن میں پہلے ہی بیان کر دیا تھا تو جو شخص محمدؐ کی عبادت کرتا تھا تو محمدؐ اب مر گئے۔ اور جو اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے۔ اور قادر ہے۔ نہ وہ مرے گا نہ اس کو نیند آئے گی۔ وہ اپنے دین کا محافظ ہے اور اپنے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہے میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تم لوگوں سے ڈرو اس چیز کو ہاتھ سے نہ دو جو اسکا مبارک نبی تمہارے پاس لایا۔ تم اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑو اور اللہ اسی شخص کو ہدایت کرتا ہے جو ہدایت کا طلب گار ہوتا ہے جو شخص نبی کے دین کی مدد نہ کرے گا وہ ذلیل ہو گا اور جو اس سے پھر جائے گا اللہ اس پر عذاب کرے گا۔ مجھ کو یہ خبر ملی ہے کہ تم میں سے بہت سے لوگ دین سے پلٹ گئے۔ حالانکہ پہلے انہوں نے دین کا اقرار کیا تھا افسوس کہ شیطان نے ان کے دلوں پر قبضہ کر لیا اور وہ صراطِ مستقیم کو بھول گئے اور اللہ کو دھوکہ دیا میں تمہاری طرف فلاں سردار لشکر کو مہاجرین اور انصار کی جمعیت کے ساتھ روانہ کرتا ہوں۔ میں

Marfat.com

نے اس کو حکم دیا ہے کہ وہ تم سے مقابلہ نہ کرے۔ تاوقتیکہ وہ تم کو دین اسلام کی طرف بلائے اگر تم نے اقرار کر لیا اور دین کو قبول کر لیا تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔ لیکن اگر انکار کیا تو وہ تم سے لڑے گا۔ قتل کرے گا' اور تمہارے گھروں کو آگ لگا دے گا۔ وہ تمہاری اولاد اور عورتوں کو گرفتار کرلے گا اور سوائے اسلام کے کسی چیز کو قبول نہ کرے گا جو شخص ایمان لائے گا اس کے لیے بہتری ہو گی اور جو نہیں لائے گا وہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتا میں نے اپنے فرستادہ کو حکم دیا ہے کہ وہ میرے اس خط کو تمہارے ہر ایک مجمع اور جلسہ میں سنائے۔

اگر تم اس کے مطابق حل کرو تو وہ قبول کرے اور اگر انکار کرو تو جہاد کرے۔

○

حاکم یمامہ کے نام ایک خط

حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں مہاجر بن ابی امیہؓ حاکم یمامہ تھے کچھ لوگ گانے والی دو عورتوں کو حضرت مہاجرؓ کے پاس پکڑ لائے۔ ان میں سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کیا کرتی تھی اور دوسری مسلمانوں کی ہجو کرتی تھی۔

دونوں ہجو و سب و شتم پر مشتمل گیت گایا کرتی تھیں۔

حاکم یمامہ مہاجرؓ بن امیہ نے دونوں کے ہاتھ کٹوا دیے اور ان دونوں کے دانت بھی اکھیڑوا دیئے۔

حضرت ابوبکرؓ کو اس سزا کا علم ہوا تو آپ نے مہاجر بن امیہ کو لکھا۔ کہ "مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے دو عورتوں کو اس طرح سزا دی ہے۔ اگر تم نے ان کی سزا وہی میں عجلت نہ کی ہوتی تو میں اس عورت کے لیے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مبارک میں گستاخی کی ہے۔ قتل کی سزا تجویز کرتا اس لیے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان تمام لوگوں سے ارفع و اعلی ہے اگر ایسی گستاخی کسی مسلمان سے سرزد ہو جائے تو

Marfat.com

وہ مرتد ہے یا غدار محارب ہے۔ (ایسا غدار جس سے جدال فرض ہے)۔

اور اس عورت کے بارے میں جو مسلمانوں کی ہجو کرتی ہے۔ یہ حکم دیتا کہ اگر وہ مسلمانی کا دعویٰ کرتی ہے تو اس کو شرم دلانا چاہیے۔ ہاتھ پیر نہ کاٹنا چاہیے تھے۔ اور اس کو ادب سکھانا چاہیے تھا اور اگر وہ ذمیہ ہے تو اس کا یہ فعل شرک سے تو بڑھ کر نہیں تھا۔ جب اس کے شرک پر صبر کر لیا ہے تو اس کے فعل پر بھی صبر کر لینا چاہیے تھا ہاتھ پیر گنوانا سوائے قصاص کے مکروہ ہے۔ کیونکہ سزا پانے والے تو ہمیشہ لوگوں کے سامنے خود ہی شرمندہ رہتے ہیں۔ اب ان عورتوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو"۔

حضرت ابوبکرؓ کا یہ خط تاریخ الخلفا (علامہ سیوطی) میں سے نقل کیا گیا ہے اسی واقعہ کے بارے میں جو دوسری تاریخ میں خط ہے اسے بھی نقل کر دیا گیا ہے۔ تاکہ قارئین حضرات تفصیل سے اس واقعہ کے بارے میں جان جائیں۔

○

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے کی سزا کے بارے میں ایک خط

مہاجرؓ بن امیہ کے نام

خط کا پس منظر : مہاجرؓ بن امیہ کے سامنے دو گانے والی عورتوں کے مقدمات پیش ہوئے۔ ایک بدبخت عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گالیوں کے اشعار گائے تھے مہاجرؓ نے اس عورت کی سزا میں اس کا ایک ہاتھ قطع کروا دیا اور سامنے کے دو دانت بھی تڑوا دیئے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جب اس سزا کے بارے میں علم ہوا تو انہوں نے مہاجرؓ بن امیّہ کو تحریر کیا۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گالیوں کے اشعار گانے بجانے والی

Marfat.com

عورت کو جو سزا تم نے دی ہے۔ مجھے اس کا حال معلوم ہوا۔ اگر مجھے پہلے علم ہوتا تو میں تمہیں اس کے قتل کرنے کا حکم دیتا کیونکہ حدِ انبیاء دوسرے لوگوں کے حدود کے مثل نہیں ہے پس اگر کسی مسلمان سے یہ گستاخی سرزد ہو تو وہ مرتد ہے اور ذمی اسکا ارتکاب کرے تو وہ باغی محارب ہے"۔

اور جس عورت نے مسلمانوں کی ہجو میں اشعار گائے تھے اس کے متعلق حضرت ابوبکرؓ نے مہاجرؓ کو لکھا "مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے اس عورت کو ہاتھ کاٹنے اور دانت تڑوانے کی سزا دی ہے اگر وہ عورت مدعیٔ اسلام تھی تو اس کو تادیب اور تنبیہہ کر دینا کافی تھا نہ کہ اس کے اعضاء کاٹنا اور اگر وہ عورت ذمی تھی تو بخدا اس کے جرم سے تم نے اب تک درگذر کیا وہ اس سے کہیں (بڑھ کر) زیادہ تھا۔ اگر میں اس قسم کی باتوں پر تمہاری گرفت کروں تو ممکن ہے کوئی ناگوار صورت حال پیش آ جائے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ایسا طرز عمل اختیار کرو کہ جس میں امن رہے کبھی کسی کو قطعِ اعضاء کی سزا نہ دو کیونکہ یہ گناہ ہے اور اس سے لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے البتہ قصاص کی صورت میں اور بات ہے"۔

○

قبیلہ عک کے اخابث کے سلسلہ میں

خط

جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس طاہر ابی ہالہؓ کی فتح کا خط پہنچا تو آپؓ نے طاہر کے خط کے جواب میں اسے تحریر کیا۔

"مجھے تمہارا خط ملا۔ جس میں تم نے اعلاب میں اخابث کے مقابلے پر اپنے جانے کے علاوہ مسروق اور ان کی قوم کو اپنی مدد کے لیے ساتھ لیجانے کی اطلاع دی ہے تمہاری یہ کارروائی مناسب ہے اس موقعہ پر ان باغیوں کو بغیر کسی رحم کے ایسی سزا دو جو دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو ان کا صفایا کر کے تم میرے آئندہ حکم کے

Marfat.com

آنے تک اعلاب ہی میں مقیم رہنا۔ تاکہ ان خبیثوں کے راستے مسافروں کے لیے مامون ہو جائیں"۔

○

دو خط ---- شرجیل بن حسنہؓ اور عکرمہؓ کے نام

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عکرمہؓ کو مسیلمہ کذاب سے لڑنے کے لیے یمامہ بھیجا تھا اور ان کے پیچھے حضرت شرجیل بنؓ حسنہ کو بھی روانہ کر دیا۔ حضرت عکرمہ نے جلد بازی سے کام لیا وہ شرجیلؓ کو چھوڑ کر آگے بڑھ گئے۔ تاکہ فتح کا سہرا ان کے سر پر بندھے۔ لیکن مسیلمہ کذاب نے انہیں ایسی دھمکی دی کہ وہ اس مقابلہ سے ہٹ گئے اور انہوں نے اس کی اطلاع جناب ابوبکرؓ کی خدمت میں بھیج دی۔

حضرت شرجیلؓ کو جب اس امر کا پتہ چلا تو آپ جس مقام پر تھے وہیں رک گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں لکھا۔

"تم میری اجازت سے یمامہ میں مقیم رہو۔ یہاں تک کہ تم کو میرا دوسرا حکم موصول ہواور جس شخص کے مقابلہ کے لیے تم کو بھیجا ہے۔ سردست اس کا مقابلہ کرو"۔

اسی دوران ایک خط عکرمہؓ کو بھی تحریر کیا اس خط میں حضرت عکرمہؓ کی جلد بازی کو بھی برا بھلا کہا گیا۔ لکھا۔

"اب تاوقتیکہ کہ تم مرتدین کے مقابلہ میں کوئی نمایاں کارنامہ سرانجام نہ دے لو۔ نہ میں تمہاری صورت دیکھوں گا اور نہ میں تمہاری کوئی بات سننا پسند کروں گا۔ تم عمان جاؤ اور اہل عمان سے لڑو حذیفہؓ اور عرفجہؓ کو مدد دو۔ تم میں سے ہر ایک شخص اپنے اپنے رسالہ کا سردار رہے گا۔ البتہ جب تک تم حذیفہ کے علاقہ و عمل میں رہو گے۔ وہ تم سب کے افسر اعلیٰ رہیں گے۔ عمان کے قضیہ سے فارغ ہو کر تم مہرہ جانا اور وہاں سے یمن جا کر یمن اور حضر موت کی کارروائیوں میں مہاجرؓ بن ابی امیّہ کے ساتھ

Marfat.com

رہنا اور اثنائے راہ میں عمان اور یمن کے درمیان جو مرتد ہوں ان کی سرکوبی کرنا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ایسی مہم میں نمایاں کارگزاری دکھاؤ۔ جو میری خوشنودی کا باعث ہو"۔

○

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خط
عمرو بن العاص کے نام

(جب شام کی جنگ کا آغاز ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کو اس میں شرکت کی دعوت دی اسی دوران آپ نے یہ خط بھی لکھا)۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو جس عہدے پر مامور فرمایا تھا اور تمہارے عمان جانے سے قبل تم سے اس کا دو بار وعدہ فرمایا تھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کی تکمیل کے لیے تم کو اس عہدے پر بھیج دیا۔ اس طرح تمہارا تقرر دو مرتبہ عمل میں آیا ہے۔

اے ابو عبداللہ! میں تم کو ایک ایسے کام میں مصروف کرنا چاہتا ہوں جو تمہاری دنیا اور آخرت دونوں کے لیے بہترین ہے۔ سوائے اس کے کہ تمہیں یہی کام پسند ہو جو اب انجام دے رہے ہو تو تمہاری مرضی"۔

○

تقررِ خلافت کے بعد

آپ نے خلافت کی ذمہ داریوں کے حصول کے بعد ایک روز فرمایا اب مجھ سے اہل و عیال کی روزی کا کام نہ ہوسکے گا اب ہم مال موجودہ سے اپنا گذارہ کریں گے۔

عطا بن سائب روایت کرتے ہیں۔

"ایک روز ابوبکرؓ عہدِ خلافت میں دو عدد چادریں لئے ہوئے بازار تشریف لئے جا

Marfat.com

رہے تھے راستہ میں حضرت عمرؓ مل گئے اور فرمانے لگے۔

اب تو آپ یہ دھندہ چھوڑ دیجئے" آپ سردار المسلمین ہو گئے ہیں" حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔

"میں اور میرے اہل و عیال کہاں سے کھائیں گے"۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا۔

"یہ کام حضرت ابو عبیدہؓ کے سپرد کیجئے"۔

اس پر دونوں حضرات ان کے پاس گئے اور فرمایا۔

"میرے اہل وعیال کا نان نفقہ تم مہاجرین سے وصول کر دیا کرو' اور ہر چیز معمولی حیثیت کی ہو - گرمی جاڑے کے کپڑے کی ضرورت ہو گی جب پھٹ جاویں گے تو ہم واپس کر دیا کریں گے اور نئے لے لیا کریں گے۔

اس پر (روایت ابن سعد) آپؓ کے ڈھائی ہزار درہم بطور وظیفہ سالانہ بمعہ آپ کے اہل و عیال کے واسطے بیت المال سے مقرر کر دیئے گئے۔

○

شراب نوشی سے مروّت جاتی رہتی ہے

صحابہ کرام کے ایک مجمع میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے زمانہ جہالیت میں شراب نوشی کی ہے۔

تو آپ نے فرمایا۔ "بخدا میں نے کبھی شراب نہیں پی"۔

لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا۔

"اس لئے نہیں پی کی عزت و ناموس محفوظ رہے مروت باقی رہے کیونکہ شراب نوشی سے مروّت جاتی رہتی ہے۔

○

Marfat.com

نبی کریم صلعم کی پیروی میں ارشادات

احمد داؤد اور نسائی نے ابو ہریرہ اسلمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ایک شخص پر غصہ آگیا میں نے عرض کیا۔

"یا خلیفتہ الرسول اللہ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اس شخص کو قتل کر دیجئے"
آپ نے فرمایا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا یہ بات کسی کو جائز اور روا نہیں"۔
ایک شخص حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے والد مجھ سے میرا تمام مال لے کر مجھے محتاج بنا دینا چاہتے ہیں"۔ یہ سن کر آپ نے اس شخص کے باپ سے کہا۔

"تم اپنے بیٹے سے اس قدر مال لے لو کہ جس قدر تم کو مال کی ضرورت ہے۔
اس شخص نے کہا۔

"اے خلیفہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہے کہ تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ آپؓ نے فرمایا۔
"ہاں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں بلکہ اس سے مراد نان و نفقہ ہے"۔

○

فتنۂ کندہ

○

اشعث بن قیس منکرِ زکوۃ تائب ہو گیا

حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جب فتح کی اطلاع ملی تو اسیران جنگ کو آپ کی خدمت میں لایا گیا۔تو آپ نے فتنہ کندہ اشعث کو اپنے نزدیک لانے کو کہا۔ جب وہ آگیا تو

Marfat.com

آپ نے فرمایا۔

"تو جو ولیعہ کے فریب میں آگیا مگر وہ تیرے فریب میں نہیں آئے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ تو اس کام کا اہل نہیں ہے وہ خود تو ہلاک ہوئے مگر تجھے بھی تباہ کر گئے کیا تجھے اس کا بھی خوف نہیں ہوا کہ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ حق کچھ نہ کچھ پہنچی ہوتی (تو) تب میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتا"۔

اشعث نے کہا۔ "مجھے کیا معلوم؟ آپ اپنی رائے کے بارے میں خود (بہتر) جانتے ہیں" آپؓ نے فرمایا۔

"میں تجھ کو قتل کرنا چاہتا ہوں"۔

اس نے کہا۔ "مسلمانوں سے اپنے دس آدمیوں کی جان بخشی کا تصفیہ خود میں نے کرایا تھا (ایسے میں) میرا قتل کیسے جائز ہو سکتا ہے؟"

"آپؓ نے فرمایا - (کیا اس سلسلہ میں) حق انتخاب تم کو دیا گیا تھا۔ اس نے عرض کیا۔ "جی ہاں"۔

آپؓ نے فرمایا۔ جب اس سلسلہ میں تم تحریر لکھ کر لائے تھے۔ تو سپہ سالار اسلام نے اس پر اپنی مہر ثبت کی تھی؟

اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے "ہاں" کہا۔

آپؓ نے فرمایا۔

"تحریر پر جب (سپہ سالارِ اسلام) کی مہر ہو گئی تو وہ (مہر) انہیں لوگوں کے لیے سند ہو سکتی ہے۔ جن کے نام اس (تحریر) میں درج ہوں گے۔ اور تیری مصالحت کنندہ کی حیثیت اس سے قبل تک تھی۔

آپکی اس بات پر اشعث کے دل میں خوف پیدا ہوا کہ اب اس کی جان نہیں بچے گی۔ خلیفتہ المسلمین اس کی جان لے کر رہیں گے۔

اس پر اشعث نے آپ سے عرض کیا۔

"(اگر) آپ آئندہ مجھ سے کوئی بھلائی کی توقع رکھ سکتے ہیں۔ تو براہ کرم آپ

Marfat.com

قیدیوں کو رہا کر دیں۔ اوران کی رہائی کے ساتھ ساتھ آپ میرا قصور بھی معاف فرما دیں اور میرا سلام قبول کر لیجئے" (یعنی کہ میں دل و جان سے اسلام قبول کرتا ہوں ــــــ اور مزید عرض کیا۔

"اور میرے ساتھ وہی سلوک روا رکھئے جو مجھ جیسوں کے ساتھ آپ کیا کرتے ہیں اور میری زوجہ کو میرے حوالے فرمایئے"۔

○

دس افراد کی جان بخشی کا پس منظر

اشعث بن قیس نے مہاجرؓ بن امیہ کے پاس حاضر ہو کر اپنی جان و مال، اپنے متعلقین اور دوسرے اعزّہ کے لیے اس شرط پر امان طلب کی درخواست کی کہ وہ قلعے کا دروازہ کھول کر اپنی قوم کو مسلمانوں کے حوالے کر دے گا۔

اس پر مہاجرؓ نے حکم دیا کہ جاؤ اور اپنی حسب خواہش فہرست لکھ کر پیش کرو اشعث نے اپنے اہل و عیال اور چچا کی اولاد اور ان کے متعلقین کے نام تو لکھ دیئے۔ مگر دہشت اور گھبراہٹ کی وجہ سے خود اپنا نام لکھنا بھول گیا اور مہاجر کے پاس آکر اس فہرست پر مہر ثبت کروا لی اور واپس چلا آیا اور اس طرح جن لوگوں کے نام امان نامے میں درج تھے وہ سب چھوڑ دیئے گئے بعد ازاں حضرت ابوبکرؓ نے اشعث کے معافی طلب کرنے پر اسے بھی معاف کر دیا۔

اشعث کی یقین دہانیاں

اشعث بن قیس نے حضرت ابوبکرؓ سے یہ بھی عرض کیا۔

"آپ دیکھیں گے کہ میں اپنے علاقہ میں اسلام کا کیسا اچھا خادم ہوتا ہوں۔ (میں اسلام اور اہل اسلام کی ایک خادم کی حیثیت سے خدمت کروں گا) اس پر حضرت

Marfat.com

ابوبکرؓ نے اشعث کی جان بخشی کر دی پھر اس کی بیوی جو آپ کی ہمشیرہ تھیں۔ قیس کے، حوالے کرتے ہوئے فرمایا "جاؤ آئندہ مجھے تمہارے بارے میں بہتر اطلاعات ملنی چاہیں"۔ حضرت ابوبکرؓ نے تمام قیدیوں کو بھی آزاد فرما دیا۔

○

ایک اور روایت

جب اشعث بن قیس کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر کیا گیا اور آپ نے اس کی بدکرداریوں پر اس کو متنبہ فرما کر پوچھا۔ "بتاؤ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں"۔

اس نے عرض کیا۔ "مجھ پر رحم کیجئے۔ میرے طوق و سلاسل کھلوا دیجئے اور اپنی بہن سے میری شادی کر دیجئے۔ کیونکہ میں تائب ہو چکا ہوں میں نے پھر سے اسلام قبول کر لیا ہے"۔

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ "اچھا، اگر یہ بات ہے تو مجھے تمہاری بات منظور ہے"۔

اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اُمِ فردہ بنت ابی قحافہ کو اس کے نکاح میں دے دیا۔

(اشعث بن قیس، سمط بن الاسود وغیرہ نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ زکوۃ نہیں دیں گے اس پر یہ گروہ مرتدین کا گروہ کہلانے لگا تھا۔)

○

حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا وصیت نامہ

"یہ وہ عہد نامہ ہے جو ابوبکر خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوایا جس وقت کہ ان کا آخری قدم دنیا میں اور پہلا قدم آخرت میں ہے۔ جس وقت کہ مسلمان کافر اور کافر مسلمان ہو جاتا ہے میں نے تمہارے اوپر عمرؓ خطاب کو عامل اور اپنا

Marfat.com

جانشین مقرر کیا اگر انہوں نے نیکی اور عدل کیا تو بہتر ہے اور یہی میں سمجھتا بھی ہوں اور ان سے امید بھی یہی رکھتا ہوں اور اگر ظلم کیا اور دین میں خرابی ڈالی تو میں غیب دان نہیں ہوں۔ مجھ کو صرف بہتری مقصود ہے اور ہر شخص کے لیے وہ ہے جو اس نے کمایا۔ **وسعیلم الذین ظلموا ای منقلب منقلبون۔**

○

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قریب المرگ فرمایا

ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

"ابوبکرؓ نے مجھ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفنایا گیا تھا۔

آپؓ نے فرمایا۔

میں نے بتایا "تین کپڑوں میں۔"

"تم لوگ میرے یہ دونوں کپڑے دھو ڈالو اور ایک کپڑا میرے لئے (مزید) خرید لو"۔

آپؓ کے دونوں کپڑے پھٹے پرانے تھے۔

میں نے آپؓ سے کہا۔ "ابا جان! ہم لوگ تو خوشحال ہیں" آپؓ نے فرمایا۔

"اے بیٹی! مردے کی بہ نسبت زندہ آدمی نئے کپڑے کا زیادہ مستحق ہے اور یہ دونوں کپڑے پرانے اور بوسیدہ ہونے والوں کے لیے زیادہ مستحق ہیں"۔

آپؓ نے اپنی بیٹی حضرت عائشہؓ سے نصیحت کی۔

"مجھ کو نبی کریم صلعم کے پہلو میں دفن کیا جائے"۔

علی بن محمدؒ کا بیان ہے کہ ابوبکرؓ نے اپنے مرض الموت میں یہ اشعار پڑھے تھے۔

ترجمہ۔ اشعار "ہر دولت مند کا مال میراث میں بٹ جائے گا اور ہر سامان

Marfat.com

والے سے اس کا سامان چھن جائے گا۔ ہر غائب ہونے والا واپس آ جاتا ہے مگر مر کر غائب ہونے والا کبھی واپس نہیں آتا"۔

آپؓ نے مرنے سے قبل یہ آخری الفاظ زبان سے ادا کئے۔ "**رب توفنی مسلما" والحقنی بالصالحین۔** (ترجمہ) بار الہا! مجھ کو بحالت اسلام موت دے اور مجھ کو صالحین کے پاس پہنچا دے"۔

○

ایک نصیحت
تعزیت کرنے والوں کیلئے

ابن ابی خیثمہ اور ابن عساکر نے ابن عینیہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ کسی سے تعزیت فرمایا کرتے تھے تو کہتے تھے۔ "تعزیت کرنے والوں پر کوئی مصیبت نہیں پڑی ہے۔ صبر کرنا چاہیے اور گریہ و زاری سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

سنو! موت اپنے مابعد سے آسان اور ما قبل سے زیادہ سخت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو یاد کرو تم کو تمہاری مصیبت کم معلوم ہو گی اور خداوند تعالٰی تم کو زیادہ اجر عطا فرمائے گا"۔

○

زمانہ خلافت حضرت ابوبکر صدیقؓ
اور
عمر مبارک

جریر کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ آپؐ اس وقت تریسٹھ سال کے تھے۔ ابوبکرؓ نے

Marfat.com

وفات پائی وہ اس وقت تریسٹھ سال کے تھے۔ عمرؓ قتل کیے گئے وہ اس وقت تریسٹھ سال کے تھے۔

علی بن محمدؒ کی روایت ہے کہ۔

حضرت ابوبکرؓ کا عہدِ خلافت دو سال تین مہینے بیس روز اور بقول بعض دس روز تھا۔

ابو معشر کہتے ہیں کہ

ابوبکرؓ صدیق کا زمانہ خلافت دو سال چار مہینے مگر چار دن کم رہا۔

حضرت ابوبکرؓ نے سہ شنبہ کی شام کو بتاریخ 22 جمادی الاخر 13ھ کو وفات پائی ہے۔

○

کاش! ابوبکرؓ بھی تجھ جیسا ہوتا!

ایک چھوٹی سی خواہش

ابو احمد حاکم نے معاذؓ بن جبل سے روایت کی ہے کہ

''حضرت ابوبکرؓ ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے درخت کے سایہ میں ایک چھوٹی چڑیا دیکھی۔ آپؓ نے ایک سرد آہ بھری اور فرمایا ''اے چڑیا! تو بڑی خوش نصیب ہے۔ کہ تو درختوں سے اپنی غذا حاصل کرتی ہے اور ان کے سایہ میں آرام کرتی ہے اور جہاں چاہتی ہے اڑتی پھرتی ہے (اس پر کوئی حساب کتاب نہیں ہے) کاش! ابوبکرؓ بھی تجھ جیسا ہوتا''۔

○

Marfat.com

حضرت علیؓ شیر خدا نے
حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں فرمایا

بزار نے جو محدث ہیں۔ اپنی سند میں حضرت علیؓ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک روز لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ سب سے زیادہ جواں مرد تمہارے خیال میں کون شخص ہے۔

حاصرین نے عرض کیا۔ ''آپ''۔

حضرت علیؓ نے فرمایا ''میں نے کسی سے مقابلہ نہیں کیا۔ مگر یہ کہ میں اس سے برابر رہا۔ دیکھو۔۔۔۔۔ اور کسی کی طرف خیال کرو۔

لوگوں نے عرض کیا اب ہمیں نہیں معلوم کہ پھر اور کون شخص ہے؟ حضرت علیؓ نے ان لوگوں سے فرمایا ''ابوبکر ہیں غزوہ بدر کے موقع پر جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ڈیرا تیار کر کے سب سے مشورہ لیا۔ کہ ہم میں سے رسول اللہؐ کے نزدیک کون رہے گا؟ تو اس وقت حضرت ابوبکرؓ کے سوا کسی کو جرات نہ ہوئی اور وہ اپنی تلوار نکال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رو برو کھڑے ہو گئے تاکہ کوئی دشمن آپ کے نزدیک نہ آسکے پھر جو دشمن آپ کی جانب رخ کرتا تو وہ اس پر سخت حملہ کر کے اسے للکارتے۔۔۔۔۔ مجھے یاد ہے کہ جب قریش اس موقعہ پر آگے بڑھ کے حملہ کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ تمہیں نے تمام معبودوں کو چھوڑ کر ایک ہی معبود ٹھہرا رکھا ہے۔ تو ہم میں سے کوئی ابوبکرؓ کے سوا آگے نہ بڑھا اور وہ ان پر حملہ کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اے بدنصیب قوم کیا تم ایسے شخص کے قتل کرنے میں کامیابی حاصل کر سکو گے جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اسی کی عبادت کرو یہ کہتے جاتے تھے اور کسی کو مارتے اور کسی پر حملہ کرتے جاتے تھے اور کسی کو للکارتے بھی جاتے تھے۔۔۔۔۔ پھر حضرت علیؓ نے اپنی چادر اٹھائی اور آب دیدہ ہو گئے۔ اتنے کہ آپ کی ریش مبارک بھی تر ہو گئی۔ فرمایا میں قسم دے کر

Marfat.com

پوچھتا ہوں کہ فرعون کی قوم میں سے ایماندار شخص کی ہزار گھڑی سے کہیں بہتر ہے۔ جس نے اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھا۔ لیکن انہوں نے اپنے ایمان کا بڑے زور شور سے اعلان کیا"۔

○

اظہارِ افسوس کے ساتھ ایک شعر!

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فرزند کی موت کا وقت قریب آیا تو وہ بار بار مسند کی جانب دیکھتے تھے۔ انتقال کے بعد لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے عرض کیا کہ آپ کے فرزند بار بار مسند کی طرف دیکھ رہے تھے۔

یہ سن کر آپ نے مسند کو اٹھوایا تو اس کے نیچے سے پانچ یا چھ دینار برآمد ہوئے۔

پس حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہاتھ پر ہاتھ مار کر افسوس کے ساتھ "انا اللہ وانا علیہ راجعون" پڑھا اور فرمایا۔

کہ "اے فلاں (فرزند) مجھے گمان بھی نہیں تھا کہ تمہارا دشمن اس طرح تمہارے ساتھ رہتا تھا۔ پھر آپؓ نے یہ شعر پڑھا۔

(ترجمہ) تجھے ہمیشہ دوستوں کی موت کی خبر دی جاتی رہے گی۔ تاآنکہ خود یہ خبر بن جائے گا۔ (مر جائے گا) بسا اوقات انسان کو یہ آرزو ہوتی ہے کہ وہ حصولِ مطلب سے پہلے ہی مر جائے"۔

○

چھوٹی باتیں بڑے معانی

سیمون بن مہران سے روایت ہے کہ "ایک دن راستے میں ایک لمبے لمبے پروں والا کوا مردہ حالت میں پڑا ہوا ملا - آپؓ نے دیکھ کر فرمایا۔

Marfat.com

"خواہ کوئی جانور مارا جائے۔ یا کوئی درخت کاٹا جائے۔ اس کا باعث اس کا اللہ کی تسبیح سے رک جانا ہوتا ہے"۔

○

امام احمد نے حسن کی زبانی بیان کیا ہے کہ
حضرت ابوبکرؓ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے۔
"الہٰی میں تجھ سے اس چیز کا سوالی ہوں جس میں انجام کار میرے لئے خیر ہو الہٰی! تو مجھے اپنی خوشنودی اور رضا و عنایت فرما کہ وہ بہترین چیز ہے اور حیات نعیم کے بلند درجات مرحمت فرما"۔

○

مکالماتِ حکمت میں سے ایک مکالمہ

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا "اے ابوبکر تم بڑے ہو یا میں"
حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا۔
"آپؐ بڑے ہیں آپ بزرگ ہیں لیکن عمر میں میں بڑا ہوں"

○

حضرت ابوبکرؓ کی جب کوئی تعریف کرتا تو آپ فرماتے۔ "یا اللہ تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو مجھ کو اس سے اچھا کر جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں اور میری مغفرت کر اُن گناہوں کو بخش جن کو تعریف کرنے والے نہیں جانتے اور جو کہتے ہیں اس کے بدلہ میں میرا مواخذہ نہ کر"۔

○

Marfat.com

ارشاداتِ حضرت ابوبکر صدیقؓ

ابن ابی شیبہ دار قطنی میں سالم بن عبیدؓ صحابی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ جناب ابوبکرؓ مجھ سے فرمایا کرتے تھے۔

"آؤ! آج پھر میرے ساتھ عبادت کرو - یہاں تک کہ صبح ہو جائے"۔

○

ابی قلابہ نے ابو سفر کی زبانی بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ فرماتے تھے۔

"میرا دروازہ بند کر دو تاکہ صبح تک ہم عبادت میں مشغول رہیں"۔

○

ابو داؤد نے حضرت عباسؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے مجھ سے فرمایا۔

"جو مچھلی دریا کے اندر مر کر سطح دریا پر آ جائے اس کا کھا لینا جائز ہے"۔

○

ابن ابی مالک کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نماز جنازہ پڑھاتے وقت فرمایا کرتے تھے۔

"الٰہی اس شخص کے اہل و عیال اور دولت نے اس کو تیرے حوالے کیا ہے۔ اس کے گناہ اگرچہ زیادہ ہیں۔ لیکن تیری رحمتیں اور بخششیں بہت زیادہ ہیں"۔

○

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نصیحت فرمائی

احمد نے کتاب الزہد میں سلمان کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ایک روز میں حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔

آپؓ نے فرمایا ''مسلمانو! اللہ سے ڈرو اچھی طرح یقین کر لو کہ وہ وقت قریب ہے جب پوشیدہ بات ظاہر ہو جائے گی اور لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ ہر چیز میں تمہارا کتنا حصہ ہے۔ تم نے کیا کمایا اور کیا چھوڑا''۔

''یار رکھو! جس نے پانچوں وقت کی نماز ادا کی وہ صبح سے شام تک اللہ کی حفاظت میں آگیا اس کو کون مار سکتا ہے؟ اور جس نے اللہ کی اس ذمہ داری سے عہد شکنی کی اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں اوندھے منہ ڈال دے گا۔

آپؓ نے یہ بھی فرمایا۔ ''صالحین دنیا سے یکے بعد دیگرے اٹھا لئے جائیں گے صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اس طرح بیکار ہوں گے جیسے جو اور کھجور کا چھلکا اور ان سے اللہ تعالیٰ کو کوئی تعلق نہ ہو گا''۔

○

حضرت ابوبکرؓ نے مسیلمہ بن کذاب کا (غلیظ) کلام سنا!

حضرت خالد بن ولیدؓ نے بنی حنفیہ کا ایک وفد حضرت ابوبکرؓ کے پاس بھیجا۔

اور جب یہ وفد ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سے فرمایا۔

''تم لوگوں نے یہ کیا حرکت کی۔ کہ اسلام سے بغاوت کی؟''

انہوں نے عرض کیا۔

''اے خلیفۂ رسول اللہ! ہم سے جو لغزش ہوئی۔ وہ ایک ایسے منحوس آدمی کی وجہ سے ہوئی ہے کہ جسے نہ اللہ نے اس معاملہ میں برکت دی نہ اس کے خاندان

Marfat.com

کو"۔

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔

"اچھا پھر بھی یہ تو بتاؤ۔ کہ وہ تم کو کس بات کی دعوت دیتا تھا" انہوں نے کہا۔

"وہ ہم سے بطور الہام یہ جملے کہا کرتا تھا۔"

"اے مینڈک تو پاک ہے تو صاف ہے نہ کسی پانی پینے والے کو روکتا ہے نہ پانی کو گندا کرتا ہے"

"آدھی زمین ہماری' آدھی قریش کی مگر قریش تو ایسی قوم ہے جو اپنی حد سے تجاوز کر جاتی ہے"۔

حضرت ابوبکرؓ نے سن کر فرمایا۔

"سبحان اللہ ! تم پر بہت افسوس ہے۔ یہ تو اس قسم کا کلام ہے۔ جسے آج تک نہ خدا نے کہا نہ کسی پیامبر نے۔ وہ تمہیں کہاں بہکا لے گیا تھا؟"

○

حضرت سلمانؓ فارسی کو ایک نصیحت

حضرت سلیمانؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے کہ آپ مجھ کو کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔

"اے سلمان اللہ سے ڈرو۔ عنقریب بہت سی فتوحات حاصل ہوں گی لیکن تمہارا حصہ اس میں سے وہیں ہونا چاہیے جو تمہارے پیٹ میں پڑے۔ یا تمہارے تن کو چھپائے۔ یہ یاد رکھو کہ جس شخص نے پانچوں نمازیں پڑھیں وہ اللہ کے ذمہ میں ہو جاتا ہے کسی کو تم قتل نہ کرو اور نہ اپنے اعمال پر فخر کرو کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم میں گرا دے"۔

○

Marfat.com

"نبی کریم صلعم کے ارشاد کی تعمیل میں ۔۔۔۔ مکالمہ"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے عہدِ مبارک میں ارتداد اور نفاق کا بیج پھوٹ پڑا تھا۔

حضرت اسامہؓ کی مہم زوروں پر تھی۔ چند صحابہ کرام نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا " لے دے کے صرف یہی مسلمان ہیں۔ جو آپ کے سامنے ہیں۔ عربوں کے ارتداد کی جو حالت ہے۔ وہ آپؓ روشن ہے اس لئے اب یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ مسلمانوں کی اس جماعت کو اپنے سے علیحدہ کریں"۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں جواب دیا۔

"قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میرے پاس ایک شخص بھی نہ رہے اور مجھے یہ اندیشہ ہو کہ درندے مجھے اٹھا لے جائیں گے۔ تب بھی اسامہ کی مہم کو اس کے کام پر روانہ کروں گا کہ جس کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اور اگر تمام بستیوں میں میرے سوا اور کوئی نہ رہے تو صرف میں تنہا آپؐ کے ارشاد کی تعمیل کروں گا"۔

○

ناقابلِ فہم (مقدمات کے بارے میں)

اگر کسی تنازعہ یا مقدمہ کے بارے میں کوئی حدیث نہ ملتی۔ تو پھر حضرت ابوبکرؓ دوسرے مسلمانوں سے (عموماً اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے) اس معاملہ میں مشورہ لیتے اور فرماتے کہ اس سلسلہ میں میرے پاس ایک ایسا مقدمہ آیا ہے تم میں سے کسی کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا مقدمہ کو کس طرح فیصل کیا تھا پس آپ کے پاس تمام صحابہ کرام جمع ہو جاتے اور اگر کسی کو معلوم ہوتا (کوئی حدیث اس مسئلے کے بارے میں یاد ہوتی) تو وہ آپ سے بیان کر دیتا تو آپ اس

Marfat.com

کے مطابق فیصلہ صادر فرماتے اور پھر فرمایا کرتے۔

"اللہ کا شکر ہے ہم میں ایسے لوگ موجود ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد رکھتے ہیں"۔

اگر اس طرح بھی کوئی حدیث شریف نہ ملتی تو صحابہ کرام کو جمع کر کے ان سے مشورہ کرتے اور جس فیصلہ پر اتفاق رائے ہو جاتا تو آپ اسی کے مطابق فیصلہ صادر فرما دیتے۔

○

Marfat.com

"فضل بن عباسؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ
"میرے بعد حق عمرؓ کے ساتھ رہے گا۔ خواہ وہ کہیں ہوں۔"

○

خلیفۂ دوئم

حضرت عمر فاروق رضؓ

○

(خطبات، فرامین، احکام و خطوط)

○

Marfat.com

حضرت عمر فاروقؓ

کی

پیدائش و خاندان

○

حضرت عمرؓ کے والد خطاب بن نفیل بہت بڑے سرمایہ دار نہیں تھے۔ لیکن پھر بھی انہیں اپنی قوم میں ممتاز مقام حاصل تھا۔ وہ طبعاً" سخت دل تھے اور شجاع و بہادر بھی۔ مختلف معرکوں میں بنو عدی کے جنگی سردار کی حیثیت سے جرات و پامردی کا مظاہرہ کر چکے تھے۔ وہ ذہین و فطین بھی تھے اور قوم میں نہایت عزت و احترام سے دیکھے جاتے تھے۔ انہوں نے متعدد شادیاں اونچے گھرانوں میں کیں۔ شادیوں کا مقصد کثرت اولاد کے سوا اور کچھ نہیں تھا کیوں کہ ان دنوں عرب میں کثرت اولاد ذاتی تحفظ اور وجۂ تفاخر کی آئینہ دار سمجھی جاتی تھی۔

خطاب بن نفیل کی ایک زوجہ کا نام حنتمہ تھا جو ابن ہشام بن المغیرہ کی بیٹی تھی۔ اس کا تعلق بنی مخزوم سے تھا۔ یہ خاندان حضرت خالد بن ولید کی چچا زاد بہن تھی۔ ان کے بطن سے ایک بچے نے جنم لیا تو اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ تاریخ دمشق میں عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں چند دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا کہ اچانک شور برپا ہوا۔ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ خطاب بن نفیل کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اس لڑکے کی پیدائش پر غیر معمولی خوشی منائی گئی تھی۔ بتوں پر بڑی بڑی نذریں چڑھائی گئیں اور محتاجوں کو دل کھول کر کھانا کھلایا گیا۔ یہی بچہ بڑا ہو کر فاروق اعظمؓ بنا۔

Marfat.com

حضرت عمرؓ کب پیدا ہوئے۔ اس کے بارے میں کوئی بات بھی یقین کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی۔ مختلف اندازوں اور قیافوں کے مطابق بوقت وصال آپ کی عمر ساٹھ سال تسلیم کی گئی ہے۔ اس لحاظ سے بوقت ہجرت آپ کی عمر چالیس سال سے قدرے کم تھی۔

باپ کی جانب سے سلسلۂ نسب خطاب بن نفیل بن عبدالعزی بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب۔ عدی کے دوسرے بھائی مرہ تھے۔ جو کہ آٹھویں پشت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد سے تھے۔

○

والدہ کی جانب سے سلسلۂ نسب

حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔

○

حضرت عمر فاروقؓ کی عمر و پیدائش

حضرت اسلمؓ فرماتے ہیں:

میں نے حضرت عمرؓ کو یہ فرماتے سنا۔ "میں فجار کی سب سے بڑی اور آخری جنگ سے چار سال پہلے پیدا ہوا تھا۔"

بزرگان سلف کا آپ کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بنؓ الخطاب شہید ہوئے تو وہ پچپن سال کے تھے۔

حضرت ابن عمرؓ کا دوسرے سلسلہ روایت میں بھی یہی قول ہے۔ حضرت ابن شہاب زہری بھی یہی فرماتے ہیں کہ جب آپ نے وفات پائی تو آپ کی عمر پچپن سال تھی۔ ایک اور روایت میں' وفات کے وقت آپ کی عمر ترپن (53) سال اور چند مہینوں کی تھی۔

Marfat.com

○

حضرت عمرؓ کا قبول اسلام

ابن سعد کی روایت میں ہے کہ: حضرت عمرؓ تلوار باندھ کر نکلے راستہ میں بن
زہرہ کے ایک شخص سے ملاقات ہوئی پوچھا۔ "کہاں کا قصد ہے؟"

جواب دیا: "محمدؐ کے قتل کو جاتا ہوں۔"

اس نے کہا: "اگر تم محمد صلعم کو قتل کرو گے تو بنو ہاشم اور بنو زہرہ سے کیا اطمینان ہو
گا۔

جواب دیا: "معلوم ہوتا ہے تم بھی بے دین ہو گئے ہو؟" اور قدیم مذہب چھوڑ دیا
ہے۔"

اس نے کہا: میں تم کو اس سے زیادہ تعجب انگیز بات بتلاتا ہوں تمہارے بہنوئی اور
بہن بھی بے دین ہو گئے ہیں اور تمہارا مذہب چھوڑ دیا ہے۔"

حضرت عمرؓ نے جب یہ سنا تو غضب ناک ہو کر پلٹے اور بہن کے گھر آئے۔
وہاں ایک مہاجر جن کا نام خبابؓ تھا۔ بیٹھے ہوئے پڑھا رہے تھے۔ انہوں نے حضرت
عمرؓ کی آہٹ پائی تو مکان کے کسی حصہ میں چھپ گئے۔ حضرت عمرؓ نے اندر جا کر پوچھا
یہ کیا آواز تھی؟" یہ لوگ سورہ طٰہٰ پڑھ رہے تھے۔

جواب دیا: "ہم جو روزمرہ گفتگو کرتے ہیں یہ اس کے علاوہ ایک چیز ہے۔"

بولے: "شاید تم دونوں بے دین ہو گئے ہو؟"

بہنوئی نے کہا: "عمر! ممکن ہے کہ حق تمہارے مذہب کے علاوہ کہیں اور ہو۔"

حضرت عمرؓ یہ سنتے ہی اچھل پڑے۔ اور ان پر سوار ہو کر انہیں روندنا شروع کر دیا۔
بہن اپنے شوہر کو بچانے آئیں۔ تو اس زور سے تھپڑ مارا کہ چہرہ لہولہان ہو گیا۔۔۔۔
اس پر آپ کی بہن نے سخت ناراض ہوتے ہوئے کہا: "عمر! حق تمہارا مذہب نہیں۔
اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله جب حضرت عمرؓ

Marfat.com

مایوس ہو گئے تو کہا اچھا مجھے اپنی کتاب دکھاؤ میں بھی پڑھوں گا۔" آپؓ کی بہن نے کہا:
"تم ناپاک ہو اور اس کو صرف پاک لوگ چھو سکتے ہیں تم اٹھ کر غسل یا وضو کرو۔"
حضرت عمرؓ نے اٹھ کر وضو کیا۔ پھر کتاب لے کر سورہ طٰہٰ پڑھنا شروع کی۔ جب اس آیت **التی انا اللہ لا الہ الا انافا عبدنی و اقم الصلوٰۃ الذکری** پر پہنچے تو دفعتہ حالت متغیر ہو گئی کہا کہ "مجھ کو محمد صلعم کے پاس لے چلو۔" حبابؓ نے یہ جملہ سنا تو اندر سے نکل آئے اور کہا۔ "اے عمر بشارت ہو جمعرات کی شب کو رسول اللہ صلعم نے دعا کی تھی **الھم اعزہ سلام بعمر بن الخطاب و بعمر و بن ہشام** میں سمجھتا ہوں کہ یہ دعا تمہارے حق میں مقبول ہوئی۔" اس زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا کی تلی میں مقیم تھے۔ حضرت عمرؓ آپ کے آستانہ پر پہنچے تو دروازہ پر حمزہؓ طلحہؓ پہرہ دے رہے تھے۔ حضرت عمرؓ کو دیکھ کر خوفزدہ ہوئے لیکن حضرت حمزہؓ نے کہا: "ہاں (عمر ہیں) اگر خدا کو اچھا کرنا منظور ہے تو مسلمان ہو جائیں گے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں گے۔ اور اگر کسی دوسرے ارادہ سے آئے ہیں تو ہم آسانی سے انہیں قتل کر دیں گے۔

آنحضرت صلعم اس وقت مکان کے اندر تشریف فرما تھے۔ اور وحی کی کیفیت طاری تھی۔ آپ باہر نکل آئے اور حضرت عمرؓ کا دامن اور تلوار کا پرتلہ پکڑ کر فرمایا۔

"عمر! کیا جو ذلت و رسوائی ولیدہ بن مغیرہ کے لئے خدا نے نازل فرمائی جب تک وہ تیرے لئے نازل نہ ہو گی تو باز نہ آئے گا؟ خداوندا یہ عمر بن خطاب ہے۔ خداوندا تو دین کو عمر بن خطاب کے ذریعے عزت دے۔"

اس پر حضرت عمرؓ فوراً" پکار اٹھے۔

اشھد انک رسول اللہ کلمۂ شہادت پڑھنے کے بعد آپ نے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کیا۔

○

Marfat.com

"سیرۃ النبی" و الفارق (علامہ شبلی نعمانی)

میں حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا واقعہ

"حضرت عمرؓ کا ستائیسواں سال تھا کہ آفتاب رسالت طلوع ہوا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے گھرانے میں زید کی وجہ سے توحید کی آواز نامانوس نہیں رہی تھی۔ چنانچہ سب سے پہلے زید کے بیٹے سعید اسلام لائے۔ حضرت سعیدؓ کا نکاح حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہؓ سے ہوا تھا۔ اس تعلق سے فاطمہؓ بھی مسلمان ہو گئیں۔ اس خاندان میں ایک اور معزز شخص نعیم بنؓ عبداللہ نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا لیکن حضرت عمرؓ ابھی تک اسلام سے بیگانہ تھے۔ ان کے کانوں میں جب یہ صدا پہنچی تو سخت برہم ہوئے یہاں تک کہ قبیلہ میں جو لوگ اسلام لا چکے تھے ان کے دشمن بن گئے۔ لبینہ ان کے خاندان کی کنیز تھی۔ جس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ اس کو بے تحاشا مارتے اور جب مارتے مارتے تھک جاتے تو کہتے "دم لے لوں تو پھر ماروں گا۔"

لبینہ کے علاوہ اور جس جس پر قابو چلتا تھا زود و کوب سے دریغ نہیں کرتے تھے لیکن اسلام کا نشہ ایسا تھا کہ جس کو چڑھ جاتا تھا اترتا نہ تھا۔ ان تمام سختیوں پر ایک شخص کو بھی وہ اسلام سے بددل نہ کر سکے۔ آخر مجبور ہو کر (نعوذ باللہ) خود (ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) کے قتل کا ارادہ کیا۔ تلوار کمر سے لگا سیدھے رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے۔ راہ میں اتفاقاً" نعیم بن عبداللہؓ مل گئے۔ ان کے تیور دیکھ کر پوچھا "خیر ہے---' بولے۔ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فیصلہ کرنے جاتا ہوں---' انہوں نے کہا۔ پہلے اپنے گھر کی خبر لو خود تمہارے بہن اور بھائی اسلام لا چکے ہیں۔'

یہ سن کر فورا" پلٹے اور بہن کے گھر جا پہنچے۔ وہ اس وقت قرآن پاک پڑھ رہی تھیں۔ ان کی آہٹ پا کر چپ ہو گئیں اور قرآن پاک کے اجزا چھپا لئے لیکن آواز ان

Marfat.com

کے کانوں میں پڑ چکی تھی۔

بہن سے پوچھا۔ "یہ کیا آواز تھی؟"

بولیں۔ 'کچھ نہیں'

انہوں نے کہا۔ 'میں سن چکا ہوں۔ تم دونوں مرتد ہو گئے ہو۔'

یہ کہہ کر بہنوئی سے دست و گریبان ہو گئے اور جب ان کی بہن بچانے کو آئیں تو ان کی بھی خبر لی۔ یہاں تک کہ ان کا جسم لہولہان ہو گیا لیکن اسلام کی محبت اس سے بالاتر تھی۔ بولیں۔

"عمر جو بن آئے کرو لیکن اسلام اب دل سے نکل نہیں سکتا۔"

ان الفاظ نے حضرت عمرؓ کے دل پر خاص اثر کیا۔ بہن کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھا۔ ان کے جسم سے خون جاری تھا۔ دیکھ کر اور بھی رقت ہوئی۔ فرمایا "تم لوگ جو پڑھ رہے تھے وہ مجھے بھی سناؤ۔"

فاطمہؓ نے قرآن پاک کے اجزاء لا کر سامنے رکھے دیے۔ اٹھا کر دیکھا تو یہ سورہ تھی۔

ترجمہ: "زمین و آسمان میں جو کچھ ہے خدا کی تسبیح پڑھتا ہے۔ اور خدا ہی غالب اور حکمت والا ہے۔" (حدید_1)

ایک ایک لفظ پر ان کا دل مرعوب ہوتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ جب اس آیت پر پہنچے۔

"خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔" (حدید_1)

تو بے اختیار پکار اٹھے کہ

"اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ۔"

"میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی خدا نہیں اور یہ کہ محمدؐ خدا کے پیغمبر ہیں۔"

یہ وہ زمانہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ارقمؓ کے مکان میں جو کوہ

Marfat.com

صفا کی تلی میں واقع تھا پناہ گزین تھا۔ حضرت عمرؓ نے آستانہ مبارک پر پہنچ کر دستک دی۔ چونکہ شمشیر بکف تھے۔ صحابہؓ کو تردد ہوا لیکن حضرت امیر حمزہؓ نے کہا۔ "آنے دو مخلصانہ آیا ہے تو بہتر ہے ورنہ اسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کر دوں گا۔"

حضرت عمرؓ نے اندر قدم رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود آگے بڑھے اور ان کا دامن پکڑ کر فرمایا۔ "کیوں عمر؟ کس ارادے سے آیا ہے۔"

نبوت کی پر جلال آواز نے کپکپا دیا۔ نہایت خشوع کے ساتھ عرض کیا۔

"ایمان لانے کے لئے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے ساختہ اللہ اکبر پکار اٹھے اور ساتھ ہی تمام صحابہ نے مل کر اس زور سے اللہ اکبر کا نعرہ مارا کہ مکہ کی تمام پہاڑیاں گونج اٹھیں۔"

○

ایک چرواہے نے کہا

حضرت عمرؓ ستائیس سال کے تھے جب نبی کریمؐ مبعوث ہوئے تھے۔ ان دنوں آپ صفا کے موروثی مکان میں رہائش پذیر تھے۔ یہ مکان صفا و مروہ کے درمیان تھا۔ عمر فاروقؓ کے گھرانے میں زید بن عمرو کی وجہ سے توحید کی آواز بالکل غیر مانوس نہ تھی۔ سب سے پہلے زید بن عمرو کے بیٹے سعیدؓ نے اسلام قبول کیا۔ سعیدؓ کا نکاح عمرؓ کی بہن فاطمہ سے ہوا تو وہ بھی داخل اسلام ہو گئیں اور پھر آپؓ بھی نبی کریمؐ کی دعا سے دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ جب آپ نے اسلام قبول کر لیا تو ایک شخص کسی چرواہے سے ملا۔ اور کہا "جانتے ہو وہ مرد توانا مسلمان ہو گیا ہے۔"

چرواہے نے جواب دیا۔ "وہی جو عکاظ کے میلے میں کشتی لڑتا تھا۔

"ہاں" اس شخص نے کہا یہ سن کر چرواہا بولا۔

"خدا کی قسم! وہ ان میں خیر و شر کو ضرور وسعت دے گا۔"

○

Marfat.com

بیعت ابوبکرؓ صدیق کی ابتدا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی صبح کو عمر فاروقؓ نے منبر پر جا کر (ذیل کا) خطبہ پڑھا۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ صدیق خاموش بیٹھے تھے۔ حضرت فاروقؓ نے بیان کیا کہ "مجھے توقع تھی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اور زندہ رہیں گے اور ہمارے پیچھے رہیں گے۔ (مراد یہ کہ آنحضرتؐ سب کے آخر میں رحلت فرمائیں گے) اگر رسول کریمؐ فوت ہو گئے ہیں تو کچھ اندیشہ نہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں ایک نور (قرآن) پیدا کیا ہے جس سے تم ہدایات پا سکتے ہو اور اسی نور سے خداوند تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو ہدایت دی تھی۔

ابوبکرؓ غار میں حضرت رسول اللہ کے رفیق تھے۔ دوسرے وہ تم پر حکومت کرنے کے واسطے سب مسلمانوں سے زیادہ مستحق ہیں۔ لوگو! اٹھو اور ابوبکرؓ سے بیعت کرو۔"

(بیعت ممبر 11 ہجری (مطابق 28 مئی 632ء) واقع ہوئی)

○

"مجھے دنیا طلبی کی ترغیب نہ دو"

ارشادات عمرؓ

جب قیصر و کسریٰ کا وفد پہنچا تو حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ امہات المومنین نے صورت حال کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے حضرت عمرؓ سے کہا۔

"آپ اپنے لباس کی طرف تھوڑی سی توجہ فرمائیں۔ آپ کو قیصر و کسریٰ کے سفیروں سے ملنا پڑتا ہے۔ مسلمانوں کو شرم آتی ہے"

حضرت عمر فاروقؓ نے آہ سرد کھینچتے ہوئے کہا:

"افسوس! تم دونوں امت کی مائیں ہو۔ مجھے دنیا طلبی کی ترغیب

Marfat.com

دے رہی ہو۔ اے عائشہ! کیا تم رسول اللہ کی اس حالت کو بھول گئیں کہ تمہارے گھر میں صرف ایک کپڑا تھا جس کو دن میں بچھایا جاتا اور رات کو اوڑھ لیا جاتا۔"

اور اے حفصہؓ! تم کو یاد نہیں کہ ایک بار تم نے فرش خواب کو دوہرا کر کے بچھا دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نرمی کے باعث رات بھر سو نہ سکے اور پھر بلالؓ کی اذان پر گھبرا کر حضورؐ کی آنکھ کھلی تو آپؐ نے تمہارے اس عمل پر اظہار غم کرتے ہوئے فرمایا مجھے راحتِ دنیا سے کیا سروکا فرش کی نرمی سے تم نے کیوں مجھے غافل کر دیا۔

یہ سن کر امہات المومنین بے اختیار رو پڑیں اور دیر تک روتی رہیں۔ خود حضرت عمرؓ کا پورا وجود آنسوؤں میں رو رہا تھا۔

حضرت عمرؓ اور ایک عرب

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ مسجد نبوی میں بیٹھے خطبہ دے رہے تھے۔ ایک عرب ان کے پاس آنے کے لئے مسجد کے اندرون میں آیا۔ حضرت عمرؓ نے اسے دیکھ کر کہا۔ کہ یہ شخص یا تو شرک ترک کرنے کے بعد اب تک اس پر قائم ہے یا یہ عہد جاہلیت میں ضرور کاہن ہو گا۔ وہ عرب ان کو سلام کر کے بیٹھ گیا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے دریافت کیا۔ "اسلام لے آئے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں۔" پھر پوچھا کیا عہد جاہلیت میں کاہن تھے۔" اس نے کہا۔ سبحان اللہ! آپ نے تو مجھ سے ایسے سوالات کئے ہیں کہ شاید اپنے عہد ولایت سے آج تک آپ نے اپنی رعایا کے کسی مرد سے نہ کئے ہوں گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے اللہ میں اپنی خطا کی معافی چاہتا ہوں۔ ہم سب زمانہ جاہلیت میں ان سوالات کی تلخی کے مقابلہ میں کہیں زیادہ برائی میں مبتلا تھے۔ یعنی ہم بتوں کو پوجتے تھے۔ پیکروں کو گلے لگاتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے نعمت اسلام سے

Marfat.com

ہمیں معزز فرمایا۔

اس عرب نے کہا کہ آپ بجا فرماتے ہیں۔ میں بے شک عہد جاہلیت میں کاہن تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا "تمہارے ہمزاد نے جو بات سب سے زیادہ تعجب انگیز تم سے کہی ہو وہ بیان کرو۔" اس نے کہا ظہور اسلام سے قبل وہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کہا تھا۔ (ترجمہ) کیا تم جن کو نہیں دیکھتے کہ ان کے ہوش و حواس جاتے رہے ہیں اور اپنے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنا بوریہ بستر باندھ لیا ہے۔ اس پر خود حضرت عمر فاروقؓ نے حاضرین سے اپنا یہ واقعہ بیان کیا کہ میں عہد جہالت میں چند قریشیوں کے ہمراہ ایک بت کے پاس تھا کسی عرب نے ایک گو سالہ اس کی نذر کے لئے ذبح کیا تھا۔ ہم گوشت کی تقسیم کا انتظار کر رہے تھے۔ کہ میں نے اس گئو سالہ کے پیٹ میں سے نہایت صاف آواز میں سنا۔ یہ ظہور اسلام سے ایک ماہ یا ایک سال پہلے کا واقعہ ہے کہ وہ کہہ رہا ہے۔

"اے اولاد زریح! بات بنے گی۔ ایک شخص پکار رہا ہے اور کہہ رہا ہے لا الا الا اللہ۔

○

یہ خدا کے نہیں تو ہمارے بھی کچھ نہیں

غزوۂ بدر میں جب حضرت عمر فاروقؓ نے بڑے بڑے کافروں کو جنگی قیدیوں کی شکل میں دیکھا تو بے ساختہ پکار اٹھے۔

"یہ سب کے سب گردن زدنی ہیں آؤ ہم میں سے ہر شخص آگے بڑھے۔ اور یہ بتائے کہ یہ خدا کے نہیں' تو ہمارے بھی کچھ نہیں۔ آؤ ہم میں سے ہر شخص ان میں سے اپنے اپنے قریبی عزیزوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر کے خدا کے قدموں میں ڈال دے۔"

مگر نبی کریمؐ نے حضرت عمرؓ کی اس بات سے اتفاق نہ کیا۔

○

Marfat.com

"یہ قمیض پسینہ کو زیادہ جذب کرتی ہے"

(مقام ایلہ کا واقعہ)

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ ایلہ پہنچے۔ تو ان کے ہمرہ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت تھی۔ اس وقت آپ نے وہاں کے بشپ (اسقف) کو اپنی ایک قیمض دی۔ جو طویل سفر میں بیٹھے رہنے سے پیچھے سے پھٹ گئی تھی۔ آپؓ نے فرمایا۔

"تم اسے دھلوا کر دو اور اس میں پیوند لگا دو۔"

بشپ قمیض لے کر چلا گیا اور اس میں پیوند لگوایا اور اس جیسی دوسری قیمض بھی سلوا دی اور اسے لے کر حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا۔ آپؓ نے دریافت کیا۔ "یہ کیا ہے؟"

بشپ نے کہا۔

"یہ آپ کی قمیض ہے جسے میں نے دھلوا دیا ہے اور اس میں پیوند بھی لگوا دیا ہے یہ دوسری چیز میری طرف سے پوشاک (آپ کی خدمت میں تحفہ) ہے۔"

حضرت عمرؓ نے (نئی) قمیض کو دیکھا پھر آپ نے اپنی قمیض زیب تن فرمائی اور دوسری نئی قمیض لوٹاتے ہوئے فرمایا۔

(میری) "یہ قمیض پسینے کو زیادہ جذب کرتی ہے۔"

Marfat.com

مجلس مشاورت

(بسلسلہ حق مہر)

لوگ اپنی بیویوں کو بھاری حق مہر دینے لگے تھے اور حضرت عمر فاروقؓ چاہتے تھے کہ اس امر کی اصلاح ہو جائے لوگ بیویوں کو بھاری اور قیمتی حق مہر دینے سے باز آ جائیں۔ شرعی اور جائز حق مہر پر ہی اکتفا کریں۔

چنانچہ کافی غور و خوض کے بعد آپ نے یہ معاملہ مجلس مشاورت میں پیش کیا چنانچہ اس مسئلہ پر بحث شروع ہو گئی۔ ابھی بحث جاری تھی کہ مسجد کے ایک کونے سے ایک عورت نے کہا۔

"اللہ کا فرمان ہے کہ اگر تم اپنی بیویوں کو سونے کا ڈھیر بھی دے چکے ہو تو ان سے کچھ واپس نہ لو۔"

اس پر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا:

"عورت سچ کہتی ہے عمرؓ غلطی پر تھا۔" پھر آپ نے مزید فرمایا۔

"مجھے میری غلطیوں سے آگاہ کرتے رہو اور ایسے طور طریقے بتاتے رہو جن سے میں تمہیں خوش اور مطمئن رکھ سکوں۔ اگر میں درست راستے پر ہوں تو میرا ساتھ دیتے رہو۔ اور اگر میں کبھی ڈگمگا جاؤں تو میری اصلاح کر دینا۔"

○

حق پرست لوگ

ایک مرتبہ جب حضرت عمرؓ تقریر کرنے کے لئے اٹھے تو آپؓ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ (یاد رکھئے اس وقت آپ خلیفتہ المسلمین تھے)

"اگر میں دنیا کی طرف جھک جاؤں اور بے انصافی کرنے لگوں تو تم

Marfat.com

لوگ کیا کرو گے۔"

آپؓ کی اس بات پر اسی دم ایک شخص کھڑا ہوا اور میان سے اپنی تلوار نکال کر بولا۔

"ہم تمہیں تلوار سے سیدھا کر دیں گے۔"

حضرت عمرؓ نے اسے مصنوعی طور پر ڈانٹ کر کہا۔

"کیا تم میری شان میں یہ لفظ کہہ رہے ہو؟"

اس نے بلا خوف و خطر کہا:

"ہاں ہاں، تمہاری شان میں کہہ رہا ہوں۔"

حضرت عمرؓ نے فرمایا:

"اللہ کا شکر ہے قوم میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں کہ اگر میں ٹیڑھا ہوں گا تو وہ مجھے سیدھا کر دیں گے۔"

دولت کی فراوانی سے توبہ

جب جنگ جلولا کا مال غنیمت مدینہ پہنچا تو اس مال کثیر کو دیکھ کر اہل مدینہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ لوگ اسے دیکھ کر فرط مسرت سے جھوم رہے تھے۔ لیکن حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ وہ مسجد کے ایک گوشے میں کھڑے آنسو بہا رہے ہیں۔ حضرت ابن عوفؓ نے کہا کہ امیر المومنین! یہ وقت خوشی کا ہے یا رونے کا۔

آپؓ نے فرمایا: "ابن عوف! اس وقت ہم لوگوں کی حالت کچھ اور ہے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ ہمارے بعد ہماری قوم کی حالت بھی ویسی ہی نہ ہو جائے جیسی دولت کی افراط سے اقوامِ سابقہ کی ہو گئی تھی۔ دولت کی فراوانی سے وہ آپس میں ایک دوسرے کے دشمن بن گئیں اور ان میں حسد کے جذبات ابھر آئے۔"

اس کے بعد حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا:

Marfat.com

"الٰہ العالمین! تو میری حفاظت فرما کہ میں کہیں ہلاکت کی طرف نہ چلا جاؤں۔ میں نے قرآن میں (تیری بات کو) سن لیا ہوا ہے کہ ہم ایسی قوموں کو اس طرح بتدریج تباہی کی طرف لے جاتے ہیں کہ انہیں اس کا پتہ بھی نہیں چلتا۔"

○

رعایا کی خبرداری کے سلسلہ میں ایک عظیم خواہش

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا:

"اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ ایک سال تک رعایا (کے علاقوں) کا دورہ کروں گا۔ کیوں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ لوگوں کے بہت سے اہم کام مجھے بتائے نہیں جاتے کیوں کہ ان کے حکام وہ ضروری باتیں مجھ تک نہیں پہنچاتے۔ اور تمام لوگ مجھ تک پہنچ نہیں سکتے۔ اس لئے میں شام جاؤں گا اور وہاں دو مہینے قیام کروں گا پھر میں جزیرے کے علاقے جاؤں گا۔ وہاں بھی دو مہینے رہوں گا پھر میں مصر چلا جاؤں گا۔ وہاں بھی دو مہینے قیام کروں گا پھر بحرین کا سفر کروں گا اور وہاں بھی دو مہینے رہوں گا پھر میں کوفہ جاؤں گا وہاں بھی میرا قیام دو مہینے کا ہو گا سب سے آخر میں بصرہ جاؤں گا اور وہاں بھی دو مہینے رہوں گا۔ خدا کی قسم! یہ سال نہایت عمدہ سال ہو گا۔"

○

Marfat.com

دو اہم باتیں

ایک دفعہ حضرت عمرؓ سے عرض کیا گیا کہ شہر ابنار میں وہاں کا ایک باشندہ ایسا ہے جسے دفتر کے حساب کتاب میں بہت مہارت حاصل ہے آپ اسے کاتب مقرر فرما لیں۔"

آپ نے فرمایا:

"اس صورت میں مجھے مسلمانوں کو چھوڑ کر (ایک غیر مسلم کو) اپنا بھیدی اور لرزاں بنانا ہو گا۔"

○

خطبہ

ایک دفعہ آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

"اس ذات کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برحق رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اگر دریائے فرات کے کنارے پر کوئی اونٹ ناحق ہلاک ہو گا تو مجھے اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آل خطاب سے اس کے بارے میں باز پرس کرے گا۔"

آل خطاب سے مراد صرف آپ کی ذات ہے۔

○

شہادت کی خواہش

آپؓ اپنے آخری حج سے واپس آ رہے تھے کہ راستہ میں آپ ایک مقام پر ٹھہر گئے اور بہت سی کنکریاں جمع کر کے ان پر چادر بچھائی اور پھر چت لیٹ کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور دعا کرنے لگے۔

Marfat.com

"خداوند! میری عمر زیادہ ہو گئی ہے میرے قوی کمزور پڑ گئے ہیں
اور میری رعایا ہر جگہ پھیل گئی ہے اب تو مجھے اس حالت میں اٹھا
لے کہ میرے اعمال برباد نہ ہوں اور میری عمر کا پیانہ اعتدال سے
متجاوز نہ ہو۔"

کعب بن احبار نے آپ سے کہا: "میں نے تو رات کو یہ دیکھا ہے کہ آپ
...د ہوں گے۔

آپ نے فرمایا: "یہ کیسے ممکن ہے کہ عرب میں رہتے ہوئے شہید ہو جاؤں۔"

پھر دعا فرمائی: "اے خداوند! مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا کر اور اپنے
...بؐ کے مدینہ کی حدود کے اندر پیغامِ اجل ارزانی فرما۔"

○

خطبہ

ایک دن خطبہ جمعہ میں آپ نے فرمایا:

"میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ آیا ہے اور مجھ پر
ٹھونگیں مار رہا ہے۔ اس کی تعبیر یہی ہو سکتی ہے کہ اب میری
موت کا زمانہ قریب آگیا۔ میری قوم مطالبہ کر رہی ہے کہ میں اپنا
ولی عہد مقرر کروں۔ یاد رکھو! کہ میں موت کا مالک ہوں نہ دین
اور خلافت کا۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین اور خلافت کا خود محافظ ہے وہ
انہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔"

○

Marfat.com

ایک تقریر

ماہ ذوالحجہ میں جب حضرت عمرؓ شام سے مدینہ منورہ واپس لوٹنے لگے تو آپ ۔
مسلمانوں کے سامنے یہ تقریر کی۔

حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

"تم آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے اپنے دور خلافت میں تمہارے وہ تمام حقوق ادا کئے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر مقرر کئے ہیں۔ ہم نے تمہارے مال غنیمت اور گھروں کی تقسیم میں عدل و انصاف سے کام لیا۔ اس طرح تمہارے جنگی امور میں بھی انصاف کیا اور جو تمہارے حقوق تھے وہ سب ادا کئے۔ ہم نے تمہارے لئے فوجوں کا انتظام کیا۔ تمہاری سرحدوں کی حفاظت کی۔ تمہیں آباد کیا اور جہاں تک تمہارا مال غنیمت حاصل ہوا اس کے مطابق ہم نے تمہیں وسیع حصہ دیا اور تمہاری غذائیں پوری کیں۔ ہم نے حکم دیا کہ تمہیں عطیات اور وظائف دیئے جائیں اور تمہیں ہر ممکن امداد دی جائے۔

جسے کچھ معلومات حاصل ہوں اسے چاہئے کہ وہ اس پر عمل بھی کرے اور ہمیں اطلاع بھی دے۔ انشاء اللہ ہم اس پر عمل کریں گے۔ تمام اختیار اللہ ہی کو حاصل ہے۔"

(اس اثنا میں) نماز کا وقت ہو گیا تو لوگوں نے کہا۔ "آپ حضرت بلالؓ کو ح
دیں کہ وہ اذان دیں۔"

چنانچہ آپؓ کے حکم کے مطابق انہوں نے اذان دی۔ جب وہ اذان دے ر
تھے تو رسول اللہ صلعم کے تمام صحابی رونے لگے یہاں تک کہ ان سب کی ڈاڑھیا
رونے سے تر ہو گئیں۔ سب سے زیادہ حضرت عمرؓ رو رہے تھے۔

Marfat.com

اہواز کا بادشاہ ہرمزان مسلمان کیسے ہوا؟

حضرت ابو سبرہ نے ایک وفد بھیجا۔ جس میں حضرت انسؓ بن مالک اور احنفؓ بن قیس بھی شامل تھے۔ ان کے ہمراہ اہواز کے شکست خوردہ بادشاہ ہرمزان کو بھی بھیجا۔ وہ حضرت ابو موسیٰ اشعری کے ہمراہ بصرہ آئے۔ وہاں سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب وہ وہاں پہنچے تو انہوں نے ہرمزان کو اس کی اصل وضع قطع میں تبدیل کیا۔ انہوں نے اسے ریشمی لباس پہنایا۔ جو سونے سے مرصع تھا۔ اس کے سر پر تاج رکھا جو آذین کہلاتا تھا اور یاقوت سے مرصع تھا اور اسے اس کا زیور پہنایا۔ تاکہ حضرت عمرؓ اور مسلمان اسے اصلی حالت میں دیکھیں۔ پھر وہ حضرت عمرؓ کے گھر گئے اور راستے میں لوگوں کو دکھاتے رہے۔

جب حضرت عمرؓ گھر پر نہ ملے تو لوگوں نے اسے بتایا کہ وہ اس وقت مسجد میں بیٹھے ہیں لیکن جب ہرمزان مسجد میں پہنچا تو حضرت عمرؓ اسے مسجد میں بھی نہ ملے جس پر واپس جانے لگا تو مدینہ کے لڑکوں نے جو مسجد سے باہر کھیل رہے تھے۔ ہرمزان کو بتایا۔ "کیا تم امیر المومنین کو تلاش کر رہے ہو وہ تو مسجد کے قریب دائیں طرف سوئے ہوئے ہیں۔ اور اپنی لمبی ٹوپی کو تکیہ بنایا ہوا ہے۔"

(واقعہ یہ تھا) کہ حضرت عمرؓ اہل کوفہ کے ایک وفد سے ملاقات کرنے کے لئے اپنی لمبی ٹوپی پہنے ہوئے تھے جب آپ ان کی گفتگو سے فارغ ہوئے اور وہ چلے گئے اور آپ تنہا رہ گئے تو آپ نے اپنی ٹوپی اتار کر اسے تکیہ بنایا اور سو گئے تھے۔ جب یہ لوگ آئے تو ان کے ساتھ تماشائی بھی تھے۔ وہ سب آپ کے قریب بیٹھ گئے۔ مسجد میں آپ کے سوا کوئی نہیں سویا تھا۔ اور نہ کوئی بیدار تھا آپ کے ہاتھ میں درہ (کوڑا) تھا۔

اس موقعہ پر ہرمزان نے پوچھا (حضرت) عمرؓ کہاں ہیں؟

لوگوں نے بتایا۔ "وہ یہ ہیں۔"

وفد لوگوں کو یہ اشارا کر رہا تھا۔ "خاموش ہو جاؤ۔"

Marfat.com

ہرمزان نے وفد سے پوچھا۔ "ان (حضرت عمرؓ) کے محافظ اور دربان کہاں ہیں

مسلمانوں نے جواب میں کہا "ان کا نہ کوئی محافظ ہے اور نہ دربان ہے۔ نہ کوئی مشیر ہے اور نہ کوئی دفتر ہے۔"

وہ بولا۔ "پھر تو وہ پیغمبر ہیں۔"

وہ بولے "وہ پیغمبر نہیں ہیں مگر پیغمبروں جیسے کام کرتے ہیں۔"

اتنے میں لوگوں کی بھیڑ ہو گئی اور حضرت عمرؓ شور و غل سے بیدار ہو گئے اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ پھر انہوں نے ہرمزان کی جانب نگاہ کی تو پوچھنے لگے۔

"کیا یہ ہرمزان ہے؟"

لوگوں نے عرض کیا۔ "جی ہاں"

اس پر آپ نے اسے غور سے دیکھا اور اس کے لباس کو بھی غور سے دیکھا اور فرمایا۔ "میں دوزخ کی آگ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور اسی سے مدد کا طالب ہوں۔۔۔ پھر آپ نے فرمایا۔ "خدا کا شکر ہے جس نے اسلام کے ذریعے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو ذلیل کیا۔ اے مسلمانو! تم اس دین (اسلام) کی پابندی کرو اور اپنے پیغمبر کے طریقے سے ہدایت حاصل کرو۔ تم دنیا حاصل کر کے مت اتراؤ کیوں کہ یہ دھوکہ دینے والی ہے۔"

وفد نے کہا۔ "یہ اہواز کا بادشاہ ہے۔ آپ اس سے گفتگو کیجئے۔"

آپ نے فرمایا۔ "نہیں، جب تک اس کے بدن پر کوئی زیور باقی ہو گا۔" (میں اس سے گفتگو نہیں کروں گا۔)

اس پر ہرمزان کے بدن سے ہر شے اتار لی گئی۔ صرف ستر پوشی کا لباس باقی رہ گیا تھا۔ اس کے بعد اسے معمولی لباس پہنایا گیا اس وقت حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

"اے ہرمزان! تمہیں غداری اور اللہ کے حکم کا انجام کیسا نظر آیا۔"

وہ بولا۔ "اے عمرؓ دور جاہلیت میں اللہ نے ہمیں اور تمہیں تنہا چھوڑ رکھا تھا۔

Marfat.com

تو ہم آپ لوگوں پر غالب تھے کیوں کہ اس وقت نہ اللہ آپ کے ساتھ تھا اور نہ وہ ہمارے ساتھ تھا۔ مگر جب وہ آپ کے ساتھ آگیا تو آپ ہم پر غالب آ گئے۔"

حضرت عمرؓ نے کہا۔ "تم دورِ جاہلیت میں ہم پر اس لئے غالب آ گئے تھے کہ تم متحد تھے اور ہم منتشر تھے۔" پھر آپ نے فرمایا: "تم نے بار بار عہد شکنی کیوں کی؟"

وہ بولا۔ "مجھے اندیشہ ہے—— اس سے پہلے کہ میں آپ کو کسی بات کی اطلاع دوں آپ مجھے قتل کر دیں گے۔"

آپؓ نے فرمایا۔ "تم اس بات کا اندیشہ نہ کرو۔"

پھر اس نے پانی مانگا تو اسے ایک معمولی پیالے میں پانی لا کر دیا گیا۔

وہ بولا۔ "اگر میں پیاس سے مر بھی جاؤں تب بھی اس پیالے میں پانی نہیں پیوں گا۔ اس پر اس کے پسند کے مطابق برتن میں پانی لایا گیا۔ اس پر اس کا ہاتھ کانپنے لگا اور وہ کہنے لگا۔

"مجھے اندیشہ ہے کہ مجھے پانی پینے کے دوران قتل کر دیا جائے گا۔"

حضرت عمرؓ نے فرمایا:

"جب تک تم پانی نہ پی لو گے اس وقت تک تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔"

یہ سن کر اس نے پانی والے برتن کو الٹ دیا۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا:

"اسے دوبارہ (پانی) لا کر دو تاکہ اسے قتل اور پیاس (دو چیزوں) کی سزا نہ ملے۔"

وہ بولا "مجھے پانی پینے کی کوئی خواہش نہیں ہے بلکہ میرا مقصد صرف یہ تھا کہ میں پناہ حاصل کروں۔"

حضرت عمرؓ فاروق نے فرمایا:

"میں تمہیں قتل کروں گا۔"

Marfat.com

اس نے کہا۔

"آپ نے مجھے پناہ دی ہے۔"

آپؓ نے فرمایا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔"

اس پر حضرت انسؓ نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا۔

"امیرالمومنین! یہ سچ کہتا ہے آپ نے اسے پناہ دی ہے۔"

آپؓ نے فرمایا:

"اے انس! کیا میں مجزاۃؓ بن ثور اور براؓ بن مالک کے قاتل کو پناہ دے سکتا ہوں۔ خدا کی قسم! تم ثبوت لاؤ ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔

وہ بولے "آپ نے فرمایا تھا کہ تم پر کوئی حرج نہیں ہے جب تک تم مجھ سے بات نہ کر لو--- اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا جب تک کہ تم پانی نہ پی لو۔ اس قول کی تائید ان لوگوں نے بھی کی جو آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے ہیں۔"

اس پر آپ ہرمزان سے مخاطب ہو کر کہنے لگے۔

"تم نے مجھے فریب دیا ہے خدا کی قسم! میں صرف ایک مسلمان کے فریب میں آسکوں گا۔"

اس پر ہرمزان مسلمان ہو گیا اور آپؓ نے اس کا دو ہزار وظیفہ مقرر فرمایا اور اسے مدینہ منورہ میں آباد کیا۔

Marfat.com

خطبہ

فتحِ ایران کے بعد

جب پرچم اسلام ملک شام، فلسطین، مصر عراق اور ایران پر اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ لہرانا شروع ہو گیا اور ایران کی ایک انچ بھی زمین شہنشاہ ایران کے تصرف میں نہ رہی تو ایک روز حضرت عمر فاروقؓ نے لوگوں کو مسجد نبوی میں بلایا اور ان سے فرمایا۔

"مغرور ایرانیوں کی حکومت ختم ہو گئی۔ اب تم ایران کی وسیع سلطنت کے مالک ہو یہ تمہاری آزمائش کا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو یہ دولت اور طاقت اس لئے دی ہے کہ تمہاری قابلیت کی آزمائش کی جائے۔ تمہیں لازم ہے کہ نیکی کے راستہ پر قائم رہو اور ہوس کو اپنے پاس نہ آنے دو ورنہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ یہ دولت و ثروت تم سے چھین لے گا۔

○

خطبہ

حضرت عمرؓ نے مجمع میں کھڑے ہو کر یہ خطبہ دیا۔

"اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مذہب اسلام پر جمع کیا ہے۔ ان کے دلوں میں الفت پیدا کی ہے اور ایک دوسرے کو بھائی بھائی بنا دیا ہے۔ مسلمان آپس میں گویا ایک جسم ہیں اگر اس جسم کے ایک حصے کو کوئی تکلیف ہوتی ہے ہے تو اس کا دوسرا حصہ بھی اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔ اس طرح مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان کے کام بھی رائے اصحاب کے مشوروں سے انجام پذیر ہوں۔

Marfat.com

عام لوگ اس شخص کے تابع ہیں جس کو انہوں نے والیٔ حکومت قرار دیا ہے۔ اور اس کو پسند کرتے ہیں اور جو والیٔ حکومت ہے وہ ذی رائے اصحاب کے تابع ہے۔ معاملات جنگ میں جو چال ان کے راستے میں موزوں ہو گی سب کو اس کی پیروی کرنا ہو گی۔

اے لوگو! میں بھی تم میں سے ہوں اور تمہاری طرح سے ہی ایک مرد کی حیثیت رکھتا ہوں میں تمہارا ہم خیال ہوں مگر تم میں سے جو لوگ عقل و رائے کے مالک ہیں۔ انہوں نے مجھے نکلنے کے ارادے سے روک دیا ہے اس لئے میں بھی قیام کو مناسب خیال کرتا ہوں۔ اور اپنی بجائے کسی اور شخص کو روانہ کرتا ہوں۔ اس معاملہ میں مشورہ حاصل کرنے کے لئے میں نے آگے اور پیچھے کے لوگوں کو جمع کر لیا ہے۔"

(حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو جن کو آپ مدینے میں اپنا قائم مقام بنا آئے تھے اور طلحہؓ جو مقدمہ پر متعین تھے اور اعوص میں مقیم تھے مشورہ لینے کے لئے بلا لیا تھا۔)

○

خطبہ

حضرت عمر فاروقؓ نے بار خلافت اٹھانے کے بعد جو پہلا خطبہ دیا وہ یہ ہے۔

"اے لوگو! میں تمہارا خلیفہ مقرر ہوا ہوں اگر یہ توقع نہ ہوتی کہ میں تمہارے لئے بہترین اور سب سے زیادہ طاقت ور ثابت ہوں گا اور تمہارے اہم کاموں کو انجام دینے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہوں تو میں اس ذمہ داری کو قبول نہ کرتا--- عمر (میرے لئے) کے لئے یہ تشویش ناک مہم کافی ہے کہ وہ اس بات کا انتظار کرے

Marfat.com

کہ وہ تمہارے حقوق کی کیسی حفاظت کرتا ہے۔ اور تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ اہم کام میں صرف اپنے پروردگار ہی سے مدد طلب کی جا سکتی ہے۔ کیوں کہ عمر کو اپنی قوت و تدبیر پر کوئی اعتماد نہیں ہے جب کہ اللہ بزرگ و برتر کی مدد' تائید اور رحمت اس کے شامل حال نہ ہو۔

اللہ بزرگ و برتر نے مجھ پر تمہارے کاموں کو انجام دینے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ اس لئے میں اللہ ہی سے اس مقصد کی تکمیل کے لئے امداد کا خواہاں ہوں تاکہ وہ اس کام کی تکمیل میں بھی میری ویسی ہی حفاظت کرے جیسی اس نے دوسرے کاموں میں میری مدد اور حفاظت فرمائی ہے۔ وہی اپنے احکام کے مطابق مجھے (تمہارے مال غنیمت کی) تقسیم میں عدل و انصاف کی توفیق عطا فرمائے گا۔ کیوں کہ میں بہت ہی کمزور مسلمان بندہ ہوں اللہ ہی میری مدد کر سکتا ہے۔

خلافت کا اہم منصب انشاء اللہ میرے اخلاق و عادات میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرے گا کیوں کہ عظمت اور برتری صرف اللہ بزرگ و برتر کو حاصل ہے۔ اللہ کے بندے کو اس میں سے کوئی حصہ حاصل نہیں ہے اس لئے تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ خلیفہ بننے کے بعد عمرؓ تبدیل ہو گیا ہے۔

میں خود حق و صداقت کو سمجھوں گا اور اس کے لئے پیش قدمی کروں گا اور اپنا معاملہ تمہارے سامنے پیش کروں گا تاہم جس کسی کو کوئی ضرورت در پیش ہو یا اس پر ظلم ہوا ہو یا ہمارے برخلاف اسے کوئی شکایت ہو تو وہ مجھ سے بدلہ لے سکتا ہے کیوں کہ میں بھی تمہارے جیسا انسان ہوں اس لئے تم ظاہر و باطن اور

Marfat.com

اپنی عزت و آبرو کے تحفظ کے وقت ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو۔

تم بذات خود حق و صداقت کو قائم رکھو اور کوئی ایک دوسرے پر حملہ نہ کرے اور پھر میرے پاس تم اپنے مقدمات لاؤ اس وقت میں کسی کے ساتھ (بیجا) رعایت نہیں کروں گا۔ مجھے تمہاری بھلائی عزیز ہے۔ اور تمہاری شکایت کو دور کرنا میرا محبوب مشغلہ ہے۔

تمہارے عوام اللہ کے شہروں میں آباد ہیں اور کچھ شہر ایسے ہیں جہاں کوئی زراعت نہیں ہوتی اور نہ کوئی پیداوار ہے۔ سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ مہیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی نعمتوں کا وعدہ کیا ہے۔

میں اپنی امانت (خلافت) اور اپنے فرائض کا ذمہ دار ہوں اور انشاء اللہ اپنے فرائض اور کاموں کو بذات خود انجام دوں گا اسے کسی کے سپرد نہیں کروں گا اس کے علاوہ دیگر امور کو بھی مخلص اور خیر خواہ لوگوں کے سپرد کروں گا۔ اور انشاء اللہ ان لوگوں کے علاوہ اور کسی کے سپرد اپنی امانت نہیں کروں گا۔"

خطبہ

آپ نے حمد و ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا:

"اے لوگو! حرص و طمع کے بعض کاموں کا انجام فقر اور مفلسی ہوتا ہے--- تم وہ (مال) جمع کر رہے ہو جس سے تم فائدہ نہیں حاصل کرو گے تم ایسی توقعات رکھتے ہو جسے تم حاصل نہیں کر سکو

Marfat.com

گے۔ تم دھوکے اور فریب کے گھر میں آباد ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وحی الٰہی کے ذریعے تمہاری سب باتیں معلوم ہو جاتی تھیں۔ چنانچہ جس کے دل میں کوئی بات پوشیدہ ہوتی اس کا بھی علم ہو جاتا تھا اور جو کوئی اعلانیہ کوئی کام کرتا تھا اس کے علانیہ کاموں کا اعتبار کیا جاتا تھا مگر اب تم ہمارے سامنے اپنے اچھے اخلاق کا اظہار کرو کیوں کہ اب صرف اللہ ہی پوشیدہ کاموں سے زیادہ واقف ہے۔ اب اگر کسی نے (بدنیتی کا) اظہار کیا اور اور پھر کہا کہ اس کا باطن اچھا ہے تو ہم اس کی تصدیق نہیں کریں گے اور جس نے کھلم کھلا اچھے کاموں کا اظہار کیا تو ہم اسے اچھا سمجھیں گے۔

تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ بعض قسم کا بخل نفاق کا ایک حصہ رکھتا ہے۔ اس لئے تم مال خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہو گا اور جو لوگ اپنے فطری بخل سے نجات حاصل کر لیں گے وہی فلاح و بہبود حاصل کریں گے--- اے لوگو! تم پاکیزہ ماحول میں رہو اور اپنی اصلاح کرو اور اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو۔ تم اپنی خواتین کو قبطی لباس نہ پہناؤ-- میری یہ آرزو ہے کہ میں اس طرح آخرت میں نجات حاصل کروں کہ نہ تو مجھے کوئی فائدہ حاصل ہو اور نہ کوئی نقصان ہو۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ خواہ میری عمر تھوڑی ہو یا زیادہ میں حق و صداقت کے مطابق کام کروں اور کوئی مسلمان ایسا باقی نہ رہے جسے اللہ کے مال (غنیمت سے) اس کے حق کے مطابق نہ ملے۔ خواہ وہ گھر میں کیوں نہ ہو۔ (اسے اس کا حق اور حصہ وہیں ملنا چاہئے) اور اسے اس کے حاصل کرنے کے لئے (میرے پاس آنا) نہ پڑے--- وہ مال اللہ نے جو

Marfat.com

تمہیں رزق کے طور پر عطا کیا ہو درست اور اچھا ہونا چاہئے وہ کم مقدار جو نرمی سے حاصل کی جائے اس کثیر مقدار سے بہتر ہے جو سختی سے حاصل کی جائے۔

قتل بھی موت کی ایک قسم ہے جس میں نیک و بد دونوں مبتلا ہوتے ہیں۔ شہید وہی ہے جو ثواب کے لئے اپنی جان دے دے---- جب تم میں سے کوئی کسی اونٹ کے خریدنے کا ارادہ کرے تو اسے دراز قد اور عظیم اونٹ انتخاب کرنا چاہئے وہ اسے اپنے عصا سے مارے اگر اسے فولاد جیسے مضبوط دل کا پائے تو اسے خریدے۔"

○

لشکر کو روانہ کرتے وقت
حضرت عمرؓ نے ابو عبیدؓ کو نصیحت کی

آپؓ نے ابو عبیدہ سے فرمایا:

"تم مکر' فریب' خیانت اور ظلم کی سرزمین پر جا رہے ہو اور تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جس میں بدی کرنے کی جسارت پیدا ہو گئی ہے اور وہ اس کو سیکھ گئی ہے اور نیکی و بھلائی کو بھول بیٹھی ہے۔ بلکہ اس سے قطعا" ناواقف ہو گئی ہے۔ اس لئے تم بہت چوکنے رہنا۔ اور اپنی زبان کو محفوظ رکھنا۔ اپنا راز ہرگز آشکارا نہ کرنا کیوں کہ راز داری برتنے والا شخص جب تک راز کو محفوظ رکھتا ہے گویا وہ قلعے میں محفوظ ہے اس کو کوئی ناگوار صورت پیش نہیں آ سکتی اور جب وہ اس کو ضائع کر دیتا ہے تو وہ خطرے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔"

Marfat.com

○

شام کے مسلمانوں کے نام پہلا خط

حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ ہوئے تو سب سے پہلے انہوں نے شام کے مسلمانوں کو ذیل کا خط تحریر کیا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے شام کے مسلمانوں کو سلام علیک۔

واضح ہو کہ ابوبکرؓ کی وفات سے رسول اللہ کی امت پر ایک سنگین مصیبت نازل ہوئی ہے ابوبکرؓ جو حق گو' منصف' متواضع' رحم دل اور راست باز تھے جن کی روش تھی۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر' رسول اللہ کی امت ایسے رہبر سے محروم ہوئی اور خلافت کے معاملات میں ان کی وفات سے سخت خلل پیدا ہوا لیکن خدا کو یہی منظور تھا۔

ہر شخص نے موت کا پیالہ پینا ہے انسان کے لئے اس کے سوا چارہ ہی کیا ہے کہ خدا کی مشیت کے سامنے گردن جھکا دے **لہ الحکم و الیہ ترجعون** اس کے ہاتھ ہی فیصلہ ہے اور اس کے ہی پاس لوٹائے جاؤ گے۔ (قرآن پاک) اس سخت حادثہ کے رونما ہونے سے پہلے انہوں نے ممتاز مہاجر و انصار صحابہ کے سامنے اپنا جانشین مقرر کیا اور اس بڑی امانت کی باگ ڈور میرے ہاتھ میں دی۔ میں نے اس بھاری ذمہ داری کو لینے سے بہت گریز کیا پر مجھے کامیابی نہ ہوئی مجبورا" مجھے سر جھکانا پڑا۔ اب ضروری ہے کہ مسلمانوں کی بہبودی اور ان کی مہموں کی ترتیب و تنظیم میں جہاں تک میرے امکان میں ہو کوشش کروں۔ مصلحت کا تقاضا ہے کہ خالد بن ولید شاہی فوجوں کی سپہ سالاری سے الگ ہوں اور یہ عہدہ ابو عبیدہؓ بن جراح کے سپرد کیا جائے۔

آپ لوگ جب اس خط کے مضمون سے واقف ہوں اس وقت سے ابو عبیدہؓ آپ کے سالار ہیں۔ اپنے سارے معاملات میں ان کی طرف رجوع کیجئے اور دشمن سے

Marfat.com

جنگ میں ان کے رائے اور صوابدید کے مطابق عمل کیجئے۔

○

مسلمانوں کے نام

خط

"دنیا لذیذ ترکاری کی طرح ہے جائز طریقہ سے دنیا کمانے والا اس بات کا مستحق ہے کہ دنیا اس کے لئے باعث برکت ثابت ہو اور ناجائز طریقے سے دنیا کمانے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو چاہے جتنا کمائے لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے۔"

○

یمن کے گورنر کے نام

یمن کے دو دیہاتوں ودلعہ اور خیوان کے درمیان ایک شخص مارا ہوا پایا گیا۔ گورنر نے اس کی اطلاع مرکز کو دی۔ تو حضرت عمر فاروقؓ کی جاب سے جواب آیا۔

"ناپ کر دیکھو کہ مقتول دونوں دیہاتوں میں کس سے زیادہ قریب تھا۔ جس دیہات کے زیادہ قریب ہو وہاں کے پچاس (50) (معزز) آدمی قسم کھائیں کہ ہم نے نہ تو قتل کیا ہے اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے پھر یہ لوگ مقتول کے خون بہا کا ذمہ لیں۔"

خط فوجی کمانڈروں کے نام

(مفتوحہ علاقہ کے مفتوحہ لوگوں کے بارے میں ایک خط)

جو زمیندار اپنے اپنے علاقہ میں رہے ہوں اور ان کے معاہدے نہ ہوئے ہوں ان کے ساتھ اہل معاہدہ کا سا معاملہ کیا جائے کیوں کہ وہ گھربار چھوڑ کر نہیں گئے اور نہ انہوں نے تمہارے خلاف دشمن کی مدد کی۔

جن کاشت کاروں کا عمل یہ رہا ہو ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا جائے جو

Marfat.com

زمیندار دعویٰ کریں کہ ان سے معاہدے کیئے گئے تھے (اور انہوں نے تمہارے خلاف ایرانیوں سے تعاون بھی نہ کیا ہو) اور ان کے دعوے کی تائید میں ثبوت فراہم ہو جائے تو وہ بھی جزیہ دے کر مسلمانوں کی امان میں رہیں گے اور اگر ثبوت ان کے خلاف ہم ہو تو ان کے پرانے معاہدے منسوخ کر دیئے جائیں (اور نئے معاہدے کیئے جائیں) جن مسلمانوں نے ایرانیوں کے ساتھ تعاون کیا ہو اور گھر بار چھوڑ کر چلے گئے ہوں ان کے معاملہ میں تم کو خدا کی طرف سے اختیار ہے کہ ان کو بلا کر ان کی اراضی و املاک لوٹا دو اور وہ جزیہ دے کر مسلمانوں کی امان میں رہیں اور اگر وہ واپس آنا پسند نہ کریں تو ان کی اراضی و املاک آپس میں بانٹ لو۔"

○

یزید بنؓ ابی سفیان کے نام

18 ھ کے ہولناک طاعون میں ابو عبیدہؓ کی وفات ہوئی۔ مرتے وقت انہوں نے اپنے مخلص دوست اور مشیر معاذ بن جبلؓ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ چند دن بعد معاذؓ بھی طاعون کا شکار ہوئے انہوں نے عمرو بن عاص کو اپنا جانشین بنایا۔

لیکن حضرت عمر فاروقؓ نے شام کی فوجوں کی کمان اعلیٰ ابو سفیان کے صاحبزادے یزید کے سپرد کی۔

یزید بن ابو سفیانؓ میں ایسی خوبیاں تھیں کہ لوگ ان کو یزید الخیر کہتے تھے۔ یزید' سمجھ دار' بردبار اور مہربان قسم کے انسان تھے۔ ہنس مکھ' عافیت پسند اور مسلمانوں میں بے حد مقبول بھی تھے۔ پرانے مہاجر اور رسول اللہ کے برگزیدہ صحابی تھے۔

○

Marfat.com

خط بنام یزید بن ابی سفیان

"تم کو معلوم ہو کہ میں نے شام کی کل فوجوں کا تم کو سالار اعلیٰ مقرر کیا ہے اور فوجوں کو لکھ دیا ہے کہ تم کو اپنا سالار مانیں اور تمہارے حکم کی تعمیل کریں اور کسی معاملہ میں تمہاری صوابدید کی خلاف ورزی نہ کریں جلد از جلد فوجیں مرتب کر کے قیساریہ کی طرف پیش قدمی کرو اور اس وقت تک محاصرہ کئے رہو جب تک (رومیوں کا یہ زبردست مرکز) فتح نہ ہو جائے۔ شام کی فتوحات سے اس وقت تک پورا فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا جب تک قیساریہ کے (رومی) باشندے سپر نہ ڈال دیں۔ وہ تمہارے پہلو کا خار ہیں۔ اس کے علاوہ جب تک شام میں ایک شخص بھی قیصر کا مطیع ہے وہ شام کا خیال نہیں چھوڑے گا۔

اگر تم قیساریہ فتح کرو گے تو شام سے اس کی توقعات منقطع ہو جائیں گی امید ہے خدائے عظیم و برتر مسلمانوں پر نوازش کر کے قیساریہ ضرور فتح کروائے گا۔

○

سفیان بن عبداللہ ثقفیؓ کے نام

سفیان بنؓ عبداللہ 15 ھ میں طائف کے گورنر مقرر ہوئے۔ انہوں نے عمر فاروقؓ کو لکھا کہ طائف کی عمل داری میں کثرت سے شہد کے چھتے ہیں۔ ان کے مالک رسول اللہ کو شہد کا دسواں حصہ بطور ٹیکس دیتے تھے جس کے بدلہ میں رسول اللہ نے ان کے چھتے سرکاری حفاظت میں لے لئے تھے۔ ان لوگوں نے اب ٹیکس دینا بند کر دیا ہے لیکن چاہتے ہیں کہ ان کے چھتے بدستور سرکاری حفاظت میں رہیں آپ کی کیا رائے ہے۔

حضرت عمر فاروق نے لکھا۔

"چھتوں کے مالک حسب سابق اگر اتنا ٹیکس ادا کریں جو رسول اللہ کو دیتے تھے

Marfat.com

تب تو ان کے چھتوں کو سرکاری حفاظت میں لے لو ورنہ نہیں۔"

○

عیاض بن غنمؓ کے نام
(فتح جزیرہ کے بعد)

"عبداللہ عمر امیرالمومنین کی طرف سے عیاض بن غنم کو سلام علیک۔

اس خدا کا سپاس گزار ہوں جس نے جزیرہ کا صوبہ مسلمانوں کے ہاتھ فتح کرایا۔ اور ان کی بدحالی کو خوش حالی سے بدلا اور روزی کے دروازے ان پر فراخ کئے۔ اب مجھے ان کی تنگ دستی یا افلاس کا ڈر نہیں ہے بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ کثرت دولت سے مغرور ہو کر کہیں تباہ نہ ہو جائیں تم نے جزیرہ کی مہم جس بلیغ کوشش سے پایہ تکمیل کو پہنچائی اور وہاں جس عمدہ پالیسی پر عمل کیا اس پر خدا تم کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزا و خیر دے گا اس خط کے مضمون سے واقف ہو کر فوج کے ایک بڑے افسر کو جس کے قول اور فعل پر تم کو اعتماد ہو جزیرہ میں اپنا نائب مقرر کر دو اور خود شام واپس چلے جاؤ (شام کے سپہ سالار) یزید بن ابی سفیان کی طبیعت ناساز ہے اور تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے اگر ان کا انتقال ہو گیا تو وہ ملک ضائع ہو جائے گا اور مسلمانوں کا شیرازہ بکھر جائے گا اس لئے جتنی جلد ہو سکو جزیرہ سے چل دو۔

والسلام

○

Marfat.com

حذیفہ بن یمانؓ کے نام

(غیر عورت سے شادی کرنے کی ممانعت کے بارے میں خط)

حذیفہ بن یمان دجلہ سے سیراب ہونے والے علاقہ کی پیائش اور لگان بندی کے منتظم تھے جس طرح عثمان بن حنیف دریائے فرات سے سیراب ہونے والے علاقہ کی پیائش اور لگان بندی کے انچارج تھے۔ حذیفہ کا ہیڈ کوارٹر مدائن تھا۔ انہوں نے ایک یہودی عورت سے شادی کر لی۔ اس کی خبر خلیفہ کو ہوئی تو انہوں نے یہ لکھ بھیجا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے مدائن کی ایک کتابی عورت سے شادی کی ہے اس کو طلاق دے دو۔"

○

مجاہدؒ کے نام --- خط

ہمارے راویوں نے ان کا حسب نسب نہیں بتایا۔ شاید مجاہد بن جبر مراد ہوں۔ جو مشہور صحابی عتبہ بن غزوان کی بہن کے غلام تھے اور جنہوں نے بعد میں آزاد ہو کر عزت اور مرتبہ حاصل کیا۔ بالکل اسی نام کے ایک تابعی بھی ہیں جو مکہ کے باشندہ تھے۔ اول الذکر مجاہد کا فتوح مصر میں ذکر آتا ہے۔ ذہین اور پڑھے لکھے آدمی تھے۔ حساب کتاب اور مالی معاملات کی خاص سمجھ بوجھ رکھتے تھے۔ عمرو بن عاص جب عمر فاروقؓ سے ملنے مدینہ گئے تو انہوں نے مجاہد کو منتظم خراج مقرر کیا اگر یہ وہی مجاہد ہیں جن کا راویوں نے ارادہ کیا ہے اور اگر ان کی طرف منسوب یہ خط بھی درست ہے تو ممکن ہے کہ اس عارضی عہدہ کے زمانہ میں ان کی عمر فاروقؓ سے خط و کتابت ہوئی ہو)

ہمارے راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے عمر فاروق کو لکھا۔

"امیر المومنین دو شخص ہیں ایک گناہ سے اس لئے کنارہ کش رہتا ہے کہ اس

Marfat.com

کے دل میں گناہ کی خواہش ہی نہیں ہوتی اور دوسرا خواہش کے باوجود اس سے محترز رہتا ہے بتایئے ان دونوں میں کون بہتر ہے۔"

عمر فاروقؓ نے جواب دیا :

"جو لوگ گناہ کی خواہش کے باوجود اس سے آلودہ نہیں ہوتے وہ وہ ہیں جن کو خدا تقویٰ کی آزمائش میں ڈالتا ہے ان کی مغفرت ہو گی اور وہ عمدہ انعام پائیں گے۔"

○

سائب بنؓ اقرع کے نام

خط کا پس منظر : ابن اقرع نہاوند کی ہولناک جنگ میں مال غنیمت کی نگہداشت اور تقسیم پر مرکز کی طرف سے مامور تھے۔ آپ ان گنتی کے عربوں میں تھے جو حساب جانتے تھے۔ بلاذری نے (فتوح البلدان ص 304) ان کو ابو موسیٰ اشعری کا داماد بتایا ہے۔ فتح نہاوند کے بعد عراق کے قدیم پایہ تخت مدائن کے کلکٹر مقرر ہوئے۔ اس زمانہ میں ہمدان اور جلولاء میں بغاوت ہوئی۔ باغیوں نے وہاں مقیم عربوں اور ان کے غلاموں کو پکڑ لیا اور سامان لوٹ لیا۔ یہ عرب ان کے غلام اور سامان یا تو بازاروں میں بیچ دیئے گئے یا باغیوں کے کام آئے۔ سائب بن اقرع نے ایک فوج لی اور باغیوں کی گوشمالی کر کے بغاوت فرو کر دی۔ کچھ عرب ان کے غلام اور سامان تو باغیوں سے واگذار کرا لیا گیا۔ لیکن عربوں کی ایک خاصی تعداد مع ان کے غلاموں اور سامان کے بک چکی تھی۔ ان کے بارے میں سائبؓ نے مرکز سے دریافت کیا تو یہ جواب آیا "جو مسلمان اپنے غلام اور سامان جوں کا توں پالیں وہ ان کو مل جانا چاہیئے اور اگر غلام اور سامان تاجروں کی ملک بن چکے ہوں تو وہ نہیں لیا جا سکتا اور جن آزاد عربوں کو تاجروں نے خرید لیا ہو تو ان کی اصل قیمت دے کر واپس لے لیا جائے کیوں کہ آزاد نہیں خریدا جا سکتا نہ بیچا جا سکتا ہے۔"

○

Marfat.com

عتبہ بن غزوان کے نام

(خط کا پس منظر) حرقوصؓ سے شکست کھا کر ہرمزان اپنے پہاڑی مستقر را مہرمز بھاگ گیا۔ سوق الاہواز جہاں اس نے شکست کھائی رامہرمز سے کوئی ساٹھ عرب میل شمال مشرق میں واقع تھا۔ یہ اس کی دوسری شکست تھی۔ وہ اہواز کا بہترین حصہ کھو چکا تھا اس کی عسکری طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو چکی تھی اور اس کا باقی قلمرو عرب رسالوں کے زیر تاپ تھا۔ اس نے صلح کی درخواست کی جس کو منظور کر لیا گیا۔ ایک مقررہ خراج کے بدلے ان ضلعوں پر اس کی سیادت تسلیم کر لی گئی۔ رامہرمز' تستر' سوس' جد بسابور' بنہیان' مہرجان' قذق (17ھ) اس کے کچھ عرصہ بعد عمر فاروقؓ نے گورنر بصرہ عتبہ کو لکھا کہ "دس دیانت دار سالاروں کا ایک وفد مدینہ بھیجیں جنھوں نے اہواز کی جنگوں میں شرکت کی ہو۔" اس وفد کے رکن ایک مشہور تمیمی لیڈر احنف بن قیس تھے جن کی سادگی اور پختہ عقلی نے عمر فاروقؓ کو پہلے سے اپنا گرویدہ بنا رکھا تھا۔ انہوں نے احنفؓ سے پوچھا کہ اہواز کے ذمی جو اپنا گھربار چھوڑ کر بھاگتے رہتے ہیں اس کی وجہ مسلمانوں کی بدسلوکی ہے یا کچھ اور۔ احنفؓ نے کہا کہ مسلمانوں کا برتاؤ ذمیوں کے ساتھ اچھا ہے اور ان کے ترک وطن کے کچھ اور ہی اسباب ہیں۔" ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ کو اس جواب سے پوری تشفی نہیں ہوئی اور انہوں نے عتبہ کو یہ تنبیہ نامہ لکھا۔

"مسلمانوں کو ذمیوں کے ساتھ زیادتی کرنے سے روکو اور چوکنا رہو۔ اس بات سے کہ تمہاری کسی بدعہدی یا ستم سے سیادت و حکومت تم سے چھین لی جائے اور کوئی دوسری قوم تم پر غالب ہو جائے کیوں کہ جو سیادت و حکومت تم نے حاصل کی ہے وہ خدا کی مدد سے کی ہے اور راست بازی کے ایک عہد کے ماتحت جو خدا سے تم نے لیا ہے اور اس عہد پر قائم رہنے کی خدا نے تم کو تاکید

Marfat.com

کی ہے پس ضروری ہے کہ تم خدا سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرو اور اس کی مرضی کے مطابق عمل کرو جب ایسا کرو گے تو اس کی مدد ہمیشہ تمہارے شامل حال رہے گی۔"

○

ابوعبیدہ بن جراح کے نام——

تاریخ دمشق کے مشہور مورخ و محدث ابن عساکر نے خط کا مضمون ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' عبداللہ عمر امیرالمومنین کی طرف سے ابو عبیدہ بن جراح کو سلام علیک میں اس معبود کا سپاس گذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' تم کو معلوم ہو کہ ابوبکر صدیقؓ رسول اللہ کے جانشین رحلت کر گئے' انا للہ وانا الیہ راجعون خدا کی رحمت اور برکتیں ہوں ابوبکر پر جو عامل بالحق' آمر بالقسط اور آخذ بالعرف تھے' جو نرم مزاج اور پاکباز' متواضع اور دانا تھے۔ میں اپنی اور سارے مسلمانوں کی اس مصیبت پر اجر خیر کا طالب ہوں۔ میری خواہش ہے کہ تقویٰ کے ذریعہ گناہ اور برائی سے بچ کر خدا کی رحمت کا مستحق بنوں' جب تک زندہ ہوں اس کی اطاعت میں لگا رہوں' مرنے کے بعد جنت سے بہرہ ور ہوں' بے شک خدا ہر بات پر قادر ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے دمشق کا محاصرہ کر لیا ہے میں تم کو مسلمانوں کا سالار اعلیٰ مقرر کرتا ہوں تم حمص اور دمشق کے نواحی نیز شام کے دوسرے علاقوں میں رسالے پھیلا دو لیکن اس معاملہ میں اپنی اور دوسرے مسلمانوں کی رائے سے کام لو صرف میرے لکھنے سے اپنا لشکر خطرہ میں نہ ڈال دینا جس سے دشمن کو تمہیں نقصان پہنچانے کا حوصلہ ہو۔ جو لوگ تمہارے پاس زائد ہوں انہیں میرے پاس بھیج دو اور جو محاصرہ میں تمہارے لئے ضروری ہوں ان کو پاس رکھو۔ خالد بن ولید کو بھی روک لو کیوں کہ ان کے بغیر تمہارا کام نہیں چل سکتا۔" (تہذیب تاریخ دمشق تالیف ابن

Marfat.com

عساکر مصر 15/1)

○

ابو عبیدہؓ بن جراح اور معاذؓ بن جبل کے نام۔۔۔۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے ابو عبیدہؓ بن جراح اور معاذ بنؓ جبل کو سلام علیک میں اس خدا کا سپاس گذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تم دونوں کو خوفِ خدا کی تلقین کرتا ہوں۔ خوفِ خدا جس سے مالک کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے، جس میں تمہاری خوش نصیبی مضمر ہے اور جس کو اربابِ ہوش اپنے لئے نسخہ کیمیا (لفظی ترجمہ غنیمت) تصور کرتے ہیں۔ تمہارا خط موصول ہوا، تم نے لکھا ہے کہ خلافت سے پہلے اصلاحِ نفس کی آپ کو لگن تھی، یہ تم نے کیسے جانا؟ تمہارے الفاظ سے ستائش کی بو آتی ہے تم نے لکھا ہے کہ میں مسلمانوں کا حاکم اعلیٰ ہو گیا ہوں اور اب بڑے چھوٹے، دشمن دوست قوی، ضعیف سب میرے سامنے بیٹھتے ہیں اور سب کے لئے میری میزان عدل میں حصہ ہے، تم نے لکھا ہے، ذرا دھیان رہے۔ عمرؓ انصاف کے وقت تم ان کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو۔

بلاشبہ اس وقت اگر خدا کی مدد اور رہنمائی عمر کے شامل حال نہ ہو تو وہ انصاف کا حق ادا نہ کر سکے۔ تم نے مجھے ایک آنے والے دن سے ڈرایا ہے جس کو شب و روز کی گردش لا کر رہے گی۔ یہ گردش ہر نئے کو پرانا ہر بعید کو قریب کر دیتی ہے۔ اور ہر موڑ کو لے آتی ہے۔ اس کی بدولت ایک دن قیامت آ جائے گی۔ جب سارے راز کھل جائیں گے اور چھپی برائیاں ظاہر کر دی جائیں گی۔ جب ایک "سلطان قاہر" کے دبدبہ کے سامنے چہرے ذلیل و خوار ہوں گے اور لوگ عاجزی سے اس کے حضور کھڑے فیصلہ کے منتظر ہوں گے سزا سے ہراساں اور رحمت کے امیدوار۔

تم لکھتے ہو کہ ہم نے سنا ہے اس قوم میں ایسے لوگ ہوں گے جو بظاہر دوست

Marfat.com

لیکن بہ باطن دشمن ہوں گے۔ (میرا خیال ہے) ابھی وہ وقت نہیں آیا یہ منافقت قیامت کے قریب رونما ہو گی جب دنیوی نقصان کے خوف یا دنیوی فائدہ کی خواہش سے لوگ سرگرم عمل ہوا کریں گے۔ (تم نے اس بات کی خدا سے پناہ مانگی ہے کہ میں اس خط کا وہ مطلب لوں جس کا تم نے ارادہ نہ کیا ہو۔ کیوں کہ تم نے اس کو غیر اندیشی کے جذبہ سے لکھا ہے کہ تم نے یہ سچ کہا ہے کہ تم مجھے خط لکھتے رہا کرو میں تم سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ والسلام۔

○

ابو عبیدہؓ بن جراح کے نام۔۔۔

میں تم کو یہ خط لکھ رہا ہوں جس میں اپنی اور تمہاری بھلائی کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہے۔ پانچ اصولوں پر کاربند رہو۔ تمہارا دین سلامت رہے گا اور بہترین خوش نصیبی حاصل کرو گے۔

1- جب دو جھگڑنے والے اپنا قضیہ لے کر آئیں تو مدعی سے گواہ عادل طلب کرو اور مدعا علیہ سے قطعی حلف لو۔

2- غریب کے ساتھ ہمدردی سے پیش آؤ تاکہ اس کی زبان کھلے اور ہمت بڑھے۔

3- پردیسی کے ساتھ انصاف برتو کیوں کہ اگر بہت دن تک اس کو رکنا پڑا تو وہ اپنا حق چھوڑ کر وطن لوٹ جائے گا اور اس کی حق تلفی کی ذمہ داری اس شخص پر ہو گی۔ (یعنی تم پر) جو اس کے ساتھ بے اعتنائی سے پیش آیا۔

4- مدعی اور مدعا علیہ کو ایک نظر سے دیکھو۔ (اضافہ از کتاب البیان و والتبیین جاحظ)

5- جب تک تم کو صحیح فیصلہ نہ سوجھے فریقین میں سمجھوتہ کرانے کی ہر ممکن کوشش کرو۔ والسلام۔

Marfat.com

فرمان ابو عبیدہؓ بن جراح کے نام

(مذکورہ بالا خط کے حسب الحکم ابو عبیدہ نے یرموک کا مال غنیمت فوج میں تقسیم کیا۔ مسلمانوں کے پاس دو قسم کے گھوڑے تھے۔ خاص کر عربی اور دوغلے۔ یعنی جن کا باپ عربی اور ماں غیر عربی تھی۔ راوی کہتا ہے کہ ابو عبیدہؓ نے خالص عربی گھوڑوں کو دو دو حصے دیئے اور دوغلوں کو ایک ایک۔ یہ تفریق ان لوگوں کو ناگوار ہوئی جن کے پاس دوسری قسم کے گھوڑے تھے۔ انہوں نے احتجاج کیا۔ سپہ سالار نے کہا کہ میرے سامنے رسول اللہ کی مثال ہے۔ انہوں نے بھی یہ امتیاز برتا تھا۔ احتجاج کرنے والے بزعم راوی اب بھی مطمئن نہ ہوئے۔ ابو عبیدہؓ نے قضیہ عمر فاروقؓ کو لکھ بھیجا۔ اس پر یہ فرمان جاری ہوا۔

"تم نے رسول اللہ کی سنت اور حکم کے عین مطابق عمل کیا۔ عربی گھوڑے کو دوہرا حصہ ہی دو اور دوغلے کو اکہرا۔ واضح ہو کہ رسول اللہ نے اصلی اور دوغلے میں جنگِ خیبر کے موقع پر تفریق کی تھی اور دوغلے کو مال غنیمت سے ایک حصہ دیا تھا۔ اور اصلی کو دو۔" (فتوح الشام واقدی)

زیادہ معتبر قول یہ ہے کہ رسول اللہ نے پیدل سپاہی کو ایک اور سوار کو دو حصے دیئے تھے۔ اور اصلی و نقلی میں کوئی امتیاز نہیں برتا تھا۔ کیوں کہ غذائی ضرورت دونوں کی برابر تھی۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلی اور دوغلے میں تفریق کی۔ مرسل ہے یعنی اس کے ناقل مکحول دمشقی (م- 18) خود خیبر کی جنگ میں جہاں بقول ان کے یہ تفریق کی گئی۔ موجود نہ تھے۔

(دیکھئے سنن کبریٰ بیہقی 6 / 327 - 321)

Marfat.com

○

فرمان

ابو عبیدہؓ بن جراح کے نام فرمان

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسلمان عورتیں (شام کے پبلک) حماموں میں غسل کرنے جاتی ہیں اور ان کے ساتھ ذمی عورتیں ہوتی ہیں۔ یہ طریقہ بند کر دو۔"

دوسری روایت کی رو سے اس فرمان میں یہ الفاظ زیادہ تھے: "کسی عورت کے لئے جس کا ایمان خدا اور آخرت پر ہو یہ مناسب نہیں کہ اس کی ستر پر غیر مسلم عورت کی نظر پڑے۔"

ابو عبیدہؓ بن جراح کے نام

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عبداللہ عمر بن خطاب کی طرف سے شام کے گورنر ابو عبیدہؓ بن جراح کے نام۔ میں اس خدا کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور اس کے نبی پر درود بھیجتا ہوں۔ تمہارا خط پہنچا جس میں تم نے پوچھا ہے کہ (یرموک کے بعد) کس شہر پر فوج کشی کی جائے۔ اس معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی (علیؓ) کا مشورہ ہے کہ بیت المقدس پر چڑھائی ہو امید ہے کہ خدا اس شہر کو تمہارے ہاتھوں فتح کرائے گا۔ السلام علیک۔"

(فتوح الشام واقدی)

○

Marfat.com

طاعون کی وبا کے پس منظر میں ابو عبیدہؓ جراح کے نام ایک فرمان

ہجرت کے آٹھاوریں سال شام میں طاعون پھیلا۔ اس کی ابتدا عمواس سے ہوئی جو بیت المقدس کے قریب ایک قصبہ تھا۔ اس سے ہلاک ہونے والوں میں مسلمانوں کی تعداد پچیس ہزار بتائی جاتی ہے بہت سے صحابی اس کی نذر ہوئے جن میں سپہ سالار ابو عبیدہؓ ان کے مشیر خاص معاذ بن جبلؓ یزید بن ابی سفیان اور شرجیل بن حسنہؓ چند ممتاز نام ہیں کہا جاتا ہے کہ ابو عبیدہ اور معاذ بن جبل اللہ تعالیٰ کی رضا کے شدت سے معتقد تھے اور اس لئے طاعون سے بچاؤ اور فرار کے مخالف تھے۔ عمر فاروقؓ کا مسلک ان سے مختلف تھا جب ان کو معلوم ہوا کہ ابو عبیدہؓ شہر چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں تو انہوں نے انہیں خطرہ سے نکالنے کے لیے انکو یہ فرمان بھیجا۔

"سلام علیک۔ ایک معاملہ آن پڑا ہے۔ جس میں تم سے زبانی گفتگو کرنا چاہتا ہوں سخت تاکید ہے کہ میرا خط پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہ رکھنا جب تک (اپنے موجودہ مقام سے) چل نہ دو"۔

ابو عبیدہؓ حضرت عمرؓ کے اس فرمان کا اصل مدعا پا گئے اور معذرت لکھ بھیجی کہ "چونکہ میں سپہ سالار ہوں اور اس حیثیت سے مسلمانوں کے دکھ اور درد میں شریک، میرے لئے مناسب نہیں کہ اس مصیبت میں ان کا ساتھ چھوڑ دوں لہٰذا آپ مجھے آنے پر مجبور نہ کیجئے"۔

○

Marfat.com

ابو عبیدہ بن جراح کے نام

فرمان

ایک مسلمان نے کسی ذمی کو مار ڈالا۔ اس کی رپورٹ ابو عبیدہ کو کی گئی وہ فیصلہ نہ کر سکے کہ مسلمان کو کیا سزا دی جائے انہوں نے مرکز سے رجوع کیا تو یہ فرمان آیا۔

"اگر قاتل مسلمان، قتل کرنے کا عادی ہو تب تو اس کی گردن اڑا دو اور اگر طیش میں آکر اس نے۔ (ذمی کو) قتل کر دیا ہو تو اس سے (مقتول کے وارثوں کو) چار ہزار درہم تاوان دلوا دو"۔

(تاریخ و حدیث دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل معاہدہ مشرکوں اور ذمیوں کی جان کا تاوان مسلمانوں کے برابر ادا کیا تھا اور یہ روایت بھی متعدد صحابہ (مثلاً ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ) کی معرفت بیان کی گئی ہے کہ اسلام کے پہلے چاروں خلفاء کے زمانہ میں ذمی کے قتل کی دیت مسلمانوں کے برابر تھی۔)

○

ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام

فرمان (فتح دمشق کی بشارت پا کر)

"خالد بن ولید کے ساتھ) عراق سے آئی فوج، عراق لوٹا دو، اور تاکید کرو کہ جلد از جلد سعد بن مالک (سعد بن ابی وقاص، جو قادسیہ میں رستم کی فوجوں سے مصروف پیکار تھے) سے جا ملیں"۔

(سیف بن عمر طبری 4-5)

○

Marfat.com

شراب نوشی کے سلسلہ میں

ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام

فرمان

فتح دمشق کے بعد مسلمانوں کی ایک جماعت شراب نوشی کی مرتکب ہوئی۔ ابو عبیدہؓ نے اس کی خبر مرکز کو دی تو عمر فاروقؓ نے لکھا۔

"جو شراب پیئے اس کو اسی کوڑوں کی سزا دی جائے۔ میری جان کی قسم، عربوں کے لیے فقر و فاقہ ہی مناسب ہے۔ لازم تھا کہ وہ اپنے مالک خدا سے ڈرتے، سچے دل سے اس کی عبادت کرتے، اس پر ایمان لاتے اور اس کا شکر ادا کرتے۔ اگر کوئی دوبارہ شراب پیئے تو اس کو پھر حد لگاؤ"۔

(فتوح الشام واقدی، مصر، 1-61)

○

ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام

خط

اعثم اپنی فتوح صفحہ 170 پر رقم طراز ہیں کہ عمر فاروقؓ نے فحل میں مسلمانوں کی فتح کا مژدہ پا کر یہ خط بھیجا۔

"اس فتح کی خبر سے بہت مسرت ہوئی اور خدا کا شکر ادا کیا۔ مناسب ہے کہ کچھ عرصہ مفتوحہ سرزمین میں قیام کرو اور لشکر کو آرام پہنچاؤ، اس وقت تک اگلی فوجی مہم موقوف رکھو جب تک سعد بن ابی وقاص عراق جا کر فارسی فوجوں کو ٹھکانے نہ لگائیں، **ان شاء اللہ ولا حول ولا قوہ الا باللہ العلی العظیم**۔ خدائے بزرگ و برتر کی مدد کے بغیر کسی کام کا انجام دینا انسان کے بس سے باہر ہے"۔

Marfat.com

○

ابو عبیدہ بن جراح کے نام

خط

حمص کی فتح کے بعد "تمہارا خط ملا جس میں تم نے تلقین کی ہے کہ میں خدا کا شکر ادا کروں ان علاقوں کے لئے جو اس نے ہمارے لئے مسخر کئے' ان قلعوں----- کے لئے جو اس نے ہمارے لئے فتح کئے' ان شہروں کے لئے جن پر اس نے ہمیں قبضہ دلایا اور ان عنایتوں کے لئے جو اس نے ہم پر اور تم پر کیں۔ میں اس کا بہت شکرگزار ہوں۔ تم نے لکھا ہے کہ شاہ روم کے اس علاقہ کی طرف جہاں وہ اور اس کا لشکر ہے' رسالے روانہ کر دیئے ہیں' میری رائے ہے کہ تم ایسا نہ کرو' سب رسالے واپس بلا لو۔ اور (حمص میں) ٹھہرے رہو' یہاں تک کہ یہ سال گزر جائے اور ہم اگلی کاروائی کے بارے میں سوچ سمجھ لیں۔ خدائے بزرگ و مہربان سے اپنے تمام معاملات میں مدد کا طالب ہوں۔" (فتوح الشام ازدی ص)

○

ابو عبیدہ بن جراح کے نام

خط جبلہ بن ایہم نو مسلم بادشاہ کے بارے میں

فتوح الشام واقدی کے راویوں کا بیان ہے کہ جب ابو عبیدہؓ فتح دمشق کے بعد حمص کی طرف بڑھے تو یہ خط ان کو بعلبک کے قریب جو دمشق سے تین دن کی راہ پر شمال میں تھا موصول ہوا:

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عبد اللہ امیرالمومنین کی طرف سے امین الامتہ (ابوعبیدہ کا لقب) کو سلام

Marfat.com

علیک۔ میں اس آقا کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں۔ خدا کے حکم اور منشا کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ اور جو لوح محفوظ میں کافر لکھ دیا گیا ہے اس کو ایمان نصیب نہیں ہو سکتا۔ تم کو معلوم ہو کہ جبلہ بن ایہم غسانی (یہ عیسائی قبائل کا آخری غسانی بادشاہ تھا۔ جس طرح حیرہ کے لخمی بادشاہ' شہنشاہ ایران کے ماتحت تھے۔ اسی طرح عرب' شام سرحد کے غسانی رئیس قیصر روم کے دستِ نگر تھے) اپنے چچا زاد ساتھیوں اور خاندانی اکابر کے ساتھ ہمارے پاس (مدینہ) آیا۔ میں نے اس کی آؤ بھگت کی۔ سب نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ ان کے اسلام سے مجھے خوشی ہوئی۔ کیوں کہ ان کے ذریعے اللہ نے اسلام اور مسلمانوں کو قوت عطا کی۔ مگر پردہ غیب میں جو چھپا تھا اس کا حال مجھے معلوم نہ تھا۔ ہم حج کے لئے (مدینہ سے) مکہ گئے۔ جبلہ نے بیت الحرام کا سات دن تک طواف کیا۔ دوران طواف میں اس کا ازار ایک فزاری عرب کے پیر تلے آگیا۔ اور ازار بند کھل کر کندھے پر سے گر پڑا۔ جبلہ نے تیکھی نظر سے فزاری کو دیکھا اور کہا تیرا برا ہو تو نے خدا کے گھر میں مجھ کو ننگا کر دیا۔ فزاری نے کہا۔ خدا کی قسم میں نے قصداً" ایسا نہیں کیا۔ اس کے باوجود جبلہ نے اس زور سے اسے تھپڑ مارا۔ کہ اس کی ناک زخمی ہو گئی۔ اور اس کے اگلے چار دانت ٹوٹ گئے۔

فزاری میرے پاس فریاد لے کر آیا۔ میں نے جبلہ کو بلوایا اور کہا " تم نے فزاری بھائی کو کیوں تھپڑ مارا۔ اور اس کے اگلے چار دانت کیوں توڑے۔ اور اس کی ناک کیوں زخمی کی" جبلہ نے کہا "اس نے پیر کے نیچے میری ازار بند دبا کر کھول دی۔ خدا کی قسم اگر

Marfat.com

بیت اللہ کی حرمت کا خیال نہ ہوتا تو اس کو مار ہی ڈالتا" میں نے کہا "تم نے جرم کا اقبال کیا ہے اب یا تو وہ تمہیں معاف کردے یا میں اس کا تم سے قصاص لوں گا" جبلہ بولا "مجھ سے قصاص لیا جائے گا۔ حالانکہ میں بادشاہ ہوں اور وہ ایک معمولی عرب" میں نے کہا "تم دونوں مسلمان ہو تم صرف اچھی سیرت سے اس پر فوقیت پا سکتے ہو اس پر جبلہ نے مجھ سے اگلے دن تک کی مہلت مانگی۔ میں نے مہلت کے لئے فزاری سے پوچھا تو وہ تیار ہوگیا۔ جب رات ہوئی تو جبلہ اپنے چچا زاد بھائیوں کے ساتھ اونٹوں پر سوار ہو کر شام کی طرف کلب الطاغیہ (قیصر روم) کے پاس بھاگ نکلا۔ مجھے امید ہے کہ خدا نے چاہا تو وہ تمہارے ہاتھ لگے گا۔ حمص فتح کر کے ٹھہر جانا آگے پیش قدمی نہ کرنا۔ اگر حمص کے باشندے صلح کرلیں تو فبہا۔ ورنہ ان سے لڑنا اور اپنے جاسوس الطاغیہ (قیصر کے ہیڈ کواٹر) بھیجنا اور شام کے نصرانی عربوں سے چوکنا رہنا۔ والسلام عیلک و علی جمیع المسلمین۔"

○

ابو عبیدہؓ بن جراح کے نام

خط

(جنگ یرموک کے سلسلہ میں)

(خط کا پس منظر) رجب 15 میں حمص پر مسلمانوں کی فتح کے بعد قیصرِ روم نے ان کو ملک سے نکالنے کی ایک آخری شاندار کوشش کی جو جنگ یرموک کے نام سے مشہور ہے۔ اس جنگ میں مسلمان شکست سے بال بال بچے' اس میں ان کی مجموعی تعداد تینتالیس ہزار اور رومیوں کی چار لاکھ بتائی گئی ہے یعنی دونوں میں ایک اور نو کی

Marfat.com

نسبت تھی۔ سپہ سالار ابو عبیدہ نے مرکز کو لکھا:

ہمارے جاسوسوں نے خبر دی ہے کہ انطاکیہ (قیصر کے ہیڈ کوارٹر) میں ہرقل نے اپنی قلمرو کے تمام صوبوں سے لشکر بلائے ہیں اور ایک بہت بڑی فوج ہر قسم کے سامان سے لیس جمع کی ہے۔ ایسی فوج آج تک بڑے بڑے بادشاہ کبھی فراہم نہ کر سکے اور وہ جلد ہم پر حملہ آور ہونے والا ہے' ہم نے یہ خبر پا کر صورت حال کا جائزہ لیا اور طے کیا کہ حمص چھوڑ دیا جائے اس میں شک نہیں کہ حمص کا قلعہ مستحکم ہے مگر یہاں کے ذمی باشندوں پر ہم کو اعتماد نہ تھا' اس کے علاوہ ہمارا لشکر اور وسائل ایسے نہ تھے کہ غنیم سے ٹکر لیتے' بنا برین ہم اہل و عیال کے ساتھ دمشق آگئے ہیں اور آپ سے مدد کے طالب ہیں۔ (فتوح اعثم و فتوح الشام ازدی ص 138)

عمر فاروقؓ نے جواب دیا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے ابو عبیدہؓ بن جراح' ان کے مہاجر' انصار اور تابعی ساتھیوں نیز دوسرے مجاہدوں کو سلام علیک۔ میں اس معبود کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ مجھے معلوم ہوا کہ تم حمص چھوڑ کے دمشق روانہ ہوگئے ہو اور تم وہ سرزمین جو خدا نے تمہیں عنایت کی تھی دشمن کے لئے چھوڑ کر چلے آئے ہو۔ مجھے تمہاری یہ بات پسند نہ آئی اور میں نے تمہارے سفیر سے پوچھا۔ آیا یہ کام سب کی رائے سے ہوا تو اس نے اس کی تصدیق کی اور کہا کہ فوج کے اعیان اور ارباب دانش بلکہ ساری فوج کی رائے سے یہ قدم اٹھایا گیا تب میں نے محسوس کیا کہ جس

Marfat.com

کام میں اللہ عزوجل تم سب کو متفق الرائے کر دے اس میں ضرور دنیا اور آخرت کی بہتری اور بھلائی مضمر ہوگی اس احساس نے میری ناپسندیدگی اور ناراضگی کم کر دی۔ تمہارے ایلچی نے رسد مانگی ہے۔ (اطمینان رکھو) میرا یہ خط وصول ہونے سے پہلے تمہارے پاس رسد پہنچ جائے گی۔ انشاء اللہ لیکن تم کو یہ بات یاد رہے کہ (رسول اللہ کے عہد میں) ہم دشمن کی بڑی فوج کو اپنی بڑی فوج سے شکست نہیں دیتے تھے' اور نہ خدا ہماری بڑی فوج کی وجہ سے ہم پر فتح نازل کرتا تھا بلکہ اکثر خدا دشمن کی بڑی فوج کو اس کے بل بوتے پر چھوڑ کر الگ ہو جاتا تھا جس کے زیر اثر وہ کمزور ہو جاتی اور شکست کھاتی اور اس کی زیادہ تعداد اس کو کچھ فائدہ نہ پہنچاتی .... دعا ہے کہ خدا اپنے اور تمہارے مشرک دشمن پر تم کو فتح عطا کرے اور اس پر تباہی اور عذاب نازل کرے۔ والسلام علیکم" (فتوح الشام ازدی ص 141' اس سے ملتا جلتا نسخہ فتوح اعثم نے بھی نقل کیا ہے ص 228' 229)

○

ابو عبیدہ رضؓ بن جراح کے نام

فرمان

مورخ ابن اسحاق (م 150) نے خالد بن ولیدؓ کی معذولی کا ایک فوری سبب بھی بیان کیا ہے اور وہ یہ کہ خالدؓ نے عمر فاروقؓ کی شان میں غالباً" کچھ نا مناسب یا الزام بھرے الفاظ (جن کی تصریح نہیں کی گئی) کہے تھے۔ جن کو سن کر عمر فاروقؓ بہت برہم ہوئے۔ اور ابو عبیدہ کو یہ فرمان بھیجا۔

"اگر خالد اس بات کا اقرار کریں کہ انہوں نے میری بابت جھوٹی

Marfat.com

باتیں کہی ہیں تب تو وہ اپنے عہدہ پر بحال رہیں گے ورنہ وہ معذول ہیں اور تم سپہ سالار' تم ان کا عمامہ اتار لینا اور ان کی آدھی دولت ضبط کرلینا۔"

خالدؓ نے مطلوبہ اقرار نہیں کیا۔ اس لئے معذول کردیئے گئے اور مدینہ چلے آئے۔

○

ابو عبیدہؓ بن جراح کے نام

خط

(خط کا پس منظر) نامہ بر حضرت عمر فاروقؓ کا فرمان لے کر حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت خالد بنؓ ولید دمشق کے دو کمانڈروں کے تعاقب میں نکلے ہوئے تھے جب وہ واپس آئے تو ابوعبیدہؓ نے انہیں حضرت عمرؓ کا فرمان بسلسلہ معذولی اور وفات حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں کچھ نہ بتایا۔

حضرت خالدؓ کو یہی علم تھا کہ حضرت ابوبکرؓ بقید حیات اور امیرالمسلمین ہیں اس لئے انہوں نے حسب دستور فتوحات اور مال غنیمت کے بارے میں لکھ بھیجا۔ جب حضرت عمرؓ کو حضرت خالدؓ کا یہ خط ملا تو انہیں حیرت بھی ہوئی اور غصہ بھی آیا۔ لیکن قاصد نے بات کرکے آپ کا غصہ ٹھنڈا کردیا اس نے کہا کہ ابوعبیدہؓ نے ابوبکر صدیق کی وفات اور خالد کی معذولی کو مخفی رکھا ہوگا۔ اس لئے خالدؓ نے حسب سابق خط لکھ دیا۔ پھر اس کے بعد حضرت عمرؓ نے لوگوں کے ایک مجمع میں فرمایا۔

"چونکہ خالد شعراً نواز اور ناموری کی خاطر فضول خرچ واقع ہوئے ہیں۔ میں ان کو معزول کرکے ابوعبیدہؓ بن جراح کو جو بڑے کھرے اور معتدل سیرت ہیں سالار بنانا چاہتا ہوں"

اس کے بعد آپ نے ابوعبیدہؓ بن جراح کو لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' عبداللہ عمر امیرالمومنین کی طرف سے

Marfat.com

ابو عبیدہ ؓ بن عامر بن جراح کو سلام علیک۔ میں اس خدا کا سپاس گزار ہوں۔ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں۔ میں نے تم کو مسلمانوں کا سالار اعلیٰ مقرر کیا ہے۔ اس عہدہ کو لینے سے نہ شرماؤ۔ خدا حق بات سے کبھی نہیں شرماتا۔ تم کو خدا سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ وہ خدا جو ہمیشہ رہے گا۔ جس کے سوا ہر شے فانی ہے۔ جس نے تم کو کفر کی گمراہی سے نکال کر ایمان کے اجالے میں لا کھڑا کیا ہے۔ میں نے تم کو خالد کے لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا ہے۔ لشکر اپنی نگرانی میں لے لو۔ اور لشکر کی کمان سے خالد کو برطرف کر دو۔ مسلمانوں کو غنیمت کی توقع میں جان جوکھوں میں نہ ڈالو۔ کیوں کہ فتح امید سے نہیں یقین محکم اور خدا پر اعتماد سے حاصل ہوتی ہے۔ خبردار! اپنے کسی فعل یا کارگزاری سے مسلمانوں کو خطرہ یا ہلاکت میں نہ ڈالنا۔ دنیا سے آنکھیں بند کر لو اور اس کی طرف سے دل کو ہٹاؤ۔ ایسے کام نہ کرنا جن کی پاداش میں ہلاک ہو جاؤ۔ جس طرح پچھلی قومیں ہلاک ہوتی ہیں تم نے ان کی تباہی دیکھ لی ہے۔ اور ان کے باطنی امراض سے واقف ہو۔ تمہارے اور حیات بعد الممات کے درمیان ایک ہلکا سا پردہ ہے۔ تمہارے سلف آخرت کی طرف کوچ کر چکے اور تم گویا اس بے رونق دنیا سے کوچ کے منتظر ہو۔ سب سے بڑا ہوش مند وہ ہے جس کا زادِ راہ خوفِ خدا ہو۔ جس قدر ممکن ہو مسلمانوں کی دیکھ بھال کرتے رہو۔ جو اور گیہوں جو دمشق کی فتح پر تمہارے ہاتھ آیا۔ اور جس کے بارے میں تم سب جھگڑے تو وہ مسلمانوں کا حق ہے اس کے علاوہ جو سونا چاندی ملا۔ اس میں سے خمس (مرکزی حصہ) نکال کر

Marfat.com

باقی آپس میں بانٹ لو۔ باقی رہا تمہارا اور خالد کا صلح اور جنگ کے بارے میں اختلاف تو اس باب میں تمہارا حق ناطق ہے۔ کیوں کہ تم سپہ سالار ہو۔ (اور اگر صلح اس شرط پر ہوئی جو کہ جو اور گیہوں اہل دمشق کی ملک رہے گا تو اس کو ان کے حوالے کر دو) (خالد نے بڑی غلطی کی کہ مرج دیباج میں دشمن پر تاخت کر کے مسلمانوں کو خطرہ میں ڈالا۔ اور ان کی جان کی بازی لگائی) خالدؓ سے بڑی کوتاہی ہوئی کہ انہوں نے ہرقل کی لڑکی کو پکڑا۔ اور پھر بلا فدیہ اس کے باپ کو لوٹا دیا۔ وہ زر مخلصی کے طور پر بڑی رقم وصول کر سکتے تھے۔ جو غریب مسلمانوں کے کام آتی۔ (فتوح الشام واقدی)

○

ابو عبیدہؓ بن جراح کے خط کے جواب میں

(خط کا پس منظر) حضرت عمر فاروق نے ابوعبیدہؓ بن جراح سے فوجی افسران (خالدؓ، یزید بنؓ سفیان، شرجیلؓ بن حسنہ اور عمروؓ بن عاص) کے حالات اور مسلمانوں کے ساتھ ان کے طرزِ عمل اور عام چال ڈھال کا حال معلوم کیا۔

ابوعبیدہؓ نے فرداً فرداً سب کی تعریف کی۔ اور یرفا (حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام) جب واپس جانے لگے تو ابوعبیدہؓ نے اپنا اور اپنے ہم نفس معاذؓ بن جبل کا مشترکہ خط حضرت عمرؓ کے نام روانہ کیا۔ (یرفا ہی حضرت عمرؓ فاروق کا خط لے کر آئے تھے)۔ حضرت ابوعبیدہؓ اور معاذؓ نے جو خط روانہ کیا تھا اس کے جواب میں حضرت عمر فاروقؓ نے ذیل کا خط بھیجا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے ابوعبیدہؓ بن جراح اور معاذ بنؓ جبل کو سلام علیک

میں اس خدا کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں تم دونوں کو خوفِ خدا کی تلقین کرتا ہوں۔ خوفِ خدا،

Marfat.com

جس سے مالک کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ جس میں تمہاری خوش نصیبی مضمر ہے۔ اور جس کو ارباب ہوش اپنے لئے نسخہ کیمیا (لفظی ترجمہ غنیمت) تصور کرتے ہیں۔ تمہارا خط موصول ہوا۔ تم نے لکھا ہے کہ خلافت سے پہلے اصلاح نفس کی آپ کو لگن تھی۔ یہ تم نے کیسے جانا؟ تمہارے الفاظ سے ستائش کی بو آتی ہے تم نے لکھا ہے کہ میں مسلمانوں کا حاکم اعلیٰ ہوگیا ہوں۔ اور اب بڑے چھوٹے دشمن دوست' قوی' ضعیف سب میرے سامنے بیٹھتے ہیں اور سب کے لئے میری میزان عدل میں حصہ ہے تم نے لکھا ہے ذرا دھیان رہے۔

عمرؓ انصاف کے وقت تم ان کے ساتھ کیسا سلوک کرتے رہے ہو؟ بلاشبہ اس وقت اگر خدا کی مدد اور رہنمائی عمر کے شامل حال نہ ہو تو وہ انصاف کا حق ادا نہ کر سکے۔ تم نے مجھے ایک آنے والے دن سے ڈرایا ہے جس کو شب و روز کی گردش لا کر رہے گی یہ گردش ہر نئے کو پرانا' ہر بعید کو قریب کر دیتی ہے۔ اور ہر موعود کو لے آتی ہے اس کی بدولت ایک دن قیامت آ جائے گی۔ جب سارے راز کھل جائیں گے اور چھپی برائیاں ظاہر کر دی جائیں گی۔ جب ایک "سلطان قاہر" کے دبدبہ کے سامنے چہرے ذلیل و خوار ہوں گے۔ اور لوگ عاجزی سے اس کے حضور کھڑے فیصلے کے منتظر ہوں گے۔ سزا سے ہراساں اور رحمت کے امیدوار' تم لکھتے ہو کہ ہم نے سنا ہے اس قوم میں ایسے لوگ ہوں گے جو بظاہر دوست لیکن باطن میں دشمن ہوں گے (میرا خیال ہے) ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ یہ منافقت قیامت کے قریب رونما ہوگی۔ جب دنیوی نقصان کے خوف یا دنیوی فائدہ کی خواہش سے لوگ سرگرم

Marfat.com

عمل ہوا کریں گے۔ (تم نے اس بات کی خدا سے پناہ مانگی ہے کہ میں اس خط کا وہ مطلب لوں جس کا تم نے ارادہ نہ کیا ہو کیوں کہ تم نے اس کو خیر اندیشی کے جذبہ سے لکھا ہے تم نے یہ سچ کہا ہے تم مجھے خط لکھتے رہا کرو۔ میں تم سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ والسلام)

(مولف لکھتا ہے کہ بریکٹ () والا حصہ فتوح الشام میں اس کے غیر مطبوعہ نسخہ کا ایک ورق کم ہونے کے باعث نہیں ہے۔ میں نے اس کو "حلیقہ الاولیاء سے لیا ہے)

○

قیصرِ روم ہرقل کے نام خط

عبداللہؓ بن حذیفہ کی رہائی کے سلسلہ میں

فتح انطاکیہ کے بعد ابوعبیدہؓ نے باز نطینی سرحدوں (دروب) کی طرف متعدد رسالے بھیجے جنھوں نے رومیوں کو کافی نقصان پہنچایا اور بہت سا مال غنیمت بھی حاصل کیا' لیکن ان کے ایک فوجی افسر عبداللہ بن حذافہ کو جو بدری صحابی تھے' رومیوں نے پکڑ لیا۔ گرفتاری کی خبر حضرت عمرؓ کو کی گئی تو ان کو بہت صدمہ ہوا اور انھوں نے قیصر روم کو یہ مراسلہ بھیجا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حمد ہے اس رب العالمین خدا کی جس کے نہ بیوی ہے نہ بچہ۔ خدا کی برکتیں ہوں اس کے نبی اور پیغمبر محمد علیہ السلام پر۔ عمر بن خطاب امیرالمومنین کی طرف سے' میرا یہ

Marfat.com

خط پا کر اس قیدی کو لوٹا دو جو تمہارے قبضہ میں ہے اور جس کا نام عبداللہ بن حذافہ ہے اگر تم نے ایسا کیا تو امید ہے ہدایت پاؤ گے ورنہ میں جوانوں کی ایک فوج بھیجوں گا۔ جوان' جن کو تجارت یا دنیا کے دھندے خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتے۔ والسلام علے من اتبع الھدی

○

قیصر روم کے نام خط

خط کا پس منظر۔ قیصر روم نے عمر فاروق کو لکھا کہ میرے سفیر جب اپ سے مل کر لوٹے تو انھوں نے بتایا کہ آپ کے ملک میں ایک نرالا درخت ہوتا ہے۔ اس میں گدھے کے کان (کی طرح پتے) نکلتے ہیں۔ پھر موتیوں کی طرح سفید گچھے نمودار ہوتے ہیں' پھر گچھے زمرد کی طرح سبز ہو جاتے ہیں' پھر یاقوت کی طرح سرخ' پھر پک کر لذیذ ترین فالودہ کا مقابلہ کرتے ہیں' پھر خشک ہو کر مقیم کے لئے آڑے وقت غذا کا کام دیتے ہیں اور مسافر کے لئے زادِ راہ کا۔ اگر میرے سفیر سچے ہیں تو ہو نہ ہو یہ جنت کا درخت ہے۔ عمر فاروق نے جواب دیا۔

"عبداللہ عمر امیرالمومنین کی طرف سے قیصر روم کو تمہارے سفیروں نے سچ کہا' یہ درخت ہمارے ہاں ہوتا ہے اور یہ وہی درخت ہے جسے خدا نے مریمؑ پر اگایا تھا جب ان کے پیٹ میں عیسیٰؑ تھے۔ اللہ سے ڈرو اور خدا کے مقابلہ میں عیسیٰؑ کو معبود نہ بناؤ۔ بلاشبہ اللہ کی نظر میں عیسیٰ ویسے ہی ہیں جیسے آدمؑ جن کو مٹی سے پیدا کیا تھا۔ **فان مثل عیسی عنداللہ کمثل ادم خلقہ من تراب**" (قرآن کریم)

○

Marfat.com

ابو عبیدہ بن جراح کے نام

"بحمد اللہ تمہارے پاس اتنی فوج ہے کہ دمشق کا محاصرہ نجوبی کر سکتے ہو۔ یہ خط پڑھ کر افسران فوج کو جمع کرو۔ اور ان کے سامنے ساتھ والا خط پڑھ کر سناؤ۔ تاکہ ان کو تمہاری سپہ سالاری اور خالدؓ کی معزولی کا علم ہو۔ اور وہ ان کی بجائے تمہارے حکم کی تعمیل کریں۔ جن لوگوں کی تم کو ضرورت نہ ہو ان کو میرے پاس بھیج دو۔ اور جن جن کے بغیر تمہارا کام نہ چلتا ہو ان کی اپنے پاس رکھو۔ خالدؓ ایسے لوگوں میں ہیں جن کے بغیر تمہارا گزارا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ان کو ساتھ رکھو۔"

○

مکالمات

(بسلسلہ معزولی خالدؓ بن ولید)

عمرؓ فاروق "اے مومنو! تم نے بار خلافت میرے کاندھوں پر ڈالا ہے۔ تو مجھے خدمت کرنے کا بھی موقعہ دو۔ میں خود کو ایک چرواہا تصور کرتا ہوں۔ چرواہے کی غفلت نقصان دہ ہوتی ہے مجھے احساس ہے کہ اگر خدا نخواستہ مجھ سے غفلت یا کوئی فروگذاشت ہوئی تو روز قیامت مجھ سے مواخذہ کیا جائے گا۔

ایک مسلمان' "بے شک بے شک"

خلیفہ ... "مجھے احساسِ فرض ہے۔ اور یہ ہر شخص کو ہونا چاہئے لیکن ہر شخص کی افتاد طبع مختلف ہوتی ہے۔ اور وہ انتظام اور کام وغیرہ اپنی سمجھ کے مطابق کرتا ہے"

ایک آواز۔ "لاریب"

خلیفہ۔ "خلیفہ اول کو خالدؓ پر کلی اعتماد تھا۔ لہٰذا انہوں نے اسے امیر لشکر بنایا۔ لیکن میری آنکھوں نے جو کچھ دیکھا اور سمجھا ہے اس کے مطابق میں نے کاروائی کی۔ میں ابو عبیدہؓ سے مطمئن ہوں۔ اس لئے ان کو سپہ سالاری کا منصب دیا ہے۔"

اس پر معترض خاموش ہو گئے۔ صحابہ کرام نے بھی خلیفہ کی اس بات سے اتفاق کر لیا۔

Marfat.com

○

ابو عبیدہؓ بن جراح کے نام

خط

(خالدؓ بن ولید کی معزولی کا پس منظر اور دیگر امور) حضرت عمرؓ فاروق کو خالدؓ بن ولید سے کئی شکایتیں تھیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ذاتی پرخاش تھی۔ ایک شکایت یہ تھی کہ خالدؓ نے مشہور عرب سردار مالک بن نویرہ کو جن کا اسلام ان کی نظر میں مشتبہ تھا تل کروایا تھا۔ اور ان کی بیوی سے شادی کر لی تھی۔ جبکہ ثقہ شاہد مالک کے مسلمان ونے کے معترف تھے۔

ری شکایت یہ تھی کہ ان کی تلوار بہت بے باک ہے اور وہ صلح جو کم ہیں۔ جنگجو یادہ

ری شکایت ان کی غیر معمولی داد و دہش سے تھی اور چوتھی اس بات سے کہ وہ رکاری روپیہ کے خرچ اور مالِ غنیمت کے حساب کتاب میں غیر محتاط ہیں اور خلیفہ کی جازت سے بے نیاز ہو کر اپنے نیاز مندوں اور قصیدہ خوانوں کو نوازتے رہتے ہیں۔

نرت عمرؓ کو یہ بات بھی ناگوارہ تھی۔ کہ خالدؓ جو 7ء میں مسلمان ہوئے اور جن کی ثیت نو مسلم کی سی تھی۔ ابو عبیدہؓ سے بلند مقام رکھیں۔ ابو عبیدہؓ بن جراح جو اسلام ے اولین جانثاروں میں تھے اسلام کی بنیاد استوار کرنے میں جن کی خدمات شاندار یں اور جو عادات و اطوار میں بھی متعدل تھے اور جن کی بے لوث زندگی سے حضرت رفاروقؓ بڑے متاثر تھے۔

نرت عمرؓ سرکاری امور میں خلیفہ اول حضرت ابوبکرؓ کے دست راست تھے۔ لیکن وہ نرت خالدؓ بن ولید کی سپہ سالاری کو پسند نہیں فرماتے تھے لہٰذا جب وہ حضرت ابوبکر دیقؓ کی وفات کے بعد خلیفۃ المسلمین ہوئے تو انہوں نے سب سے پہلے جو خطوط نرت ابو عبیدہؓ بن جرح کو لکھے ان میں واضح طور پر خلیفہ اول کی وفات کے ساتھ

Marfat.com

ساتھ خالدؓ بن ولید کی معزولی اور ان کی بطور سپہ سالاری کی تقرری کے احکام پا
جاتے ہیں۔ مختلف مورخین میں مختلف انداز میں ان خطوط کو تحریر کیا ہے کسی
تفصیلا" لکھا ہے اور کسی نے مختصر۔ گو نفسِ مضمون کا مطلب ایک ہی ہے لیکن الف
میں ردو بدل ضرور پایا جاتا ہے۔ اولین دور کے مورخین کے اس بارے میں اختلاف
پایا جاتا ہے کہ حضرت خالدؓ کی معزولی کا فرمان حضرت ابوعبیدہؓ کو کہاں اور کب ملا ا
اس خط کا نفس مضمون کیا تھا۔

مشہور مورخ مدائنی نے جو خط اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے وہ اس کے بارے میں ک
ہیں کہ یہ خط جو سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے خلیفہ ہو جانے کے بعد لکھا تھا پ
سرکاری مراسلہ تھا۔

حضرت عمر فاروقؓ نے ابو عبیدہؓ کو لکھا۔

"میں تم کو اس خدا سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اور جس کے سوا ہر شے فانی ہے جس نے ہمیں گمراہی سے نکال کر سیدھا راستہ دکھایا۔ اور (کفر کے) اندھیرے سے ہٹا کر (دین کی) روشنی میں لا کھڑا کیا۔ میں تم کو خالدؓ بن ولید کے لشکر کا سپہ سالار مقرر کرتا ہوں۔ مسلمانوں کی بہبودی اور سربراہ کاری میں لگ جاؤ جو تمہارے اوپر بحیثیت امیر کے عائد ہوتی ہے غنیمت کی امید میں ان کو جان جوکھوں کی کسی مہم پر نہ بھیجو۔ اور کسی جگہ ٹھہرانے سے قبل وہاں کے مقامی حالات اور راستہ سے واقفیت حاصل کرو۔

جب کہیں رسالہ بھیجو تو اس بات کا خیال رکھو کہ اس میں شرکت کرنے والوں کی تعداد کافی ہو تمہارا کوئی فعل یا فوجی کارگزاری ایسی نہ ہو جس سے مسلمان تباہ ہوں۔ خدا نے تم کو میرا ماتحت بنا کر تمہاری آزمائش کی ہے اور مجھے تمہارا حاکم بنا کر میں تاکید کرتا

Marfat.com

ہوں کہ دنیا کے ٹھاٹ باٹ سے اپنی نظر ہٹائے رکھو۔ اور دنیا کی محبت دل میں نہ آنے دو۔ خبردار! کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کی محبت تم کو ہلاک کر دے جس طرح پچھلی قوموں کو ہلاک کیا تم نے ان کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے (مسلمانوں کو دمشق فتح کرنے کے لئے بھیجو)

○

ابو عبیدہؓ بن جراح کے نام

خط

ط کا پس منظر۔ 17ھ میں خالد بن ولیدؓ نے ابو عبیدہؓ کے ایما پر شام و روم کے سرحدی روں (وزدب) پر حملہ کیا۔ اس حملہ میں مسلمانوں کے ہاتھ بہت زیادہ دولت آئی اور س کی خبر ہر طرف پھیل گئی جب خالدؓ اپنے ہیڈ کوارٹر (قنسرین) واپس آئے تو دور دور سے حاجتمند ان کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں یمن کے ایک با اثر قبائلی سردار اشعث بن قیس بھی تھے۔ خالد نے ان کو دس ہزار درہم (تقریباً" سوا پانچ ہزار روپے) کا عطیہ دیا۔ خالد کی داد و دہش کی خبریں حضرت عمرؓ کو پہنچیں تو وہ برہم ہوئے اور ابو عبیدہ کو لکھا:

"میرا خط پڑھ کر خالد بن ولیدؓ کو قنسرین سے (اپنے ہیڈ کوارٹر حمص) طلب کرو اور ایک عام جلسہ بلاؤ جس میں سارا لشکر شریک ہو، پھر خالد کو مجمع میں کھڑا کر کے پوچھو کہ وہ دس ہزار درہم جو تم نے اشعث کو دیئے کہاں سے دیئے اگر وہ جواب دینے میں پس و پیش کریں تو ان کی ٹوپی اتار لینا اور عمامہ سے ان کی گردن باندھنا اور اس وقت تک نہ چھوڑنا جب تک وہ بتا نہ دیں کہ رقم کہاں سے آئی اگر وہ کہیں کہ اشعث کو روپیہ مال غنیمت سے دیا، تو یہ

Marfat.com

خیانت کا اعتراف ہوگا اور تم بے درنگ ان سے یہ رقم وصول کر کے سرکاری روپے میں جمع کر دینا اور اگر وہ کہیں کہ یہ رقم میں نے اپنے ذاتی روپے سے دی تو یہ اقرار فضول خرچی ہے اور فضول خرچ اللہ کو ناپسند ہیں **ان اللہ لایحب المسرفین** (قرآن کریم) تم ان کو میرے پاس بھیج دینا تاکہ میں ان کو فضول خرچی کا مزہ چکھاؤں۔"

○

(مذکورہ خط کے بارے میں ناسخ التواریخ کے مصنف محمد تقی نے ذیل کے الفاظ میں ذکر کیا۔)

عمر فاروقؓ نے ابو عبیدہؓ کو لکھا کہ "خالدؓ کی ٹوپی اتاریں اور عمامہ سے ان کو باندھیں' اور دریافت کریں کہ اشعث بن قیس کو عطیہ ذاتی روپے سے دیا یا سرکاری روپیہ سے اگر ذاتی روپے سے دیا تو فضول خرچی کی اور دوسروں کے لئے بری مثال قائم کی اور اگر سرکاری روپیہ سے دیا تو خیانت کے مرتکب ہوئے نیز یہ کہ تحقیق سے جو بات بھی ثابت ہو بہرحال خالد کو فوجی منصب سے معزول کیا جائے"

خالد بن ولیدؓ کی معزولی کا پس منظر

ابو عبیدہؓ نے خالدؓ کو اپنے ہیڈ کوارٹر (حمص) بلایا' پھر مجمع عام میں عمر فاروق کے ایلچی نے خالدؓ سے پوچھا کہ اشعث کو عطیہ ذاتی روپے سے دیا تھا یا سرکاری روپے سے۔ خالدؓ بالکل خاموش رہے اور ایلچی کے اصرار کے باوجود مہر سکوت نہ توڑی۔ ابو عبیدہؓ جو خالدؓ کے حربی کمالات کے بڑے قدردان تھے اور طبعاً "مرنجان مرنج' چپکے

Marfat.com

بیٹھے یہ رسوا کن تماشا دیکھتے اور دل میں کڑھتے وہے۔ وہ خالدؓ سے احتجاج نہ کر سکے کہ خاموش کیوں ہو' ایلچی کے سوال کا جواب کیوں نہیں دیتے! رسول اللہ کے موذن بلالؓ موجود تھے' سن رسیدہ' صاف گو اور بے دھڑک آدمی تھے' انھوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ امیرالمومنین کا ایسا حکم ہے' پھر خالدؓ کی ٹوپی اتار لی اور عمامہ سے ان کو باندھا اور وہی سوال کیا جس کا اوپر ذکر ہوا۔ خالدؓ نے کہا میں نے ذاتی روپے سے عطیہ دیا تھا۔ بلالؓ نے ٹوپی اڑھا دی' عمامہ کھول دیا اور معذرت کی۔ ابوعبیدہؓ خالدؓ کی دل آزاری کے خیال سے نہ کہہ سکے کہ خالد تم کو معزول کر دیا گیا ہے" اس کے بعد عمر فاروق نے "خالدؓ کو مدینہ طلب کیا۔ خالدؓ ابوعبیدہؓ کے ہیڈا کوارٹر سے اپنے ہیڈ کوارٹر قنسرین واپس ہوئے اور اپنی ماتحت فوج سے اس برتاؤ کی شکایت کی جو ان کے ساتھ مرکز کی طرف سے ہوا۔ ان سے رخصت ہو کر حمص آئے اور وہاں کے مسلمانوں سے الوداعی ملاقات کر کے مدینہ چلے گئے۔ مدینہ پہنچ کر عمر فاروق سے ملاقات ہوئی تو بولے "عمر' تم میرے ساتھ بدسلوکی سے پیش آئے ہو' میں مسلمانوں سے اس کی شکایت کر آیا ہوں"

عمر فاروقؓ نے پوچھا "یہ دولت تمھارے پاس کہاں سے آئی؟

خالدؓ نے جواب دیا "یہ ان حصوں پر مشتمل ہے جو مال غنیمت سے مجھے دیئے گئے' ساٹھ ہزار سے جو کچھ زیادہ ہو وہ آپ لے سکتے ہیں" خالدؓ کے سارے مال و متاع کا تخمینہ لگایا گیا تو اسی ہزار قیمت اٹھی۔ اس میں سے بیس ہزار حضرت عمرؓ نے لے کر بیت المال میں جمع کر دیئے۔ پھر خالدؓ سے کہا "خدا کی قسم میں تمھاری عزت کرتا ہوں اور دل سے تمھارا قدر دان ہوں' اب پھر کبھی تم کو ملامت کرنے کا موقع نہ دوں گا"

خالدؓ کی معزولی پر شام' عراق اور خاص طور پر مدینہ میں غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ ایک ایسے جنرل کی توہین آمیز برطرفی سے ہر طرف دل بے چین ہو گئے جس کا جھنڈا ہمیشہ اونچا رہا تھا اور جس نے اسلام کی سربلندی کے لئے بے مثال خدمت انجام دی تھی۔ عمرؓ فاروق کے لئے ضروری ہوگیا کہ اپنے اقدام کی پبلک کے سامنے صفائی پیش کریں چنانچہ یہ مراسلہ مرکزی شہروں کو بھیجا گیا:

Marfat.com

"میں نے خالدؓ کو خیانت یا عتاب کی بنا پر معزول نہیں کیا' بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ (ان کی داد و دہش اور فتوحات نے) لوگوں کو مفتوں کر لیا تھا' مجھے اندیشہ ہوا کہیں وہ (خدا کو چھوڑ کر) خالد پر اعتماد نہ کرنے لگیں اور ان کو مشکل کشا سمجھنے کی آزمائش میں نہ پڑ جائیں میں چاہتا ہوں کہ خالدؓ کی معزولی سے وہ جان لیں کہ مشکل کشا بس خدا ہے۔" (سیف بن عمر طبری 4/205' 205)

○

ایک خط ----- شراب نوشی کے بارے میں

ابو جندلؓ ضرار بن خطابؓ اور ابو ازورؓ کی شراب نوشی پر ابو عبیدہؓ بن جراح نے ان سے باز پرس کی تو ابو جندلؓ نے شراب کی اباحت پر یہ آیتیں پڑھیں۔

"مومن نکو کاروں پر کسی چیز کے کھانے سے گناہ نہیں ہوتا۔ اگر وہ خدا سے ڈرتے رہیں اور ایمان و عمل صالح پر قائم رہیں۔"

ابو عبیدہ نے اس واقعہ کی خبر کرتے ہوئے عمر فاروقؓ سے شکایت کی کہ ابو جندلؓ نے ان آیات کے ذریعے میرا منہ بند کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر عمر فاروقؓ نے ابو عبیدہ کو لکھا۔

"جس شیطان نے ابو جندل کی نظر میں یہ جرم خوش نما بنایا اس نے کٹ حجتی کو بھی خوش نما بنا کر ان کے سامنے پیش کیا۔ تم حد شراب لگاؤ۔"

○

Marfat.com

ابو عبیدہؓ بن جراح نے خلیفتہ المسلمین کے حکم پر تینوں پر حد قائم کر دی۔ جس پر حد کے نام سے تینوں بھڑکے۔ ابو ازور نے کہا: آج مہلت دیجیے' کل دشمن سے لڑنے جائیں گے' اگر مارے گئے تو ٹھیک ہے اور اگر میدان جنگ سے زندہ لوٹ آئیں تو حد لگا دینا۔ تینوں لڑنے نکلے ازورؓ شہید ہوئے' ضرارؓ اور ابو جندلؓ کے حد لگائی گئی۔ ابو جندل کی زبان سے یہ الفاظ سنے گئے۔ میں تو تباہ ہو گیا!" ابو عبیدہؓ نے مرکز کو اپنی رپورٹ میں ان الفاظ کا بھی ذکر کیا۔ عمر فاروق نے براہ راست ابو جندلؓ کو لکھا۔

"جس شیطان نے گناہ کو خوشنما بنا کر تمہارے سامنے پیش کیا' اسی نے توبہ کرنے سے بھی تم کو باز رکھا۔

○

ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام خط

خط کا پس منظر۔ واقدی فتوح الشام میں لکھتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ذیل کا خط شام اور مصر کی فتح کے بعد لکھا۔ مصر کی فتح اکثر عرب مورخوں کی رائے میں 21ھ یا اس کے بعد واقع ہوئی۔ اور جیسا کہ جمہور کا خیال ہے۔ ابو عبیدہؓ 18ھ کے طاعون عمواس میں وفات پا چکے تھے۔ اس لئے اس رائے کو نظر میں رکھتے ہوئے فتح مصر یا اس کے بعد ابو عبیدہ کا زندہ ہونا صراحتہ" محال ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے عامر بن جراح کو سلام علیک۔ اس معبود کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں۔ تم نے کفار کو قتل کرنے میں بڑی تن دہی سے کام لیا اور خدائے جبار کو خوش رکھنے کی پوری کوشش کی اور ایسے ایسے عمدہ کام کئے جن کا انعام روز جزا تم کو ملے گا۔ فرائض کی انجام دہی میں ہم نے کبھی تم کو تساہل کرتے نہیں دیکھا۔ تم اپنے نبی کے جادہ پر گامزن رہے' اور اسلام کی سربلندی کے لئے جیسا چاہیے جدوجہد کی۔ خدا تمہاری اور ہماری کوششوں کو قبول فرمائے اور ہماری اور

Marfat.com

تمہاری لغزشیں معاف کرے۔ میرا یہ خط پا کر عیاضؓ بن غنم کی سرکردگی میں ایک فوج ربیعہ اور بکر کے علاقہ (میسو پوٹامیہ) کو روانہ کرو۔ مجھے خدائے بزرگ و برتر سے امید ہے کہ وہ یہ سرزمین عیاضؓ بن غنم کے ہاتھوں فتح کرائے گا۔ میں عیاضؓ کو فہمائش کرتا ہوں کہ خدا سے ڈریں اور اس کی خوشنودی کے لئے ہر ممکن کوشش اور قربانی سے دریغ نہ کریں' جہاد کے معاملہ میں قطعا" کوتاہی نہ کریں اور سچے مجاہدوں کے نقش قدم پر چلتے رہیں اور خدا کے اس فرمان کو جو اس نے سید المرسلینؐ پر نازل فرمایا' سر آنکھوں پر رکھیں: "اے نبی کفار اور منافقوں سے جہاد کرو۔" **یاایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین** (قرآن کریم) **والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین و برکاتہ۔** (فتوح الشام واقدی 2/52-57)

○

عیاضؓ بن غنم کے نام ایک تفصیلی خط

...للہ عمر امیر المومنین کی طرف سے عیاض بن غنم کو سلام علیک۔ ہم نے ہمیشہ تمہیں ... مسلمانوں کے مصالح اور مہموں کی سربراہ کاری میں تن دہی سے مصروف عمل پایا ... اور تم ہمیشہ مسلمانوں کو عمل صالح کی ترغیب دیتے رہے ہو' تمہارے اسلاف کا بھی یہی ستودہ طریقہ تھا' تم کو دنیا میں نیک نامی اور عقبیٰ میں انعام ایزدی کی بشارت دیتا ہوں۔ تمہارا ظاہر و باطن جب اتنا اچھا ہے تو مجھے قوی امید ہے کہ انشاء اللہ دین و دنیا میں ہمیشہ کامراں رہو گے اور تمہارا ذکر خیر باقی رہے گا۔ رومی سرداروں نے جزیرہ میں جو بڑی فوجیں جمع کی ہیں ان کی اطلاع تم کو ہوئی ہو گی۔ میں چاہتا ہوں کہ ان سے مقابلہ کے لئے ایک فوج بھیجی جائے جو ان کو تتر بتر کر دے۔ اس فوج کا سالار بہادر' دانا' ماہر جنگ' اور خدا ترس آدمی ہونا چاہئے۔ اس معاملہ پر میں نے خود غور کیا اور ممتاز صحابہ سے مشورہ کیا' ہم سب کی متفقہ رائے ہے کہ اس مہم کو تمہارے سپرد کیا جائے' کیوں کہ کوئی دوسرا تم سے بہتر اس کو انجام نہیں دے سکتا۔

Marfat.com

ں خط کو پڑھ کر یزید بن ابی سفیان (کمانڈر ان چیف افواج شام) سے اس قدر فوج جو مہارے مقصد کے لئے کافی ہو لے لو اور جزیرہ کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ اپنا شعار " وف خدا" کو بناؤ اور اس مالک سے ڈرتے رہو جو تمہارے ظاہر و باطن کا حال ایک سا انتا ہے۔ تمہارے سامنے جو مسائل اور قضیئے آئیں ان کو قرآن کی رو سے طے کرو ور اگر قرآن میں ان کا حل نہ ملے تو سنت رسول اللہؐ اور ابوبکرؓ کی طرف رجوع کرو۔ شمن کی کثرت اور اپنی قلت سے دل تنگ نہ ہو' اسلامی فوج بہت سے معرکوں میں شمن سے کم رہی ہے لیکن فتح اسی کو نصیب ہوئی۔ تم نے سنا ہو گا کہ رسول اللہؐ نے نگ خندق کے موقع پر ہم سے کہا تھا کہ وہ دن دور نہیں جب خدا کسریٰ اور قیصر کے لک تمہارے ہاتھوں فتح کرائے گا اور ان کی دولت سے تم کو بہرہ ور کرے گا۔ تم نے یکھ لیا عیاضؓ کہ خدا نے رسولؐ اللہ کی پیش گوئی سچ کر دکھائی اور ہم کو کسریٰ اور قیصر کے ملکوں پر تصرف عطا کیا' کفار مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر و مغلوب ہوئے' سب نے ازی بالا دستی تسلیم کی اور جزیہ دینا منظور کیا' کافروں کا بادشاہ ہرقل شام سے ڈر کر طنطنیہ بھاگ گیا ہے۔ یہ سب خدا کی عنایت اور کرم کا نتیجہ ہے اور ہم پر اس کا شکر جا لانا واجب ہے' **ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو فضل عظیم۔** (قرآن کریم) میں نے یزید بن ابی سفیانؓ کو خط لکھا ہے کہ تم کو جزیرہ کی سرزمین میں رومی وجوں سے نمٹنے کے لئے جس قدر فوج کی ضرورت ہو' تمہارے ساتھ بھیج دیں۔ سعادت ایزدی کی معیت میں جزیرہ روانہ ہو جاؤ اور اس مہم کی سربراہ کاری میں لگ جاؤ۔" (فتوح اعثم ص 56)

○

Marfat.com

عیاض بن غنمؓ کے نام

"عبداللہ عمر امیرالمومنین کی طرف سے عیاض بن غنمؓ کو سلام علیک۔ اس خدا کا سپاس گذار ہوں جس نے جزیرہ کا صوبہ مسلمانوں کے ہاتھ فتح کرایا اور ان کی بدحالی کو خوش حالی سے بدلا اور روزی کے دروازے ان پر فراخ کئے۔ اب مجھے ان کی تنگ دستی یا افلاس کا ڈر نہیں ہے' بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ کثرت دولت سے مغرور ہو کر کہیں تباہ نہ ہو جائیں۔ تم نے جزیرہ کی مہم جس بلیغ کوشش سے پایہ تکمیل کو پہنچائی اور وہاں جس عمدہ پالیسی پر عمل کیا اس پر خدا تم کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزا خیر دے گا۔ اس خط کے مضمون سے واقف ہو کر فوج کے ایک بڑے افسر کو جس کے قول اور فعل پر تم کو اعتماد ہو' جزیرہ میں اپنا نائب مقرر کر دو اور خود شام واپس چلے جاؤ' (شام کے سپہ سالار) یزید بن ابی سفیانؓ کی طبیعت ناساز ہے اور تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے اگر ان کا انتقال ہو گیا تو وہ ملک ضائع ہو جائے گا اور مسلمانوں کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اس لئے جتنی جلد ممکن ہو سکے جزیرہ سے چل دو۔ والسلام۔" (فتوح اعثم ص 60)

○

معاویہ بن ابی سفیانؓ کے نام

خط کا پس منظر۔ عیاضؓ جزیرہ سے لوٹ کر ابھی اپنے ہیڈ کوارٹر حمص (شام) پہنچے تھے کہ بیمار پڑ کر راہی ملک بقا ہوئے۔ یزید بن ابی سفیانؓ پہلے سے دمشق (ہیڈ کوارٹر) میں علیل تھے۔ چند دن بعد وہ بھی چل بسے' بلاذری نے ان کی موت 18ھ کے آخر میں بتائی ہے۔ ان کے بھائی معاویہؓ شروع ہی سے شام کے مورچہ پر تھے' اور اپنی محنت اور معاملہ فہمی کی بدولت برابر ترقی کی منزلیں طے کرتے رہے' یزیدؓ کی وفات کے وقت وہ قیساریہ فتح کر چکے تھے۔ عمر فاروقؓ نے ان کی کاردانی اور کارگزاری سے متاثر ہو کر

Marfat.com

یدؓ کے بعد ان کو افواج کا کمانڈر ان چیف مقرر کیا۔ اس حیثیت سے انھوں نے مرکز کے زیر ہدایت ان ساحلی شہروں کو زیر نگیں کیا جو ہنوز رومی تصرف میں تھے۔

خط

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عبداللہ عمر امیرالمومنین کی طرف سے معاویہ بن ابی سفیانؓ کو، تم کو معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو سربلند اور معزز کیا اور مشرکوں کو خوار کر کے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا، پیغمبر خدا نے اپنی امت سے شام اور دوسرے ملکوں کو فتح کی جو پیش گوئی کی تھی اور جباروں کے خزانوں اور مال و متاع کے حصول کی جو بشارت دی تھی وہ پوری ہوئی۔ ان فتوحات میں خاص طور پر قیساریہ کو اہمیت حاصل ہے جس کا قلعہ مضبوطی اور استحکام میں سارے شام میں بے نظیر تھا، اور جس کو رومی ناقابل تسخیر خیال کرتے تھے۔ اب غزہ اور عسقلان (بندرگاہ) اور متعلقہ بستیوں کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے: کہ تم شام پر فتوحات حاصل کرو گے، میں تم کو دو دلہنوں کی فتح کی بشارت دیتا ہوں یعنی غزہ اور عسقلان۔ آپ نے فرمایا کہ وہ وقت دور نہیں جب مسلمان ساحل سمندر پر آباد ہوں گے، تم کو چاہئے کہ عسقلان میں جو ایک عمدہ ساحلی شہر ہے، فروکش ہو، آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب مشرق و مغرب میں خانہ جنگیاں شروع ہوں اور شہروں، قریوں میں رہائش دشوار ہو جائے تو تم کو عسقلان میں آباد ہونا چاہئے، نیز یہ کہ ہر چیز کا ایک عمدہ حصہ ہوتا ہے اور شام کا عمدہ شہر عسقلان ہے۔ خط کا مضمون پڑھ کر بلا تاخیر عسقلان پر چڑھائی کر دو، اور اس کو اور اس کے مضافات کو رومی اقتدار سے

Marfat.com

نکالنے کی ہر ممکن کوشش کرو۔ امید ہے کہ یہ نفیس شہر اور متعلقہ بستیاں خدائے بزرگ تمہارے ہاتھوں فتح کرائے گا۔ عسقلان پہنچ کر ہر روز مقامی حالات و وقائع سے مجھ کو مطلع کرتے رہو، والسلام" (فتوح اعثم ص 61)

○

معاویہ بن ابی سفیان کے نام

"لوگوں سے پردہ کر کے نہ بیٹھو۔ غریب کو اجازت دو۔ کہ تم سے ملے اور اس کو ا[illegible] پاس بٹھاؤ۔ تاکہ اس کی زبان کھلے۔ اور ہمت بڑھے۔ پردیسی کا خیال رکھو۔ کیوں کہ [illegible] (فیصلہ کے لئے) اس کو زیادہ رکنا پڑا، ضاق اذنہ (□) اور اس کا دل ٹوٹ جائے گا [illegible] وہ اپنا حق چھوڑ کر (وطن) لوٹ جائے گا۔"

○

Marfat.com

اہل رعاش کے نام خط

خط کا پس منظر۔ صحابی یعلی بن منیہ (یا امیہ) کو رسول اللہ نے 10ھ میں یمن کے بڑے ضلع جند کا گورنر مقرر کیا تھا۔ بعد میں کل یمن ان کی تحویل میں آگیا اور وہ 36ھ تک جب حضرت علیؓ نے ان کو معزول کیا گورنر رہے بعض مورخوں کی رائے ہے کہ عمر فاروقؓ نے خلیفہ ہو کر جو اولین قدم اٹھائے ان میں سے ایک یہ تھا کہ انھوں نے یعلی کو نجران اور اس کے آس پاس کی وادیوں پر جہاں بہت سی عرب بستیاں تھیں گورنر بنا کر بھیجا اور حکم دیا کہ نجران کے عیسائیوں کو جلا وطن کر دیں۔ بعض دوسرے مورخوں کی رائے ہے کہ جلا وطنی خلافت کے دو ڈھائی برس بعد عمل میں آئی۔ یہاں یہ بتا دینا مناسب ہے کہ اہل نجران سے متعلق عمر فاروقؓ کے ذیل کے پہلے دو مراسلوں کا سیاق و سباق واضح نہیں ہے اور نہ وہ اس تاریخی پس منظر سے ہم آہنگ ہیں جو تاریخ ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔ یاقوت نے اپنے معجم البلدان میں رعاش نام کی کسی جگہ کا ذکر نہیں کیا۔ ہمدانی کی "صفتہ جزیرۃ العرب" سے ظاہر ہوتا ہے کہ نجران کی متعدد زرخیز وادیوں میں سے ایک وادی رعاش تھی۔ صفتہ جزیرۃ العرب لندن 1884ء ابن سلام ناقل خط کا خیال ہے کہ اہل رعاش سے مراد نجران کے عیسائی ہیں ان کی رائے ہے کہ نجرانی عیسائیوں کو جلا وطن کرنے کا سبب یہ تھا کہ وہ مرتد ہو گئے تھے۔ اپنے اس دعوے کے ثبوت میں انھوں نے یہ خط بیان کیا ہے

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عمر امیر المومنین کی طرف سے اہل رعاش کو سلام علیک۔ میں اس ذات کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ تم نے مسلمان رہنے کا دعویٰ کیا، پھر مرتد ہوگئے۔ تم میں سے جو ارتداد سے توبہ کر لے اور صالح مسلمان ہو جائے، اس کو ارتداد کی سزا نہیں ملے گی اور ہم اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔ خدا اور عاقبت کو یاد کرو اور

Marfat.com

تباہی سے بچو، تم میں سے اسلام لانے والوں کو خوش ہونا چاہیے اور جو عیسائیت پر اڑا رہے گا وہ ماہ صوم کی آخری تہائی کے بعد اگر نجران میں ٹھہرا تو اسلام کی امان سے محروم کر دیا جائے گا۔ واضح ہو کہ یعلی بن (بن منیہ) بن امنیہ نے مجھے لکھا ہے کہ انھوں نے نہ تو کسی کو اسلام لانے پر مجبور کیا اور نہ کسی کو ستایا **الا ان یکون قسرا" جبرا" وعیدا" لم ینفذ الیہ منہ شی** میں نے یعلی کو حکم دیا ہے کہ تم سے پیداوار کا آدھا لگان لیں۔ جب تک تمہارا طرزِ عمل ٹھیک ہے میں ہرگز تم کو زمینوں سے بے دخل نہیں کروں گا۔"

○

یعلی بنؓ منیہؓ کے نام

خط کا پس منظر : یمن کے پایہ تخت صنعا میں ایک عورت تھی۔ جس کا ایک لڑکا تھا۔ اس کا خاوند کہیں سفر پر ایسا گیا کہ پھر نہ لوٹا۔ عورت کا کچھ بڑے لوگوں سے ناجائز تعلق ہوگیا۔ اس خوف سے کہ کہیں لڑکا خفیہ ملاقاتوں کا بھانڈا نہ پھوڑ دے ان لوگوں نے اس کو قتل کر دیا۔ صنعا کے مشہور محل غمدان کے کھنڈر میں ایک کنواں تھا۔ اس میں لڑکے کی لاش پھینک دی۔ عورت نے یعلی بن منیہؓ کو آکر خبر دی۔ کہ میرا لڑکا لاپتہ ہو گیا ہے۔ یعلیؓ نے ایک عام جلسہ میں لوگوں سے اپیل کی کہ لڑکے کی تلاش کر کے لائیں۔ ایک شخص کا گزر غمدان کے کنویں پر سے ہوا۔ تو اس نے بہت سی نیلی مکھیاں کنوئیں میں آتی جاتی دیکھیں۔ اس کو شبہ ہوا۔ اس نے کنوئیں میں جھانکا تو ناک نہ دی گئی۔ وہ یعلیؓ سے ملا اور کہا کہ لڑکا غالبا" غمدان کے کنوئیں میں مرا پڑا ہے۔ لوگ اتارے گئے تو لڑکے کی لاش ملی۔ مجرموں نے قتل کا اعتراف کر لیا اور راوی کہتا ہے کہ عورت نے بھی اقرار کیا کہ میں سازش میں شریک تھی۔ اس واقعہ کی رپورٹ

Marfat.com

مدینہ منورہ بھیجی گئی۔ تو خلیفۃ المسلمین نے لکھا۔

"ان سب کو قتل کی سزا دو۔ جو قتل میں شریک ہوں۔ اگر صنعا کے سب باشندوں نے قتل کی سازش کی ہوتی تو بلاشبہ میں سب کو قتل کر دیتا۔"

○

یعلیٰؓ بن منیہ کے نام ایک فرمان

الجھنوں اور تناقض سے بھرا ایسا ہی ایک خط قاضی ابو یوسفؒ نے اپنی کتاب الخراج میں نقل کیا ہے۔ اس کے مخاطب اور راوی یعلیٰؓ کہتے ہیں کہ عمر فاروقؓ کی طرف سے جب نجران کے دیہاتوں کا ٹیکس کلکٹر ہو کر آیا تو یہ فرمان موصول ہوا۔

"اس ساری اراضی کو سرکاری نگرانی میں لے لو جس کے مالک جلا وطن ہو گئے ہوں، جس شوریلی زمین کی سینچائی باڑھ یا سیلاب سے ہوتی ہو اور اس میں کھجور اور دوسرے پھل دار درخت کے باغ ہوں تو یہ اہل نجران کو دے دو تاکہ وہ اس کی داشت و پرداخت کریں اور سینچیں۔ اس زمین کی پیداوار کا دو تہائی حصہ عمر اور (عام) مسلمانوں کے لئے وصول کیا جائے اور ایک تہائی (بطور حق محنت) زمینداروں کے پاس چھوڑ دیا جائے۔ شوریلی زمین (کے باغوں کی) آب پاشی اگر ڈول سے ہو تو باغ والوں کا حصہ دو تہائی ہوگا۔ عمر اور مسلمانوں کا ایک تہائی (باغوں کے علاوہ) جلا وطن ہونے والوں کی شوریلی زمین بھی اہل نجران کو کاشت کرنے کے لئے دے دو، اس کی آب پاشی اگر دریا یا بارش سے ہو تو اس کی پیداوار کا ایک تہائی کاشت کرنے والوں اور دو تہائی عمر اور مسلمانوں کا حق ہے۔ اور اگر آب پاشی ڈول سے ہو تو پیداوار کا دو

Marfat.com

تہائی کاشت کرنے والوں کا اور ایک تہائی عمرؓ اور مسلمانوں کا۔"

(کتاب الخراج ص 75)

ارض بیضا کے معانی۔ اس خط کی پہلی الجھن' ارض بیضا' سے پیدا ہوتی ہے جس کے معنی بنجر' شوریلی زمین کے ہیں' یہ لفظ خط میں کئی بار آیا ہے۔ لسان العرب نے ارض بیضا کے معنی لکھے ہیں' وہ زمین جس میں درخت اور کھیتی نہ ہو' لیکن خط' ارض بیضا میں آب پاشی' باغوں اور فصلوں کے وجود کو تسلیم کرتا ہے' دوسری الجھن لگان کی انوکھی اور غیر مسنون شرح ہے۔ قاضی ابو یوسف نے اس خط پر نہ تو کوئی تبصرہ کیا ہے اور نہ اس سے کوئی قانونی استنباط کیا ہے۔ بلکہ اس پر محض اپنے اس باب کا خاتمہ کیا ہے جو اہل نجران سے حکومت اسلام کے تعلقات پر انھوں نے سپرد قلم کیا ہے معلوم ہوتا ہے وہ اس خط سے حیران ہیں لیکن اس پر رائے زنی خلافِ مصلحت سمجھتے ہیں۔

شام و عراق کے گورنروں کے نام

فرمان کا پس منظر۔ یہ وہ مشہور خط ہے جو مورخین اسلام نے نجران کے عیسائیوں کی جلاوطنی سے متعلق نقل کیا ہے' جلاوطنی کے مختلف اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً" یہ کہ بستر مرگ پر رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ جزیرہ عرب میں اسلام کے علاوہ اور کوئی مذہب نہیں رہنا چاہئے' مثلاً" یہ کہ نجرانیوں سے رسول اللہؐ کے معاہدہ کی ایک دفعہ یہ تھی کہ وہ سود کھانا چھوڑ دیں گے۔ اس پر انھوں نے کئی برس عمل کیا لیکن عمر فاروقؓ کے عہد میں پھر سے سود کھانا شروع کر دیا' مثلاً" یہ کہ ان کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی اور انھوں نے اتنے ہتھیار اور گھوڑے جمع کر لئے تھے کہ یمن کے مسلمانوں اور سرکار مدینہ کو خطرہ ہوگیا تھا کہ کہیں حملہ نہ کر دیں۔ ان اسباب میں پہلا سبب سب سے زیادہ ضعیف ہے' کیوں کہ مرتے وقت اگر رسول اللہؐ عیسائیوں کے نکالنے کی وصیت کر جاتے تو ابوبکر صدیقؓ اس کو پورا کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے جس طرح انھوں نے

Marfat.com

اسامہ بن زیدؓ کی مہم کو جو رسول اللہ کی علالت اور موت کی وجہ سے ٹل گئی تھی۔ خلاف مصلحت ہونے کے باوجود پورا کر دیا تھا۔ یہ خط امرائے عراق و شام کے نام ہے اور جیسا کہ قارئین جانتے ہیں یہ دونوں ملک یا ان کے بیشتر حصہ 16ھ سے پہلے اسلامی قبضہ میں نہیں آیا' بنابریں سیف بن عمر اور ان کے شیوخ کی یہ رائے دل کو مطمئن نہیں کرتی کہ عمر فاروقؓ نے 13ھ میں خلیفہ ہوتے ہی یعلی بن منیہ کو نجرانیوں کی جلا وطنی پر مامور کیا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ دستاویز عمر امیر المومنین نے اہل نجران کے لئے لکھی ہے کہ ان میں سے جو کوئی اپنا گھر بار چھوڑ کر چلا جائے گا وہ خدا کی امان میں رہے گا' کوئی مسلمان اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا اور اس عہد کا پوری طرح پاس کیا جائے گا۔ جو پیغمبر محمدؐ اور ابوبکرؓ نے ان سے کیا تھا' واضح ہو کہ امرائے عراق و شام میں سے جس کے پاس نجران کے عیسائی جائیں گے وہ ان کو کاشت کے لئے زمین دیں گے اور جتنی زمین وہ جوت و بولیں گے وہ صدقتہ لوجہ اللہ' اور نجران میں چھوڑی اراضی کے عوض ان کی ہو جائے گی۔ اس کو جوتنے بونے اور اپنے تصرف میں رکھنے سے کوئی ان کے آڑے نہ آئے گا اور نہ ان سے کوئی ٹیکس یا لگان لیا جائے گا۔ اگر کوئی (غیر مسلم) ان پر ظلم و ستم کرے تو جو مسلمان موقع پر ہوں ان کا فرض ہے کہ نجرانیوں کی حمایت کریں کیوں کہ اسلام نے ان کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ نئی جگہ آنے کے چوبیس ماہ تک جزیہ سے بھی ان کو معافی دی جاتی ہے۔ **ولا یکلفوا الا من صنعهم البر** ان کے ساتھ نہ ظلم کیا جائے گا نہ زیادتی"

○

Marfat.com

مثنیٰ بن حارثہ شیبانیؓ کے نام

فرمان

"(عراق سے ہٹ کر) عربی سرحد میں آجاؤ' اور تمہارے آس پاس جو عرب قبیلے ہوں ان کو دعوت دو کہ تمہارے ساتھ مل کر فارسیوں سے لڑیں' اپنی سرحد میں ایسی جگہ مورچے بنا لو جہاں فارسی فوجیں تم سے قریب ہوں اور میری اگلی ہدایات کا انتظار کرو۔

(سیف بن عمر۔ دوسری روایت۔ طبری 84/4)

○

مثنیٰ بن حارثہ کے نام۔۔۔۔۔ خط

"واضح ہو کہ خدا نے طے کر دیا ہے کہ کچھ لوگ قتل ہوں گے اور کچھ طبعی موت مریں گے۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ جو خدا کی خاطر قتل ہوں جو خوشنودی مولیٰ کے لئے مصیبتیں جھیلیں اور جان دیں' تمہارے بارے میں مجھے جو خبریں موصول ہوئی ہیں وہ میری منشاء کے عین مطابق ہیں' جہاں ہو وہیں ڈٹے رہو۔ جو عرب قبیلے تمہارے آس پاس ہوں ان کو اپنے ساتھ جنگ میں شریک ہونے کی دعوت دو' میرے پاس سے رسد آنے تک دشمن سے لڑنے میں عُجلت نہ کرو الا یہ کہ وہ خود جنگ چھیڑ دے یا اس کو زک دینے کا کوئی عمدہ موقع تمہارے ہاتھ آئے۔ (اطمینان رکھو) رسد تمہارے پاس پہنچا ہی چاہتی ہے۔ (دارالکتب المصریہ قاہرہ)

○

Marfat.com

سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

سعد بن ابی وقاصؓ کا تعارف۔ قریش کے ایک اچھے گھرانے سے تعلق تھا۔ سابقین اولین یعنی اسلام کے ابتدائی جاں نثاروں میں تھے' سترہ اور بقول بعض انیس سال کی عمر میں مسلمان ہوئے (طبقات ابن سعد جز 3' قسم اول' ص 98 و استیعاب 544/2) رسولؐ اللہ پھر ابوبکرؓ صدیق اور ان کے بعد عمر فاروقؓ نے ان کو خلافت کا اہل سمجھا اور مرتے وقت چوٹی کے ان صحابہ میں داخل کیا جن کے نام خلافت کے لئے انہوں نے تجویز کئے تھے۔ جنگ قادسیہ میں عرب فوجوں کے سپہ سالار تھے' بالائی عراق فتح کیا اور کوفہ کی بنیاد ڈالی۔ کئی برس تک کوفہ اور اس کے ماتحت علاقوں کے گورنر رہے۔ پھر 21 اور بقول بعض 20 میں بعض کوفی عربوں کی بے جا شکایت پر معزول ہوئے۔ علیؓ کی کسی جنگ میں شریک نہیں ہوئے اور نہ حضرت عثمان کی مخالفت میں عملی حصہ لیا۔ مخلص اور سنجیدہ مسلمان تھے' سیاست و ایالت سے دست بردار ہو کر مدینہ سے باہر اپنی بنوائی ہوئی کوٹھی میں فروکش ہو گئے۔ باقی عمر اطمینان سے گذاری۔ دولت مند اتنے تھے کہ ان کے صرف نقد روپئے کی زکاۃ پانچ ہزار درہم (ڈھائی ہزار روپئے سے زیادہ) سالانہ بتائی گئی ہے (طبقات ابن سعد' جز 3' قسم اول ص 105) بچوں کی تعداد چونتیس تھی' حدیث کی روایت اور مذہبی امور میں رائے زنی سے گریز کرتے تھے۔ کسی نے ایک مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے یہ معنی خیز جواب دیا:

"مجھے ڈر ہے کہ اگر میں ایک بات کہوں گا تو تم اس میں سو کا اضافہ کر دو گے۔"
(طبقات ابن سعد جز 3' قسم اول ص 105 و استیعاب 545/2)

جب عمر فاروق خلیفہ ہوئے اس وقت سعد بن ابی وقاصؓ نجد (شمالی حجاز) کے ہوازن قبیلوں میں محصل زکاۃ تھے۔ انہوں نے بھرتی سے متعلق خلیفہ کا ارجنٹ مراسلہ پا کر ایسی بلیغ کوشش کی کہ ایک ہزار سوار تیر و تفنگ سے لیس جنگ پر جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ کچھ تو اس کارگذاری کے صلہ میں اور کچھ صحابہ کی سفارش پر عمر فاروق نے سعد کو عراق کی فوجوں کا سالار اعلیٰ مقرر کیا۔ مدینہ سے روانگی کے وقت ان کی

Marfat.com

کمان میں چار ہزار جوان تھے' جن میں یمن کے لوگوں کی اکثریت تھی' سعد کو ہدایت تھی کہ زرود جا کر کیمپ لگائیں اور وہاں بسنے والے قبائل (تمیم' اسد اور رباب) کو لام پر چلنے کی دعوت دیں- زرود کی نخلستانی بستیاں عراق جانے والی سڑک پر مدینہ سے تین سو سات عرب میل (تقریباً" ساڑھے چار سو انگریزی میل) شمال میں اور جنوب میں قادسیہ سے دو سو اسی میل (کوئی چار سو انگریزی میل) کی مسافت پر واقع تھیں' یعنی زرود مدینہ اور قادسیہ (سرحد عراق) کے لگ بھگ وسط میں تھا- (الاعلاق النفیسہ تالیف ابن رستہ' لیدن ص 174- 175)

سعدؓ کو آئے چند ہفتے ہی گذرے تھے کہ آٹھ ہزار تمیمی اسدی اور ربیؓ جوان ان کے جھنڈے تلے آ جمع ہوئے- مثنیٰ بن حارثہؓ کے کاری زخم لگا جو ناسور بن کر لا علاج ہو گیا تھا' چند ماہ علیل رہ کر وہ فوت ہو گئے اور ان کی آٹھ ہزار فوج بھی سعدؓ سے آ ملی- کل ملا کر قادسیہ کی بھیانک جنگ میں تیس پینتیس ہزار مسلمان شریک ہوئے جن میں عربی شجاعت' شرافت اور سپاہ گری کا بہترین عنصر شامل تھا- عمر فاروق نے کہا: "بخدا میں ملوکِ عجم کی ملوکِ عرب سے خبر لوں گا' چنانچہ انہوں نے فارسیوں کے مقابلہ میں ہر اس عرب کو لگا دیا جو جنگی مہارت رکھتا تھا' جس کو خاندانی و سماجی وجاہت حاصل تھی' جو اپنی قوم کا خطیب یا شاعر تھا-"

○

مرکزی نمائندہ کے نام

یزد جرد کی تاج پوشی' عراق میں عربوں کے خلاف بغاوت اور بڑے پیمانہ پر فوجی تیاری کی خبر سن کر عمر فاروق نے بلا تاخیر بھرتی شروع کر دی اور یہ ارجنٹ مراسلہ جزیرہ نمائے عرب کے سارے حاکموں کو بھیجا:

"ہر اس شخص کو جو مرد میدان ہو' یا جس کے پاس ہتھیار یا گھوڑا ہو (لام پر جانے کے لئے) منتخب کر لو' اور میرے پاس بھیج دو' یہ کام بہت جلد ہونا چاہیے-"

Marfat.com

(سیف بن عمر۔ طبری 82/4)

○

سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

سعدؓ ابھی زرود ہی میں مقیم تھے کہ ان کو مثنیٰ بن حارثہؓ کے انتقال کی اندوہناک خبر ملی۔ مثنیٰ بڑے دلاور' حوصلہ مند اور دم خم والے شہسوار تھے' جن کی بے پناہ ترکتازیوں نے سارے عراق میں ہلچل مچا دی تھی' "جنگ جسر" کے کئی ہزار شکست خوردہ مسلمانوں کو وہ غیر معمولی ہمت و جرات سے دریا پار نکال لائے تھے اور اس وقت عراق کی سرحد پر فوجوں کے قائد اعلیٰ تھے۔ "جنگ جسر" میں ان کے ایک زخم لگا تھا جو ناسور بن گیا' کئی ماہ کی دکھ بھری علالت کے بعد ان کا انتقال ہوا۔ انتقال کی خبر سعدؓ کی معرفت عمر فاروق کو ہوئی تو انہوں نے زرود میں سعدؓ کا مزید قیام مناسب نہ سمجھا اور ان کو حکم دیا کہ سرحد عراق کی طرف کوچ کریں اور وہاں مثنیٰ کی وفات اور ان کی فوجوں کے ہٹنے سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کو پر کریں۔ خط کا مضمون یہ تھا:

"شراف کی طرف پیش قدمی کرو' اپنے ساتھی مسلمانوں کی سلامتی کا پورا خیال رکھو' جہاں تک ممکن ہو تمہارا طرز عمل اصلاحی اور تعمیری ہونا چاہیے۔" (مدائنی۔ اکتفاء ص 375)

○

Marfat.com

سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

سعد نے جب زرود سے شراف کی طرف کوچ کیا تو انہیں حضرت عمرؓ کا یہ خط موصول ہوا:

"ایک سالار کو جس کا تقرر تمہاری صوابدید پر چھوڑتا ہوں کچھ فوج کے ساتھ فروج الہند (دجلہ، فرات کے دہانہ) کو بھیجو جس کے سامنے وہ مورچے سنبھال لے تاکہ اگر کوئی فارسی فوج فرج الہند کی طرف سے تمہارے عقب میں حملہ کرنا چاہے تو اس کو روک لے۔" (سیف بن عمر۔ طبری 87/4)

○

سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

زرود سے ایک سو نوے (190) عرب میل (لگ بھگ دو سو پچاسی (285) انگریزی میل) شمال میں کوچ کرنے کے بعد سعدؓ بمقام شراف (کاروان اسٹیشن) پر جہاں پانی اور چارہ کی آسانی تھی، فروکش ہوئے۔ یہ اسٹیشن قادسیہ کے میدان سے جہاں چند ماہ بعد مسلمانوں کی ایرانی فوجوں سے لڑائی ہوئی، نوے عرب میل (ایک سو پینتیس انگریزی میل) دور تھا۔ (الاعلاق النفیسہ ص 174-175 و معجم البلدان یاقوت 5 /247) شراف سے سعدؓ نے مرکز کو رپورٹ بھیجی اور لکھا کہ سارے عربی۔ عراقی سرحد پر مسلمانوں کی فوجی چوکیاں موجود ہیں۔ چوں کہ سرحد قریب آگئی تھی، عمر فاروق نے مسلمانوں کو فوجی ڈھنگ سے مرتب کرنا ضروری سمجھا تاکہ اگلی پیش قدمی ایک منظم فوج کی طرح ہو، چنانچہ انہوں نے لکھا:

"میرا یہ خط پا کر مسلمانوں کو دس حصوں میں بانٹو اور دس سپاہیوں پر ایک عریف (مکھیا) مقرر کرو اور ہر دسویں حصہ پر ایک سالار، پھر ساری فوج کو جنگی ڈھنگ سے مرتب کرو (یعنی میمنہ، میسرہ، قلب وغیرہ بناؤ) یہ کام مسلمان لیڈروں کی موجودگی اور مشورہ سے ہو، اسی طرح فوجی ٹکڑوں کے شمار کے وقت بھی وہ موجود ہوں۔ اس کے

Marfat.com

بعد سالاروں کو اپنے ماتحت ٹکڑوں میں بھیج دو اور ان سے کہو کہ قادسیہ کے میدان میں ملیں مغیرہ بن شعبہ کو فرج الہند سے واپس بلا لو اور مجھے لکھو کہ فارسیوں کے منصوبے کیا ہیں۔" (سیف بن عمر۔ طبری 87/4)

○

سعد بن ابی وقاص کے نام

"اپنی فوجوں کے ساتھ شراف سے فارس (قادسیہ) کی طرف بڑھو۔ خدا پر بھروسہ رکھو اور اپنے تمام کاموں میں اس سے مدد مانگو۔ دھیان رہے کہ تم ایک ایسی قوم سے لڑنے جا رہے ہو جو تعداد میں تم سے زیادہ ہے۔ جس کے ہتھیار تم سے بہتر ہیں' جو بڑی بہادر ہے اور ایک ایسے ملک میں داخل ہو رہے ہو جو اگرچہ میدانی ہے پھر بھی دریاؤں' نہروں اور اندھیری راتوں کی وجہ سے یہاں نقل و حرکت دشوار ہے۔ جب دشمن کی فوج یا اس کا کوئی سپاہی تم سے مقابل ہو تو اس کے حملہ کا انتظار کیے بغیر حملہ کر دو' دشمن کے ساتھ کسی قسم کا مباحثہ نہ کرو۔ اس بات کی پوری احتیاط رکھو کہ دشمن جو چالوں میں بڑا ماہر ہے کوئی چال چل کر تم کو زک نہ پہنچا دے۔ اس کی مادی طاقت تم سے بہت زیادہ ہے اور تم اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہو جب پوری لگن اور ہمت سے اس کا مقابلہ کرو۔ جب قادسیہ پہنچو (قادسیہ عہد جاہلیت میں فارس کا دروازہ تھا۔ جہاں فارسیوں نے عراق میں داخل ہونے والے ہر راستہ سے زیادہ فوجی استحکامات کیے تھے) جو فراخ' مسلح اور سرسبز بستی ہے جس کے آگے پل اور نہریں ہیں' تو تم کو چاہیئے کہ قادسیہ آنے والے سب راستوں پر مورچے جما لو' اور تمہاری فوج (مغرب میں) صحراء عرب اور (مشرق میں) آبادی کے درمیان کھلے میدان میں خیمہ زن ہو۔ فوج کو اس طرح مرتب کر کے تم پامردی سے اپنی جگہ ڈٹے رہو' جب دشمن دیکھے گا کہ (تم نے جنگ میں تاخیر کر کے) اس کی غذائی پوزیشن نازک کر دی ہے تو وہ رسالوں پیادوں اور اپنی ساری مسلح طاقت سے تم پر ایک شدید حملہ کرے گا۔ اگر اس حملہ میں

Marfat.com

تم صبر کا دامن پکڑے رہے' اس سے مقابلہ میں جاں سپاری کو خوشنودیٔ مولیٰ اور انعام ایزدی کا موجب سمجھا اور صدق دل سے کوشش کی تو مجھے امید ہے تم کو فتح حاصل ہوگی۔ دشمن شکست کھا کر پھر کبھی اتنی بڑی تعداد میں مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اور اگر کیا بھی تو اس کے حوصلے پست ہوں گے۔ اگر شکست تم کو ہوئی تو صحراء (عربی علاقہ) تمہارے عقب میں ہوگا اور تم (دشمن کی) آبادی سے ہٹ کر اپنے صحرائی علاقہ کی طرف پلٹ سکو گے اور چوں کہ تم دشمن کی نسبت اس علاقہ سے زیادہ واقف ہوگے اور اس لئے اس کی نسبت زیادہ پر جرات' تم پلٹ کر اس پر حملہ کر دو گے اور خدا تم کو فتح عطا کرے گا۔ طبری کا نسخہ یہاں ختم ہو جاتا ہے 89/4 لیکن اکتفاء میں یہ عبارت زیادہ ہے

> "ضروری ہے کہ جہاں تم کیمپ لگاؤ تو وہ کھلی اور سرسبز جگہ ہو اور جب تم کسی جگہ اترو تو اس کو چھوڑ کر پیچھے نہ ہٹو کیوں کہ اس سے تمہاری کمزوری ظاہر ہوگی اور تمہارے خلاف دشمن کا حوصلہ بڑھے گا۔ دشمن کی فوج میں جاسوس بھیجو' اور اس کو زک پہنچانے کے موقع کی ٹوہ میں رہو۔ عزیز و بے گانہ کسی پر بھروسہ نہ کرو اور جہاں کیمپ لگاؤ اس کے گرد و پیش کا مجھے حال لکھو اور یہ بتاؤ کہ دشمن کے اگلے اور پچھلے دستے تم سے کتنے فاصلہ پر ہیں' مجھے اس جگہ کا نام بھی بتاؤ جہاں سے وہ چلے ہیں' مجھے القاء ہوا ہے کہ تم فارس فتح کر لوگے اور سربلند ہوگے۔ (اکتفارص غالبا" 376)

○

Marfat.com

کسانوں کے بارے میں ایک

خط

سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

خط کا پس منظر۔ فتح کے بعد سعد اور ان کی فوجیں دو ماہ تک قادسیہ میں ٹھہری رہیں۔ یہ وقت تازہ دم ہونے، آس پاس کے رئیسوں سے معاملہ کرنے اور مرکز سے اگلی اقوام کے لئے خط و کتابت پر صرف ہوا۔ دو ماہ بعد عمر فاروقؓ نے کسریٰ کے عراقی پایہ تخت مدائن پر پیش قدمی کا فرمان بھیجا۔ قادسیہ سے مدائن کا فاصلہ لگ بھگ ڈیڑھ سو انگریزی میل تھا۔ مدائن کے راستہ میں فارسی فوجیں چار جگہ مسلمانوں سے صف آرا ہوئیں۔ تاہم کوئی بڑی لڑائی نہ ہوئی۔ اور فارسی ہر جگہ پسپا ہوئے۔ مدائن کئی شہروں اور محلوں کا مجموعہ تھا۔ جو زیادہ تر دجلہ کے مشرقی کنارہ پر آباد تھے۔ اس کا ایک شہر جس کا نام بہرہ میر تھا غربی کنارہ پر واقع تھا۔ اور مدائن سے ایک پل کے ذریعہ ملا ہوا تھا۔ بہرمیر میں ایک مضبوط قلعہ تھا۔ اور حملہ آوروں کے سامنے فارسیوں نے ایک خندق بھی کھودی تھی۔ مسلمانوں نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔ جو دو ماہ تک چلا۔ اس اثناء میں مسجد کے رسالے دجلہ و فرات کی درمیانی بستیوں پر ترکتازی کرتے رہے۔ اور ایک لاکھ کسان پکڑ لائے۔ سعدؓ نے مرکز سے رجوع کیا کہ ان کسانوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے۔

اس معاملہ کے بارے میں حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔

"وہ کاشت کار جو تمہارے پاس آئے ہیں۔ (پچھلی جنگ کے دوران) اگر گھروں پر رہے ہوں۔ اور تمہارے خلاف فارسیوں کی مدد نہ کی ہو۔ تو وہ تماری امان میں ہیں۔ (اور جو تمہارے پاس نہ آئے ہوں۔ اور گھر بار چھوڑ کر بھی نہ گئے ہوں۔ (اضافہ از اکتفاء) وہ بھی امان میں ہیں اور جو گھر بار چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور

Marfat.com

پھر تم نے ان کو پکڑ لیا ہو۔ تو ان کے ساتھ جو معاملہ چاہے کرو۔"

(سیف بن عمر طبری 4 / 168

○

سعد بن ابی وقاص کے نام

خط کا پس منظر۔ مدائنی کی روایت کے مطابق سعدؓ کو جاسوسوں سے معلوم ہوا کہ فارسی فوجیں مدائن سے رستم اور دوسرے نامور سالاروں کی کمان میں روانہ ہو کر قادسیہ کے مضافات میں آ پہنچی ہیں۔ سعدؓ نے فوراً" مرکز کو رپورٹ بھیجی جس میں تھا "فارسیوں کا ایک بڑا لیڈر جس کا نام رستم ہے' گھوڑے ہاتھی' بہت بڑی فوج اور سازو سامان کے ساتھ ہم سے لڑنے آ گیا ہے اس کے اور ہمارے درمیان صرف پندرہ میل کا فاصلہ ہے اس کے اور ابن کسریٰ (یزد جرد) کے مابین جو مدائن کے قرص ابیض (مرمر محل) میں مقیم ہے نوے میل سے زیادہ مسافت ہے۔" عمر فاروقؓ نے لکھا

"تمہارا خط آیا' معلوم ہوا کہ دشمن کہاں تک پہنچ گیا ہے اور تمہارے اور ابن کسریٰ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ جو خدا کی رہنمائی چاہتا ہے خدا اس کا دل اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔ ایک وفد ابن کسریٰ کے پاس بھیجو جو اس کو ایمان' یا جزیہ' یا بدرجہ مجبوری جنگ کی دعوت دے۔ وہ اگر اسلام لے آئے تو اس کے حقوق و ذمہ داریاں تمہاری طرح ہوں گی اور اگر جزیہ دینا چاہے اور اسلام نہ لائے تو اس کی نیک عملی اس کے کام آئے گی اور بد عملی سے نقصان اٹھائے گا اس کو جان کی امان دی جائے گی اور اس کی ذاتی جائداد بحال رہے گی اور اس کے خلاف کسی قسم کی ناحق کاروائی نہیں کی جائے گی اگر وہ اسلام اور جزیہ دونوں سے انکار کر دے تو پھر تم کو اس سے لڑتے ہوئے نہ تو گھبرانا چاہئے نہ اس کی بڑی فوج اور عمدہ ہتھیاروں سے پریشان ہونا چاہئے۔ اللہ

Marfat.com

سے مدد کی دعا مانگو' اور فتح کے لئے اسی سے لو لگاؤ۔ اور اسی پر بھروسہ کرو۔ جب تم دشمن سے مقابل ہو تو اپنے سورماؤں کو آگے بڑھاؤ لیکن اس شان سے نہیں کہ ان کی بے قدری ظاہر ہو اور نہ ان کو اندھا دھند خطرہ کے منہ میں جھونکو۔ جنگ کے شدائد صبر اور ہمت سے برداشت کرو' صبر فتح کی کنجی ہے۔ جنگ جیتو تو بھاگتی مشرک فوجوں کو پیچھے سے موت کے گھاٹ اتار دو' دشمن کے جوانوں کو قتل کر دو لیکن بچوں اور عورتوں پر ہاتھ نہ اٹھاؤ' اپنی فوج کے عقب میں بھی دشمن کے کسی فرد کو نہ چھوڑو' اہل فارس اگر صلح کی پیش کش کریں تو اس شرط پر مانو کہ وہ اپنا گھربار چھوڑ دیں گے' نہتے اور بے ضرر لوگوں کو اس شرط سے مستثنٰی کر سکتے ہو۔ میرا حکم اچھی طرح سمجھ لو اور اس کے مطابق عمل کرو"

(مدائنی۔ اکتفاء ص 279)

○

سعید بن وقاصؓ کے نام

فرمان

(یہ خط محمد بن مسلمہ نے حضرت سعدؓ کو پیش کیا تھا)

"مجھے یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ آپ نے ایک محل تعمیر کروایا ہے۔ جسے آپ نے قلعہ بنا لیا ہے۔ اور اس کا نام قصر سعد ہے۔ آپ نے اپنے اور عام مسلمانوں کے درمیان ایک دروازہ بنایا ہے یہ تمہارا محل نہیں ہے۔ ایک "شر و فساد" کا محل ہے تم ایسے مقام پر رہو جو سرکاری خزانوں (بیت المال) کے قریب ہو۔ اور اسے بند کر دو۔ تم اپنے گھر پر دروازہ رکھو۔ کیوں کہ اس کی وجہ سے عام مسلمان تمہارے پاس نہ آسکیں

Marfat.com

گے۔ اور اس طرح تم ان کے حقوق نہ ادا کر سکو گے۔ یہ ضروری ہے۔ کہ مسلمان تمہاری مجلس میں آسکیں اور جب تم نکلو تو وہ تم سے مل سکیں۔"

○

سعد بن وقاصؓ کے نام

"شراف کی طرف پیش قدمی کرو۔ اپنے ساتھی مسلمانوں کی سلامتی کا پورا خیال رکھو۔ جہاں تک ممکن ہو تمہارا طرزِ عمل اصلاحی اور تعمیری ہونا چاہیے۔"

○

سعد بن وقاصؓ کے نام

فرمان

"میرا یہ خط پا کر مسلمانوں کو دس حصوں میں بانٹو۔ اور دس سپاہیوں پر ایک عریف (مکھیا) مقرر کرو۔ اور ہر دسویں حصے پر ایک سالار' پھر ساری فوج کو جنگی ڈھنگ سے مرتب کرو۔ (یعنی میمنہ' میسرہ' قلب وغیرہ بناؤ) یہ کام مسلمان لیڈروں کی موجودگی اور مشورہ سے ہو۔ اسی طرح فوجی ٹکڑوں کے شمار کے وقت بھی وہ موجود ہوں۔ اس کے بعد سالاروں کو اپنے ماتحت ٹکڑوں میں بھیج دو۔ اور ان سے کہو کہ قادسیہ کے میدان میں ملیں مغیرہ بن شعبہ کو فرج الہند سے واپس بلا لو اور مجھے لکھو کہ فارسیوں کے منصوبے کیا ہیں۔"

○

Marfat.com

سعد بن وقاصؓ کے نام

فرمان

اس خط کا افتتاح کرتے ہوئے ابولفرج عبدالرحن حنبلی اپنی کتاب الاستخراج لاحکام الخراج میں لکھتے ہیں۔

سعدؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ

"بغیر لڑے ہمارے ہاتھ ایک اراضی آئی ہے(بتایئے کہ اس کا کیا کریں)

حضرت عمرفاروقؓ نے جواب دیا۔

"اگر تم اس کو آپس میں بانٹنا چاہو تو بانٹ لو اور اگر چاہو کہ وہ زمینداروں کے پاس رہے اور وہ اس کی کاشت کریں (تو یہ زیادہ مناسب ہے) تاکہ تمہارے بعد آنے والی نسلیں اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ (اگر زمین تم نے بانٹ لی) تو اس کی آب پاشی اور متعلقہ مسائل پر تمہارے درمیان اختلاف اور نفرتیں پیدا ہوں گی۔ اور تم ایک دوسرے کو قتل کردو گے۔"

○

سعد بن وقاصؓ کے نام خط

(فتح مدائن پر)

"خدا سے ڈرنے کی تم کو فہمائش کرتا ہوں۔ خدا جس کے ڈر کی بدولت خوش نصیبی حاصل ہوتی ہے۔ اور جس کے ڈر سے بے نیاز ہو کر لوگ بد نصیبی کا شکار ہوتے ہیں سعد تم ان عنایتوں سے واقف ہو۔ جو خدا نے ہمارے ساتھ کی ہیں۔ اس نے شرک اور شرک والوں سے ہم کو بچایا۔ ہمیں ان کے بتوں کی پوجا سے نجات دلائی۔ ہمیں ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت کی راہ دکھائی۔ اور جس طرح ہم مشرکین قریش کے

Marfat.com

چنگل سے نکلے اس کا حال بھی تم کو معلوم ہے۔ ہم نکلے تو مسلمانوں کی ایک ٹولی۔ وہ اور ان کا زادہ راہ، اونٹ پر سوار تھی۔ صرف ایک لحاف تھا۔ جس کو باری باری ہم اوڑھتے تھے۔ ہم میں سے جو لوگ اپنے مامن (مدینہ) پہنچے وہ تھک کر چور ہو چکے تھے۔ اور جو اپنے وطن (مکہ) رہے وہ اپنے توحیدی خیالات کی وجہ سے مختلف آزمائشوں میں ڈالے گئے۔ اور ان کو جسمانی تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ ایذارسانی میں ان کے قریب ترین عزیز پیش پیش تھے۔ (ان حالات میں) رسولؐ پاک قسم کھا کر کہتے "یقین کرو قیصرو کسریٰ کے خزانے۔تمہارے ہاتھ آئیں گے" جو سنتا وہ اس بات پر حیرت کرتا۔ خدا نے تم کو زندہ رکھا۔ اور یہ پیشین گوئی خود تمہارے ہاتھوں پوری ہوئی۔ دنیا کے ٹھاٹ باٹ، میں نہ پڑنا۔ حتکہ ان بھوکے مجاہدوں سے جا ملو جنھوں نے میلے کچیلے کپڑوں میں دنیا چھوڑی۔ جن کے پیٹ پیٹوں سے لگے تھے۔ جن کے اپنے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔ دنیا نے ان پر اپنا جادو نہیں چلایا۔ اور مایاموہ نے ان کے ایمان میں کوئی خلل نہیں پیدا کیا۔ ان لوگوں کو اپنا مقتدا بناؤ۔ اور دنیا کے چکر میں پڑ کر گمراہ نہ ہو اور وہ مبارک قوم بنے رہو جس کو سراہا گیا ہے اور جس کے بارے میں اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے ان کو پیشوا بنایا ہے ہمارے حکم سے وہ لوگوں کو سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔ ہم نے ان کے دل میں ڈال دیا ہے۔ کہ عمل صالح کریں۔ نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ وہ ہمارے وفادار اور جانثار رہیں۔"

○

Marfat.com

سعدؓ بن ابی وقاصؓ کے نام

فرمان

"طلیحہ بن خویلد اور عمرو بن معد یکرب سے جنگی امور میں صلاح مشورہ کرو' کیوں کہ ہر کاریگر اپنی صنعت سے واقف ہوتا ہے' لیکن ان کو کوئی عہدہ نہ دو۔" (شرح نہج البلاغتہ' مصر' 98/3' وازالتہ الخفاء 193/2 و تاریخ عمرؓ' ابن جوزی ص)

○

سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

فرمان

(جنگ قادسیہ سے پہلے) "لوگوں کو زمانہ جاہلیت کے واقعات سننے سنانے سے روکو' ایسا کرنے سے پرانی عداوتیں تازہ ہوں گی اور نئے کینے جنم لیں گے۔ اور جب تک وہ دل چسپی سے سنیں قرآنی آیتیں ان کی سیرت و عمل کو بہتر بنانے کے لئے تلاوت کرو۔" (انساب الاشراف بلاذری (قلمی) 595/9)

○

سعد بن ابی وقاص کے نام

فرمان

"جو کمک تمہارے پاس مرنے والوں کے سڑنے گلنے سے پہلے پہنچ جائے' اس کو مال غنیمت میں شریک کرلو۔" (شرح السیر الکبیر سرخسی 252/2)

○

Marfat.com

سعد بن وقاصؓ کے نام

فرمان

جنگ قادسیہ کے بعد عمر فاروق نے سعدؓ کو لکھا
''مجھے بتاؤ کہ جنگ میں لوگوں کی شجاعت اور حربی کارگزاری کس پایہ کی تھی' آیا عرب قبائل ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر لڑے یا سب برابر رہے۔ (مدائنی اکتفاء ص 282)

○

سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

فتح قادسیہ کے بعد سعدؓ نے مرکز کو خوش خبری کا خط بھیجا اور اس میں لکھا کہ جنگ ختم ہونے کے دوسرے دن شام سے کئی سو مجاہدوں کی ایک کمک موصول ہوئی' میں نے ان کو مال غنیمت میں شریک نہیں کیا اور اس باب میں آپ کی رائے کا منتظر ہوں۔ عمر فاروقؓ نے لکھا۔

> ''بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سلام علیک' میں اس معبود کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں۔ تمہارا خط ملا۔ اس فتح کے لئے خدا کا بہت بہت شکر گزار ہوں جو تمہارے ہاتھوں اس نے ہم کو عطا کی۔ خدا نے مجھ کو تمہارا حاکم بنا کر میری آزمائش کی ہے جس طرح تم کو میرا ماتحت کر کے تمہاری آزمائش کرنا چاہی ہے۔ **وانی واللہ لا احصی شیئا من اسورکم فاعلمہ واما اذا اجتمع صلح** جب حاکم ہمدرد ہو اور رعایا اس کی خیر اندیش تو حاکم کا فرض ہے کہ رعایا کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور رعایا کا فرض ہے کہ حاکم کی خیر اندیش رہے

Marfat.com

اور اس کے حسن سلوک کی شکر گزار' مال غنیمت ان لوگوں کا حق ہے جو جنگ میں شریک ہوں اور جو لوگ بطور کمک جنگ ختم ہونے کے تین دن بعد آئیں ان کو بھی مال غنیمت کا کچھ حصہ ملنا چاہئے۔ تمہارے غلام اور موالی تک اگر جنگ شروع ہونے کے تین دن بعد شریک ہوں تو وہ بھی مال غنیمت کا کچھ حصہ پائیں گے۔ جو مال و متاع بطور غنیمت تمہارے قبضہ میں آئے اس کی تقسیم انصاف سے کرو۔" (فتوح الشام والعراق و مصر واقدی' مصر 2/115)

○

سعد بن ابی وقاصؓ کے نام
(صوانی کی تقسیم کے بارے میں)

مسلمانوں کی ایک چیدہ جماعت نے حضرت عمر سے صوانی کی تقسیم کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے ذیل کا خط بھیجا۔ صوانی کا اطلاق اراضی ذیل پر ہوتا تھا۔

(1) جو کسریٰ یا شاہی خاندان کی ملک تھی۔

(2) جس کی آمدنی شاہراہوں' ڈاک کے راستوں' پلوں کی مرمت اور آتش کدوں کے لئے وقف تھی۔

(3) جس کے مالک بھاگ گئے یا جنگ میں مارے گئے تھے۔

(4) جس میں جنگلات تھے۔

(5) جس میں تالاب اور چشمے تھے۔

صوانی سے چالیس لاکھ اور بقول بعض ستر لاکھ درہم (پینتالیس) ہزار روپئے) سالانہ کی آمدنی ہوتی تھی۔)(کتاب الخراج ابو یوسف صف 57 و کتاب الکراج یحییٰ بن آدم قرشی ص 64 و فتوح البلدان بلاذری ص 250)

Marfat.com

"صوانی کو پانچ حصوں میں تقسیم کرو' جس میں سے چار حصے لشکر کو جس نے سواد فتح کیا ہے دے دیئے جائیں اور خمس (کی آمدنی) اس کی مقررہ مدوں میں صرف کے لئے میرے پاس بھیج دی جائے اگر فاتحین خود صوانی میں آباد ہو کر اپنے اپنے حصے کی کاشت اور نگرانی کرنا چاہیں تو ان کو اس کا بھی حق ہے۔" (سیف بن عمر۔ طبری 184/4)

○

عثمان بن حنیفؓ کے نام

فرمان

عثمان بن حنیفؓ کو عمر فاروقؓ نے دریائے فرات سے سیراب ہونے والے علاقہ کی پیائش اور لگان بندی کا منتظم مقرر کیا تھا۔ بعض راویوں کی رائے ہے کہ پیائش کے بعد عثمانؓ نے خود شرح لگان مقرر نہیں کی بلکہ مرکز سے رجوع کیا تو یہ فرمان آیا

"ہر جریب زمین پر خواہ وہ عملاً زیر کاشت ہو یا نہ ہو ایک درہم (آٹھ آنے) نقد اور ایک تقیز جنس مقرر کرو۔ انگور کے باغ کی ہر جریب سے دس درہم (پانچ روپے) اور ترکاریوں کی ہر جریب سے پانچ درہم (ڈھائی روپے) وصول کرو لیکن کھجور اور دوسرے پھل دار درختوں پر ٹیکس نہ لگاؤ۔" (نصب الرایۃ الاحادیث) الھدایۃ للزیلعی مصر 400/3)

○

Marfat.com

عہد فاروقی میں شرح لگان کا قانون

وارزمی نے مفاتیح العلوم (مصر ص 44) میں ایک جریب زمین کی (13) لسبائی' چوڑائی اٹھ ساٹھ ذراع بتائی ہے۔ ذراع دو فٹ سے کم ہوتا ہے اس حساب سے لگ بھگ الیس گز لمبا اور چالیس گز چوڑا یا ایک سو ساٹھ مربع گز قطعہ ایک جریب ہوا۔ ایک جریب زمین کے دسویں کو قفیز کہتے تھے' اور ایک جریب زمین کی پیداوار کے چوتھائی کو بھی اسی نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ اس خط میں قفیز سے مراد جریب کا چوتھائی ہے جو ندی اوزان کے لحاظ سے اڑتالیس سیر کے لگ بھگ ہوا۔ (قفیز = 8 مسکوک' مسکوک = ڈیڑھ صاع' ایک صاع = 8 رطل' ایک رطل - آدھا سیر) صاع کی مقدار یں اختلاف ہے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عمر کا صاعؓ سوا پانچ رطل کا تھا ...سری روایت کی رو سے آٹھ رطل کا' قرائن سے دوسری روایت کی تائید ہوتی ہے۔ یکھیے کتاب الاموال قاسم بن سلام ص 518 و کتاب الخراج قرشی ص 113 و احسن ...قاسیم فی معرفتہ الاقالیم' مقدسی' حیدن 99) یاقوت کی ایک تصریح سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس قفیز سے سواد کا لگان وصول کیا جاتا تھا وہ صرف چھ سیر کے برابر تھا۔ (معجم لبلدان یاقوت ذکر سواد 163/5)

عراق میں عمر فاروقؓ کی شرح لگان سے متعلق دوسری روایت یہ ہے

ایک جریب گیہوں	چار درہم (دو روپے)
ایک جریب جوُ	دو درہم (ایک روپیہ)
ایک جریب کھجور	آٹھ درہم (چار روپے)
ایک جریب انگور کی بیل	(چھ درہم (تین روپے)

(معجم البلدان یاقوت 162/5)

Marfat.com

سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

"سہیل بن عدی کی سرکردگی میں ایک فوج جزیرہ کے شہر رقہ بھیجو' جزیرہ کے لوگوں نے ہی رومیوں کو حمص پر حملہ کے لئے ابھارا ہے' اور ان سے پہلے قرقیسیاء کے باشندے یہی حرکت کر چکے ہیں' دوسری فوج عبد اللہ بن عتبان کی سالاری میں (جزیرہ کے شہر) نصیبین پر چڑھائی کے لئے روانہ کرو' ان کو بھی اہل قرقیسیاء نے حملہ کے لئے اکسایا تھا (؟) جب یہ دونوں سالار رقہ اور نصیبین سے فارغ ہو جائیں تو حران اور (جزیرہ کے پایہ تخت) رہا کا قصد کریں۔ ایک تیسری فوج ولید بن عقبہ کی کمان میں جزیرہ کے (عیسائی) عرب قبائل ربیعہ' اور نتوخ کی جانب روانہ کرو اور عیاض بن غنم کو بھی جزیرہ کے محاذ پر بھیجو' اگر جنگ ہو تو دوسرے سب افسران کے ماتحت ہوں گے اور ان کی رائے سے کام کریں گے۔" (سیف بن عمر۔ طبری 195/4)

○

ولید بن عقبہؓ کے نام

فرمان

(فرمان کا پس منظر) جزیرہ کا ایک سربر آوردہ عیسائی عرب قبیلہ تغلب تھا۔ ولید نے ان کو اسلام کی دعوت دی لیکن وہ تیار نہ ہوئے اور کہا ہم جزیہ دے کر اپنے مذہب پر قائم رہنا چاہتے ہیں۔ ولید نے کہا کہ تم عرب ہو اور عربوں کو جزیہ دینے کا حق نہیں ہے' تم کو مسلمان ہونا پڑے گا۔ وہ راضی نہ ہوئے۔ ولید نے مرکز کو اطلاع دی تو یہ جواب آیا:-

"صرف جزیرہ نمائے عرب کے بسنے والے عربوں کے لئے اسلام قبول کرنا ضروری ہے' قبیلہ تغلب کے لوگ اگر اسلام قبول نہ کریں اور جزیہ دینے کو تیار ہوں تو ان کو ایسا کرنے دو بشرطیکہ وہ

Marfat.com

اپنے بچوں کو عیسائی نہ بنائیں، جزیہ گزار ہونے کے بعد اگر کوئی تغلبی مسلمان ہو تو اس کا اسلام قبول کر لو۔" (سیف بن عمر۔ طبری 198/4)

○

نعمان بن عدیؓ کے نام فرمان

فرمان کا پس منظر۔ نعمان بن عدی صحابی کو عمر فاروق نے ضلع منیسان (زیریں عراق) کا افسر خراج مقرر کیا۔ جب نعمان مدینہ سے جانے لگے تو ان کی بیوی وطن چھوڑ کر پردیس جانے کے لئے تیار نہ ہوئیں اور ان کو مجبوراً" اکیلا جانا پڑا۔ منیسان کی شادابی اور آسائش نعمان کو بہت بھائی اور انہوں نے بیوی کو بلانے کے لئے شوق انگیز شعر لکھے جن میں چند یہ ہیں:-

"کوئی ہے جو میری حسین بیوی کو یہ خبر پہنچائے کہ تمہارے شوہر کو شیشہ کے گلاس اور فیروزی جگ سے شراب پلائی جاتی ہے۔

جب گانا سننے کو میرا جی چاہتا ہے تو سرِ راہ ناچنے والا چنگ نواز اور گاؤں کے مقدم مجھے گانا سناتے ہیں۔

اگر امیرالمومنین کو معلوم ہو جائے کہ میں ساتھیوں کے ساتھ ٹوٹے قلعہ میں بیٹھ کر شراب پیتا ہوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ ناراض ہوں گے۔

ان اشعار کا جب مدینہ میں چرچا ہوا تو عمر فاروقؓ نے نعمان کو معزول کر کے مدینہ بلا لیا۔ نعمانؓ نے کہا یہ سب شاعرانہ تفریح تھی، میں نے شراب سونگھی تک نہیں۔ ان اشعار سے بیوی کو اکسانا مقصود تھا۔ عمر فاروقؓ نے عذر قبول کیا مگر نعمان کو پھر کبھی کوئی منصب نہیں دیا۔ معزولی کے خط کا مضمون یہ تھا:-

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ **حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز، العلیم غافر الذنب و قابل التوب شدید العقاب ذی الطول۔**

Marfat.com

واضح ہو کہ تمہاری وہ نظم جس کا ایک شعر ہے: لَعَلَّ امیرالمومنین یسرہٗ بے تنا دمنا فی الجوسق المتہدم میں نے سنی۔ بلا شبہ مجھے تمہارے یہ شعر برے لگے اور میں تم کو معزول کرتا ہوں۔"

(شرح نہج البلاغۃ' ابن ابی الحدید 3/98 و استیعاب 1/296' و فتوح البلدان بلا ذری ص 39 و معجم البلدان یاقوت 8/288 و ازالہ الخفاء 2/73 و کنز العمال 2/175 و تاریخ عمر' ابن جوزی ص 86)

Marfat.com

قاضی شریحؒ کے نام فرمان

قاضی شریحؒ کے بارے میں طبری نے لکھا ہے کہ عمر فاروقؓ نے شریح کندی کو 18ھ میں کوفہ کا قاضی مقرر کیا۔ وہ ساٹھ سال سے زیادہ اس منصب پر فائز رہے یعنی 18ھ سے 79ھ تک جب غالباً" پیرانہ سالی کی وجہ سے انہوں نے استعفاء دیا۔ قضاء سے متعلق مراسلہ ذیل خط کی صورت میں کئی کتابوں میں درج ہے' لیکن بعض راوی کہتے ہیں کہ خط کے مضمون سے مشابہ یہ ہدایتیں عمر فاروقؓ نے زبانی دی تھیں جب وہ قاضی ہو کر کوفہ جا رہے تھے :-

"خدا کی کتاب میں جو فیصلہ تم کو ملے اس کو بے چون و چرا اختیار کر لو اور اگر وہاں کوئی فیصلہ نہ ملے تو سنت کی طرف رجوع کرو اور اگر وہاں بھی نہ ملے تو اپنے اجتہاد سے کام لو' اس کے علاوہ عدالت میں نہ کسی سے لڑو' نہ جھگڑو' نہ کوئی چیز خریدو' نہ بیچو۔" (شعبی۔ سنن کبریٰ بیہقی 110/10)

خط کا مضمون :-

"اگر تمہارے پاس کوئی ایسا مسئلہ آئے جس کا حل قرآن میں ہو تو اس کے مطابق فیصلہ کرو اور کسی مجتہد کی رائے کی طرف قطعاً" دھیان نہ دو' اگر مسئلہ ایسا ہو جس کا حل قرآن میں نہ ہو تو سنت رسول کی طرف رجوع کرو اور اگر وہاں بھی نہ ملے تو "آئمہ ھدٰی" کی آراء اور فیصلوں سے کام لو اور اگر کسی مسئلہ میں قرآن' سنت اور آئمہ ھدیٰ سے روشنی نہ ملے تو تم کو اختیار ہے خواہ اپنے اجتہاد سے کام لو' خواہ مجھ سے رجوع کر لو اور میرا خیال ہے تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ مجھ سے رجوع کر لو۔" (شعبی سنن کبری بیہقی 110/10 و کنز /175' اعلام الموقعین ابن قیم جوزی مصر 51/1 و 71/1 اور کنز العمال /17)

Marfat.com

○

احترام عدالت کے بارے میں قاضی شریح کے نام ایک فرمان

"عدالت میں نہ لڑو۔ نہ جھگڑو۔ نہ بیچو۔ نہ خریدو۔ اور جب غصہ میں ہو تو کوئی مقدمہ فیصل نہ کرو۔" (البیان و التبیین جاحظ)

○

نعمان بن مقرنؓ کے نام خط

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عبد اللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے نعمان بن مقرنؓ کو سلام علیک۔ اس معبود کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایرانیوں کی ایک بڑی فوج تم سے لڑنے نہاوند میں جمع ہوئی ہے۔ میرا خط پا کر خدا کے حکم اور مدد سے ان مسلمانوں کے ساتھ جو تمہارے پاس ہیں نکل کھڑے ہو۔ ان کو پتھریلے یا دشوار گزار راستوں سے نہ لے جانا' نہ ان کو کسی جائز حق سے محروم کرنا جس کے زیر اثر وہ اسلام سے منحرف ہو جائیں۔ نشیبی جنگلوں سے بھی ان کو ہرگز نہ گزارنا (جہاں وہ بیماریوں میں مبتلا ہوں۔ یا درندوں کا لقمہ بنیں۔) کیوں کہ مجھے ایک مسلمان کی جان ایک لاکھ دینار (تیرہ چودہ لاکھ روپے) سے زیادہ عزیز ہے۔" (ابن اسحاق۔ طبری 22/4)

○

Marfat.com

ابن مقرنؓ کے نام
(نہاوند کی جنگ کے بارے میں)

"میں نے ایک لشکر مدینہ' کوفہ اور بصرہ سے نہاوند کو روانہ کیا ہے اور تم کو اس کا سالار اعلیٰ مقرر کیا ہے' اس لشکر میں طلیحہ بن خویلدؓ اور عمرو بن معدؓ یکرب موجود ہیں۔ ان کو اپنے ساتھ رکھو اور جنگی معاملات میں ان سے صلاح مشورہ لو' تمہیں اگر کوئی حادثہ پیش آئے تو سپہ سالار حذیفہ (بن یمان) ہوں گے اور اگر حذیفہ قتل ہوں تو جریر بن عبد اللہ اور اگر جریر شہید ہوں تو مغیرہ بن شعبہ ان کی جگہ لیں گے اور اگر مغیرہ شہید ہوں تو اشعث بن قیس سپہ سالار ہوں گے۔" (مدائنی۔ اکتفا ورق 211 دار الکتب المصریتہ' قاہرہ)

○

نعمان بن مقرنؓ کے نام

خط کا پس منظر۔ سیف بن عمر کا بیان ہے کہ جب نعمان طرز نامی شہر میں خیمہ زن تھے تو ان کو ذیل کا مراسلہ موصول ہوا۔ طرز' حلوان سے لگ بھگ چالیس بیالیس میل مشرق میں خراسان جانے والی سڑک سے کوئی بیس میل ہٹ کر ایک وسیع میدان میں واقع تھا۔ کوفہ کی فوج اسی جگہ نعمان سے ملی تھی۔ طرز سے نہاوند اندازاً" نوے عرب میل دور تھا۔ (مقدسی ص 93 و 401 و معجم البلدان یاقوت 240/4 و 49/6) نعمانؓ نے اسی جگہ سے طلیحہ' عمرو بن معد یکرب اور عمرو بن سلمیٰ کی سرکردگی میں گشتی دستے ایرانی لشکر کے حالات اور گرد و پیش کا جغرافیہ دریافت کرنے روانہ کئے تھے۔

"خط واضح ہو کہ تمہاری فوج میں ایسے لوگ ہیں جو عہد جاہلیت میں بڑے سورما اور صاحب اقتدار تھے' ان کو ایسے لوگوں پر ترجیح دو جو علم جنگ میں نسبتہً "کم ہوں' ان سے مشورہ کرو اور اس کے مطابق عمل کرو۔ طلیحہ' عمرو بن معد یکرب اور عمرو بن ابی سلمیٰ

Marfat.com

سے جنگی معاملات میں صلاح لو لیکن کوئی عہدہ ان کو نہ دو۔"

(سیف بن عمر۔ طبری 240/4)

○

نہاوند کی فارسی (ایرانی) فوجوں کے نام خط

پیغام حق

نعمانؓ کو حکم تھا کہ لڑنے سے پہلے فارسیوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ اس کے علاوہ عمر فاروقؓ نے براہ راست یہ مراسلہ بھیجا جو مغیرہ بن شعبہ نے فارسی فوجوں کو پڑھ کر سنایا:۔

"ہم تم کو اس طریق زندگی کی طرف بلاتے ہیں جس کی طرف خدا اور اس کے پیغمبر نے بلایا ہے' وہ طریق زندگی یہ ہے کہ تم سب مسلمان ہو جاؤ' اگر تم نے ایسا کیا تو تم ہمارے بھائی ہو' تم کو وہ سارے حقوق ملیں گے جو ہم کو حاصل ہیں اور تم پر وہ ساری ذمہ داریاں ہوں گی جو ہم پر ہیں۔ اگر تم مسلمان ہونا نہیں چاہتے تو جزیہ دو' اور اگر جزیہ دینے کے لئے بھی تیار نہیں' تو ہم تمہارے خلاف خدا سے مدد لیں گے۔" (مدائنی۔ اکتفاء کلاعی بلنسی ص 422' دار الکتب المصریہ' قاہرہ)

○

Marfat.com

رویتِ ہلال کے بارے میں

مسلمانوں کے نام ایک فرمان

رویت ہلال کے موضوع پر ابو وائل بصری نے عمر فاروقؓ کا یہ خط نقل کیا ہے جو ایک نئے اصول پر مشتمل ہے:-

کچھ نئے چاند بڑے ہوتے ہیں' اس لئے اگر تم دن میں چاند دیکھو تو اس وقت تک روزہ نہ توڑو جب تک دو مسلمان گواہی نہ دیں کہ انہوں نے گذشتہ رات چاند دیکھا تھا۔" (مصنف ابن ابی شیبہ قلمی 420/2 و کنز 25/4)

○

مختلف امور پر فرامین

ابو موسیٰؓ اشعری کے نام

○

"عبرتناک سزا میں کسی کو بیس کوڑوں سے زیادہ نہ مارو۔"

"واضح ہو۔ کہ خدا کی نظر میں سب سے زیادہ خوش نصیب حاکم وہ ہے۔ جس کی خدمت سے رعیت کو سکھ اور آرام ملے۔ اور خدا کے میزان میں وہ حاکم نہایت بدنصیب ہے۔ جس کی بد اعمالیوں سے رعیت تباہ ہو۔"

"خبردار! تن آسانی اور شکم نوازی تمہارا مقصد حیات نہ ہو جائے۔ اگر تم نے ایسا کیا۔ تو یقیناً" تمہارے ماتحت بھی ایسا ہی کریں گے۔ اور تمہاری مثال اس چوپائے کی سی ہو گی۔ جو گھاس کا ہرا بھرا میدان دیکھے۔ اور موٹاپے کے لئے اسمیں گھس جاتے۔ حالانکہ موٹاپے میں اس کی موت مضمر ہے۔"

○

Marfat.com

عوام میں کچھ ایسے ممتاز لوگ ہوتے ہیں۔ جو ان کی ضروریات (حکام کے سامنے) پیش کرتے ہیں۔ تم کو چاہئے کہ ان کی قدرومنزلت کرو۔ ایک غریب مسلمان عافیت کے ساتھ وہ سنتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ انصاف ہوتا رہے۔ اور سرکار سے قومی آمدن کا ٹھیک حصہ اس کو ملتا رہے۔

والسلام۔

○

سال میں ایک دن ایسا مقرر کرو۔ جب خزانہ میں ایک درہم تک نہ رہے۔ اور وہاں صاف جھاڑو دی جائے۔ تاکہ خدا کو معلوم ہو۔ کہ میں نے ہر حقدار کو اس کا حق ادا کر دیا ہے۔"

○

دنیا میں تم کو جتنا رزق ملا ہے۔ اس پر قانع رہو۔ خدا نے کسی کو زیادہ اور کسی کو کم رزق دیا ہے۔ وہ خوش حال لوگوں کو آزمانا چاہتا ہے۔ کہ وہ کس طرح اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اور شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ (خدا کی عطا کردہ دولت سے) وہ زکوٰۃ ادا کریں۔ جس کا خدا نے انہیں حکم دیا ہے۔

"حرام نہ کھاؤ"

آذربیجان کے ——— مجاہدوں کے نام

فرمان

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ایک ایسے ملک میں ہو جہاں کھانے میں مردہ جانوروں کا گوشت شامل ہوتا ہے' اور جہاں مردہ جانوروں کی کھال یا سمور پہنی جاتی ہے' بنا بریں تم وہی گوشت کھاؤ جو ذبیحہ ہو اور وہی کھال پہنو جو ذبیحہ جانور کی ہو۔" (زید بن وہب۔

Marfat.com

طبقات ابن سعد 6/68)

○

ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عبد اللہ عمر بن خطاب کی طرف سے عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ) کو واضح ہو کہ فارسیوں نے اہواز' تستر' مناذر اور دوسرے مقامات پر فوج جمع کی ہے اور عنقریب مسلمانوں پر حملہ کرنے والے ہیں' یہ خط پڑھتے ہی ایک فوج تیار کرو۔ بصرہ کے جو لوگ جانے کو تیار ہوں ان کی دل جوئی کرو اور جہاں تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ تعداد میں فوجیں فراہم کرو اور لڑنے نکل جاؤ۔ جب دشمن کے علاقہ میں پہنچو تو کسی اور مشورہ پر عمل کیے بغیر سب سے پہلے کام یہ کرنا کہ ان کو دین حق کی دعوت دینا' اور جو شخص اس دعوت کو قبول کرے اس کو امان دینا' یاد رہے کہ اس کے مال و متاع سے تم صرف ضرورت کی حد تک فائدہ اٹھا سکتے ہو' خود کو راہ راست پر رہنے کی تلقین و تاکید کرتے رہو۔ لشکر کو اتنا زیادہ لڑائی میں مصروف نہ رکھو کہ ان کا دل اکتا جائے۔ ان کو چاہئے کہ ہر جنگ میں سچی لگن سے شریک ہوں۔ سب کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور انکسار سے پیش آؤ یاد رہے کہ خدا کے ہاں کسی آفریدہ کی وہ عزت و حرمت نہ ہو گی جو اس مسلمان کی ہو گی جس کا اعمال نامہ ظلم و ستم سے پاک ہو گا۔ مظلوم کے ساتھ انصاف کرو اور ظالم سے اس کا حق دلواؤ۔ مسلمانوں میں دوستی و یکجہتی پیدا کرنے کی کوشش کرو' ان کو قرآن خوانی کی تاکید کرو اور خدا کی سزا سے ڈراتے رہو' زمانہ جاہلیت کے تذکرے کرنے یا اس زمانہ کے طور طریق اختیار کرنے سے باز رکھو' کیوں کہ ان باتوں سے دلوں میں کینے پیدا ہوں گے اور پرانی عداوتیں تازہ ہوں گی۔ پسر قیس! تم کو یاد رہے کہ خدا نے اس دین کے ماننے والوں کی فتح کا ذمہ لیا ہے' لہٰذا ایسی زندگی گزارو کہ خدا تم سے خوش رہے' ایسا نہ ہو کہ تمہاری بد کرداری سے وہ اپنی نظر کرم ہٹا لے اور کوئی دوسری قوم اس کی عنایت کی مستحق ہو

Marfat.com

جائے۔" (فتوح اعثم کوفی ص 63)

○

ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام خط

خط کا پس منظر۔۔۔ اہواز کے دو شہروں میں مقابلہ بہت سخت ہوا۔ مناذر اور تستر' تستر کا قلعہ دشوار گزار پتھریلی زمین پر واقع تھا اور دو طرف سے دریائے دجیل اس کو گھیرے تھا۔ ایک فارسی نے قلعہ کا وہ خفیہ راستہ مسلمانوں کو بتا دیا جو دریا میں کھلتا تھا' مسلمانوں کی ایک چیدہ جماعت دریا سے ہو کر قلعہ میں گھس آئی اور اس کے پھاٹک کھول دیئے' شہر پر اسلامی قبضہ ہو گیا' بہت سی عورتیں ان کے ہاتھ آئیں جن میں حاملہ عورتوں کی تعداد خاصی تھی' عمر فاروقؓ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے لکھا:۔

> کوئی مسلمان' حاملہ عورت سے اس وقت تک ہم بستر نہ ہو جب تک اس کے بچہ نہ ہو جائے' مسلمانو! مشرکوں کی اولاد میں شریک نہ بنو' کیوں کہ نطفہ ہی سے بچہ بنتا ہے۔" (ازالتہ الخاء 11/2 و حسن بصری۔ کنز العمال 169/5)

○

ابو موسیٰ اشعری کے نام

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ بڑے شہروں کے مسلمان حماموں میں غسل کرنے لگے ہیں' تاکید ہے کہ کوئی مسلمان حمام میں بغیر تہبند پہنے داخل نہ ہو' اور جب تک حمام سے نکل نہ آئے خدا کا کوئی نام زبان سے نہ نکالے' اور دو شخص ایک ساتھ حوض میں نہ نہائیں۔" "مصنف عبد الرزاق' و مصنف ابن ابی شیبہ و شعب الایمان بیہقی۔ کنز 5/ 136)

○

Marfat.com

خط کی دوسری شکل

شام کے مسلمان

"کوئی شخص بغیر تہبند باندھے حمام میں داخل نہ ہو' اور عورت صرف اس وقت جب اس کو کوئی ایسی بیماری ہو جس کے علاج کے لئے حمام جانا ضروری ہو۔ تمہاری تفریح کی تین چیزیں ہونی چاہئیں: گھوڑے کی سواری' عورت اور تیر اندازی۔" "جبیر بن نفیر۔ ازالہ الخفاء 2/139)

○

ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام ایک عبرتناک خط

خط کا پس منظر—— عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ حج یا عمرہ کے موقع پر ایک شخص عمر فاروقؓ کے پاس روتا ہوا آیا اور کہا میں نے شراب پی تھی' اس کی پاداش میں ابو موسیٰؓ نے میرے کوڑے مارے' سر منڈوایا اور منہ کالا کرا کے سڑکوں پر میرا گشت کرایا اور منادی کرا دی کہ کوئی میرے ساتھ نہ تو کھائے پیئے اور نہ اٹھے بیٹھے۔ اس رسوائی سے مجھے ایسا صدمہ ہوا ہے کہ کبھی دل چاہتا ہے کہ ابو موسیٰؓ کو مار ڈالوں' کبھی سوچتا ہوں آپ مجھے شام بھجوا دیں' جہاں کوئی مجھے جاننے والا نہ ہو' اور کبھی دل میں ہوک اٹھتی ہے کہ دار الحرب چلا جاؤں اور غیر مسلموں کے ساتھ زندگی گزار دوں۔

راوی کہتا ہے کہ' عمر فاروقؓ یہ شکایت سن کر آب دیدہ ہو گئے۔ اس آدمی کو دلاسا دیا اور یہ پُر عتاب خط گورنر کو لکھا:-

> "سلام علیک۔ فلاں بن فلاں تیمی نے مجھ سے تمہاری زیادتیوں کی شکایت کی' خدا کی قسم' تم نے پھر کبھی یہ حرکت کی (شراب نوشی کی سزا میں سر منڈوایا اور منہ کالا کرا کے سڑکوں پر گشت کرایا) تو میں بھی تمہارا منہ کالا کرا کے سڑکوں پر گشت کراؤں گا' اگر تم

Marfat.com

میری دھمکی آزمانا چاہتے ہو تو پھر یہ حرکت کر کے دیکھ لو۔" (سنن کبری بیہقی۔ کنز العمال 107/3)

○

ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام خط۔

"واضح ہو کہ کام کو قوت سے انجام دینے کا مدار اس بات پر ہے کہ آج کا کام کل پر نہ اٹھا رکھو' کیوں کہ اگر تم ایسا کرو گے تو کام اتنا بڑھ جائے گا کہ تمہارے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے گا کہ پہلے کس کو کروں اور بعد میں کس کو' نتیجہ کے طور پر بہت سے کام خراب ہو جائیں گے' اگر تم کو دو کاموں میں سے ایک کے کرنے کا اختیار دیا جائے اور ان دو میں ایک سے دنیا سدھرتی ہو اور دوسرے سے آخرت' تو وہ کام اختیار کرو جس سے آخرت سدھرے' کیوں کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی۔ خدا سے ڈرتے رہو اور قرآن کی تعلیمات کو سمجھو' کیوں کہ وہ علم کا سرچشمہ ہے اور دلوں کی بہار۔"
(مصنف ابن ابی شیبہ۔ کنز العمال 208/8 و ازالہ الخفاء 182/2)

○

ابو موسی اشعریؓ کے نام خط

"واضح ہو کہ لوگ اپنے بادشاہوں سے دور بھاگتے ہیں' خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ جاہلانہ ہٹ' پرانے کینے' ہوا پرستی اور دنیا کی چاہت میرے یا تمہارے اوپر غلبہ کر لے (اور عوام کی خدمت سے بے پرواہ کر دے) اس لئے (ضروری ہے) کہ لوگوں کی داد فریاد سننے ہر دن بیٹھا کرو چاہے ایک ہی گھنٹہ کے لئے ہو۔ جب ایسے دو راستے تمہارے سامنے ہوں کہ ایک پر چل کر خدا کی رضاء حاصل ہوتی ہو اور دوسرے پر چل کر کوئی دنیاوی ترقی' تو پہلا راستہ اختیار کرو' کیوں کہ دنیاوی فائدے فانی ہیں' اور آخرت کے لطف جاودانی' خدا سے خوب ڈرو' بد معاشوں غنڈوں کو ڈراؤ دھمکاؤ اور ان کا شیرازہ

Marfat.com

بکھیر دو' جب دو قبیلوں میں جنگ ہو اور وہ اپنے حمائتیوں کو (جاہلی دستور کے مطابق) یاں فلاں کہہ کر پکاریں تو سمجھ لو کہ شیطان نے ان کو بھڑکایا ہے' تلوار سے ان کی خبر لو حتیٰ کہ وہ قانون اسلام کی طرف رجوع کریں اور ان کی پکار خدا اور امام کی طرف ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ قبیلہ ضبتہ کے لوگ اپنے حماتیوں کو لڑائی کے وقت (جاہلی شان سے) آلِ ضبتہ مدد! آلِ ضبتہ مدد کے نعرے لگا کر بلاتے ہیں۔ بخدا مجھے نہیں معلوم کہ خدا نے کبھی ان کے ہاتھوں کوئی اچھا کام کرایا اور ان کے ذریعہ کبھی کوئی برائی دفع کی۔ میرا خط پڑھ کر ان کی ایسی خبر لو کہ اگر انہیں عقل نہ آئے تو کم از کم حکومت کا خوف ان کے دل میں بیٹھ جائے' ان کے قبیلہ کے (سمجھدار لیڈر) غیلان بن خرشہ کو اپنے مشیروں میں داخل کر لو۔ مسلمان مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں شریک ہو۔ ان کے لئے اپنا دروازہ کھلا رکھو اور ان کے معاملات سے ذاتی دلچسپی لو' تم ان ہی میں سے ایک ہو' فرق بس اتنا ہے کہ تمہارے کندھوں پر ذمہ داری کا بھاری بوجھ رکھ دیا گیا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے اور تمہارے خاندان کے کھانے' لباس اور سواری میں' عام مسلمانوں سے مختلف' ایک انفرادی شان پیدا ہو گئی ہے' عبداللہ خبردار! تمہاری حالت اس چوپایہ کی سی نہ ہو۔ جو ایک شاداب مرغزار سے گزرے۔ تو موٹا ہونے کے سوا اس کا کوئی مقصد ہی نہ ہو۔ حالانکہ موٹاپے میں اس کی موت ہے۔ یاد رہے کہ حاکم کو خدا کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ نیز یہ کہ حاکم ٹیڑھی چال چلتا ہے تو رعایا بھی ٹیڑھی چال چلنے لگتی ہے۔ اور سخت بد نصیب ہے وہ حاکم جس کی بد اعمالیوں سے رعایا تباہ ہو۔" (البان و التبیس حافظ)

○

Marfat.com

ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام فرمان

(نمازوں کے بارے میں)

"نماز ظہر اس وقت ادا کرو جب سورج بیچ آسمان سے ذرا ہٹ جائے' عصر اس وقت جب سورج صاف اور چمکدار ہو اور اس میں زردی نہ آئی ہو' مغرب اس وقت جب سورج چھپ جائے' عشاء کی نماز نیند نہ آنے تک موخر کی جا سکتی ہے' فجر کی نماز اس وقت ادا کرو جب ستارے نمودار ہوں اور اس میں طوال المفصل میں سے دو لمبی سورتیں تلاوت کرو۔" (الموطا امام مالک و مصنف عبد الرزاق)

○

ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام

"مجھے ان لوگوں کے نام لکھ بھیجو جن کو قرآن حفظ یاد ہے۔" (ابو کنانہ قرشی۔ طبقات اب سعد جلد 7' قسم اول ص 94)

○

فوجی مرکزوں کے گورنروں کے نام

فرمان

"مجھے ان سب لوگوں کی ایک فہرست بھیجو جن کو قرآن حفظ یاد ہے تاکہ میں ان کا امتیازی وظیفہ (2500 درہم سالانہ) مقرر کروں اور ان کو اسلامی قلمرو میں تعلیم دینے بھیجوں۔" (کنانہ عدوی بحوالہ ان زنجویہ۔ کنز العمال 1/217)

○

Marfat.com

ابو موسیٰ اشعری اور

حفاظ قرآن کے نام

ابو موسیٰ اشعری نے بصرہ کے تین سو سے اوپر حافظوں کی فہرست بھیجی تو عمر فاروقؓ نے ان کے نام یہ خط لکھا:-

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عبد اللہ عمر کی طرف سے عبد اللہ قیس اور حفاظ قرآن کے نام، سلام علیکم، واضح ہو کہ یہ قرآن تمہارے لئے باعثِ اجر و شرف ہونے والا ہے۔ لہٰذا اس کی تعلیم پر عمل کرو اور اس کو اپنے مقاصد کا آلۂ کار نہ بناؤ، جو قرآن کو اپنی خواہشات کا آلہ کار بنائے گا قرآن اس کو جہنم میں دھکیل دے گا، اور جو قرآن کو اپنا قائد و متبوع بنائے گا قرآن اس کو جنت کے باغوں کی سیر کرائے گا، قرآن کو خدا کے حضور میں تمہارا سفارشی ہونا چاہئے، نہ کہ تمہارے خلاف چغل خور، کیوں کہ قرآن جس کا سفارشی ہو گا، وہ جنت میں جائے گا، اور قرآن خدا سے جس کی چغلی کھائے گا، وہ دوزخ میں جلے گا، یاد رہے کہ یہ قرآن ہدایت کا چشمہ، علم کا کنول اور رحمٰن کی تازہ ترین کتاب ہے۔ اس کے ذریعہ خدا اندھی آنکھیں، بہرے کان اور بند دل کھول دیتا ہے، یاد رہے کہ جب خدا کا بندہ رات میں اٹھتا ہے اور مسواک کر کے وضو کرتا ہے، پھر تکبیر نماز کہہ کر قرآن پڑھتا ہے، تو فرشتہ اس کا منہ چومتا ہے اور کہتا ہے: پڑھو، پڑھو، تم پاک و صاف ہو گئے، قرآن پڑھ کر تم کو لطف آئے گا، اور اگر رات میں اٹھنے والا بغیر مسواک کئے وضوء کر لے تو فرشتہ اس کی نگرانی تو کرتا ہے لیکن منہ نہیں چومتا، خبردار! نماز میں قرآن خوانی ایسی ہے جیسے کسی کو

Marfat.com

چھپا خزانہ مل جائے‘ اس میں بڑی خیر و برکت ہے‘ اس لئے جتنا زیادہ ہو سکے قرآن پڑھا کرو۔ نماز نور ہے‘ زکوٰۃ برہان‘ صبر روشنی‘ روزہ ڈھال اور قران تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف ایک دلیل ہے‘ پس قرآن کا احترام کرو اور اس سے بے اعتنائی نہ برتو‘ کیوں کہ خدا عزت کرتا ہے اس کی جو قرآن کی عزت کرتا ہے اور بے آبرو کر دیتا ہے اس کو جو قرآن کی بے حرمتی کرتا ہے‘ یاد رہے کہ جو قرآن پڑھے اور اس کو یاد کرے اور پھر اس کے مطابق عمل بھی کرے‘ ایسے شخص کی دعا خدا قبول کرتا ہے‘ اگر دعا کرنے والا چاہے تو خدا دنیا میں اس کی دعا پوری کر دیتا ہے ورنہ اس کی مانگی ہوئی چیز آخرت کے لئے جمع ہو جاتی ہے‘ یاد رہے کہ خدا کا انعام بہترین اور ہمیشہ رہنے والا ہے اور یہ ان لوگوں کا نصیب ہو گا جو صاحب ایمانؓ ہیں اور اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں۔" (ابن بخویہ۔ کنز العمال 1 / 217)

ایک دوسری اور غالباً" زیادہ مستند روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا خط عمر فاروقؓ نے نہیں لکھا تھا بلکہ ابو موسیٰ اشعریؓ نے حفاظ قرآن کے سامنے اس خط کے مضمون سے ملتی جلتی تقریر کی تھی۔ روایت ابو کنانہ کے حوالہ سے بیان کی گئی ہے جن کا بیان کردہ خط رقم نمبر 295 آپ نے ابھی پڑھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰؓ نے حفاظِ قرآن کا ایک جلسہ کیا جس میں لگ بھگ تین سو حافظ شریک ہوئے اور یہ تقریر کی:-

"بلا شبہ قرآن آپ کے حق میں باعث اجر اور آپ کے خلاف باعث سزا ہونے والا ہے‘ پس قرآن کی اتباع کیجئے اور قرآن کو اپنی خواہشات کا آلہ کار نہ بنایئے‘ کیوں کہ جو قرآن کو اپنا قائد بنائے گا‘ قرآن اس کو جنت کے باغوں میں لا اتارے گا اور جو قرآن کو خواہشاتِ نفس کا آلۂ کار بنائے گا‘ قرآن اس کے دھپ

Marfat.com

مار کر جہنم میں دھکیل دے گا۔" (صفوۃ الصفوۃ از ابن جوزی' حیدر آباد ہند 155ھ 266/1

○

ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام خط

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم بہت سے لوگوں کو ایک ساتھ ملاقات کے لئے بلا لیتے ہو' میرا خط پڑھ کر اس طریقہ پر عمل کرو: سب سے پہلے معزز لوگوں' اہل قرآن اور اہل تقویٰ کو بلاؤ اور جب یہ لوگ (تمہاری مجلس میں) بیٹھ جائیں تو عام لوگوں کو بازیابی کی اجازت دو' آج کا کام کل پر مت چھوڑو' ورنہ کام اتنا بڑھ جائے گا کہ تم سمیٹ نہ سکو گے۔ من مانی (ھوی) سے بچتے رہو' من مانی' دنیا پرستی اور کینہ پروری ایسی برائیاں ہیں جن میں کثرت سے لوگ مبتلا ہیں۔ محاسبہ نفس کرو۔ جب تم معاش کی طرف سے بے فکر ہو' کیوں کہ جو خوش حالی میں احتساب نفس کرتا ہے اس کا انجام خوش کن ہوتا ہے اور جو زندگی کی رنگ رلیوں میں پڑا' اور خواہشات کا متوالا بنا' اس کا انجام ندامت اور حسرت کے سوا کچھ نہیں۔"

اس کے بعد جو عبارت ہے اس کا ترجمہ دو قائم بالذات خطوں کی صورت میں پہلے گزر چکا ہے۔ دیکھئے خط رقم 39 و 42 (ازالہ الخفاء 198/2 و شرح نہج البلاغتہ 3/ 119 و کنز العمال)

○

Marfat.com

ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام

فرمان

فرمان کا پس منظر۔۔۔ کہا جاتا ہے کہ ابو موسیٰ اشعریؓ کو ایک غیر عرب لونڈی پسند تھی اور وہ اس کو خریدنا چاہتے تھے' انہوں نے اس باب میں خلیفہ سے مشورہ کیا تو یہ فرمان آیا:-

"ایسی لونڈی مت لو جس کا تعلق ان عورتوں سے ہو (اس کی تصریح نہیں کی گئی کہ یہ کس قوم و ملت کی عوتیں ہیں) کیوں کہ یہ زنا کو عار نہیں سمجھتیں' خدا نے شرم و حیاء ان کے چہروں سے ایسی سلب کر لی ہے جیسے کتوں سے -- بہتر ہے کہ تم کوئی عرب لونڈی خرید لو' وہ دل سے تم کو چاہے گی اور خلوص سے بچوں کی دیکھ بھال بھی کرے گی۔" (ابن عساکر۔ کنز العمال) 5/48)

○

جزء بن معاویہؓ کے نام

فرمان

ابھی آپ نے پڑھا کہ جزء سرق یا مناذر کے کلکٹر تھے' ان کے سکرٹری بجالہ بن عبدہ کہتے ہیں کہ عمر فاروق نے اپنی وفات سے ایک سال پہلے یہ مراسلہ بھیجا:-

"ہر جادوگر کی گردن مار دو' (وہ سارے نکاح جو پارسیوں نے ذی محرموں سے کئے ہوں' منسوخ کر دیئے جائیں) اور ذی محرم شوہر اور بیوی کو الگ کر دیا جائے' ان کو کھانا کھاتے وقت گنگنانے سے بھی روکو۔ (سنن دار قطنی ص 226 و سنن ابی داؤد مصر)

○

Marfat.com

عمرو بن عاص رضؓ کے نام خط

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عمر بن خطابؓ کی طرف سے عمرو بن عاصؓ کو سلام علیک' اس خدا کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی پر درود بھیجتا ہوں۔ تمہارا خط پہنچا' دشمن کے دھوکہ سے تم پر جو مصیبت آئی اس کا حال معلوم ہوا' یہ مصیبت تمہارے نصیب میں لکھی جا چکی تھی۔ ابن عاص! تم پر لازم تھا کہ دشمن کی طرف سے مطمئن نہ ہوتے اور اس کی باتوں میں نہ آتے' میں نے تو تم کو ہمیشہ خوش تدبیر اور صائب رائے پایا ہے' بہرحال وہ تو ہوتا ہی جو مقدر ہو چکا تھا۔ اپنے فرائض کی انجام دہی میں آئندہ خوب چست و مستعد رہو اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے پوری تن دہی سے کام لو' تم کو یاد رہے کہ حاکم اپنی رعیت کے نفع نقصان کا ذمہ دار ہوتا ہے' خوب سمجھ بوجھ کر قدم اٹھاؤ اور دشمن سے خوب چوکنا رہو' بخدا تمہارا خلیفہ ہمیشہ چوکنا رہتا ہے اور دشمن کی کسی خبر کو جھوٹا نہیں سمجھتا' خدا سے دعا ہے کہ ہمیں اور تمہیں اپنا فرماں بردار رہنے کی توفیق عطا کرے۔ میں نے امین امت ابو عبیدہ عامرؓ بن جراح کو لکھا ہے کہ تمہاری مدد کو لشکر بھیجیں' والسلام علیک و علیٰ من معک من المسلمین و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔" (فتوح مصر والا سکندریہ' لیدن 1825ء ص 59 و مصری اڈیشن 2/34)

○

عمرو بن عاصؓ کے نام خط

حضرت عمرو بن عاصؓ نے عمر فاروقؓ کو لکھا۔ کہ "ہم نے طرابلس تک فتح حاصل کر لی ہے۔ یہاں سے افریقیہ نو دن کی مسافت پر ہے۔ یعنی کوئی پونے دو سو عرب میل' اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو۔ تو ہم بڑھ جائیں۔"

عمر فاروق نے انہیں لکھا۔

"ایسا نہ کرو۔ یہ ملک افریقیہ نہیں بلکہ مفرقہ (نزاع اور افتراق کا

Marfat.com

مرکز) ہے یہاں کے لوگ خود غدار ہیں اور دوسروں کی غداری کا شکار بھی۔ جب تک میں زندہ ہوں۔ کوئی اس پر فوج کشی نہیں کرے گا۔"

یہ خط بلاذری نے اپنی کتاب فتوح البلدان میں نقل کیا ہے۔ لیکن مورخ یاقوت نے انہیں کتاب معجم البلدان میں ذیل کا خط تحریر کیا ہے۔

"افریقیہ میں قدم نہ رکھو۔ اس ملک کے لوگ کبھی متحد نہیں رہتے۔ وہاں کا پانی سخت دلی پیدا کرتا ہے۔ اسے جو بھی پیے گا۔ اس کا دل سخت ہو جائے گا۔"

○

عمرو بن عاصؓ کے نام

احکام

مورخین نے لکھا ہے کہ عمرو بن عاصؓ اپنے ہیڈ کوارٹر فلسطین سے خلیفہ کی بلا اجازت مصر فتح کرنے نکل کھڑے ہوئے۔ اور جب خلیفہ کو اس اقدام کی خبر ہوئی تو فوراً انہوں نے ایک خط لکھا۔ جو سرحد مصر سے عمروؓ کو موصول ہوا۔ وہ خط کا نفس مضمون بھانپ گئے۔ اس لئے خط پڑھے بغیر بڑھتے چلے گئے۔ جب سرحد پار کر لی۔ تو خط کی مہر توڑی۔

لکھا تھا۔

"عمر بن خطابؓ کی طرف سے عاص بن عاص (نافرمان بن نافرمان) کے نام۔

واضح ہو کہ تم اپنی فوج کے ساتھ مصر کی طرف گامزن ہو۔ جہاں رومی فوجیں بہت ہیں اور خود تمہاری فوج ناکافی ہے۔ میری جان کی قسم! اگر اس فوج کی تباہی تمہاری نظر میں اپنے سگے بھائیوں کی

Marfat.com

تباہی کے برابر ہوتی۔ تو تم یقیناً" ان کو لے کر نہ نکلتے۔ اگر مصر کی سرحد تک نہ پہنچے ہو تو واپس چلے آؤ۔"

راوی کہتا ہے کہ مذکورہ بالا خط کے علاوہ حضرت عمرؓ نے عمرو بن عاصؓ کو یہ بھی لکھا۔

"لوگوں کو مصر پر چڑھائی کی دعوت دو۔ اور جو لوگ خوشی خوشی تیار ہو جائیں ان کو لے کر چل دو۔"

راوی کہتا ہے کہ یہ خط لکھنے کے بعد عثمان غنیؓ کی عمر فاروقؓ سے ملاقات ہوئی۔ تو آخر الذکر نے آپ کو بتایا۔ کہ میں نے عمرو کو مصر پر چڑھائی کے لئے لکھا ہے۔ حضرت عثمانؓ چونکے اور کہا۔ کہ عمرو نڈر اور بے دھڑک آدمی ہیں۔ اقتدار و امارت کے دلدادہ بھی' مجھے اندیشہ ہے۔ کہ وہ مصر کے حالات کا صحیح اندازہ کئے بغیر ناکافی فوج لے کر نکل کھڑے ہوں گے۔ اور مسلمانوں کو تباہی میں ڈالیں گے۔

خلیفہ یہ رائے سن کر پچھتائے اور فوراً" عمروؓ کو لکھا۔

"اگر میرا یہ خط سرحد مصر پار کرنے سے پہلے موصول ہو۔ تو جہاں سے چلے ہو۔ وہیں لوٹ جاؤ اور اگر سرحد پار کر چکے ہو تو پیش قدمی جاری رکھو۔"

Marfat.com

عمروؓ بن عاص کے نام

فرمان

جب عمروؓ بن عاص نے خلیفہ سے اس بات کی شکایت کی۔ کہ مصر کے کاشتکاروں سے بہت سا لگان موصول نہیں ہوا ہے۔ تو آپؓ نے اسے لکھ بھیجا۔

سنو گورنر، جب لگان وصول کرنے کا وقت آئے۔ اور اس کی مقدار و شرح پہلے سے رجسٹروں میں مندرج کر دی گئی ہو۔ تو اب اس میں (مقدار و شرح میں) کوئی ردوبدل نہ کرو۔ اس بات کا پورا خیال رکھو۔ کہ کاشت کاروں کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو۔ ہم دنیا میں ان کے ساتھ بے انصافی کر سکتے ہیں۔ لیکن آخرت میں وہ ہمارا گریبان پکڑیں گے۔ ہر حاکم خدا کے سامنے رعیت کی فلاح و بہبود کے لئے ذمہ دار ہے۔ یاد رہے۔ کہ ظلم وہ دروازہ ہے۔ جسمیں داخل ہونے والے پر خدا نے لعنت کی ہے۔ ہمارا تکیہ عدل وانصاف پر ہے۔ اور اسی کو ہم نافذ کرتے ہیں۔ ہماری اسی پالیسی پر تم بھی چلو۔ اور اس سے انحراف نہ کرو۔ گو میں تم سے دور ہوں۔ پر خدا تمہارے پاس موجود ہے۔ اور تمہارے عمل سے واقف ہے۔ تمہارا خط موصول ہوا۔ جسمیں تم نے لکھا ہے۔ کہ کاشت کاروں پر بہت سا لگان باقی رہ گیا ہے۔ اس کے باوجود ان کی کوئی چیز نیلام نہ کرانا۔ ورنہ وہ تباہ ہو جائیں گے۔ ان کی کھیتی کا تخمینہ کرنے کے لئے ایماندار لوگ مقرر کرو۔ اور جب تم کو معلوم ہو۔ کہ کھیتی پر کوئی آفت نہیں آتی ہے۔ تو ان سے مناسب لگان لے لو۔۔۔ ظالموں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ ان کا ٹھکانہ کہاں ہے۔"

Marfat.com

عمرؓ بن عاص کے نام

فرمان

گورنر نے لکھا کہ فسطاط کے بعض لاوارث عیسائی راہب مال و دولت چھوڑ کر مرجاتے ہیں۔ ان کی میراث کس کو دی جائے۔

عمر فاروقؓ نے جواب دیا۔

صاحب اولاد راہبوں کا ترکہ ان کی اولاد کو دے دیا جائے۔ اور جس کے اولاد نہ ہو اس کی میراث بیت المال میں جمع کر دو۔ کیونکہ مسلمان اس کے وارث ہیں۔"

○

عمرؓ بن عاص کے نام

فرمان

ایک شخص تھا۔ جو کئی بار مرتد ہوا اور پھر اسلام لایا۔ اس کے بارے میں گورنر نے خلیفہ سے رجوع کیا۔ کہ آیا اس دیوانے کا بار بار اسلام قبول کیا جائے یا نہیں

آپ نے جواب دیا۔

"اس کا اسلام قبول کر لو۔ (بلکہ) اسے اسلام لانے کی تلقین کرو۔ اگر مسلمان ہو جائے تو خیر' ورنہ گردن مار دو۔"

○

عمرؓ بن عاص کے نام

"مجھے خبر ملی ہے۔ کہ تمہارے پاس گھوڑے۔ بکریاں' گائیں اور غلام ہو گئے ہیں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ گورنری سے پہلے تمہارے پاس یہ چیزیں نہ تھیں۔ سچ سچ لکھو۔ کہ یہ دولت تمہارے پاس کہاں سے آئی ہے؟"

Marfat.com

خط مذکورہ کی دوسری شکل یہ ہے

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے پاس اونٹ' بکریاں' نوکر اور غلام ہو گئے ہیں۔ جو گورنری سے پہلے نہیں تھے۔ اور نہ تم کو تنخواہ میں دئے گئے ہیں۔ پھر یہ دولت تمہارے پاس کہاں سے آئی ہے۔ میرے پاس تم سے بہتر ایسے دیرینہ مہاجر تھے۔ جن کو گورنری کا عہدہ دے سکتا تھا۔ لیکن اس بھروسہ پر کہ تم زیادہ کارگذار ہو۔ میں نے تمکو یہ عہدہ دیا۔ لیکن جب یہ عہدہ تمہارے فائدہ اور ہمارے نقصان کے لئے ہو۔ تو پھر کیوں نا تم کو مہاجرین پر ترجیح دی جائے۔

بہت جلد لکھو۔ کہ یہ دولت تمہارے پاس کس طرح آئی۔"

عمرو بن عاصؓ کے نام

عمروؓ بن عاص نے جواب میں لکھا کہ یہاں چیزیں بہت سستی ہیں۔ اس لئے میری تنخواہ میں ہی یہ چیزیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ گورنر کی صفائی صاف بیانی اور کھری باتوں سے خلیفہ کی تشفی نہیں ہوئی۔ بلکہ غبار خاطر کچھ بڑھ گیا۔ آپؓ نے یہ خط دے کر اپنا ایک معتمد مصر بھیجا۔ اور عمرو بنؓ عاص کی آدھی دولت ضبط کروا دی۔

"مجھے اپنے افسانوں اور بے تکی باتوں سے معاف رکھو۔ تمہارا خود کو دیانتدار ظاہر کرنا بے سود ہے۔ میں محمدؓ بن سلمہ کو بھیج رہا ہوں۔ ان کو اپنی آدھی دولت دے دو۔ گورنرو! تم دولت کے چشموں پر بیٹھ گئے ہو۔ اور (جب گرفت کی جاتی ہے تو) بہانے بناتے ہو۔ اپنی اولاد کے لئے دولت جمع کرتے ہو۔ اور اپنے عہدہ سے مستقبل کی خوش حالی کی بنیادیں ہموار کرتے ہو۔ بلاشبہ تم سامانِ رسوائی جمع کر رہے ہو۔ اور آتش جہنم کا لقمہ بنو گے۔

Marfat.com

والسلام

○

عمروؓ بن عاص کے نام ..... خط

خط کا پس منظر ---- (اسکندریہ کی عملداری اور مضافات میں کئی دیہاتوں سے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ وہ اور ان کی عورتیں بچے غلام بنا لئے گئے۔ اور فوج میں بٹ گئے۔ ان کی ایک خاصی تعداد فروخت ہوتے مکہ مدینہ اور یمن کے بازاروں میں پہنچ گئی۔ اسکندریہ کے حاکم نے (جس کا نام ہمارے راویوں نے نہیں بتایا) عمروؓ بن عاص کو پیغام بھیجا۔ کہ میں روم وفارس کے بادشاہون کو جو تمہاری نسبت مجھے زیادہ ناپسند تھے۔ جزیہ دیتا رہا ہوں۔ اور تم کو خوشی سے جزیہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ تم ان غلاموں کو لوٹا دو۔ جنہیں تم نے میرے ماتحت دیہاتوں سے پکڑا ہے۔

عمروؓ بن عاص نے کہلا بھیجا۔ کہ میں تمہاری تجویز لکھ کر خلیفہ کو بھیجتا ہوں۔ ان کا جیسا حکم ہو گا ویسا کرون گا۔ خلیفہ کا فرمان آنے تک دونوں فریقوں نے جنگ سے باز رہنے کا عہد کر لیا۔

عمروؓ بن عاص نے حاکم اسکندریہ کی تجویز خلیفہ کو لکھ کر بھیجی۔ تو جواب آیا۔

"تمہارا خط موصول ہوا۔ تم لکھتے ہو۔ کہ اسکندریہ کا حاکم اس شرط پر جزیہ دینے کو تیار ہے۔ کہ اس کے ماتحت علاقہ سے جن لوگوں کو تم نے غلام بنایا ہے۔ لوٹا دو۔ خدا کی قسم! مستقل جزیہ کی آمدنی جس سے ہمارا اور بعد کے مسلمانوں کا بھلا ہو۔ اس مالِ غنیمت سے مجھے کہیں زیادہ پسند ہے۔ جو فوج میں تقسیم ہو کر خوردبرد ہو جائے۔ (اور عام مسلمان اس سے متمتع نہ ہو سکیں) تم حاکم اسکندریہ کی تجویز اس شرط پر مان لو۔ کہ جو غلام تمہارے پاس موجود ہیں ان کو اختیار دیا جائے۔ کہ اسلام اور عیسائیت میں سے جسے چاہیں اختیار کر لیں۔ ان میں سے جو اسلام قبول کرے گا۔ وہ مسلمانوں کے زمرہ میں داخل ہو جائے گا۔ اس کے حقوق اور ذمہ داریاں مسلمانوں کی طرح ہوں

Marfat.com

گی۔ اور جو اپنی قوم کا مذہب اختیار کرے گا۔ اس سے جزیہ لیا جائے گا۔ جو اتنا ہی ہو گا۔ جتنا اس کے دوسرے ہم مذہب دیں گے۔ رہے وہ لوگ جو غلام ہو کر مکہ مدینہ اور یمن جا چکے ہیں۔ تو ان کی واپسی ہمارے بس سے باہر ہے۔ اور ہم کوئی ایسا معاہدہ نہیں کر سکتے۔ جس کو پورا کرنے سے قاصر ہوں۔"

○

باپ کے حکم سے بیٹے پر حد جاری ہو گئی

ایک روایت میں حضرت ابو شحمہ کا واقعہ یوں بھی تحریر ہے

ابو شحمہ حضرت عمرؓ کے صاحبزادے تھے۔ ابو شحمہ تجارت کے سلسلہ میں مصر گئے۔ تو وہاں انہوں نے گرمی کی شدت سے تنگ آکر .نبیذ پی لی۔ .نبیذ پینے کا عام رواج تھا۔ اور یہ حلال بھی تھی۔

.نبیذ پینے پر آپ کو ہلکا سا خمار ہو گیا۔ یہ بات تو اتفاق کی تھی۔ لیکن یہ بات ابو شحمہ کے تقویٰ اور پرہیز گاری کے خلاف تھی۔ آپ اس عہد کے گورنر مصر عمرو بن العاص کی خدمت میں پہنچے۔ اور فرمایا۔ "مجھ پر شراب کی حد جاری کی جائے۔"

حضرت عمرو بن الحاص نے تفصیلات پوچھیں۔ سن کر یہ محسوس کیا۔ کہ ابو شحمہ کا تقویٰ اجازت نہیں دیتا۔ کہ وہ حد جاری کرائے بغیر واپس چلے جائیں گے۔ ایسا وہ ہرگز نہیں چاہیں گے۔ اسی پر حضرت عمروؓ بن العاص نے نرمی سے حد جاری کر دی۔ بات آئی گئی ہو گئی۔

جب حضرت عمرؓ کو اس واقعہ کی اطلاع پہنچی۔ تو انہوں نے حضرت عمرو بنؓ العاص کو لکھا۔ کہ فوراً" ابو شحمہ کو میرے پاس روانہ کر دو۔ میں خود اس معاملہ کی تحقیق کرنا چاہتا ہوں۔

ابو شحمہ اس بات کو خوب جانتے تھے۔ وہ خود بھی پاکباز اور پاک نفس تھے۔ یہ اور بات ہے۔ کہ انہیں دھوکہ ہو گیا۔ ابو شحمہ نے اپنے اپ کو قانون کے حوالے کر دیا

Marfat.com

حضرت عمرؓ کے لئے یہ مسئلہ بڑا نازک تھا۔ اپنے فرائض کا انہیں اس درجہ احساس تھا۔ کہ انہوں نے ابو شحمہ پر پھر سے حد جاری کر دی۔ تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے۔ کہ امیر المومنین کے لڑکے سے رعایت کی۔ باپ کی جانب سے کوڑوں کی سزا کی حد جاری ہوئی۔ تو ابو شحمہ کا برا حال ہوا۔ سفر کی تھکان' باپ کا فیصلہ اور پھر کوڑوں کی مار نے انہیں بیمار کر دیا۔

طنطناروی نے لکھا ہے۔ کہ کوئی ایک مہینہ کے بعد وہ اس صدمہ کی بدولت اللہ کو پیارے ہو گئے۔

عمرو بن عاصؓ کے نام

○

سات ماہ کے محاصرہ کے بعد جب بابلیون فتح ہوا اور اس کی خبر عمر فاروقؓ کو ہوئی تو انہوں نے لکھا:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سلام علیک۔ میں خدا کا سپاس گذار ہوں اور اس کے نبیؐ پر درود بھیجتا ہوں' جب میرا خط موصول ہو تو خدا کے دشمنوں کے جہاں جہاں وہ ہوں ٹھکانے لگا دو اور ان کے ساتھ کوئی رعایت یا نرمی نہ برتو۔ رعیت کے معاملات کی دیکھ بھال کرو اور جہاں تک ممکن ہو ان کے ساتھ انصاف سے پیش آؤ۔ لوگوں کی خطائیں معاف کرو' خدا تمہاری معاف کرے گا۔ جو قوانین و معمولات ملک میں رائج ہوں انہیں بحال رکھو' رعایا کے ٹیکس اور خراج کی شرح رجسٹروں میں درج ہوں انہیں بحال رکھو' رعایا کے ٹیکس اور خراج کی شرح رجسٹروں میں درج کرو۔ انصاف کے ذریعہ امن و عافیت کو فروغ دو۔ حکومت و اقتدار آنی جانی ہے' جو چیز باقی رہے گی وہ اچھی شہرت ہے یا ان مٹ بدنامی۔" (فتوح الشام و مصر واقد مصر 2 / 40)

Marfat.com

عمرو بن عاصؓ کے نام

○

خط کا پس منظر۔۔ مذکورہ بالا فرمان کے زیر اثر عمرو بن عاصؓ نے بابلیون کے مشہور تاریخی قلعہ کے پاس نیل کے دائیں کنارہ ایک وسیع میدان اپنے مرکزی کیمپ کے لئے منتخب کیا۔ میدان کے وسط میں جامع مسجد کی بنیاد رکھی اور اس میں اپنے لئے ایک منبر بھی بنوایا' معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بعض سربرآوردہ ساتھیوں کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ وہ اونچی جگہ بیٹھیں' انہوں نے مرکز سے اس کی شکایت کر دی۔ چنانچہ عمر فاروقؓ نے انہیں لکھا:۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایک منبر بنوایا ہے جہاں مسلمانوں سے اونچا ہو کر بیٹھتے ہو' کیا (یہ اعزاز) تمہارے لئے کافی نہیں کہ تم (امیر کی حیثیت سے) کھڑے ہو کر تقریر کرو اور باقی مسلمان (رعایا کی حیثیت سے) بیٹھیں (اور تمہاری بات سنیں) میری طرف سے تاکید ہے کہ منبر کو توڑ ڈالو۔" (ابن لہیعہ۔ فتوح مصر ص 2ش9 و حسن المحاضرۃ سیوطی 1/ 79)

عمرو بن عاصؓ کے نام

○

(خط کا پس منظر)۔۔ ہم نے اوپر پڑھا کہ عمرو بن عاصؓ نے نیل کے مشرقی کنارہ فسطاط کی بنیاد رکھی تھی' جس میں سرکاری دفاتر' گورنر کی قیام گاہ اور فوج کے مکانات کا بندوبست تھا۔ جب فسطاط کی تعمیر شروع ہوئی تو عمرو بن عاصؓ نے نیل کے مغربی کنارہ ایک عارضی چھاؤنی بنائی جس میں خاص طور پر یمن کے قبیلے اور کچھ حبشی دستے رکھے گئے یہ اس غرض سے کیا گیا کہ مغرب کی طرف سے کوئی حملہ آور یا مقامی باغی'

Marfat.com

مسلمانوں کو تعمیر فسطاط میں مشغول پا کر حملہ نہ کر دے جب نیا شہر بس گیا تو عمرو بن عاصؓ نے اس عارضی چھاؤنی کو فسطاط منتقل کرنا چاہا' لیکن وہاں کے لوگوں کو مغربی کنارہ اتنا بھایا کہ وہ آنے کے لئے آمادہ نہ ہوئے' اس چھاؤنی کا نام جیزہ پڑا اور جلد یہ ایک پرفضا شہر ہو گیا جس کے اردگرد باغ اور مرغزار ابھر آئے۔ عمر فاروقؓ کو جب معلوم ہوا کہ مسلمانوں نے نیل کے اس پار گھر بنایا ہے جو ان کی پالیسی کے خلاف تھا' تو انہوں نے گورنر کو یہ خط لکھا:-

".....تم نے یہ کیسے گوارا کیا کہ تمہارے کچھ ساتھی (فوج) تم سے الگ تھلگ رہیں؟ یہ بات تمہارے لئے مناسب نہ تھی کہ تم اپنے ساتھیوں کا ایسی جگہ رہنا گوارا کرتے جس کے اور تمہارے درمیان دریا ہوتا' کیوں کہ تم کو نہیں معلوم کہ ان پر اچانک کیا مصیبت آ پڑے' اس وقت شاید ان کی مدد نہ کر سکو اور وہ نقصان اٹھائیں لہٰذا (جو لوگ جیزہ میں بس گئے ہیں) ان کو فسطاط بلا لو اور اگر ان کو وہ جگہ اتنی پسند ہو کہ آنے سے انکار کریں تو ان کی بستی کے چاروں طرف سرکاری روپیہ سے ایک قلعہ بنوا دو۔"

عمرو بن عاصؓ کے نام

○

خارجہ بن حذافہؓ مصر میں اسلامی فوج کے ایک ممتاز سالار تھے' نہایت بہادر چست اور خطرات میں گھس پڑنے والے ،جب نیا دارالحکومت فساط بسا تو عمرو بنؓ عاص کے صاحب الشرطہ یعنی پولیس افیسر بناتے گئے۔

اس زمانہ میں یہ عہدہ بڑے باوقار' خاندانی اور معتبر لوگوں کو دیا جاتا تھا۔ سب کی طرح انہوں نے بھی مکان بنایا۔ اور ایک نئی بات یہ کی۔ کہ چھت پر ایک کمرہ بھی تعمیر کروایا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ نئے فسطاط میں یہ پہلا بالا خانہ تھا۔ لوگوں کو قدرتی طور پر یہ بدعت کھٹکی۔ اور اس کو مٹانے کا واعیہ پیدا ہوا۔ عمر فاروقؓ کو شکایت پہنچی۔ کہ اس

Marfat.com

کمرہ کی کھڑکی یا روشن دان سے پڑوسیوں کو جھانکا جاتا ہے۔ انہوں نے فوراً گورنر کو لکھا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ خارجہ بن حذافہ نے (چھت پر ایک) کمرہ بنوایا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ پڑوسیوں کے راز معلوم کیے جائیں۔ میرا خط پا کر وہ کمرہ گرا دو"۔

(لیث بن سعد و حسن المحاضرہ سیوطی 1 / 18)

○

عمرو بن عاصؓ کے نام

جب فسطاط بسا تو مصر کے سابق گورنر متوقس نے (جو مسلمانوں سے جزیہ اور خراج کے عوض قبطیوں کی طرف سے صلح کر چکا تھا) عمرو بنؓ عاص سے کہا۔ کہ دامن مقطم کی اراضی میرے ہاتھ بیچ دو۔ میں ستر ہزار دینار دوں گا۔

عمروؓ نے کہا۔ کہ مصر کی زمین مسلمانوں کی ملکیت ہے۔ اس کا کوئی حصہ بک نہیں سکتا۔ پھر بھی میں خلیفہ کو لکھتا ہوں۔ اگر انہوں نے اجازت دی۔ تو بیچ دوں گا۔ جب یہ معاملہ عمر فاروقؓ کے پاس پہنچا۔ تو انہوں نے لکھا۔

"مقوقس سے پوچھو۔ کہ آخر وہ اس ناکارہ زمین کی اتنی زیادہ قیمت کیوں دے رہا ہے؟ وہ نہ تو زراعت کے لائق ہے۔ نہ وہاں پانی نکلتا ہے۔ اور نہ کسی مفید کام آتی ہے۔"

گورنر مصر نے جب مقوقس سے یہ سوال کیا۔ تو اس نے بتایا کہ ہم عیسائیوں کو اس قطعہ زمین سے جذباتی لگاؤ ہے۔ کیوں کہ ہماری کتابوں میں ہے۔ کہ یہاں جنت کے پودے لگائے جائیں گے۔ (یعنی عیسائیوں کا قبرستان بنے گا) عمر فاروقؓ کو اس جواب سے مطلع کیا گیا۔ تو انہوں نے لکھا۔

"میں نہیں سمجھتا کہ مسلمانوں کے علاوہ اور کون جنت کا پودا ہو سکتا ہے۔ لہٰذا

Marfat.com

فسطاط میں جو مسلمان مریں ان کو مقطم کے دامن میں جگہ دو۔ اور کسی قیمت پر اس کو نہ بیچو۔"

(فضائل مصر ابن زولاق قلمی صفحہ 36 (حسن المحاضرہ سیوطی 1 / 82 وکنز العمال 3 / 153-)

○

عمرو بن عاصؓ کے نام

خط کا پس منظر۔۔۔ فراعنہ کے زمانہ میں بابلیون کے قریب ایک نہر نکالی گئی تھی۔ جو دریائے نیل کو بحر قلزم سے ملاتی تھی۔ اس نہر سے ہو کر کشتیاں بالائی وسطی اور زیریں نیل سے بحر قلزم کی بندرگاہوں کو تجارتی سامان لاتی لے جاتی تھیں۔ مدینہ کے ساٹھ میل جنوب میں جار نامی حجاز کی ایک مشہور بندرگاہ تھی۔ جس کے ذریعے مصر کا غلہ اور دوسرا سامان مکہ، مدینہ اور یمن پہنچتا تھا۔ یہ آبی راستہ اس مشہور تاریخی بری گذرگاہ سے چھوٹا اور سستا تھا۔ جو جزیرہ نمائے سینا سے ہو کر مدینہ جاتا تھا۔ مناسب دیکھ بھال نہ ہونے سے یہ نہر مصر پر اسلامی قبضہ سے کافی پہلے ریت سے پٹ گئی تھی۔ عمرو بنؓ عاص لکھ تو گئے۔ پر انہوں نے جب اپنی تجویز کے مبتداء اور خبر پر غور کیا۔ اور اپنے قبطی مشیروں سے گفت گو کی تو ان کو معلوم ہوا۔ کہ نہر کھولنے سے مصر کا اکثر غلہ مکہ اور مدینہ چلا جایا کرے گا۔ اور مصر تباہ ہو جائے گا۔ انہوں نے خلیفہ کو لکھا کہ سمندری راستہ کی بات میں نے بغیر سوچ سمجھے لکھ دی تھی۔ یہ کام ایسا دشوار اور اتنا خرچ طلب ہے۔ کہ اس کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔ عمر فاروقؓ ایک مختصر اور سستے بحری راستہ کے خیال سے بہت خوش تھے۔ کیوں کہ اس کے کھلنے سے مدینہ اور مکہ میں قحط و تنگی کے وقت آسانی سے غذا آ سکتی تھی۔ ہمارے راوی بتاتے ہیں۔ کہ گورنر کے مذکورہ بالا مراسلہ نے ان کو مشتعل کر دیا۔ اور انہوں نے یہ غصہ سے بھرا خط لکھا۔

"بحری راستہ کھولنے کے بارے میں تم نے جو پہلے لکھا تھا۔ اب اس کی دشواری

Marfat.com

کے عذر تراش رہے ہو۔ خدا کی قسم تم کو یہ راستہ کھولنا ہو گا۔ ورنہ میں تمہارے کان اکھیڑ لوں گا۔ یا کسی کو بھیج کر اکھڑوا لوں گا۔"

(فتوح مصر 165)

○

دریائے نیل کے نام خط

معرفت

عمرو بن عاصؓ کے

خط کا پس منظر۔۔۔ مصر میں دستور تھا۔ کہ ہر سال ایک کنواری لڑکی کو عمدہ کپڑے اور زیور پہنا کر نیل میں ڈالا جاتا تھا۔ مصریوں کے عقیدہ کے مطابق ایسا کرنے سے نیل کا پانی اونچا ہو کر کھیتوں میں پہنچنے لگتا تھا۔ بابلیون کی فتح کے بعد جب وسطی اور زیریں مصر اسلامی قلمرو میں آیا۔ اور خراج کا انتظام مسلمانوں نے سنبھالا تو زمینداروں نے عمرو بن عاصؓ سے عرض کیا۔ کہ دریائے نیل کی ایک ریت ہے۔ جس کے زیر اثر اس کا پانی ہر سال بڑھتا ہے۔ جب جون کی 12 تاریخ ہوتی ہے۔ تو ہم ایک کنواری لڑکی کو بہترین لباس اور زیور پہنا کر اس میں ڈال دیتے ہیں۔ ایسا کرنے سے دریا کا پانی اونچا ہو جاتا ہے۔ اور ہماری اراضی سیراب ہونے لگتی ہے۔ گورنر کی اسلامی حکومت میں ایسی باطل رسموں کو زندہ نہیں رکھا جا سکتا۔ کاشتکاروں نے تین ماہ انتظار کیا۔ لیکن نیل کا پانی نہ بڑھا۔ اور اب وہ جلا وطنی کی تیاری کرنے لگے۔ گورنر مصر گھبرائے اور عمر فاروقؓ کو صورت حال سے مطلع کیا تو انہوں نے لکھا۔

"تم نے ٹھیک کیا۔ بلاشبہ اسلام ماضی کی غلط رسموں کو مٹاتا ہے۔ میں ایک رقعہ بھیج رہا ہوں۔ جب میرا یہ خط ملے۔ تو اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔" (احسن التقاسیم مقدسی ص 207)

Marfat.com

دریائے نیل کے نام

"واضح ہو۔ کہ اگر تو اپنے اختیار سے بہتا ہے تو رک جا۔ اور اگر اللہ واحد و قہار تجھے بہاتا ہے۔ تو ہم اس سے ملتجی ہیں۔ کہ تجھے رواں کر دے۔"

یہ رقعہ نیل میں ڈال دیا گیا۔ دوسرے دن پانی سولہ ہاتھ اٹھ گیا۔ اور زمینیں سیراب ہونے لگیں۔

نیل کے نام خط کی دوسری شکل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عبداللہ عمر امیرالمومنین کی طرف سے نیل مصر کے نام۔ اگر تو مخلوق ہے۔ تو تیرے بس میں نہ تو فائدہ پہنچانا ہے۔ نہ نقصان۔ اور اگر تو اپنے ارادہ اور اختیار سے رواں ہے۔ تو رک جا' ہمیں تیری ضرورت نہیں۔ اور اگر تو خدا کی دی ہوئی قوت سے بہہ رہا ہے۔ تو پہلے کی طرح فراوانی سے بہہ۔"

(فتوح الشام و مصر و اقدی مصر 2 / 40)

○

عمرو بن عاص رض کے نام

خط کا پس منظر۔۔ 21ھ میں مدینہ اور اس کے مضافات میں سخت قحط پڑا۔ نالے 'ندیاں جن سے مدینہ کے کھیت اور نخلستان سیراب ہوتے۔ سوکھ گئے۔ تاجروں نے مدینہ آنا بند کر دیا۔ شہر اور اس کے نواح میں خاک اڑتی تھی۔ انسان اور مویشی سوکھ کر کانٹا ہو گئے۔ بازار میں کھانے پینے کی چیزیں نہ ملتیں۔ اگر ملتی تو بہت مہنگی' ساٹھ ہزار بدو عرب بھوک سے بیتاب ہو کر صحراؤں سے نکل پڑے۔ اور مدینہ کو گھیر لیا۔

عمر فاروق رض نے عراق' شام اور مصر کے گورنروں کو لکھا۔ کہ مدد کیجئے۔ سب سے پہلے گورنر شام امیر معاویہ نے غلہ سے لدے تین ہزار اونٹوں کا ایک قافلہ بھیجا۔ اور اتنے ہی کپڑے 'گورنر کوفہ نے دو ہزار اونٹ اور عمرو بن عاص رض نے ہزار اونٹ اور چار

Marfat.com

ہزار کپڑے۔

عمر فاروقؓ نے اس سلسلہ میں عمرو بن عاصؓ کو جو مختصر خط بھیجا۔ اس کے ہر لفظ سے وحشت و تشویش ٹپکتی ہے۔

خط :- "عبداللہ عمر امیرالمومنین کی طرف سے عمرو بن عاصؓ کو سلام علیک میری جان کی قسم عمرو' اگر تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا پیٹ بھرا رہے۔ تو تم کو پرواہ نہیں۔ اگر میں اور میرے ساتھی بھوکوں مریں۔ مدد کرو 'جلد مدد کرو۔"

دوسرا خط :- "میری جان کی قسم' تم اور تمہارے ساتھی (مصری مسلمان) اگر موٹے تازے رہیں۔ تو تمہیں پرواہ نہ ہو۔ اگر میں اور میرے (اہل مدینہ) ساتھی سوکھیں۔ مدد کرو۔ جلد مدد کرو۔"

تیسرا خط :- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ "عبداللہ عمر امیرالمومنین کی طرف سے عمرو بن عاص کو سلام علیک کیا تم چاہتے ہو۔ کہ میں اور مدینہ کے لوگ بھوکوں مریں۔ اور تم اور تمہارے علاقہ کے لوگ زندہ رہیں۔ مدد کرو جلد' بہت جلد!"

چوتھا خط :- "مدد' مدد عربوں کی مدد! اونٹوں کا ایک قافلہ جس کا اگلا حصہ میرے پاس ہو - اور پچھلا حصہ تمہارے پاس' عباؤں میں آٹا لاد کر میرے ہاں روانہ کر دو۔" (طبعات ابن سعد قسم اول (229-229) ابن سعد 227-228- حسن المحاضرۃ سیوطی 1 / 93- دارالکتب المصریہ قاہرہ 19 - 20 انساب الاشراف بلا ذری مصور 9 / 620 - مالک بن انس مدونۃ الکبریٰ۔ 1 / 246-)

Marfat.com

عمرو بن عاصؓ کے نام

خط کا پس منظر--- مورخین اسلام میں فتوح مصر کے مولف ابن عبد الحکم مصری (187 - 257) سب سے قدیم مورخ ہیں جنھوں نے خراج مصر سے متعلق عمر فاروقؓ اور عمرو بن عاصؓ کی خط و کتابت نقل کی ہے' لیکن اس خط و کتابت کو نہ تو مکمل کہا جا سکتا ہے اور نہ پوری طرح مستند۔ اس کی متعدد اہم کڑیاں مفقود نظر آتی ہیں' اور اس بات کا پورا احتمال ہے کہ ایک خط کے بعض حصے دوسرے کے ساتھ گڈ مڈ ہو گئے ہوں یا کچھ ضروری اجزاء محذوف کر دئے گئے ہوں یا کچھ باتیں راویوں اور کاتبوں نے اپنی طرف سے بڑھا دی ہوں۔ پہلے خط کے بارے میں ہمارے راویوں کا دعویٰ ہے کہ یہ اس وقت لکھا گیا جب عمرو بن عاصؓ نے خراج بھیجنے میں دیر کی' لیکن خط کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ ابھی آپ دیکھیں گے کہ شکایت تاخیر کی نہیں بلکہ تقلیل خراج کی ہے' نیز یہ کہ اس موضوع پر خلیفہ اور گورنر کے مابین پہلے بھی خط و کتابت ہو چکی تھی۔ خط میں مصر کے قدیم بادشاہوں یعنی فراعنہ کی زراعت اور نظام آبپاشی سے بڑھی ہوئی دلچسپی کی طرف بھی اشارہ ہے اور یہ تشریح بھی موجود ہے کہ عمرو بن عاصؓ نے جو خراج وصول کیا تھا۔ مقریزی نے اپنی مواعظ والاعتبار (خط) میں لکھا ہے کہ فراعنہ بڑے زراعت دوست بادشاہ تھے' اور انہوں نے آبپاشی کا بڑا وسیع اور باضابطہ نظام قائم کیا تھا۔ سارے ملک کی اراضی تک نہریں اور بمبے نکال کر نیل کا پانی پہنچا دیا تھا' نہروں' پلوں' پانی کے دروازوں اور آبی راستوں کی صفائی اور کھدائی کے لئے ہر وقت ایک بڑا عملہ تیار رہتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس خاندان کے بعض بادشاہوں نے ظلم وستم کے بغیر دس کروڑ دینار سے زیادہ خراج وصول کیا اور اکثر نے نو ساڑھے نو کروڑ (خط مقریزی مصر 1911 / 316 320) یہ رقم کم ہوتے ہوتے مقوقس رومی کے زمانہ میں دو کروڑ رہ گئی تھی اور مصر جب اسلامی حکومت میں آیا تو پہلے سال خراج صرف ایک کروڑ وصول ہوا' اس غیر معمولی کمی کے عمر فاروقؓ شاکی ہیں :-

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عبداللہ عمرؓ امیر المومنین کی طرف سے عمرو بن عاصؓ کو

Marfat.com

سلام علیک۔ اس خدا کا سپاس گذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے مصر کے بارے میں جہاں تم حکمران ہو' غور کیا' تمہارا ملک خوب لمبا چوڑا اور زرخیز ہے' خدا نے اس کے باشندوں کو خشکی اور سمندر دونوں میں ہر قسم کا سامان' شجاعت اور قوت عطا کی ہے' یہاں فرعون بادشاہوں نے حکومت کی اور تعجب ہے کہ سرکش وخدا فراموش ہونے کے باوجود انہوں نے زراعت کی ترقی کے لئے عمدہ کام کئے' لیکن مجھے سب سے زیادہ حیرت اس بات پر ہے کہ اب مصر سے اس خراج کا آدھا بھی وصول نہیں ہو رہا جو پہلے ہوتا تھا' حالاں کہ ملک میں کسی قسم کا قحط نہیں ہے۔ خراج کے موضوع پر تم سے کافی لمبی خط وکتابت کرنے کے بعد مجھے توقع تھی کہ تم پورا پورا بھیجو گے' اور صحیح روش اختیار کرو گے' لیکن تم ایسے بہانے ہی تراشتے رہے جو کسی طرح سمجھ مین آنے والے نہیں' میں اس خراج سے کم قبول نہیں کر سکتا جو اسلامی فتح سے پہلے ہوتا تھا' میں نہیں سمجھ سکا کہ میرے خط میں ایسی کیا بات تھی جس نے تم کو بھڑکایا اور برہم کیا۔ اگر تم کارگذاری دکھاؤ اور دیانت سے اپنا فرض انجام دو اور پھر اپنی برائت اور بے گناہی کی کوشش کرو تو بلاشبہ ایسا کرنا مفید ہے' لیکن اگر تم نالائق اور خائن ہو تو تمہاری برائت کی کوشش بے سود ہے۔ پچھلے سال میں نے خراج کے موضوع پر تم سے الجھنا مناسب نہ سمجھا اور اس امید میں طرح دیتا رہا کہ تم خود سنبھل جاؤ گے اور پورا پورا خراج بھیجو گے' بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ تم کو ایسا کرنے سے تمہارے بے ایمان افسر مانع ہیں اور تمہاری ان سے ملی بھگت' انہوں نے تم کو اپنا ملجا اور ماویٰ بنا لیا ہے' لیکن خدا کے فضل سے میرے پاس وہ علاج ہے جس سے تمہاری بیماری کا علاج کر سکتا ہوں' پس ابو عبداللہ اگر تم سے صحیح رقم وصول کر لی جائے تو کبیدہ خاطر نہ ہونا' مصر کی گائے خشک نہیں' خوب دودھ دینے والی ہے' یہ ایک واضح حقیقت ہے' لہٰذا تم اپنے بار بار کے بہانوں سے مجھے معاف رکھو' حقیقت کے چہرہ سے پردہ اٹھ چکا ہے' والسلام"

(فتوح مصر ابن عبد الحکم ص 158 - 159 و خطط مقریزی 1 / 327 و حسن المحاضرہ

Marfat.com

سیوطی 1 / 88 وکنزالعمال 3 / 150)

مختلف علاقوں کے

گورنروں کے نام فرمان

"جب دشمن کے علاقہ میں ہو۔ تو ناخن بڑھالو۔ کیوں کہ یہ بھی ایک قسم کے ہتھیار ہیں۔"

○

صدر مقام کے مسلمانوں کے نام

فرمان

"اپنے بچوں کو تیراکی اور گھڑ سواری سکھاؤ۔ اور ان کو عمدہ اشعار اور مشہور ضرب الامثال کہنے کی مشق کراؤ۔"

○

ایک صدر مقام کے

مسلمانوں کے نام فرمان

"ننگے پیر چلنے' تہمند پنڈلیوں سے اوپر کر کے باندھنے اور تیر اندازی کی مشق کرو۔"

○

شام کے مسلمانوں کے نام

فرمان

"لوگو! تیر اندازی اور گھوڑے سواری کی مشق کرو۔ مجھے تیر اندازی گھوڑے

Marfat.com

سواری سے زیادہ پسند ہے۔ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے۔ کہ خدا ایک تیر کی بدولت جو اس کی خاطر چلایا جائے۔ جنت میں جگہ دیتا ہے۔ ومن قوی بہ ہ فی سبیل اللہ"

○

شام کے فوجی کمانڈروں کے نام

فرمان

"آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میں نے یزید بن ابی سفیان کو شام کی تمام فوجوں کا سپہ سالار مقرر کیا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ قیساریہ پر چڑھائی کریں۔ ان کے حکم اور صوابدید پر پوری طرح عمل کریں۔ والسلام۔

○

یزید بن ابی سفیان کے نام

فرمان

"ایک لشکر بھیجو۔ اور اس کا جھنڈا قبیلۂ ربیعہ کے کسی لیڈر کو دو۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے۔ کہ جس لشکر کا جھنڈا کسی ربیعی کے ہاتھ میں ہو گا۔ وہ کبھی نہیں ہارے گا۔"

○

Marfat.com

فرمان، معاویہ بن ابی سفیانؓ کے نام

فرمان

○

"جادۂ حق پر یک سو ہر کر چلتے رہو۔ ایسا کرنے سے خدا اہل حق کے منازل تم پر واضح کر دے گا۔

"حق وانصاف کو مدنظر رکھے بغیر کوئی فیصلہ نہ کرو۔"

○

سپہ سالاروں کی اموات اور تعیناتی

(عیاضؓ جزیرہ سے لوٹ کر ابھی اپنے ہیڈ کوارٹر حمص (شام) پہنچے تھے۔ کہ بیمار پڑ کر راہی ملک بقا ہوئے) یزید بن ابی سفیانؓ پہلے سے دمشق (ہیڈ کوارٹر) میں علیل تھے۔ چند دنوں بعد وہ بھی چل بسے۔ بلا ذری نے ان کی موت 18ھ کے آخر میں لکھی ہے۔ ان کے بھائی شروع ہی سے شام کے مورچہ پر تھے۔ اور اپنی محنت اور معاملہ فہمی کی بدولت برابر ترقی کی منزلیں طے کرتے رہے۔ یزیدؓ کی وفات کے وقت وہ قیساریہ فتح کر چکے تھے۔ عمر فاروقؓ نے ان کی کاروائی اور کارگزاری سے متاثر ہو کر یزیدؓ کے بعد ان کو افواج کا کمانڈر ان چیف مقرر کیا۔

اس حیثیت سے معاویہ بن ابی سفیانؓ نے مرکز کے زیر ہدایت ان ساحلوں کو زیر نگیں کیا۔ جو ہنوز رومی تصرف میں تھے۔

○

Marfat.com

ایک گورنر کے نام
فرمان

ایک گورنر نے خط لکھ کر دریافت کیا۔ کہ فوج کو اگر مال غنیمت میں ایسی چیزیں ملیں۔ جیسے غلہ، گھر، پھل تو کیا فوج کے لئے ان اشیاء کا تقسیم سے پہلے استعمال کرنا جائز ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے جواب بھیجا۔

"فوج کو اجازت دو۔ کہ (مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے) اشیاء خوردنی کھائیں۔ اور اپنے جانوروں کو بھی کھلائیں۔ لیکن اگر کوئی شخص تقسیم سے پہلے مال غنیمت کا کوئی حصہ بیچے گا۔ تو اس سے خمس اور مسلمانوں کا حصہ نکالنا ضروری ہے۔"

○

ایک اور گورنر کے نام

کسی گورنر کے پاس ایک وفد آیا۔ جس میں کچھ عرب تھے اور کچھ غیر عرب گورنر نے وفد کے عرب کے ارکان کو انعامات دیئے۔ اور غیر عربوں (موالی) کو نظر انداز کر دیا۔ اس کی خبر عمر فاروقؓ کو ہوئی۔ تو انہوں نے گورنر کو لکھا۔

"یہ بڑے سفلہ پن کی بات ہے۔ کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔"

○

خط مذکورہ کی دوسری شکل

"تم نے سب کے ساتھ ایک سا برتاؤ کیوں نہیں کیا۔"

Marfat.com

ایک گورنر کے نام

فرمان

(جب تم اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ لو تو) کل زکوٰۃ کی وصولی تک لوگوں کو روکے نہ رکھو (بلکہ جو زکوٰۃ لیا جائے' جاتا جائے) اس لئے کہ مویشیوں کو ایک جگہ دیر تک ٹھہرنا شاق گذرتا ہے بلکہ ان کے لئے مہلک ثابت ہوتا ہے' اور جب کوئی شخص بکریاں لے کر زکوۃ دینے آئے تو اس کی سب سے بڑھیا یا گھٹیا بکریاں زکوۃ میں نہ لو' اور جب کسی پر ایک خاص عمر کا اونٹ زکوۃ میں واجب ہو لیکن اس کے پاس نہ ملے تو اس کے دوسروں اونٹوں سے اسی عمر کا اونٹ لے سکتے ہو' یا اسی عمر والے کی قیمت' دودھ اور مٹھے والی اونٹنیاں زکوٰۃ میں نہ لو' کیوں کہ غذائی تنگی کے وقت بستی والوں کا یہ منفرد سہارا ہوتی ہیں۔" (ازالۃ الخفاء 2 / 202)

○

"رعایا کے لئے وہی بات پسند کرو

جو خود اپنے لئے پسند کرتے ہو"

قیصرِ روم کے نام پر حکمت خطوط

خط کا پس منظر--- فتح قیسار یہ کے بعد جو شام میں رومیوں کا آخری گڑھ تھا۔ قیصر روم نے وہاں جارحانہ کاروائی بند کر دی۔ اور مدینہ سے دوستانہ تعلقات پیدا کرنا چاہے ایک خط میں اس نے عمر فاروقؓ سے درخواست کی۔ کہ مجھے ایسے دو لفظ لکھ بھیجے جن میں سارا علم سمویا ہو۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اسے لکھا۔

"رعایا کے لئے وہی بات پسند کرو۔ جو خود اپنے لئے کرتے ہو۔ اور جو بات خود تم کو پسند نہ ہو۔ وہ ان کے لئے بھی پسند نہ کرو۔ ایسا کرو گے تو مجسمۂ حکمت بن جاؤ گے۔

Marfat.com

دوسری بار قیصر نے ایک شیشی بھیجی اور فرمائش کی۔ کہ اس میں وہ چیز بھر دیجئے۔ جو دنیا میں سب کچھ ہے۔ عمرو فاروقؓ نے اسمیں پانی بھرا اور اسے لکھ بھیجا۔ "یہ (پانی) دنیا میں سب کچھ ہے"۔

قسطنطنیہ سے اگلی سفارت جو مدینے آئی تو قیصر نے یہ سوال دریافت کیا۔ "حق وباطل میں کتنا فاصلہ ہے۔" حضرت عمر فاروقؓ نے لکھ بھیجا۔ چار انگل .....

"چار انگل! جو باتیں آنکھوں سے نظر آتی ہیں۔ ان کو حق کہہ سکتے ہیں۔ اور جن باتوں کا عینی مشاہدہ نہیں ہوتا بلکہ بیشتر سنی جاتی ہیں۔ ان کو باطل۔"

ایک بار قیصر نے آسمان وزمین اور شرق وغرب کی درمیانی مسافت معلوم کی۔ تو خلیفہ نے لکھا۔

"اگر راستہ صاف اور کشادہ ہو تو ایک مسافر اس مسافت کو پانچ سو سال میں طے کر سکتا ہے۔"

مثنیٰ بنؓ حارثہ اور دوسرے سالاروں کے نام فرمان (محاذ عراق وفارس)

"ایرانی فوجوں کی زد سے ہٹ جاؤ۔ اور ان دریاؤں نہروں اور چشموں کے ساحل پر جو تمہارے علاقہ سے متصل ہوں۔ مورچے بنا لو۔ (عیسائی قبائل) ربیعہ، مضر اور ان کے حلیفوں کے سب بہادروں کو ساتھ لے لو۔ یہ لوگ اگر فوجی خدمت کے لئے برضاورغبت تیار ہو جائیں۔ تو خیر ورنہ ان کو جلا وطن کر دو۔ عربوں سے کہہ دو کہ خوب سنبھل جائیں۔ اور جس سنجیدگی اور لگن سے فارسی اٹھے ہیں۔ اسی سنجیدگی اور لگن سے مقابلہ کے لئے تیار رہیں۔"

Marfat.com

○

امرائے اجناد کے نام

فرمان

○

"زکوۃ فطر میں ایک صالح جو یا چھوارے یا دو وربد گیہوں ادا کرو۔ نابالغوں کی طرف سے جو ہو سکے۔ دے دو۔"

○

حضرت عمر فاروقؓ کے مختصر ترین خطوط و فرامین

گورنروں کے نام

"مجھے خط تحریر کرتے وقت تاریخ بھی لکھا کرو۔"

کوفہ کے مسلمانوں کے نام

"سورۃ نساء سورۃ احزاب اور سورہ نور کے معانی و مطالب سمجھو۔"

گورنروں کے نام

"(غروب آفتاب کے بعد) نہ تو افطار میں تاخیر کرو۔ اور نہ نماز مغرب کے لئے ستاروں کے گھنے ہونے کا انتظار۔"

Marfat.com

امرائے اجناد کے نام

"مطیع بندوں کی زبان سے جو باتیں سنو۔ ان کو یاد رکھو۔ کیوں کہ ان پر "امورِ صادقہ" آشکار ہوتے ہیں۔

امرائے اجناد کے نام

"میدان جنگ میں جو بالغ مرد ہاتھ آئیں۔ ان کو قتل کر دو۔ اور کسی ہٹے کٹے غلام کو یہاں نہ بھیجو۔"

مسلمانوں کے نام

"گھوڑے سدھاؤ نہ تمہارے سامنے صلیبیں اٹھائی جائیں۔ اور نہ تمہارے پڑوس میں سور رہیں۔"

ایک صدر مقام کے مسلمانوں کے نام

"ننگے پیر چلنے' تہمبند پنڈلیوں سے اوپر کر کے باندھنے اور تیر اندازی کی مشق کرو۔"

صدر مقاموں کے مسلمانوں کے نام

"جو عورت ولی کی عدم موجودگی میں یا بلااجازت شادی کرے۔ وہ زانیہ ہے۔"

Marfat.com

ایک گورنر کے نام

"جب میت کے وارثوں میں سے کسی کا رشتہ اس کی ماں سے بھی ہو تو اس کو ترکہ دو۔"

قابل صد ستائش اصول :

حضرت عمرؓ نے فرمایا

"قوت عمل یہ ہے کہ آج کا کام کل پر نہ چھوڑا جائے۔ امانت ودیانت داری یہ ہے۔ انسان کا باطن اس کی ظاہری حالت کے مخالف نہ ہو۔ تم اللہ بزرگ وبرتر سے ڈرتے رہو۔ کیوں کہ تقویٰ کا وصف خوف خدا سے حاصل ہوتا ہے۔ اور جو اللہ سے ڈرتا رہے گا۔ اللہ اس کو محفوظ رکھے گا۔"

○

حضرت عمر فاروقؓ کا قاتل

(حضرت عمرؓ نے اپنے قاتل کی گفت گو سے ہی اندازہ کر لیا تھا۔ کہ وہ انہیں دھمکی دے گیا ہے)

روایت مسورؓ بن مخرمہ

ایک دن حضرت عمرؓ بازار میں گشت کر رہے تھے۔ کہ آپ کو مغیرہ بن شعبہ کا غلام ابو لولو ملا۔ وہ عیسائی تھا۔ وہ بولا۔ "اے امیر المومنین! (حضرت) مغیرہ بن شعبہ سے میری سفارش کر دیں۔ کیوں کہ مجھ پر بہت بڑا خراج لگا ہوا ہے۔

آپ نے پوچھا۔ "تم پر کتنا خراج ہے؟"

"روزانہ دو درہم"

"آپ نے پوچھا۔ تمہارا پیشہ کیا ہے؟"

Marfat.com

کہنے لگا۔ (مسین) بڑھئی ہوں۔ "نقاش اور لوہار بھی ہوں"۔

اس پر آپ نے فرمایا۔

"چونکہ تم کئی کام کرتے ہو۔ اس لئے تمہارا خراج زیادہ نہیں ہے۔ مجھے معلو
ہوا ہے کہ تم ایک ایسی پن چکی بنا سکتے ہو۔ جو ہوا کے زور پر چل سکتی ہے۔ اور یو
وہ آٹا پیس دے۔"

وہ بولا۔

"اگر میں زندہ رہا۔ تو میں آپ کے لئے ایسی پن چکی بناؤں گا۔ جس کا مشرق
مغرب میں چرچا رہے گا۔"

یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ آپ نے فرمایا۔

"اس غلام نے مجھے دھمکی دی ہے۔"

پھر آپ اپنے گھر واپس چلے گئے۔

○

موت کے قرب میں پہنچ کر بھی ہدایات دیں

○

سخت زخمی حالت اور اذیت میں حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

"میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو یہ ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ انصار کے سا
حسن سلوک کریں۔ جنھوں نے نہ صرف گھروں میں مسلمانوں کو پناہ دی۔ بلکہ ایما
اور (اسلام) کو بھی پناہ دی۔ ان کے نیکوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔ اور ان
بروں سے درگزر کیا جائے۔

"میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو عربوں کے بارے میں بھی یہ وصیت ک
ہوں۔ کہ چونکہ وہ اسلام کی بنیاد ہیں۔ اس لئے ان کے صدقات میں سے ان کا

Marfat.com

وصول کر کے ان کے غریبوں کو دیا جائے۔ نیز میں اپنے بعد کے خلیفہ کو یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمیوں کے معاہدات کو پورا کریں۔ اے اللہ میں نے اپنا پیغام پہنچا دیا ہے۔ میں نے آنے والے خلیفہ کو صاف ستھرے حالات میں چھوڑا ہے۔

اے عبد اللہ بن عمر! تم نکل کر دیکھو۔ کہ مجھے کس نے قتل کیا ہے۔ وہ بولے۔

"آپ کو مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابو لولو نے قتل کیا ہے۔"

اس پر آپ نے فرمایا۔

"خدا کا شکر ہے ۔ میری موت ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں ہوئی۔ جس نے اللہ کے لئے ایک بھی سجدہ کیا ہو۔

"اے عبداللہ بن عمر [illegible] عائشہ کے پاس جاؤ۔ ان سے درخواست کرو۔ کہ وہ مجھے اجازت دیں۔ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کے پہلو میں دفن کیا جاؤں۔"

○

سخت زخمی حالت میں بھی
نماز کا احساس

○

حضرت عمر فاروق اعظمؓ صبح کے وقت نماز کے لئے نکلے۔ آپؓ نے صف بندی کے لئے آدمی مقرر کر رکھے تھے۔ چنانچہ جب صف بندی ہو گئی تو آپؓ نے تکبیر کہہ کر نماز شروع کر دی۔ عین اس وقت ابو لولو نمازیوں کی صف میں گھس گیا۔ جس کے ہاتھ میں خنجر تھا۔ اس کے دونوں طرف تیز دھاروں کے پھل تھے۔ اس کا دستہ درمیان میں تھا۔ اس نے آپ پر چھ دفعہ حملہ کیا۔ اس کا ایک وار آپ کی ناف کے نیچے پڑا۔ جو جان لیوا ثابت ہوا۔ اس وقت اس نے کلیب بن ابی الکبیرلیثی کو بھی شہید کیا۔ جو آپ

Marfat.com

کے پیچھے تھے۔ جب آپ نے ہتھیار کی تپش اور اس کا اثر محسوس کیا تو آپ گر پڑے اور فرمایا۔ "کیا نمازیوں میں (حضرت) عبدالرحمٰن بن عوف ہیں۔"

"لوگوں نے کہا۔ ہاں' یہ ہیں"۔

آپ نے فرمایا۔

"تم آگے آکر لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔"

چنانچہ عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے نماز پڑھائی۔ جبکہ آپ گر گئے تھے۔

○

حضرت عمر فاروقؓ کی وفات کے دن میں اختلاف

حضرت عمرؓ فاروق نے چہار شنبہ کو 27 ذوالحجہ 23ھ کو وفات پائی اور چہار شنبہ کی صبح کو آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ اور حضرت عائشہؓ کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے مزارات کے پاس آپ کو دفن کیا گیا۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ کی وفات یکم محترم 24ھ میں ہوئی۔

ابو محشر کی روایت ہے۔ کہ حضرت عمرؓ بروز چہار شنبہ 26 ذوالحجہ 23ھ کو شہید ہوئے۔ ان کی مدت خلافت دس سال چھ مہینے اور چار دن رہی۔ پھر حضرت عثمان بن عفانؓ کی بیعت خلافت ہوئی۔

مدائنی حضرت شہاب زہری کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ 23 ذوالحجہ کو

Marfat.com

زخمی ہوئے اور ایک دوسری روایت کے مطابق یہ حادثہ 26 ذوالحجہ کو پیش آیا۔

سیف کی روایت ہے۔ کہ حضرت عثمانؓ بن عفان 3 محرم 24ھ کو خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور انہوں نے (خلافت کے بعد) مسلمانوں کو عصر کی نماز پڑھائی۔

حضرت عمر فاروقؓ کے اہل و عیال

حضرت عمرؓ نے عہد جاہلیت میں زینب بنت مظعون جمحیہ سے نکاح کیا تھا۔ ان کے بطن سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبدالرحمٰن اکبرؓ اور حضرت حفصہؓ پیدا ہوئیں۔

علی بن محمد کی روایت ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے ملیکہ بنت جرول خزاعی سے بھی عہد جاہلیت میں نکاح کیا تھا۔ اور ان کے بطن سے حضرت عبداللہ بن عمر پیدا ہوئے۔ آپ نے انہیں زمانہ صلح میں چھوڑا تھا۔ تو آپؓ کے بعد ابو جہم بن حذیفہ نے ان سے نکاح کیا۔

مد بن عمر کی روایت ہے۔ کہ زید اصغر اور عبیداللہ جو جنگ صفین میں حضرت معاویہ کی طرف سے مقتول ہوئے تھے۔ ان کی والدہ ام کلثوم بنت جرول خزاغی تھیں۔ اسلام نے کی وجہ سے حضرت عمرؓ کو انہیں چھوڑنا پڑا۔

لی بن محمدؒ کی روایت ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے عہد جاہلیت میں قریبہ بنت ابی امامیہ زومی سے بھی نکاح کر لیا تھا۔ آپ نے انہیں بھی زمانہ صلح میں چھوڑا تھا۔ آپ کے

Marfat.com

بعد حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے آپ سے نکاح کر لیا تھا۔

روایت ہے کہ آپؓ نے اسلامی عہد میں ام حکیم بنت حارث مخزومی سے نکاح کیا تھا۔ ان کے بطن سے فاطمہ پیدا ہوئیں۔ اس کے بعد آپ نے انہیں طلاق دے دی۔ مدائنی کا قول ہے۔ کہ آپ نے انہیں طلاق نہیں دی۔

حضرت عمرؓ نے عاصم بن ثابت انصاری کی ہمشیرہ جمیلہ سے بھی نکاح کیا تھا۔ یہ نکاح بھی اسلام کے عہد میں ہوا تھا۔ ان کے بطن سے حضرت عاصم پیدا ہوئے۔ پھر آپ نے انہیں طلاق دے دی۔

آپؓ نے حضرت ام کلثوم بنت علی بنؓ ابی طالب سے بھی نکاح کیا تھا۔ ان کے بطن سے زید اور رقیہ پیدا ہوئے۔

آپ نے ایک یمنی خاتون لہیہ سے بھی نکاح کیا تھا۔ جن کے بطن سے عبدالرحمن پیدا ہوئے۔

مدائنی کا قول ہے۔ کہ لہیہ کے بطن سے عبدالرحمٰن اصغر پیدا ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ام ولد تھیں۔ واقدی کہتے ہیں کہ لہیہ ام والد تھیں۔ لہیہ کے بطن سے عبدالرحمن اوسط پیدا ہوئے تھے۔ عبدالرحمن اصغر کی والدہ بھی ام ولد تھیں۔

آپ کی ایک لونڈی فکیہہ تھیں۔ وہ بھی ام ولد تھیں۔ ان کے بطن سے زینب پیدا

Marfat.com

ہوئیں - واقدی کا قول ہے۔ کہ زینب حضرت عمرؓ کی اولاد میں سب سے چھوٹی تھیں۔

آپ نے حضرت عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل سے بھی نکاح کیا۔ آپ سے پہلے وہ حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ کے نکاح میں تھیں۔ جب آپ فوت ہو گئے۔ تو حضرت زبیر بن العوام نے ان سے نکاح کر لیا۔

مدائنی کی روایت ہے کہ آپ نے حضرت ام کلثوم بنت ابی بکرؓ کے ساتھ بھی جبکہ وہ کمسن تھیں۔ نکاح کا پیغام بھیجا۔ یہ پیغام حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا گیا تھا۔ انہوں نے حضرت ام کلثوم کو اس کا اختیار دیا۔ تو حضرت ام کلثوم نے کہا۔

"میں ان کے ساتھ نکاح نہیں کروں گی۔

اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔

"کیا تم ام المومنین کے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کرتی ہو؟"

وہ بولیں۔ "ہاں' وہ بہت سخت زاہدانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور خواتین کے ساتھ سخت مزاج ہیں۔"

ام ابان نے بھی آپ سے نکاح نہیں کیا۔

---O---

Marfat.com

Marfat.com

ایک مرتبہ نبی کریمؐ مستقبل میں ایک برپا ہونے والے فتنے کا ذکر فرما رہے تھے۔ کہ اتنے میں ایک صاحب سر پر کپڑا اوڑھے ہوئے تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا۔

"یہ شخص اس روز ہدایت پر ہو گا۔"

میں نے کھڑے ہو کر دیکھا۔ کہ کون شخص ہیں۔ تو دیکھا عثمانؓ ہیں۔ میں نے ان کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا۔ "کیا یہی ہدایت پر ہوں گے۔"

تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ "ہاں یہی" (روایت مرّہ بن کعب)

○

خلیفۂ سوئم

حضرت عثمان ذوالنورینؓ

○

(خطباب، فرامین، احکام اور خُطوط)

Marfat.com

عثمانؓ بن عفان کی پیدائش

خاندان اور نسب : آپؓ ہجرت نبوی کے 47 سال قبل مکہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام عفان اور والدہ کا نام اروئی بنت کریز تھا۔

حضرت عثمانؓ کا سلسلہ نسب والد ماجد کی طرف سے چوتھی پشت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے اور والدہ مکرمہ کی جانب سے دوسری پشت میں۔

آپ کی دادی بیضا ام حکیم نبی کریمؐ کی پھوپھی تھیں۔

آپ کا قبیلہ وخاندان بنو امیہ تھا۔ اس خاندان کو دور جہالت میں بھی بڑی عزت وشہرت حاصل تھی۔

قریش کا قومی پرچم جو عقاب کے نام سے مشہور تھا۔ خاندان بنوامیہ ہی میں رہتا تھا۔

جنگ کے دوران حضرت عثمانؓ کے خاندان کا ممتاز شخص یہ پرچم بلند کرتا تھا۔

حضرت عثمانؓ کا اسلام قبول کرنا

بچپن اور ابتدائے شباب کا زمانہ کس طرح اور کن حالات میں بسر ہوا۔

آپؓ نے ابتدائے عمر میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا۔

نوجوانی کی منزل میں قدم رکھنے کے بعد آپ اپنے خاندانی پیشہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ کے والد عفان مکہ کے تاجر تھے۔ اور ان کے تجارتی قافلے اکثر شام کی طرف جایا کرتے تھے۔ ایسے ہی ایک تجارتی قافلے کے ساتھ عفان شام گئے ہوئے تھے۔ کہ اثنائے راہ آپ کا انتقال ہو گیا۔

وہ اپنے پیچھے کاروبار اور دولت چھوڑ گئے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے والد کا اثاثہ برقرار رکھا۔ اور اسی سے کاروبار کیا۔

Marfat.com

بعض مورخین رقمطراز ہیں۔ کہ حضرت عثمانؓ اپنے ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام گئے ہوئے تھے۔ کہ واپسی پر ایک جگہ آپ کے قافلہ نے پڑاؤ کیا۔ رات کو جب آپ سونے کے لئے لیٹے تو نیم بیداری کی حالت میں دیکھا۔ کہ ایک شخص منادی کر رہا ہے۔ "کہ اے سونے والو اٹھو! کہ مکہ میں ایک شخص جس کا نام احمد ہے ہادی برحق کی حیثیت سے ظاہر ہوا ہے۔"

جب آپ مکہ پہنچے تو سب سے پہلے آپ کی خالہ سعدی نے جو بڑی نیک اور پاکباز خاتون تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کا ذکر کیا۔ سعدی کاہنہ کے لقب سے مشہور تھیں۔ اور کہا جاتا تھا۔ کہ اکثر امور غیبیہ ان کے ذریعے ظاہر ہوتے تھے۔

سعدی نے حضرت عثمانؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت قبول کرنے کی تحریک کی۔ یہ دوسرا موقعہ تھا۔ جب آپ کو اسلام کی طرف رغبت ہوئی۔ مکہ پہنچے۔ تو آپ کی ملاقات اپنے دوست ابوبکرؓ سے ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی آپ کو اسلام کی دعوت دی۔ اور حضور پاکؐ کا پیغام بڑے موثر اور حکیمانہ انداز میں آپ کے سامنے پیش کیا۔ کچھ نیم بیداری کی حالت میں ہاتف غیبی کی منادی۔ کچھ اپنی خالہ کی تحریک' کچھ ابوبکرؓ کی تبلیغ سے حضرت عثمانؓ کو مشرف بہ اسلام لانے کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ کاشانۂ رسالتؐ کی طرف روانہ ہو گئے۔

بارگاہِ نبوت میں پہنچ کر جب حضور پاکؐ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے۔ کہ "اے عثمانؓ! خدا تجھے جنت دے رہا ہے۔ اسے قبول کر لے۔ میں تجھے اور تمام مخلوق کو ہدایت دینے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بھی فرمایا اس کا اثر حضرت عثمانؓ کے دل ودماغ پر ایسا ہوا۔ کہ انہوں نے فوراً" اپنا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں دے دیا۔ اور اس طرح ان چودہ نفوس میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ جو سابق الاولون میں شمار ہوئے ہیں۔ اور جن کی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نگاہ میں بڑی عزت ہے۔

Marfat.com

دوسری روایت میں

جب حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے چچا حکم بن العاص کو معلوم ہوا۔ کہ ان کا عزیز ترین بھتیجا اپنے آبائی اور قدیم دین سے منکر ہو کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں داخل ہو گیا ہے۔ تو اسے آپ کی یہ بات سخت ناگوار گزری۔ اس نے پہلے تو آپؓ کو نرمی اور محبت سے سمجھایا۔ پھر زبانی تنبیہہ کی۔ مگر جب اس کی دونوں کوششیں کارگر ثابت نہ ہوئیں۔ تو اس نے آپ کے پیر میں زنجیر ڈال کر باندھ دیا۔ اور زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ ایک روز اس نے آپ کے پاس آ کر کہا

"اے میرے بھتیجے! تم شام سے بہت اچھا تحفہ ہمارے لئے لائے ہو۔ تمہاری اچھی تجارت ہے۔ ہم کو یہ نفع ہوا۔ کہ تمہیں کھو بیٹھے۔ آباؤ اجداد کا دین ترک کر کے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بہکائے میں آ گئے۔ قدیم دین چھوڑ کر نئے طریقہ کو اختیار کیا۔ فریبِ جدید سے رشتہ جوڑا۔ پرانا تعلق قطع کر کے رشتۂ آبائی توڑا۔ خبردار سن لو۔ قدیم راہ چھوڑ کر ہرگز فلاح نہ پاؤ گے۔ اگر دینِ محمدی نہ چھوڑو گے۔ تو زندگی بھر اس قیدِ گراں و حبسِ شدید سے نہ چھوٹو گے۔ تازیست مبتلائے عذاب رکھوں گا۔ ایسی مصیبت و تکلیف میں دم توڑ دو گے۔ کہ مرغ وماہی تمہاری آہ وفغان ونالۂ رساں سن کر گریۂ وزاری کریں گے۔ اگر تم سے ان مصائب سخت کا تحمل ممکن نہیں ہے۔ تب محمد کے دین پر رہو۔ ورنہ ابھی کچھ نہیں بگڑا۔ اپنے مذہب قدیم پر پھر آؤ۔ تمہاری یہ خطاو قصور معاف کر دوں گا۔ تمہاری وہی عزت و حرمت جو اس کے قبل تھی۔ پھر بحال ہو جائے گی۔"

اپنے چچا کی ان باتوں کا حضرت عثمانؓ کے دل و دماغ پر قطعاً" اثر نہ ہوا۔ آپؓ نے جواب دیا۔

"اے میرے چچا! میں اسی خدائے قدوس کی قسم کھاتا ہوں۔ جس نے اپنی رحمت کاملہ سے آسمانِ رسالت پر ایک ایسا روشن آفتاب ہدایت طلوع فرمایا۔ جس کے نورِ عالم تاب سے ظلمتِ کفرو ضلالت صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ گئی۔ اور تمام عالم جگمگا اٹھا۔

Marfat.com

"اگر میرا سر اس تن خاکی سے جدا بھی کر دیا جائے۔ تو میرا یہ جسم بے جان و بے سر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آستانے پر پڑا رہے گا۔ اور اگر میرا تمام بدن آتشِ سوزاں سے جلا کر خاک سیاہ کر ڈالو گے۔ تب بھی وہ خاک اسی کوچہ میں بگولوں کے ساتھ لپٹ کر پہنچ جائے گی۔ مجھ پر تمہارے اس قید رکھنے اور ایذا دینے کا مطلق اثر نہیں اور نہ میں اسلام سے پھر سکتا ہوں۔"

"اے میرے چچا! آپ اپنے خیالاتِ باطلہ سے باز "آئیے۔ اور میرے محبوبؐ کی نسبت جو خیالِ فاسد آپ نے قائم کیا ہے۔ اسے اپنے دل سے نکال دیجیے۔ اگر خدا آپ کو توفیق دے۔ تو آپ بھی دینِ مستقیم اختیار فرمایئے۔ ورنہ مجھ کو میرے حال پر چھوڑ دیجیے۔"

اسلام کی خاطر ہر طرح کے ظلم و ستم برداشت کیے!

حضرت عثمانؓ کے بزرگوں میں
ان کے چچا حکم بن ابی العاص سب سے قریب اور برتر تھے۔ اس لئے انہوں نے حضرت عثمانؓ کو سزا دینا اپنا معمول بنا لیا تھا۔ وہ اکثر انہیں رسیوں سے جکڑ کر مارا کرتے تھے۔ اور دین اسلام کو ترک کر دینے پر اکساتے تھے۔ پھر کبھی وہ حضرت عثمانؓ کو رسیوں سے جکڑ کر نیچے آگ جلا کر دھواں دیا کرتے تھے۔ اس سے حضرت عثمانؓ کو سانس لینے میں بہت اذیت ہوتی تھی۔ لیکن حکم بن ابی العاص کی یہ دھونیاں بھی پروانۂ شمعِ رسالت کو اسلام سے برگشتہ نہ کر سکیں اور ان کے استقلال میں کوئی فرق نہ آیا۔
(حضرت عثمانؓ غنی' محمد علی چراغ)

فلاحی کاموں کی بدولت غنی مشہور ہوئے!

اپنی تجارت میں حضرت عثمانؓ بن عفان نے اس قدر نیک نامی اور شہرت حاصل کی تھی۔ کہ دیگر کئی عربوں نے ان کے ساتھ مل کر تجارت کرنا شروع کر دی تھی۔ اس طرح ان کے تجارتی مال اور خرید و فروخت میں زیادہ نفع ہونے لگا تھا۔ جس کے

Marfat.com

نتیجہ میں وہ خاصے خوشحال اور مالدار تاجر بن گئے تھے۔ کعبتہ اللہ کے گرد و نواح میں ہونے کے باعث عربوں کے اندر جو متعدد اہم اوصاف پیدا ہو چکے تھے۔ ان میں مہمان نوازی' بہادری' وعدے کی پاسداری' شائستہ کلامی' فیاضی' رفاہِ عامہ کے کاموں میں دلچسپی اور اسی طرح کی اور کئی خوبیاں امتیازی طور پر پیدا ہو چکی تھیں۔ ایک آسودہ حال اور مالدار تاجر ہونے کے حوالد سے عثمانؓ بن عفان نے کئی فلاحی اور باہمی کاموں میں دلچسپی لینا شروع کر دی تھی۔ دوسروں کی مدد کرنے اور فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے باعث وہ قبل از اسلام ہی محنتی کے لقب سے پکارے جانے لگے تھے۔

○

فیاض

حضرت عثمانؓ

حضرت عثمانؓ غنی روسائے قریش میں سب سے زیادہ فیاض اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے تھے۔ انہوں نے اپنی ساری دولت و ثروت اللہ کی راہ میں وقف کر رکھی تھی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگوں کی تیاری اور لشکروں کی روانگی کے لئے اعلان فرماتے۔ تو ان میں حضرت عثمانؓ قریبا" سب سے زیادہ مالی معاونت فراہم کرتے۔ بعض جنگوں میں ہزاروں اونٹ ہی پیش کر دیا کرتے تھے۔ چند ایک جنگوں میں انہوں نے جنگ کے کل مصارف کا نصف اپنے ذمہ لے لیا تھا۔

○

Marfat.com

حضرت عثمانؓ غنی

حبشہ میں

حضرت عثمانؓ حبش کی ہجرت کے لئے چلے تو آپ کے ہمراہ آپ کی بیوی رقیہؓ حضور پاکؐ کی صاحبزادی بھی تھیں۔

حضور نبی کریمؐ کے پاس ان کی خیر خبر پہنچنے میں تاخیر ہوئی۔ کچھ دنوں کے بعد ایک قریشی عورت حضور پاکؐ کے پاس آئی اور کہنے لگی۔

''اے محمدؐ! میں نے تمہارے داماد کو دیکھا اور ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی تھی؟

آپؐ نے اس عورت سے پوچھا۔

''ان دونوں کا کیا حال تھا؟''

اس نے جواب دیا۔ کمزور۔

''اس نے اپنی بیوی کو گدھے پر سوار کر رکھا تھا اور خود اس کو ہنکا کر لے جا رہے تھے۔''

حضور پاکؐ نے یہ سن کر فرمایا۔

''اللہ ان دونوں کے ساتھ ہے۔ بیشک عثمانؓ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد اپنے اہل و عیال کے ہمراہ پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے ہجرت کی۔''

○

حضرت عثمانؓ کی سخاوت کا

ایک واقعہ

حضرت عثمان غنیؓ بہت زیادہ سخی اور کریم تھے' وہ حیلوں بہانوں سے قریب اور دور کے لوگوں پر خرچ کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ فوجیوں اور مجاہدین کے لئے بھی وہ بے تحاشا رقم اپنے ذاتی حصے میں سے بھی خرچ کر دیا کرتے تھے۔ ان کی سخاوت مثالی حیثیت اختیار کر گئی تھی۔ ایک واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ''جب قطن بن عوف الہلالی کرمان پر حملہ آور ہوئے' ان کے ساتھ چار ہزار سپاہی تھے۔ راستہ میں ایک نہر

Marfat.com

نے ان کی راہ روک لی۔ نہر کا پانی بہت تیزی سے بہہ رہا تھا' اور اسے عبور کرنا بہت مشکل ہوا۔ اس پر قطن نے اپنے ساتھیوں سے کہا "جس نے نہر عبور کر لی اسے ایک ہزار درہم مل گئے۔"

بتایا جاتا ہے کہ سارے سپاہیوں نے اس بڑی بات کے لئے خود کو آمادہ کر لیا۔ پہلے ایک آدمی آگے بڑھا' نہر عبور کی۔ تو قطن نے اسے ایک ہزار درہم دے دیئے۔ یہاں تک کہ سارے سپاہیوں نے نہر عبور کر لی اور قطن نے ہر ایک کو حسب وعدہ ایک ایک ہزار درہم دے دیئے۔ یہ رقم چار لاکھ درہم ہو گئی۔ تو اتنی بڑی رقم ابن عامر نے جو اس علاقہ کا والی تھا۔ قطن کو مجرا دینے سے انکار کر دیا۔ قطن نے حضرت عثمان غنیؓ سے درخواست کی تو انہوں نے حکم بھیجا کہ "اسے یہ رقم مجرا دے دو' اس لئے کہ اس نے اس جہاد میں مسلمانوں کو مدد دی۔"

○

مکالمات (بسلسلہ عقد ثانی)

حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ بے حد غم زدہ رہنے لگے۔ ایک روز حضرت عمرؓ نے آپ کو مغموم دیکھا۔ تو تسلی دینے لگے۔ اور کہا کہ آپ اپنی جان ہلکان نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کا یہی حکم تھا۔ صبر سے کام لیجئے۔

اس پر حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ کہ

"وائے برحال میں غم والم نہ کروں تو کیا کروں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ قیامت کے روز صرف میری قرابت باقی رہے گی۔ اس کے لئے باقی تمام قرابتیں منقطع ہو جائیں گی۔ ہائے افسوس خاندانِ رسالت سے میرا رشتہ منقطع ہو گیا۔"

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اس ناقابل برداشت رنج وغم کی خبر ہوئی۔ تو آپؐ نے تالیف قلب کی غرض سے اپنی دوسری بیٹی ام کلثومؓ آپ کے عقد میں دے دی۔

ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

Marfat.com

عثمانؓ کو بلایا۔ اور فرمایا۔ "اے عثمانؓ! جبرئیل آئے ہیں۔ اور مجھ سے کہہ رہے ہیں۔ کہ خداوند تعالیٰ نے تمہارے ساتھ امِ کلثومؓ کا نکاح کر دیا ہے۔ اور جو مہر رقیہ کا تھا۔ وہی مہراس کا بھی ہے۔ اور جس طرح تم نے رقیہ کے ساتھ حسنِ معاشرت اور نیکی کا برتاؤ کیا ہے۔ ام کلثومؓ کے ساتھ بھی ویسا ہی برتاؤ کرنا۔

ایک حدیث ام عیاشؓ سے مروی ہے۔ کہ آپ کہتی ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب خداوند تعالیٰ نے آسمان سے وحی نازل کی۔ تب میں نے امِ کلثومؓ کو عثمانؓ کے نکاح میں دے دیا۔

○

بیعت

خونِ عثمانؓ کی افواہ پر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عثمانؓ کو طلب کرنے کے بعد فرمایا کہ تم مکہ جا کر ابو سفیان اور قریش کے دیگر اکابر سے ملو۔ اور سمجھاؤ کہ ہم لوگ جنگ کی نیت سے نہیں۔ بلکہ صرف عمرہ کرنے کی غرض سے آئے ہیں۔

حضرت عثمانؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق مکہ روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ کی ملاقات اپنے چچا زاد بھائی ابان بن سعید بن عاص سے ہوئی۔ اسے ہمراہ لے کر آپ ابو سفیان اور قریش کے دوسرے سرداروں سے ملے۔ اور حضور پاکؐ کا پیغام انہیں پہنچایا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھیوں کو مکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیں گے۔ البتہ اگر تم چاہو تو عمرہ کر سکتے ہو۔

کفار قریش کی اس بات پر آپؓ نے انہیں جواب دیا۔ کہ

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ میرا آقا عمرہ سے محروم رہے۔ اور میں عمرہ کر لوں۔"

آپؓ کا یہ جواب سن کر قریش نے آپ کو گرفتار کرنے کے بعد قید میں ڈال دیا۔

○

Marfat.com

حضرت عثمانؓ کی گرفتاری پر مسلمانوں میں یہ افواہ گشت کرنے لگی۔ کہ حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ نبی کریمؐ کو بھی اس اطلاع سے سخت رنج ہوا۔ آپؐ نے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر تمام مسلمانوں سے خون عثمانؓ کا انتقام لینے کی بیعت لی۔ آپؐ نے فرمایا عثمانؓ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے میں اپنے اس ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر دوسرے ہاتھ سے بیعت کر رہا ہوں۔

ابن ہشام نے لکھا ہے کہ حضور پاکؐ نے فرمایا۔ کہ جب تک میں کفارِ مکہ سے عثمانؓ کا بدلہ نہیں لے لوں گا۔ یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ شاید قریشِ مکہ کو اس بیعت کا علم ہو گیا تھا۔ اس لئے انہوں نے گھبرا کر حضرت عثمانؓ کو رہا کر دیا۔ اور آپؓ بخیریت واپس آ گئے۔

○

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی تقریر
(جو کہ اتحاد و یگانگت کے بارے میں تھی)
اس تقریر کے جواب میں حضرت عثمانؓ ذوالنورین کی تقریر

"حمد و ثنا اس ذات کے لئے سزاوار ہے۔ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیغمبر اور رسول بنا کر بھیجا۔ اور انہوں نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اور آپ کو اپنے قریبی اور دُور کے عزیزوں کے مقابلے میں فتح و نصرت عطا کی۔

اللہ نے ہمیں ان کے تابع اور پیروکار بنایا۔ ہم ان کے احکام کے ذریعہ ہدایت حاصل کرتے ہیں۔ آپؐ ہمارے لئے نور ہیں۔ باہمی اختلافات اور دشمنوں سے جھگڑا ہونے کی صورت میں ہم ان کے احکام کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں۔ اللہ نے ہمیں آپؐ کے طفیل اور آپؐ کی اطاعت کی بدولت پیشوا اور حاکم بنایا۔ ہم خود اپنا انتظام کرتے ہیں۔ اور ہمارے معاملہ میں کوئی دوسرا دخل انداز نہیں ہے۔ بجز اس کے جو راہ حق سے بھٹک گیا ہو۔ اور اعتدال کو چھوڑ بیٹھا ہو۔

Marfat.com

اے عبد الرحمن بن عوف! اگر تمہارے حکم کی خلاف ورزی ہوئی۔ اور تمہاری دعوت قبول نہیں کی گئی تو میں سب سے پہلے تمہاری بات تسلیم کروں گا اور تمہاری دعوت پر لبیک کہوں گا۔ جو میں بات کر رہا ہوں۔ اسے پوری ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔ اور اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت کا طلب گار رہوں۔"

○

بیعتِ خلافت کے بعد

حضرت عثمانؓ کا پہلا

خطبہ

"مجھے خلافت کی ذمہ داری تفویض کر دی گئی ہے۔ اور میں نے اسے (بادل ناخواستہ) قبول کر لیا ہے۔ آگاہ رہو کہ میں قرآن و سنت کی پیروی کروں گا۔ اور اپنی طرف سے دین میں کوئی نئی بات داخل نہیں کروں گا۔ آگاہ رہو۔ کہ کتاب اللہ کی اتباع اور سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بعد تم مجھ پر تین قسم کے حق رکھتے ہو۔ (اول) سیرتِ شیخین اور ان امور کی پیروی (کروں) جن پر ساری امت متفق ہو جائے (دوم) اہل الخیر کے طریق کی اتباع کروں۔ (سوم) تم سے اس وقت تک تعرض نہ کروں۔ جب تک تم قابلِ گرفت امور کا ارتکاب نہ کرو۔ آگاہ رہو۔ کہ دنیا سرسبزوشاداب باغ کی مانند ہے۔ جو لوگوں کے دلوں کو اپنی جانب کھینچتا ہے۔ اور بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تم دنیا کی محبت میں اسیر مت ہو۔ یہ اس قابل نہیں ہے۔ کہ آدمی اسی کا ہو کر رہ جائے۔ کیوں کہ دنیا اور اس کے امور محکم بنیادوں پر قائم نہیں ہیں۔ اور اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ کہ دنیا اپنی آلودگیوں میں مبتلا کئے (بغیر) کسی کو نہیں چھوڑتی۔ اس کے (فریب) سے صرف وہی بچا رہتا ہے جو از خود اسے چھوڑ دیتا ہے۔"

○

Marfat.com

خطبہ

اہلِ شوریٰ جب حضرت عثمانؓ کی بیعت کر چکے تو آپ نے اداس و مغموم منبر رسولؐ پر آکر یہ خطبہ دیا)

پہلے آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی۔ اس کے بعد نبی کریمؐ پر درود بھیجا۔ اور فرمایا۔

"تم قلعہ بند گھر میں (اپنے آپ کو سمجھتے) ہو۔ اور عمر کے بقیہ حصہ میں ہو۔ اس لئے تم اپنی (باقی ماندہ) زندگی میں بہت جلد نیک کام سرانجام دو۔ اور جو نیک کام تم کر سکتے ہو۔ اس سے دریغ نہ کرو۔ کیوں کہ تمہیں صبح یا شام کوچ کرنا ہو گا۔ ______ آگاہ ہو جاؤ۔ کہ دنیا مکروفریب میں لپٹی ہوئی ہے۔ اس لئے تمہیں دنیا کی زندگی فریب میں مبتلا نہ کر دے۔ تم گزری ہوئی باتوں سے عبرت حاصل کرو۔ اور سرگرمی کے ساتھ (نیک) کام کرو۔ اور غافل نہ رہو۔ کیوں کہ وہ (خدا) تم سے غافل نہیں ہے۔ وہ دنیا دار اور اس کے فرزند کہاں ہیں۔ جنہوں نے دنیا میں عمارتیں تعمیر کیں۔ اور عرصہ دراز تک دنیا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ کیا دنیا نے انہیں چھوڑا نہیں ہے۔ تم بھی دنیا کو وہیں پھینک دو۔ جہاں اللہ نے اسے پھینکا ہوا ہے۔ (اس کے بجائے) آخرت کے طلب گار رہو۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی کیا ہی اچھی مثال دی ہے۔ اور فرمایا ہے۔

"اے پیغمبر" تم انہیں دنیا کی زندگی کی مثال بیان کرو۔ کہ وہ پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا ہے۔"

آپ کے اس خطبہ کے بعد لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی خاطر آپ کی جانب بڑھے۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگے۔

○

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

ایک حدیث

(مستقبل کے بارے میں)

بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی اپنے ساتھیوں سے فرمایا کرتے تھے کہ "میں تمہارے فقر سے زیادہ تمہاری خوشحالی سے خائف ہوں اور جب وہ حیرانی سے پوچھتے یہ کیوں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ "اس لئے کہ خوشحالی آتے ہی تم آپس میں لڑنے لگو گے۔"

○

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی
سپہ سالاروں کے نام
نصیحت

"دنیا کی محبت میں پڑ کر آپ صحیح سے بھٹک نہ جائیں۔"

"اگر تم نے روڈس پر چڑھائی اور تسخیر کا مصمم ارادہ کر لیا تو پوری احتیاط اور ہوشیاری سے کام لینا' اور خوفِ خدا کو اپنا شعار بنائے رکھنا۔"

○

ولید بن عقبہ کے نام

خط

(جب ولید بن عقبہ آرمینیہ کی جنگی مہم سے واپس آئے ۔ تو وہ موصل میں پہنچے اور حدشیہ کے مقام پر ٹھہر گئے۔ وہاں ان کے پاس حضرت عثمانؓ کا ذیل کا خط پہنچا۔)

"معاویہ بن ابی سفیان نے مجھے تحریری طور پر اطلاع دی ہے۔ کہ اہلِ روم مسلمانوں کے برخلاف بہت بڑی فوجوں کے ساتھ حملہ آور ہوئے ہیں۔ میری رائے یہ

Marfat.com

ہے کہ ان کے بھائی اہل کوفہ انہیں جنگی امداد بھیجیں۔ چنانچہ جب تمہیں میرا یہ خط موصول ہو۔ تو تم آٹھ نو یا دس ہزار سپاہیوں کو کسی ایسے شخص کی سرکردگی میں روانہ کرو۔ جس کی شجاعت و بہادری اور جنگی خدمات پر تمہیں بھروسہ اور اعتماد ہو۔ اور یہ فوج فوراً" وہیں سے روانہ کرو۔ جہاں میرا قاصد تم سے ملاقات کرے۔ والسلام۔

○

نئے فتنوں کے مدنظر

معاویہ بن ابی سفیان گورنر شام کے نام

ایک پر نصیحت خط

"خانہ جنگی کے سانڈ نے نتھنے اور آنکھیں پھلا لی ہیں' اور جست لگانا ہی چاہتا ہے' اس لئے اس کے زخم مت کریدو۔ (اس لئے جہاں تک ممکن ہو سکے لوگوں کے ساتھ) لطف و محبت سے پیش آؤ۔ جہاں تک ہو سکے نہ خود زیادتی کرو نہ اپنے ماتحتوں کو کرنے دو۔"

○

Marfat.com

کوفہ کے شرپسندوں کے نام

خط

خط کا پس منظر: ہجری میں ابنِ سبا کی کاروائیوں اور باغیوں کی شورشی سرگرمیوں کے باعث کوفہ میں حالات خاصے تشویش ناک ہو گئے تھے۔ اس وقت سعید بن عاص کوفہ کا گورنر تھا۔ لہٰذا وہاں کے لوگوں نے تو گورنر کوفہ کے ساتھ تعاون کرنا بھی ترک کر دیا تھا۔ بلکہ ان پر بھی کئی طرح کے الزامات عاید کرنا شروع کر دیئے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ کوفہ کے ترقی پسند گروہ اور شورش پسندوں نے سعید بن عاص کے بجائے ایک بار پھر ابو موسیٰ اشعری کو گورنر بنانے کا مطالبہ کر دیا تھا۔ اس ساری صورت حال کو ابنِ سبا اس حوالے سے بھی ہوا دیتا رہا کیونکہ جناب سعید بن العاص اتفاق سے خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان کے چچا کے بیٹے تھے۔

حضرت عثمان غنیؓ کو جب اس صورت حال کی بالوضاحت خبر ہوئی تو انہوں نے اس سلسلے میں سعید بن العاص سے مزید کئی وضاحتیں بھی حاصل کیں۔ اس کے بعد خلیفتہ المومنین حضرت عثمان غنیؓ نے جناب سعید بن العاص سے دو ٹوک الفاظ میں فرما دیا تھا کہ اس پس منظر میں' میں لوگوں کی رائے اور خواہش کا ضرور احترام کروں گا۔ میں ابو موسیٰ اشعری کی گورنر کی توثیق کر دوں گا۔ اس کے علاوہ انہوں نے مزید اپنی اس خواہش کا ہی اظہار کیا کہ "بخدا میں نہیں چاہتا کہ کسی کو میری بغاوت کا بہانہ ملے یا میرے خلاف کوئی دلیل ہاتھ آئے۔ ہم کو ہر حال میں صبر کرنا چاہیئے۔" اس تمہید کے بعد حضرت عثمان غنیؓ نے اشتر اور اس کی جماعت اور کوفہ کے باغیوں کے نام ایک مراسلہ بھیجا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ واضح ہو کہ میں نے ابو موسیٰ اشعری کو جنہیں تم نے پسند کیا ہے کوفہ کا گورنر مقرر کر دیا ہے' اور سعید بن عاص کو اس عہدے سے ہٹا دیا ہے۔ بخدا میں اپنی آبرو تمہارے سامنے بچھاتا رہوں گا اور صبر کروں گا اور جہاں تک

Marfat.com

ہو سکے گا تمہارے ساتھ مصالحت رکھنے کی کوشش کروں گا لہٰذا تم بے دریغ اپنے مطالبات پیش کرتے رہو' میں ان کو پورا کروں گا۔ بشرطیکہ ایسا کرنے سے خدا کی معصیت نہ ہوتی ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ تم کو میری نافرمانی کا کوئی بہانہ ملے۔"

○

اشتر نخعی کے نام
ایک خط

اشتر نخعی کوفہ میں حکومت مخالف جماعت کا سربراہ تھا' اس لئے اسے اپنی مقبولیت پر بھی بڑا زعم تھا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے اشتر کے نام بھی ایک خط لکھا' اس میں آپ نے فرمایا کہ:

"اشتر مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم فتنہ انگیزی میں مشغول ہو۔ کوفہ میں فساد برپا کرنا چاہتے ہو' اور مسلمانوں کو لڑانے کے درپے ہو۔ بخدا تم جو کچھ کر رہے ہو برا کر رہے ہو۔ میرا مشورہ ہے کہ اپنے اس عمل سے باز آ جاؤ ورنہ قتل کے مستحق ہو جاؤ گے۔ اس وقت تمہارا کوفہ میں رہنا مناسب نہیں۔ اس خط کو پڑھ کر درنگ شام چلے جاؤ۔ اس جماعت کو بھی ساتھ لے لو جو تم کو شر اور فساد پر شہہ دیتی ہے۔ (اور پھر) میرے حکم ثانی تک شام نہ چھوڑنا۔ تم کو وہاں بھیجنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ تم فساد برپا کر رہے ہو' اور لوگوں کو میری بغاوت پر ابھار رہے ہو۔"

○

حضرت عثمانؓ غنی کی وسیع القلبی اور خدشات

حضرت عثمان غنیؓ کو اپنے جن گورنروں کے خلاف لوگوں کی جانب سے شکایات موصول ہوئیں ان پر باقاعدہ تحقیقات ہوئی تو وہ سب الزام بے بنیاد ثابت ہوئے۔ اس کے باوجود حضرت عثمان غنیؓ نے کسی شکایت کنندہ کے خلاف کوئی کاروائی نہ کی اور

Marfat.com

شکایت کنندگان سے نرمی کا سلوک کیا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمان غنیؓ ان مصائب اور ادبار کو بخوبی دیکھ رہے تھے کہ جن مین قوم گرفتار ہونے والی تھی۔ اس لئے آپ فرماتے تھے کہ "خدا پر خوب روشن ہے کہ میں سب کا بھلا چاہتا ہوں۔ لیکن جس فتنے کے دروازے کھلنے کا عرب قوم کے ہاتھوں مجھے اندیشہ ہے وہ کھل کر رہے گا۔" لیکن میرا خیال ہے مجھے بہر صورت نرمی سے کام لینا چاہیے۔

○

حضرت علیؓ کا مصالحانہ رویہ

جب باغیوں نے مدینہ منورہ کا آ کر محاصرہ کر لیا تو حضرت عثمان غنیؓ نے محاصرہ کرنے والوں سے برملا یہ کہا کہ خلافت سے جبری معزولی کی روایت مسلمانوں کے حق میں بہتر نہیں ہو گی، میں خود قرآن و سنت کے مطابق عمل کرنے پر کاربند رہوں گا۔ لیکن باغی معزول ہو جانے پر زور دے رہے تھے۔ پھر اس نازک موقع پر حضرت علی بن ابی طالب نے باغیوں کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے کے لئے حضرت عثمان غنی سے ایک اہم وثیقہ لکھوا لیا تھا۔ اس وثیقہ کی درج ذیل باتیں تھیں :-

1- کہ میں امیرالمومنین قرآن و سنت کے بموجب عمل کروں گا۔

2- ناداروں اور محروموں کی سرکاری تنخواہیں مقرر کی جائیں گی۔

3- خوفزدہ لوگوں کو امان دی جائے گی۔

4- جلا وطنوں کو وطن لوٹایا جائے گا۔

5- مسلمان فوجوں کو دشمن کی سرزمین میں وطن سے دور نہیں رکھا جائے گا۔

6- سرکاری آمدنی بڑھائی جائے گی۔

7- علی بن ابی طالب اور مدینہ کے اکابر اس وثیقہ کی پابندی کرانے کا ذمہ لیتے ہیں۔

اس وثیقہ میں دو مزید شرائط درج ذیل بھی شامل کروائی گئیں۔

1- سرکاری آمدنی انصاف کے ساتھ تقسیم کی جائے گی۔

2- سرکاری منصب امانت دار اور کارگزار لوگوں کو دیئے جائیں گے۔

○

Marfat.com

محاصرہ کرنے والوں کے نام

خط

"مسلمانو ! خدا سے ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تقاضے ٹھیک پورے کرتے رہو تاکہ اخروی سرخروئی سے بہرہ ور ہو۔" جب لوگ تھوڑے سے فائدہ کی خاطر جھوٹی قسمیں کھائیں اور خدا کے نام پر کئے ہوئے عہد سے پھر جائیں وہ دنیا میں صفات محمودہ سے اور آخرت میں لطف و مسرت سے بالکل محروم رہیں گے' قیامت کے دن خدا ان کی طرف دیکھنا یا ان سے ہم کلام ہونا تک گوارا نہ کرے گا' اور ان کو الم ناک سزا دی جائے گی۔" مسلمانو! خدا چاہتا ہے کہ تم فرماں بردار اور مطیع رہو۔ معصیت اور باہمی اختلاف سے بچو۔ اگر تم نے اپنے برا ارادہ پورا کر کے مجھے قتل کر دیا تو ایک بڑے فتنہ کا دروازہ کھل جائے گا۔ میں تم کو اس انجام سے ڈراتا ہوں جس سے خدا نے ڈرایا ہے۔ لوگوں! میں تمہاری شکائتیں دور کرتا رہا ہوں۔ میں تم کو مطمئن رکھنا چاہتا ہوں۔ میں کتاب اللہ اور سنت نبی کے مطابق عمل کروں گا۔ گورنروں کا تقرر و تعزل تمہاری خواہش کے مطابق ہو گا میری روش ویسی ہو گی جیسی شیخین کی تھی۔ خدا اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میرے اور تمہارے قصور معاف کر دے گا۔ اس تحریر کے ذریعے میں خدا اور سارے مسلمانوں کے سامنے معذرت خواہ ہوں۔"

○

Marfat.com

شیر خدا حضرت علیؓ کے نام

خط

خط کا پس منظر: حالات و واقعات جس سرعت کے ساتھ بدل رہے تھے اس پس منظر میں حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی بن ابی طالب کے مابین بھی باہمی رابطہ ایک طرح سے منقطع ہو گیا تھا۔ بعض روایات میں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ شاید حالات کی نزاکت کے باعث حضرت علی بن ابی طالب خود ہی اس منظر سے نکل کر الگ تھلگ ہو گئے تھے۔ اس قطع تعلق ہو جانے کی چند ایک وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔ بہر صورت جب حضرت عثمان غنیؓ کو شہید کیا جا رہا تھا' اس وقت حضرت علی بن ابی طالب مدینہ منورہ سے باہر مضافات میں تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس موقع پر حضرت عثمان غنیؓ نے حضرت علی بن ابی طالب کو ذیل کا خط لکھا۔

"واضح ہو کہ باڑہ کا پانی ٹیلہ تک پہنچ گیا ہے۔ اور (اونٹ کا پالان) کا تسمہ تھنوں کے پیچھے جا پڑا ہے۔" (عرب لوگ یہ دو کہاوتیں اکثر اس وقت بولتے ہیں جب کسی انہونی بات کا ہونا ممکن ہو رہا ہو اور نازک حادثہ پیش آنے والا ہو۔) اور وہ لوگ مجھے مارنے کے درپے ہیں جو اپنی حفاظت سے قاصر تھے۔ شریفوں کے لئے گھٹیا اور ادنیٰ لوگوں سے تمنا اور عہدہ برآ ہونا مشکل ہوتا ہے۔ میرے پاس آ جاؤ' جس ارادہ سے بھی چاہو' دوست بن کر یا دشمن' حامی بن کر یا مخالف۔ اگر مجھے قتل کرنا ہے تو تم مجھ کو قتل کرو' ورنہ آ کر مجھے بچا لو اس سے پہلے کہ میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔"

○

Marfat.com

عوام کے نام ایک خط

"تم اس (بلند) مرتبہ پر (اللہ کے احکام کی) پیروی اور اطاعت کی بدولت پہنچے ہو۔ دنیا تمہیں تمہارے فرائض سے غافل نہ کر دے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس امت (اسلامیہ) میں بدعت پھیل جائے گی۔ جبکہ تمہارے اندر یہ تین باتیں جمع ہو جائیں گی۔ 1۔ نعمتوں کی تکمیل 2۔ قیدی عورتوں اور باندیوں سے تمہاری اولاد پیدا ہو گی۔ 3۔ عراب (عرب بدو) اور اہل عجم قرآن کریم پڑھنے لگیں گے۔ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"اہل عجم میں کفر (کی بعض باتیں) ہیں۔ جب (شریعت کا کوئی حکم) انہیں سمجھ میں نہیں آئے گا۔ تو وہ بہ تکلف نئی نئی باتیں نکالیں گے۔"

○

گورنروں کے نام

فرمان

حضرت عثمانؓ غنی حضرت عمر فاروقؓ کی پیروی میں اپنے گورنروں اور سپہ سالاروں کا پورا پورا خیال رکھا کرتے تھے۔ آپ گاہے بگاہے انہیں خطوط اور فرامین وغیرہ لکھتے رہتے تھے۔ ذیل کا فرمان بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

واضح رہو۔ کہ خدا نے حکام اعلیٰ کو اس بات کی تاکید کی ہے کہ رعایا کی دیکھ بھال کریں۔ یاد رکھئے سب سے زیادہ صحیح طرز عمل یہ ہے کہ آپ مسلمانوں کے مفاد اور معاملات میں دلچسپی لیں۔ اسلام کے دیئے ہوئے حقوق سے ان کو بہرہ ور کریں اور اسلام کے حقوق جو ان پر ہیں' وہ ان سے وصول کریں۔ ذمیوں کے معاملات میں دلچسپی لیں۔ دشمنوں کے ساتھ آپ کا طرز عمل درست ہونا چاہئے۔ ایمانداری اور وفائے عہد کے ذریعے ان پر فتح حاصل کیجئے۔

Marfat.com

○

سپہ سالاروں کے نام

فرمان

واضح ہو کہ آپ مسلمانوں کے نگہبان و محافظ ہیں۔ یاد رکھئے آپ کی کسی بدعنوانی کی شکایت میرے پاس نہ آئے' اگر ایسا ہوا تو آپ کا منصب چھن جائے گا۔ تمہارے لئے وہی ضابطہ سیرت و ضابطہ اخلاق ہے جو حضرت عمرؓ نے آپ کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس لئے اپنی سیرت پر نظر احتساب رکھئے۔ مجھ پر بحیثیت خلیفہ جو ذمہ داریاں ہیں' میں ان کو ضرور انجام دوں گا۔

○

خراج کی وصولی کے بارے میں

فرمان

"میری طرف سے دیانت داری کی سخت تاکید ہے۔ اس پر ثابت قدمی سے قائم رہئے۔ کسی یتیم کا حق نہ ماریئے' اور نہ کسی معاہد کے ساتھ زیادتی کیجئے۔ کیونکہ ان کے ساتھ زیادتی کرنے والے سے خدا مواخذہ کرلے گا۔"

○

Marfat.com

سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے خط کے جواب میں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خط

سعید بن العاص نے کوفہ اور اہل کوفہ کے بارے میں حضرت عثمان کو لکھا

"اہل کوفہ کے معاملات خراب ہو گئے ہیں۔ قدیم اور شریف خاندان مغلوب ہو گئے ہیں۔ بعد کے آئے ہوئے لوگ اور اعراب یہاں کے معاملات پر غالب ہو گئے ہیں یہاں تک کہ شریفوں اور بہادر اشخاص کو کوئی نہیں پوچھتا۔"

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب میں تحریر فرمایا۔

"تم قدیم اور سابقہ خدمات کے عوض ان لوگوں کو ترجیح دو۔ جن کے ہاتھوں پر اللہ نے یہ ملک فتح کرایا۔ اور جو ان کی بدولت یہاں مقیم ہوئے ہیں۔ انہیں ان کا تابع قرار دو۔ بجز اس صورت کے کہ وہ (اصلی فاتحین) حق وصداقت کے کاموں کے انجام دینے میں سستی کریں۔ اور انہیں انجام نہ دے سکیں۔ اور دوسرے لوگ یہ کام انجام دے رہے ہوں۔ تم ہر ایک کی حیثیت اور مرتبہ کا خیال رکھو۔ اور ہر ایک کے حق کا درجہ بدرجہ خیال رکھو۔ کیوں کہ مردم شناسی کے ذریعے عدل وانصاف قائم ہوتا ہے۔"

○

خراج وصول کرنے والوں کے نام

فرمان

(حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جو حکام خراج وغیرہ وصول کرنے پر مقرر تھے۔ آپ نے ان کے نام یہ فرمان روانہ فرمایا)

"اللہ نے حق وصداقت پر مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ کیوں کہ اُسے حسن وصداقت کے سوا کوئی چیز پسند نہیں ہے۔ اس لئے حق کے ساتھ کوئی چیز وصول کرو۔ اور حق وصداقت پر قائم رہو۔ .... ایسا نہ ہو کہ تم سب سے پہلے بددیانتی کرو۔ اس طرح تم

Marfat.com

مستقبل کے لوگوں کے لئے بددیانتی کی راہ کھول دو گے۔ اور ان کے گناہوں میں تمہاری بھی شرکت سمجھی جائے گی۔ تم وفاداری کی راہ پر چلو۔ اور کسی یتیم اور معاہدہ کرنے والے پر ظلم نہ کرو۔ جو ان پر ظلم کرے گا۔ اللہ ان کا دشمن ہو گا۔"

○

حکام کے نام فرمان

"تم اس روش پر قائم رہو۔ جس روش پر تم حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں قائم تھے۔ اور کسی بات میں تبدیلی نہ کرو اگر تمہیں کسی کام میں دشواری معلوم ہو تو ہماری طرف رجوع کرو۔ اس مسئلے کو قوم کے سامنے پیش کر کے تمہیں جواب بھیجیں گے۔ تم تغیر و تبدل سے پرہیز کرو۔ کیوں کہ میں تمہاری وہ بات مانوں گا۔ جسے حضرت عمرؓ تسلیم کیا کرتے تھے۔"

○

سرحدی سپہ سالاروں کے نام

آپ نے ذیل کی ہدایات روانہ کیں

"تم مسلمانوں کے حامی و محافظ ہو۔ حضرت عمرؓ نے تم کو جو ہدایات بھیجی تھیں۔ وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ بلکہ ہمارے مشورے سے جاری کی گئی تھیں۔ لہٰذا تمہاری طرف سے ان میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہونا چاہیے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی تبدیل کر دے گا۔ اور تمہاری بجائے کوئی دوسرا مقرر ہو گا۔ تم دھیان رکھو۔ کہ تم کیسا کام کرتے ہو۔ اللہ نے میرے ذمہ جو کام مقرر کر دیئے ہیں۔ میں ان کی دیکھ بھال کر رہا ہوں۔"

○

Marfat.com

حکام کے نام

فرمان

عہد خلافت حضرت عثمانؓ میں جو آپ نے پہلا فرمان یا ہدایت نامہ اپنے حکام کو روانہ فرمایا ہے وہ یہ ہے۔

''اللہ نے حکام کو یہ حکم دیا ہے۔ کہ وہ رعایا کے محافظ بنیں۔ صرف محصول وصول کرنے والے نہ بنیں۔ اور جو اس حیثیت میں رہیں گے۔ تو وہاں سے حیا ودیانتداری اور وفاداری کا جذبہ اٹھ جائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ۔ کہ سب سے عمدہ سیرت یہ ہے۔ کہ تم مسلمانوں کے حقوق وفرائض کا خیال رکھو۔ تم ان کا مالی حق ادا کرو۔ اور ان سے وہ کام لو۔ جو ان کے ذمہ ہیں۔ تمہاری دوسری ذمہ داری ذمیوں کی ہے۔ تم ان کے حقوق ادا کرو۔ اور ان سے واجبات وصول کرو۔ اس کے بعد تمہارے اپنے دشمن سے معاملات ہیں۔ تم ان کے معاہدے پورے کرو۔''

○

سپہ سالار کوفہ کے نام

''معاشی آسودگی نے میری رعایا کے لوگوں کو گستاخ و سرکش بنا دیا ہے (اور تمہاری فوج میں ایسے کافی لوگ آ گئے ہیں) لہٰذا باب کے پار (وسطی ایشیا کے علاقوں میں) دور تک نہ گھس جانا' ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔''

○

Marfat.com

مسیلمہ بن کذاب کے پیروکاروں کے بارے میں

فرمان

بنو حنیفہ کی ایک جماعت مسیلمہ کذاب کے اوصاف بیان کرتی رہتی تھی۔ اس جماعت کے بارے میں کوفہ کے سرکاری معلم قرآن عبد اللہ بنؓ مسعود کو خبر ہوئی تو انہوں نے اپنی تشویش کا اظہار کیا اور اس گروہ کے بیشتر افراد کو گرفتار کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی خلیفتہ المسلمین سے ان لوگوں کے بارے میں ہدایات حاصل کیں۔ تو اس سارے پس منظر میں حضرت عثمان غنیؓ نے عبد اللہ بنؓ مسعود کو جو مکتوب لکھا وہ اس طرح سے ہے کہ:

"مسیلمہ کذاب سے عقیدت رکھنے والے'

ان لوگوں کو دین اسلام اور کلمہ شہادت کی دعوت دو' جو اس دعوت کو مان لے اور مسیلمہ کی نبوت سے توبہ کر لے اس کو چھوڑ دو' اور جو ایسا نہ کرے اور مسیلمہ کا قائل رہے' اس کو قتل کر دو۔"

○

امیر معاویہؓ اور دوسرے گورنروں کے نام

فرمان

"آپ کا طرزِ عمل ویسا ہی رہنا چاہئے جیسا کہ عمرؓ کے عہد میں تھا۔ آپ کی سیرت میں برائیاں نہ آنی چاہئیں۔ جن معاملات کا تصفیہ کرنے میں آپ کو دقت پیش آئے وہ ہمارے پاس بھیج دیجئے۔ ہم اس کے بارے میں قوم سے مشورہ کر کے آپ کو صحیح طریق کار سے مطلع کریں گے' دوبارہ تاکید ہے کہ آپ کے طور طریق ویسے ہی رہنے چاہئیں جیسا کہ عمرؓ کے زمانہ میں تھے۔"

"لوگوں کو تاکید کر دو کہ گمان اور ظن کی بنیاد پر کوئی کام نہ کریں' اور قانون

Marfat.com

اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ آپ کے سامنے سنجیدہ زندگی کا نمونہ پیش کیا گیا ہے' اس لئے سنجیدگی سے رہیے۔"

○

کوفہ والوں کے نام

فرمان

فرمان کا پس منظر: حضرت عثمان غنیؓ نے کوفہ میں ولید بن عقبہ کے بجائے سعید بن عاص کو گورنر مقرر کیا تو اس موقع پر کوفہ کے لوگوں کے نام ایک مکتوب لکھا اور اس میں کوفہ کے لوگوں کو گورنر کے ساتھ تعاون اور اچھا سلوک کرنے کی تلقین کی گئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے بعد لکھا گیا کہ:

"آپ لوگ خدائے جبار سے ڈریئے۔ اگر کوئی شخص چھپ کر برا کام کرے تو ہمارے لئے مناسب نہیں کہ اس کو جا پکڑیں اور اس کا پردہ چاک کریں۔ گورنر کے ساتھ تعاون کیجئے۔ حکومت کی خیر اندیشی اور مناصرت آپ کا فرض ہے۔ تعلّی سے کام نہ لیجئے۔ نہ غیبت کیجئے اور نہ الزام لگایئے' عدل و انصاف سے کام لیں اور سب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔"

○

Marfat.com

گورنر کوفہ کے نام

فرمان

فرمان کا پس منظر: سعید بن العاص کو جب گورنر کوفہ بنا کر بھیجا گیا تو انہیں بھی اپنے ایک مکتوب میں خلیفتہ الرسول حضرت عثمان غنیؓ نے کئی امور کے حوالے سے تاکید کی۔ اس وقت چونکہ کوفہ میں کئی اکابر بھی موجود تھے' اور باغیوں اور سرکشوں کے بھی چند ایک گروہ پیدا ہو چکے تھے۔ کئی مقامات پر سرکشی فتنہ پروری بھی ظاہر ہونے لگی تھی۔ اس سارے پس منظر میں حضرت عثمان غنیؓ نے جو فرمان گورنر کے نام جاری کیا' اس میں لکھا گیا کہ:

"حکومت میں سب سے زیادہ عزت و منزلت پرانے مجاہدوں کو ہے جن کے ہاتھوں عراق فتح ہوا۔ پھر ان لوگوں کو جو بعد میں وہاں آباد ہوئے۔ البتہ اگر مجاہدین اولین حکومت کے ساتھ اصلاحی کاموں میں تعاون نہ کریں اور دوسرے طبقہ کے لوگ اس کے لئے تیار ہوں تب مجاہدینِ اولین کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ سب کے ساتھ انصاف سے پیش آؤ اور سب کے رتبہ کا خیال رکھو' رتبہ کی پاسداری ہی انصاف ہے۔ عدل و انصاف سے کام لیں اور سب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔"

○

بڑے بڑے شہروں کے مسلمانوں کے نام

فرمان

فرمان کا پس منظر: حضرت عثمان غنیؓ کے دورِ خلافت میں آپ پر یہ ایک اعتراض کیا جاتا تھا کہ انہوں نے اقربا پروری سے کام لیا ہے۔ لیکن خلیفتہ المومنین نے تو اپنے اور اپنے اہل و عیال کے حقوق سے اپنے آپ کو دست بردار کر رکھا تھا۔ اس کیفیت میں بھی ابنِ سبا اور اس کے دیگر ساتھی خلیفہ کے افعال و اعمال کو اور ہی معنی پہناتے

Marfat.com

رہتے تھے۔ حکومت مخالف لوگوں کی باتوں میں آکر عوام الناس کی بھی رفتہ رفتہ رائے بدلنے لگی تھی۔ گورنروں کو برے برے القاب سے یاد کیا جانے لگا تھا۔ لوگ گورنروں کے خلاف طرح طرح کی غلط اور بے بنیاد شکایات کرنے لگے تھے۔ ان شکایات پر جب حضرت عثمان غنیؓ نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ لوگوں کے اعتراضات اور الزامات بالکل بے بنیاد ہیں۔ پھر اسی صورت حال میں اپنے گورنروں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے اور لوگوں کی بجا شکایات سننے کی خاطر حضرت عثمان غنیؓ نے اسلامی دنیا کے صدر مقاموں کے مسلمانوں کے نام ایک فرمان بھیجا کہ:

"واضح ہو کہ گورنروں کو میری تاکید ہے کہ ہر سال حج کے موقع پر مجھ سے ملیں۔ جب سے خلیفہ ہوا ہوں، میں نے سارے مسلمانوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے کی پوری آزادی دے رکھی ہے۔ چنانچہ جب بھی میرے یا میرے حاکموں کے خلاف کوئی شکایات کی جاتی ہے اس کو دور کر دیتا ہوں۔ میں اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سارے حقوق سے رعیت کے مقابلہ میں دست بردار ہو گیا ہوں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ میرے کچھ گورنر لوگوں کے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں۔ لہٰذا اگر کسی کے ساتھ ایسا کیا گیا ہے تو وہ حج کے موقع پر آئے اور اپنی شکایات پیش کرے۔ اس کے ساتھ انصاف کیا جائے گا، خواہ زیادتی میری ہو یا میرے حکام کی۔ اگر وہ چاہے تو معاف بھی کر سکتا ہے۔"

○

عثمان غنیؓ کا احساس مروت

محمد بن بلال کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ "ان کی دادی حضرت عثمان غنیؓ کے ہاں حصار کے دنوں میں جایا کرتی تھی۔ ایک دن نہیں گئیں حضرت عثمان غنیؓ نے پوچھا وہ کیوں نہیں آئیں۔ انہیں بتایا گیا کہ ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ تو حضرت عثمان غنیؓ نے یہ اطلاع پاتے ہی انہیں پچاس درہم اور سنبل کا ایک شقیقہ بھیجا اور

Marfat.com

وعدہ کیا کہ بچہ ایک سال کا ہو گا تو اس کی تنخواہ ایک سو کر دیں گے۔"

○

مکالمات

حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ

جب حضرت عثمانؓ محصور ہوئے۔ تو حضرت علیؓ خیبر میں تھے۔ جب وہ خیبر سے واپس آئے۔ تو عثمانؓ ذو النورین نے انہیں بلوایا۔ جب وہ حضرت عثمانؓ کے پاس پہنچے۔ تو حضرت عثمانؓ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"اے علیؓ میرے تم پر بہت سے حقوق ہیں۔ جن میں سے سب سے اول حق اسلام کا حق ہے۔ اور دوسرا بھائی بندی کا حق ہے۔ اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں جب بھائی چارہ کرایا۔ تو میرا تجھ سے بھائی چارہ کرایا تھا۔ تیسرا مجھ پر رشتہ داروں کا حق ہے۔ اور ایک سسرالی حق بھی ہے۔ میں نے عہدو پیمان کا کوئی بوجھ آج تک تجھ پر نہیں ڈالا ہے۔ اور زمانہ جاہلیت میں بھی ہم ہمیشہ اس لئے عبد مناف کا ساتھ دیتے رہے کہ کہیں عبد مناف سے بنو تیم حکومت نہ چھین لیں۔"

حضرت علیؓ نے جواب میں فرمایا۔

"اے عثمانؓ تم نے جو حقوق مجھ پر گنوائے ہیں۔ وہ بالکل صحیح ہیں۔ اور تم نے جو یہ کہا ہے۔ کہ اگر ہم عبد مناف کی مدد نہ کرتے تو بنو تیم ان سے حکومت چھین لیتے۔ تو تم نے یہ بھی حق کہا ہے۔ عنقریب تمہارے پاس خبر پہنچ جائے گی۔"

یہ کہہ کر حضرت علیؓ مسجد میں تشریف لے گئے۔ (تاریخ طبری جلد سوم)

○

Marfat.com

حضرت عثمانؓ کی شہادت کا

پس منظرو پیش منظر

مورخین کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کے مکان کا محاصرہ کر لیا گیا تو اہل مدینہ پر اور زیادہ سختی شروع کر دی گئی اور عامتہ الناس کو ان کے پاس جانے سے روک دیا گیا۔ البتہ مدینہ کے اکابر یعنی انصار و مہاجرین پر کچھ عرصے تک سختی نہ کی گئی اور انہیں اجازت تھی کہ وہ حضرت عثمانؓ سے مل لیا کریں مگر یہ ملاقات بھی انفرادی ہوتی تھی یعنی ایک ایک دو دو صحابی جا کر حضرت عثمانؓ سے مل آتے تھے۔ ان ملاقاتوں میں صحابہ نے حضرت عثمانؓ کو متعدد مشورے دیئے کہ اگر وہ قبول کر لئے جاتے تو شاید حضرت عثمانؓ کی جان بچ جاتی اور ملت اسلامیہ بھی انتشار و افتراق کا شکار ہونے سے محفوظ ہو جاتی مگر جیسا کہ قبل ازیں عرض کیا جا چکا ہے کہ حضرت عثمانؓ کو یقین ہو چکا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس فتنے کی خبر دی تھی وہ رونما ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ صحابہ کو اپنی حمایت میں لڑنے سے روکتے تھے اور نہ کوئی ایسا مشورہ قبول کرتے تھے جس کے نتیجے میں انہیں مدینہ چھوڑنا پڑتا۔

○

حضرت مغیرہؓ کی تجاویز

چنانچہ محاصرہ کے دوران ایک روز حضرت مغیرہؓ بن شعبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ مسلمانوں کے خلیفہ ہو کر ان مصائب و آلام میں مبتلا ہیں۔ ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے میں تین تجویزیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ان میں سے کوئی ایک تجویز قبول کر لیجئے۔

1- محاصرین سے مقابلہ کیجئے۔ لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ صاحب قوت ہیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ آپ حق پر ہیں اور وہ باطل پر۔

Marfat.com

2- صدر دروازہ کے علاوہ ایک اور دروازہ نکلوا کر مکہ چلے جایئے یہ لوگ وہاں آپ کو قتل کرنے سے گریز کریں گے کیونکہ وہ دارالحرم ہے۔

3- شام چلے جایئے۔ وہاں معاویہؓ موجود ہیں۔ مطلب یہ تھا کہ آپ کی حمایت کے لئے کافی ہیں۔

حضرت مغیرہؓ کی تجاویز کے جواب میں حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ "ان لوگوں سے جنگ نہیں کروں گا کیونکہ میں اُمتِ محمدیہ میں خونریزی کرنے والا پہلا خلیفہ بننا نہیں چاہتا۔ مکہ اس لئے نہیں جاؤں گا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ایک اقریشی اہل مکہ پر ظلم کرے گا جس پر نصف دنیا کا عذاب نازل ہو گا۔ جہاں تک شام جانے کا سوال ہے تو میں دارالہجرت اور قربِ رسولؐ کو چھوڑنا گوارا نہیں کر سکتا۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت زیدؓ بن ثابت ۔حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ نے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ باغیوں کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ آپ ہمیں اجازت دیجیے کہ ہم ان سے جنگ کریں۔ اہل مدینہ ان لوگوں سے آپ کی حمایت میں لڑنے کے لئے بیتاب ہیں مگر حضرت عثمانؓ نے ان سب کو قسمیں دے دیکر لڑائی سے روک دیا۔

حضرت زید بن معاویہؓ کی طرف اشارہ تھا جس کے لشکریوں نے مکہ کے لوگوں پر سخت ظلم وستم کیے خانہ کعبہ پر سنگ باری کی۔ یہاں تک غلاف کعبہ اور ایک روایت کے مطابق دیوارِ کعبہ کو نقصان پہنچا۔

○

صحابہ کرام حضرت عثمانؓ کو کھانا اور پانی پہنچاتے ہیں

حضرت عثمانؓ کی اس فطری نرمی سے باغیوں کے حوصلے اتنے بڑھ گئے کہ انہوں نے

Marfat.com

آپ پر کھانا اور پانی تک بند کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت عثمانؓ نے حضرت طلحہؓ اور حضرت علیؓ کو پیغام بھیجا کہ اگر ہو سکے تو کچھ کھانا اور پانی مجھے بھجوا دیجیے۔ یہ دونوں حضرات اسی وقت کھانے کی چیزیں اور پانی کے چند مشکیزے لے کر حضرت عثمانؓ کے گھر تشریف لے گئے اور یہ چیزیں ان کی خدمت میں پیش کر دیں۔ چند روز تک حضرت علیؓ کے علاوہ ام المومنین حضرت اُم حبیبہؓ بھی حضرت عثمانؓ کے لئے کھانا اور پانی بھیجتی رہیں مگر ایک روز ان لوگوں نے حضرت علیؓ کو بھی حضرت عثمانؓ کی امداد کرنے سے روک دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت علیؓ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگوں نے وہ طریقہ اختیار کیا ہے جو مسلمان تو مسلمان کافر بھی اختیار نہیں کرتے۔ ایسا نہ کرو اور امیرالمومنین کو کھانے پینے کی اشیاء سے محروم نہ کرو۔ رومی اور ایرانی بھی جب کسی کو قید میں ڈالتے ہیں تو اسے کھانے پینے کو دیتے ہیں حالانکہ امیرالمومنین نے تو تم پر کوئی زیادتی نہیں کی۔ پھر تم نے کیوں ان کا محاصرہ کر رکھا ہے اور ان کا قتل روا کہتے ہو۔ حضرت علیؓ کی اس فہمائش کا ان پر مطلق اثر نہ ہوا اور وہ اپنا عمامہ حضرت عثمانؓ کے مکان میں پھینک کر چلے گئے جو اشارہ تھا اس امر کی طرف کہ میں تو آپ کی امداد کے لیے آیا تھا مگر کیا کروں باغیوں کے ہاتھوں مجبور ہوں۔

○

اُم المومنین کی توہین

حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ کے علاوہ ام المومنین حضرت اُم حبیبہؓ بھی حضرت عثمانؓ کی خدمت میں کھانا اور پانی بھیجتی رہیں مگر جب محاصرے نے شدت اختیار کر لی تو انہیں خوف ہوا کہ بنو امیہ کے یتامیٰ اور بیواؤں کو وہ وصیتیں جو حضرت عثمانؓ کے پاس رکھی ہیں ضائع نہ ہو جائیں چنانچہ ایک روز وہ خچر پر سوار ہوئیں اور پانی کے چند مشکیزے بھی اپنے ساتھ رکھ لیے۔ جب ام المومنینؓ حضرت عثمانؓ کے گھر کے قریب پہنچیں تو باغیوں نے ان کی مزاحمت کی۔ بعض لوگوں نے انہیں بتایا کہ یہ رسول خدا کی حرم ام

Marfat.com

المومنینؓ حضرت ام حبیبہؓ ہیں۔ یہ سن کر بھی انہوں نے ام حبیبہؓ کو آگے نہ بڑھنے دیا۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ "میں عثمانؓ کے پاس یتیموں اور بیواؤں کی وصیتیں لینے جا رہی ہوں تاکہ وہ ضائع نہ ہو جائیں۔ یہ سن کر مفسدین نے ام المومنین کو یہ ہتک آمیز جواب دیا کہ تم جھوٹ بکتی ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کے بعد بعض شریر لوگوں نے آپ کے خچر پر ڈنڈے برسانا شروع کر دیئے۔ خچر گھبرا کر بھاگا اور حضرت ام حبیبہؓ گرتے گرتے بچیں۔ لوگوں نے دوڑ کر آپ کو سنبھالا اور آپ کے گھر پہنچایا۔ جب حضرت عائشہؓ کو حضرت ام حبیبہؓ کی ہتک کا حال معلوم ہوا تو وہ سخت دل برداشتہ ہوئیں اور حج کی غرض سے مکہ روانہ ہو گئیں کیونکہ آپ کو اندیشہ پیدا ہو گیا کہ عجب نہیں کہ کسی روز میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہتک آمیز سلوک کیا جائے۔

یہ ہے ان لوگوں کا کردار جو حضرت عثمانؓ پر طرح طرح کے الزامات لگاتے تھے اور انہیں اس لیے معزول کرنا چاہتے تھے کہ ان کے خیال کے مطابق وہ خلاف اسلام حرکات کر رہے تھے۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر ان لوگوں میں دینی غیرت ہوتی اور ان کا یہ اقدام اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت کی وجہ سے ہوتا تو یہ لوگ رسولؐ خدا کی حرم محترم کا تو ادب کرتے اور ان سے یہ توہین آمیز سلوک نہ کرتے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ کس قماش کے لوگ تھے۔

Marfat.com

حضرت عثمانؓ کی ایک تقریر

جب محاصرے نے اور زیادہ شدت اختیار کرلی اور حضرت عثمانؓ کے مصائب میں مزید اضافہ ہو گیا تو ایک روز آپ اپنے مکان کی چھت پر تشریف لائے اور فرمایا کہ "یہاں علیؓ ہیں" لوگوں نے کہا "نہیں" پھر فرمایا کہ "کیا طلحہؓ ہیں" لوگوں نے کہا "ہیں" پھر پوچھا کہ "سعدؓ" (بن ابی وقاص) ہیں۔ لوگوں نے کہا "ہیں" پھر آپ نے فرمایا کہ "میں آپ لوگوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ یہ سچ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحریک کی تھی کہ کون ہے جو فلاں قبیلے کے مویشی خانے کو خرید لے خدا اس کو بخش دے گا۔ یہ سن کر میں نے وہ مویشی خانہ خرید لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ میں نے وہ مویشی خانہ خرید لیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی زمین مسجد میں شامل کر دو۔ خداوند تعالیٰ اس کا ثواب تمہیں عطا فرمائے گا۔ (صحابہ نے کہا) درست ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو بیررومہ خرید لے۔ میں نے یہ کنواں خرید لیا اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسولؐ اللہ میں نے بیررومہ خرید لیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اسے عامتہ المسلمین کے لیے وقف کر دو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر عطا فرما دے گا (صحابہ نے کہ) سچ ہے پھر آپ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جیش العسرت والے روز آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کی طرف دیکھا اور دریافت فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو خدا کی راہ میں لڑنے والوں کا سامان تیار کرا دے خداوند تعالیٰ اسے بخش دے گا۔ میں نے اہل لشکر کے لئے سارا سامان مہیا کر دیا حتی کہ اونٹ کی ایک مہار کی بھی کمی نہ رہی (صحابہ نے کہا کہ) سچ ہے۔ یہ سن کر حضرت عثمانؓ نے دوبارہ فرمایا کہ "اے اللہ گواہ رہنا" اس کے بعد آپ اپنے مکان میں چلے گئے۔

بعض روایتوں میں آپ کی یہ تقریر اس طرح مذکور ہے کہ:

Marfat.com

"میں تم لوگوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ و آلہ و سلم مدینہ میں تشریف لائے اس وقت بیر رومہ کے سوائے میٹھے پانی کا کوئی کنواں نہ تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کون ہے جو اسے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دے اللہ تعالی اسے جنت میں اس سے اچھا صلہ دے گا۔ سو میں نے یہ کنواں اپنے مال سے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا اور آج تک تم لوگ اس کنوئیں کے پانی سے مجھے محروم کر رہے ہو۔ یہاں تک کہ میں سمندر کا کھاری پانی استعمال میں لاتا ہوں۔ لوگوں نے کہا "درست ہے" آپ نے فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ واقعہ نہیں کہ مسجد نبویؐ مسلمانوں کی کثرت کی وجہ سے ان پر تنگ ہو رہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ کون ہے جو فلاں قبیلے کی اراضی مول لے کر اسے مسجد میں شامل کر دے خداوند تعالیٰ اسے جنت میں اس کو اچھا صلہ دے گا۔ میں نے یہ زمین اپنے مال سے خرید کر مسجد میں شامل کر دی اور آج تم لوگ مجھے اس مسجد میں نماز پڑھنے سے روکتے ہو۔ لوگوں نے کہا "آپ نے سچ فرمایا۔" (یعنی آپ ہی نے زمین خرید کر مسجد کو وسیع کیا تھا) پھر آپ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے ہی جیش العسرت کو اپنے مال سے آراستہ کیا تھا۔ لوگوں نے کہا "سچ ہے" پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ ابوبکرؓ و عمرؓ کوہ بشیر پر کھڑے تھے کہ میں بھی ان کے ساتھ تھا کہ اچانک وہ ہلنے لگا حتی کہ یوں معلوم ہوا جیسے اس کے پتھر الگ ہو کر گر پڑیں گے۔ یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ "اے بشیر! ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی' ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں۔" لوگوں نے کہا کہ درست ہے۔ یہ سن کر حضرت عثمانؓ نے تین بار فرمایا کہ "اللہ اکبر! انہوں نے بھی گواہی دی کہ میں شہید ہوں۔"

ایک اور روایت کے مطابق اس تقریر کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے مجھے حدیبیہ کے مقام سے اپنا سفیر

Marfat.com

بنا کر مکہ بھیجا اور میرے قتل کر دیئے جانے کی خبر مشہور ہوئی تو آپ نے تمام مسلمانوں سے میرے قصاص کی بیعت کی اور اپنے ایک ہاتھ کو میرا ہاتھ قرار دے کر دوسرے ہاتھ سے میری طرف سے خود بیعت کی۔" لوگوں نے کہا کہ اپ نے درست فرمایا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کی یہ تقریر اتنی مدلل اور اثر انگیز تھی کہ مفسدوں کی اکثریت اس سے بے حد متاثر ہوئی اور انہوں نے ایک دوسرے سے کہنا شروع کر دیا کہ ہمیں اس شخص سے تعرض نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر جب ابن سبا نے دیکھا کہ کھیل بگڑنے لگا ہے تو دوسرے روز اس نے لوگوں کو مخاطب کر کے ایک نہایت زہریلی تقریر کی اور انہیں ان کی رائے پر قائم نہ رہنے دیا۔

○

حضرت عثمانؓ کا ایک اور بیان

بعض روایات میں آتا ہے کہ جب حضرت عثمانؓ نے مسجد نبوی میں تشریف لانا چھوڑ دیا تو ایک روز جمعہ کی نماز ابن عدیس نے پڑھائی۔ یہ مصری گروہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے خطبہ جمعہ میں حضرت عثمانؓ پر بہتان طرازی کی۔ جب حضرت عثمانؓ کو اس واقعے کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ "بخدا! ابن عدیس جھوٹ بکتا ہے اگر وہ یہ باتیں نہ کہتا تو میں ان باتوں کا ذکر کبھی نہ کرتا کہ میں اسلام لانے والوں میں سے چوتھا شخص ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے مجھ سے اپنی ایک بیٹی کا نکاح کیا اور جب ان کا انتقال ہو گیا تو دوسری بیٹی میرے عقد میں دے دی۔ میں نے نہ زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ اسلام قبول کرنے کے بعد۔ نہ چوری کا ارتکاب کیا اور نہ گانا گایا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد سے لے کر آج تک میں نے کبھی برائی کی خواہش نہیں کی جس روز میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد وہ ہاتھ کبھی اپنی شرمگاہ کو نہیں لگایا۔ قبول اسلام کے بعد کوئی جمعہ ایسا نہیں گزرا کہ جس میں میں نے غلام آزاد نہ کیا ہو اور اگر

Marfat.com

کسی جمعہ کو ایسا ممکن نہ ہو سکا تو دوسرے جمعہ میں میں نے دو غلام آزاد کر دیئے۔"

مگر افسوس کہ حضرت عثمانؓ نے اپنی بریت میں جو ٹھوس' مبنی بر حقائق اور مدلل وموثر بیانات دیئے مفسدوں اور باغیوں پر ان کا کوئی اثر نہ ہوا اور وہ بدستور شرارت پر آمادہ رہے۔ حالانکہ یہ ایسے بیانات تھے جنہیں سن کر پتھروں کے دل بھی پسیج جاتے مگر ان شقی القلب لوگوں کی روش میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی اور یہ لوگ بدستور اپنے اس مطالبے پر اڑے رہے کہ یا تو حضرت عثمانؓ خلافت سے دست بردار ہو جائیں یا پھر قتل ہونے کے لیے تیار ہیں۔

○

اہل مدینہ کا مفسدین پر حملہ

مفسدین کی شرارت اور حضرت عثمانؓ پر سختیاں دیکھ دیکھ کر صحابہ اور اہل مدینہ خون کے آنسو رو رہے تھے مگر چونکہ حضرت عثمانؓ نے بہت سختی سے ہدایت فرما دی تھی کہ میری خاطر کوئی شخص اپنی تلوار کو بے نیام نہ کرے اس لئے ہر شخص مجبور تھا۔ دوسرے مفسدین مدینہ کے اکابر کی کڑی نگرانی کر رہے تھے اور اہل مدینہ کو کسی جگہ جمع نہ ہونے دیتے تھے۔ اس لئے حضرت عثمانؓ کی مدافعت کے لئے کوئی منظم اقدام کرنا مشکل تھا۔ مگر ایک روز حضرت علیؓ نے کسی نہ کسی طرح مہاجرین وانصار کی ایک جماعت فراہم کر کے مفسدین پر حملہ کر دیا۔ چنانچہ تاریخ خمیس اور حیات الحیوان کا بیان ہے کہ:۔

"حضرت عثمانؓ کے محاصرے کے دوران ایک دن جناب علیؓ مرتضیٰ اسد اللہ جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمامہ مبارک زیب سر فرما کر ہتھیاروں سے آراستہ ہو کر اور تلوار گلے میں لٹکا کر بغرض امداد ونصرت جناب عثمانؓ اپنے گھر سے نکلے۔ آپ کے دونوں صاحبزادے جناب حسن وحسین رضی اللہ عنہما آپ کے آگے آگے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور ایک گروہ مہاجرین وانصار آپ کے ہمراہ تھا سب

Marfat.com

صاحبان نے جناب عثمانؓ کے مکان پر پہنچکر بلوائیوں کو ڈانٹا اور ان پر حملہ کر دیا - یہ لوگ ان شیروں کے مقابلے میں کب ٹھہر سکتے تھے ایک ہی حملے میں بھاگے اور متفرق ہو گئے۔ سب صاحبان جناب عثمانؓ کے مکان میں داخل ہوئے۔ جناب علیؓ نے فرمایا السلام علیکم! امیرالمومنین !جناب رسولؐ خدا نے اسلام کی ترقی اور کمال بغیر جنگ کیے حاصل نہیں کیا۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ آپؐ نے سرکشوں کے ساتھ کس طرح جہاد کیے۔ بخدائے عزوجل میں یقیناً" کہتا ہوں کہ یہ فرقہ اشرار آپ کی جان کا خواہاں ہے اور خدا نہ کرے ایک روز آپ کو قتل کر دے گا۔ یہ لوگ باغی ہیں اور آپ پر خروج کیا ہے۔ اطاعت سے الگ ہو گئے ہیں۔ پھر جان کے دشمن ہو کر چڑھ آئے ہیں۔ اس صورت میں مناسب ہے کہ آپ ہم لوگوں کو اجازت دیں کہ ہم ان سے (فیصلہ کن) جنگ کریں۔ ان کی ساری بغاوت و سرکشی خاک میں ملا دیں۔"

جناب عثمانؓ نے فرمایا کہ "جو لوگ اپنے اوپر خدا کا حق تسلیم کرتے ہیں اور میرا حق بھی مانتے ہیں۔ میں ان صاحبوں کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ وہ میری وجہ سے اس گروہ کا اتنا خون بھی زمین پر نہ گرائیں جتنا شاخ حجام سے گرتا ہے۔" (شاخ حجام سے مراد وہ سنگی ہے جو جسم سے فاسد خون خارج کرنے کے لیے لگائی جاتی ہے) "حضرت علیؓ نے مکرر وہی بات کہی اور (جنگ کی) اجازت دینے پر اصرار کیا مگر جناب عثمانؓ نے نہ مانا اور برابر انکار ہی کرتے رہے۔ مجبور ہو کر جناب علیؓ بادل غم و چشم پرنم گھر سے باہر آئے۔ یہ الفاظ آپ کی زبان پر تھے۔" "بارِ خدایا تو داناؤ بینا ہے کہ ہم نے اپنی کوشش پوری کی اس کے بعد مجبوری ہے۔"

○

Marfat.com

حجاج کے نام حضرت عثمانؓ کا خط

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے صحابہ کے سمجھانے سے آخر میں اپنی رائے تبدیل کر لی تھی اور ارادہ کر لیا تھا کہ باغیوں کا قلع قمع کرنے کے لیے طاقت استعمال کی جائے۔ چنانچہ انہوں نے مختلف صوبوں کے گورنروں کو امداد کے لئے خط لکھے اور حجاج کے نام ایک فرمان بھیج کر انہیں اپنی امداد کی تحریک کی تھی۔ بعض لوگ ان روایات کو تسلیم نہیں کرتے اور انہیں جعلی قرار دیتے ہیں لیکن حقیقت حال ان دونوں صورتوں سے مختلف ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ باغیوں نے حضرت عثمانؓ کا محاصرہ کرنے کے ساتھ ساتھ اطراف وجوانب میں اپنے گماشتے بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو خلیفہ کی مفروضہ زیادتیوں کے واقعات سے آگاہ کر کے اس کے خلاف نفرت وحقارت پھیلائیں۔ چونکہ حج کے ایام قریب تھے اس لئے انہوں نے کچھ زبان آور لوگوں کو مکہ روانہ کیا تاکہ حجاج کو بھی حضرت عثمانؓ سے برگشتہ کریں۔ اس طرح شاید حجاج میں سے بعض سادہ لوح لوگ ان کے ہم نوا ہو کر حج سے واپسی میں ان کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ جب حضرت عثمانؓ کو باغیوں کے اس اقدام کا علم ہوا تو انہوں نے اس خیال سے کہ مفسدوں کے نمائندے کہیں مکہ میں بھی انتشار نہ پھیلائیں اور یہ فتنہ اور نہ بڑھ جائے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو ایک خط دے کر مکہ روانہ کیا اور فرمایا کہ یہ حجاج کو سنا دیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ اس خط میں آپ نے لکھا تھا کہ میں تمہیں اس خدائے بزرگ کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس نے تمہیں اپنے انعامات سے نوازا۔ اسلام کی تعلیم دی۔ ضلالت سے نکالا۔ کفر سے نجات دی تمہارے رزق میں فراخی عطا فرمائی۔ تمہیں تمہارے دشمن پر غلبہ بخشا۔ اس کے بعد آپ نے قران حکیم کی یہ آیت تحریر فرمائی یا یھاالذین امنوا ان جاء کم فاسق بنیا فتبینوا ان تصیبوا قوم بجھالتہ " اے وہ لوگو! کہ ایمان لائے ہو اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو پہلے اس کی تحقیق کر لیا کرو تاکہ اپنی نادانی سے کسی قوم پر حملہ نہ کر دو۔ اس کے بعد آپ نے متعدد قرآنی آیات لکھیں جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بدیوں اور فساد فی الارض سے

Marfat.com

بچنے کی تاکید فرمائی ہے بعد ازاں آپ نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ اتحاد و اتفاق کو پسند کرتا اور عدول حکمی اور افتراق سے دور رہنے کی ہدایت فرماتا ہے۔ اگر تم نے اتحاد کا دامن چھوڑ دیا تو یاد رکھو کہ کبھی متفق ہو کر نماز نہ پڑھ سکو گے۔ دشمن تم پر غالب آجائے گا۔ تم میں سے ایک دوسرے کی عزت و آبرو کو پامال کرنے لگے گا۔ تم میں سے ایک دوسرے کی عزت آبرو کو پامال کرنے لگے گا۔ اگر ایسا ہوا تو تمہارا دین خدا کا دین نہ ہو گا اور تم گروہ در گروہ منقسم ہو جاؤ گے۔

اما بعد جو لوگ میرے خلاف الزام تراشی کرتے ہیں وہ ظاہر میں تو لوگوں کو کتاب اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور حق کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے پیش نظر دنیوی اغراض نہیں ہیں لیکن جب میں نے ان کے سامنے حق پیش کیا تو ان میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا۔ کچھ ایسے تھے جنہوں نے حق کی طرف رجوع کر لیا اور بعض نے حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان لوگوں نے آپ کو تحریریں بھیجی ہیں کہ وہ دوبارہ (مدینہ) اس لئے آئے ہیں کہ میں نے وعدہ خلافی کی۔ حالانکہ میں نے کسی ایسی بات کو ترک نہیں کیا جس کا میں وعدہ کر چکا تھا۔ ان لوگوں نے بعض والیوں کی تبدیلی کا مطالبہ کیا۔ میں نے اسے قبول کر لیا۔ اب یہ مجھ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ جن لوگوں کو میرے عہد خلافت میں سزا ملی ہے ان سے قصاص لیا جائے۔ اگر میں ایسا نہ کروں تو خلافت سے معزولی قبول کر لوں۔ ورنہ یہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے۔ علاوہ ازیں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اگر میں نے ان کے مطالبے تسلیم نہ کئے تو یہ لوگ اپنے نمائندے بھیج کر لوگوں کو میری اطاعت سے منحرف ہونے کی تلقین کریں گے حالانکہ مجھ سے پہلے بھی خلفاء نے لوگوں کو سزائیں دیں مگر ان سے کسی نے قصاص کا مطالبہ نہیں کیا۔ میرے عہد میں جن لوگوں کو سزا دی گئی ہے اگر مجھ سے ان سب کا قصاص لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے مار ڈالا جائے جہاں تک خلافت سے الگ ہونے کا مطالبہ ہے تو میں خداوند کریم کی نعمت کو کیسے واپس کر سکتا ہوں۔ میں یہ تو گوارا کر لوں گا کہ مجھے کتوں کے آگے ڈال دیا جائے اور وہ میری بوٹیاں نوچ لیں مگر

Marfat.com

یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اس خدمت سے دستبردار ہو جاؤں جو خداوند کریم نے میرے سپرد کی ہے۔ رہ گئی ان کی یہ دھمکی کہ یہ لوگ اپنے نمائندے بھیج کر لوگوں کو میری اطاعت سے منحرف کرنے کی کوشش کریں گے تو میں نے پہلے بھی کسی کو اپنی اطاعت پر مجبور نہیں کیا تھا۔ جو شخص میری اطاعت کرے گا اس کا اجر اسے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ میں نہیں دے سکتا۔ پس تم لوگ خدا سے ڈرو۔ عہد کو توڑنا خداوند تعالیٰ کو سخت نا پسند ہے اور میں بھی اسے پسند نہیں کرتا۔ میں امت میں خوں ریزی اور اختلاف بہت برا سمجھتا ہوں۔ میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ حق اور انصاف نہ چھوڑو۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہاری اور میری مغفرت کرے اور تم سب کو نیکیوں پر مجتمع کر دے اور فسق سے محفوظ رکھے۔"

حضرت عثمانؓ کا یہ خط جب حجاج کو سنایا گیا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور بعض کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ حج سے فارغ ہو کر اپنے گھروں کی طرف جانے کے بجائے سیدھے مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے تاکہ حضرت عثمانؓ کی امداد کریں اور باغیوں کا قلع قمع کر دیں مگر ان کے مدینہ پہنچنے سے پہلے ہی باغی اپنا کام کر چکے تھے۔

○

Marfat.com

طلبِ امداد کی داستان

حضرت عثمانؓ کا یہ خط طبری اور ابن اثیر نے معمولی فرق کے ساتھ اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔ اس خط کا بہ نظرِ غائر مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے کسی کو اپنی مدد کے لئے نہیں بلایا بلکہ برعکس اس کے یہ لکھا کہ امت میں خوں ریزی مجھے سخت ناپسند ہے۔ بالفاظ دیگر انہوں نے حجاج پر واضح کر دیا کہ اس خط کے لکھنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ تم لوگ مفسدین کے پروپگنڈے کا شکار نہ ہو جانا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے خط کے آغاز میں قران حکیم کی یہ آیت لکھی۔ یا یھاالذین امنو ان جاء کم فاسق .بنبا فتبینو ان تصیبوا الخ

اے ایمان والو! جب کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے حجاج کو یہ خط اسلئے بھیجا تھا تاکہ وہ مفسدین کے نمائندوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا شکار نہ ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد دلا کر سمجھایا کہ مفسدین میرے متعلق جو الزام تراشیاں کر رہے ہیں وہ غلط ہیں اور تم ان پر بغیر تحقیق کئے یقین نہ کر لینا ہاں اگر حضرت عثمانؓ اپنے اس خط میں یہ لکھتے کہ ان باغیوں اور مفسدوں کی سختیوں سے نجات دلانے کے لئے تم فورا" مدینہ آؤ تو پھر یہ کہا جا سکتا تھا کہ حضرت عثمانؓ نے آخر میں اپنی رائے سے رجوع کر لیا تھا اور وہ شرپسندوں کو طاقت سے ختم کر دینے پر آمادہ ہو گئے تھے مگر کوئی شخص حضرت عثمانؓ کے اس خط سے ایک لفظ بھی ایسا پیش نہیں کر سکتا جس میں امداد کی تحریک کا شائبہ بھی نکلتا ہو۔ قطع نظر اس سے اگر حضرت عثمانؓ اس فسادی عنصر کو طاقت کے زور سے دبانا چاہتے تو صحابہ کرام کی جماعت اور مدینہ کے ہزاروں نوجوان کافی تھی جو ان سے بار بار مفسدوں سے جنگ کرنے کی درخواست کر رہے تھے مگر حضرت عثمانؓ انہیں خدا کا واسطہ دے کر خوں ریزی سے روک رہے تھے۔ اگر آخر میں آپ کی رائے میں تبدیلی پیدا ہو گئی تھی تو حاجیوں کو امداد کی تحریک کرنے کی ضرورت تھی۔ آپ اپنے ان جان نثاروں کو اشارہ کر دیتے جو مدینہ میں

Marfat.com

موجود تھے اور جن میں سے سات سو نوجوان تو ہر وقت قصرِ خلافت کی حفاظت کے لئے موجود رہتے تھے۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس خط کا مقصد مکہ سے امداد طلب کرنا ہرگز نہیں تھا بلکہ حجاج کو مفسدوں کے نمائندوں کے شر سے بچانا مقصود تھا۔ اس ط کا دوسرا مقصد یہ بھی تھا کہ جب مفسدین سنیں گے کہ خلیفہ نے حجاج کو خط بھیج کر یح صورت حال سے مطلع کر دیا ہے تو انہیں اندیشہ پیدا ہو گا کہ کہیں لوگ خلیفۂ قت کی امداد کے لئے نہ آجائیں۔ حضرت عثمانؓ کا خیال تھا کہ ممکن ہے اس خوف سے وہ محاصرہ اٹھا کر بھاگ جائیں۔ اس طرح امت خوں ریزی سے بچ جائے گی اور نہ بھی فرو ہو جائے گا۔

ہمارے خیال میں اگر حضرت عثمانؓ کے زیر بحث خط پر اس نقطۂ نگاہ سے غور کیا ائے تو حضرت عثمانؓ کی پوزیشن کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچتا اور نہ کوئی وجہ باقی ہتی ہے کہ ہم اس خط کو جعلی قرار دیں جب کہ اس کے جعلی ہونے کے دلائل بھی جود نہیں اور نہایت مستند کتابوں میں یہ خط درج ہے اور بڑے بڑے مورخ یکے بعد یگرے اسکے مندرجات کو قبول کرتے آئے ہیں۔ البتہ صوبوں کے گورنروں کے نام ا جو حضرت عثمانؓ سے منسوب کیا جاتا ہے بالکل فرضی اور جعلی ہے اور اس لئے گھڑا یا ہے تاکہ حضرت عثمانؓ کے کردار کو مشتبہ ظاہر کیا جائے اور یہ ثابت کیا جا سکے کہ نابہ اور عام اہل مدینہ حضرت عثمانؓ کے کردار کو مشتبہ ظاہر کیا جائے اور یہ ثابت کیا سکے کہ صحابہ اور عام اہل مدینہ حضرت عثمانؓ کی امداد سے دستکش ہو گئے تھے۔ اس ں شک نہیں کہ یہ فرمان بعض اونچے درجے کے مورخوں نے بھی اپنی کتابوں میں رج کر دیا ہے مگر ظاہر ہے کہ ہر اونچے درجے کے مورخوں نے بھی اپنی کتابوں میں رج کر دیا ہے مگر ظاہر ہے کہ ہر اونچے درجے کے مورخ کی ہر بات قابل قبول نہیں سکتی اور غلطی سے بڑے سے بڑا مورخ، محقق اور مفکر بری قرار نہیں دیا جا سکتا۔ رخ و محقق خواہ کتنا ہی بلند پایہ اور عالم وفاضل ہو اس کی وہی بات تسلیم کی جائے گی س کی دوسری روایات اور واقعات سے تائید ہوتی ہو۔ کیونکہ اگر ہم یہ تسلیم کرلیں

Marfat.com

کہ حضرت عثمانؓ نے آخر میں مفسدوں کے متعلق اپنے موقف میں تبدیلی پیدا کر لی تھی اور ان کا قلع قمع کرنے کے لئے انہوں نے مختلف صوبوں کے گورنروں کو لکھا تھا کہ "میری امداد کے لئے فوجیں بھیجو۔" تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ صحابہ اور اہل مدینہ ان کی امداد سے دستکش ہو گئے تھے حالانکہ یہ امر واقعات کے خلاف ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ مدینہ کے اکابر اور ہزاروں نوجوان آخر وقت تک حضرت عثمانؓ سے درخواست کرتے رہے کہ انہیں باغیوں سے لڑنے کی اجازت دے دی جائے انہوں نے فرمایا کہ میں امت محمدیہ میں خونریزی کا آغاز کرنے والا خلیفہ بننا نہیں چاہتا۔

ایک روایت کے مطابق شہادت سے ایک یوم قبل کا واقعہ ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ان لوگوں سے جو آپ کے گھر میں مقیم تھے سات سو کے قریب تھے فرمایا کہ "جس شخص پر میرا کوئی حق ہے اسے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ وہ اپنا ہاتھ روکے رہے اور اجازت دیتا ہوں کہ وہ اپنے گھر میں جا کر بیٹھ جائے۔ اس وقت بڑے بڑے صحابہ اور ان کے فرزندون کی بہت بڑی جماعت ان کے پاس موجود تھی۔ نیز آپ نے اپنے غلاموں سے کہا کہ تم میں سے جو شخص تلوار میان میں ڈال لے وہ آزاد ہو گیا۔"

کیا ان حقائق کی موجودگی میں یہ ثابت نہیں ہوجاتا کہ حضرت عثمانؓ آخری وقت تک اسی خیال پر قائم رہے کہ خواہ کچھ بھی ہو امت کو خوں ریزی میں مبتلا نہ کیا جائے۔ ان حالات میں کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اس میں اپنی رائے بدل لی تھی اور مختلف صوبوں کے گورنروں کو اپنی امداد کے لئے لشکر بھیجنے کا حکم دیا تھا جب کہ خود مدینے میں بلکہ ان کے گھر میں ایسے جانباز موجود تھے جو چند ہزار باغیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے کافی تھے۔

Marfat.com

باغیوں کی عجلت

جب مفسدوں کو معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو امیر حج بنا کر مکہ بھیجا ہے تو انہیں خیال پیدا ہوا کہ اگر اس معاملے میں مزید تاخیر کی گئی تو سارا منصوبہ ناکام ہو جائے گا کیونکہ حجاج ان واقعات سے مطلع ہو کر مدینہ کی طرف روانہ ہو جائیں گے اور اتنی بڑی جماعت کا مقابلہ کرنا آسان نہ ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے باہم مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ جتنی جلدی ممکن ہو حضرت عثمانؓ کو قتل کر دینا چاہیے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کسی سبب کے بغیر حضرت عثمانؓ پر ہاتھ اٹھانے سے ہچکچاتے تھے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ خود باغیوں میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا جیسا کہ حضرت عثمانؓ نے حجاج کے نام اپنے خط میں تحریر کیا تھا کہ کچھ لوگ حق کو قبول کر چکے ہیں یعنی حضرت عثمانؓ کی موثر تقریروں اور صحابہ کے وعظ و نصیحت سے باغیوں میں سے بعض افراد نے شورش میں حصہ لینا ترک کر دیا تھا بعض باغیوں کے ساتھ ضرور تھے مگر عبداللہ بن سبا اور اس کے ساتھی کے سامنے کھلم کھلا اور بلا کسی عذرِ شرعی کے حضرت عثمانؓ کو قتل کرنے سے گریز کر رہے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اتنے سنگین اقدام میں شاید وہ ان کا ساتھ نہ دیں یا بعد میں ان سے متنفر ہو جائیں۔ اس لئے لوگ ایسے مواقع تلاش کرنے لگے جو حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے کا بہانہ بنا سکیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے رات کی تاریکی میں حضرت عثمانؓ کے مکان میں پتھر پھینکنا شروع کئے تاکہ آپ کے اعوان و انصار مشتعل ہو کر باغیوں پر حملہ کر دیں اس طرح ان لوگوں کو حضرت عثمانؓ کے شہید ہونے کا بہانہ ہاتھ آ جائے گا مگر حضرت عثمانؓ نے کمال صبر و ضبط سے ان کی یہ زیادتی بھی برداشت کی اور اپنے مددگاروں کو ہدایت فرمائی کہ وہ باغیوں کے اس اقدام کے جواب میں صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ البتہ ایک روز آپ اپنے مکان کی دیوار کے پاس تشریف لائے اور فرمایا "اے لوگو! میں تو تمہارے نزدیک تمہارا گنہگار ہوں مگر دوسرے لوگوں نے کیا قصور کیا ہے۔ تم پتھر پھینکتے ہو تو دوسروں کو بھی چوٹ لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔" انہوں نے صاف

Marfat.com

صاف انکار کر دیا کہ ہم نے پتھر نہیں پھینکے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ اگر تم نہیں پھینکتے تو اور کون پھینکتا ہے۔ انہوں نے کہا خدا تعالیٰ پھینکتا ہو گا (نعوذ باللہ من ذالک) حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ "تم لوگ جھوٹ بولتے ہو اگر خدا تعالیٰ ہم پر پتھر پھینکتا تو اس کا کوئی پتھر خطا نہ جاتا لیکن تمہارے پھینکے ہوئے پتھر تو ادھر ادھر بھی جا پڑتے ہیں۔" یہ فرما کر آپ ان کے سامنے سے ہٹ گئے۔

حضرت عثمانؓ کا یہ جواب ان کی مومنانہ فراست کا پتہ دیتا ہے۔ اگر باغیوں اور مفسدوں میں کچھ بھی خدا کا خوف اور دین کی سمجھ کا مادہ ہوتا تو یہی جواب ان کے لئے کافی تھا اور یہ لوگ اپنی مذموم حرکات سے باز آ جاتے مگر انہیں نہ دین سے کچھ حصہ ملا تھا اور نہ ان میں خدا کا خوف تھا اس لئے ان لوگوں پر حضرت عثمانؓ کے جواب کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اپنی شہادت سے کچھ دیر قبل اتمام حجت کے طور پر حضرت عثمانؓ نے باغیوں سے پھر خطاب کیا اور فرمایا کہ

"اگر تم لوگوں نے مجھے قتل کر ڈالا تو یاد رکھو کہ خدا کی قسم میرے بعد تمہاری باہمی محبت ختم ہو جائے گی اور نہ کسی ایک امام کے پیچھے نماز پڑھ سکو گے اور نہ متحد ہو کر اپنے دشمن سے جنگ کر سکو گے۔"

○

Marfat.com

شہادتِ عظمٰے

اس دوران میں حجاج کا پہلا گروہ حج کر کے مدینہ پہنچا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابی حضرت مغیرہؓ بن اخنس اس جماعت کے ساتھ تھے۔ مدینہ پہنچتے ہی وہ حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ دیکھ کر مفسدوں پر گھبراہٹ طاری ہو گئی اور انہوں نے مجتمع ہو کر حضرت عثمانؓ کے دروازے پر تیر برسانا شروع کر دیئے اس وقت حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور بعض دوسرے صحابہ کے فرزند جنہیں ان حضرات نے خلیفہ کی حفاظت کے لئے متعین کیا تھا قصر خلافت کے دروازے پر موجود تھے۔ ان لوگوں نے تیروں کے جواب میں باغیوں پر تیر برسانا شروع کر دیئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عثمانؓ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ اپ لوگ تیر اندازی نہ کریں۔ اور اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں مگران لوگوں نے خلیفہ وقت کو تنہا چھوڑ کر جانے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد باغیوں نے قصر خلافت کے دروازے کو آگ لگا دی۔ اس پر حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ حضرت مغیرہؓ بن اخنس، حضرت محمد بن طلحہؓ اور حضرت سیعدؓ بن العاص رجز پڑھتے ہوئے نکلے اور باغیوں سے جنگ شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر حضرت عثمانؓ نے ان حضرات کو پھرہدایت فرمائی کہ وہ تمام لوگ جو اس وقت میرے مکان میں موجود ہیں اپنے گھروں کو چلے جائیں۔ جب حضرت عثمانؓ کے اعوان وانصار نے مقابلہ شروع کر دیا تو باغیوں کا دباوء بھی بڑھنے لگا اور حضرت عثمانؓ کے مکان کے سامنے شدید جنگ شروع ہو گئی۔ رسولؐ خدا کے صحابی حضرت مغیرہؓ بن اخنس اس مقابلے میں باغیوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ یہ پہلے شخص تھے جو خلیفہ وقت کی مدافعت میں لڑتے ہوئے کام آئے۔ اس کے بعد زیاد بن نعیم اور اور نیاز بن عبداللہ سلمی نے جام شہادت نوش کیا حضرت امام حسنؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور حضرت محمد بن حاطبؓ اس معرکے میں سخت زخمی ہوئے۔ ادھر تو باغیوں اور حضرت عثمانؓ کے جاں نثاروں میں سخت جنگ ہو رہی تھی اور ادھر چند باغی موقع پا کر دوسری جانب سے حضرت عثمانؓ کے مکان میں داخل ہو گئے۔ اس وقت آپ روزے

Marfat.com

سے تھے اور قرآن حکیم کی تلاوت فرما رہے تھے۔ ان لوگوں میں سب سے پہلے محمد بن ابوبکرؓ داخل ہوا۔ اس نے بڑی گستاخی اور بے ادبی کا مظاہر کیا اور حضرت عثمانؓ کی داڑھی پکڑ کر آپ کے سر مبارک کو جھٹکا دیا اور کہا کہ اس بڑھاپے میں بھی تجھے خلافت کی ہوس ہے۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے میری داڑھی چھوڑ دے تیرا باپ اس کی عزت کرتا تھا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر آج تیرا باپ زندہ ہوتا تو وہ میرے بڑھاپے کی قدر اور اس داڑھی کی عزت کرتا اور تیرے اس فعل پر کبھی خوش نہ ہوتا۔ حضرت عثمانؓ کے یہ الفاظ تاثیر میں اس قدر ڈوبے ہوئے تھے کہ محمد بن ابوبکرؓ کے ہاتھ لرزنے لگے۔ اس نے داڑھی چھوڑ دی اور یہ کہتا ہوا حضرت عثمانؓ کے پاس سے اٹھ گیا کہ خدا کی قسم اب نہ میں انہیں ماروں گا اور نہ کسی کو مارنے دوں گا۔

ان کے جانے کے بعد چند آدمی جن کی تعداد دو یا تین بتائی جاتی ہے دوسری جانب سے حضرت عثمانؓ کے مکان میں داخل ہو گئے اس وقت حضرت عثمانؓ کے سامنے قرآن شریف کھلا رکھا تھا' اور وہ اس کی تلاوت میں مصروف تھے کہ اتنے میں کنانہ بن بشر نے تلوار کا ایک وار کیا جو آپ کے سر پر لگا۔ سرمبارک سے خون کا فوارہ چھوٹا اور قرآن کریم کی یہ آیت خون میں نہا گئی فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم (خدا تمہارے لئے کافی ہے اور وہ بہت سننے والا اور بہت علم والا ہے) اس کے بعد ابو عمرو بن بدیل خزاعی نے تیر کے پھل سے آپ کی شہ رگ قطع کر دی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ط آپ کی زبان مبارک سے جو آخری الفاظ ادا ہوئے وہ یہ تھے۔ بسم اللہ ترکلت علی اللہ۔ سبحان اللہ العظیم یہ 18 ذی الحجہ 35ھ کا واقعہ ہے۔

ان ظالموں نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ ایک شقی عمرو بن الحمق نے آپ کے سینۂ اقدس پر چڑھ کر کودنا شروع کر دیا۔ آپ کی بیوی حضرت نائلہ چیخ پکار کی آواز سن کر دوڑیں۔ ایک باغی نے ان پر بھی تلوار کا وار کیا جس سے ان کے ہاتھ کی تین انگلیاں کٹ کر دور جا گریں اتنے میں حضرت عثمانؓ کے غلام بھی آ گئے اور انہوں نے ایک

Marfat.com

قاتل کو تلوار مار کر وہیں قتل کر دیا۔ یہ دیکھ کر دوسرے باغی نے اس غلام کو قتل کر دیا۔ دوسرے غلام نے آگے بڑھ کر دوسرے قاتل کا سر اڑا دیا۔ یہی دو آدمی حضرت عثمانؓ کے قاتل تھے اور اللہ تعالیٰ نے جو منتقم حقیقی ہے چند منٹ کے اندر اندر ان سے انتقام لے لیا۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر جب حضرت علیؓ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کو ہوئی تو وہ افتاں وخیزاں قصرِ خلافت پہنچے اور یہ دیکھ کر ان کے ہوش اڑ گئے کہ ضعیف العمر خلیفہ خون میں لت پت بے حس وحرکت پڑا ہوا ہے۔ حضرت علیؓ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور انہوں نے حضرت امام حسنؓ کو سخت سست کہا۔ ایک روایت کے مطابق انہیں طمانچوں سے مارا اور فرمایا کہ تمہاری موجودگی میں خلیفہ قتل کر دیا گیا اور تم سے کچھ نہ ہو سکا۔

باغیوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے ہی پر اکتفا نہ کیا بلکہ ان میں سے بعض لوگوں نے اندر داخل ہو کر آپ کا مکان لوٹ لیا اور بیت المال میں جو کچھ موجود تھا اس پر بھی قبضہ کر لیا۔

○

Marfat.com

نماز جنازہ و تدفین

عام طور سے کہا جاتا ہے کہ حضرت عثمانؓ دو دن اور دو راتیں بے گورو کفن پڑے رہے۔ تیسرے روز انہیں چند آدمیوں نے رات کی تاریکی میں چھپ کر دفن کیا اور حضرت علیؓ نے آپ کی تدفین عمل میں عملاً" کوئی حصہ نہ لیا بلکہ بعض لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ جاؤ اور عثمانؓ کو دفن کر دو مگر تحقیق کے بعد یہ روایتیں غلط ثابت ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کو اسی روز رات کے وقت دفن کر دیا گیا۔ چنانچہ مورخ ابن کثیر نے وہ مشہور روایت درج کرنے کے بعد جس میں کہا گیا ہے کہ حضرت عثمانؓ کی نعش دو دن بے گورو کفن پڑی رہی۔ لکھا ہے ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت عثمانؓ کو اسی رات دفن کر دیا گیا تھا۔ اور مدینہ کے اکابر صحابہ نے جن میں حضرت علیؓ بھی شامل تھے آپ کی تدفین میں حصہ لیا۔ البتہ اس میں شک نہیں کہ مفسدوں کا ایک گروہ حضرت عثمانؓ کی تدفین میں رکاوٹ ڈال رہا تھا مگر ام المومنین حضرت اُم حبیبہؓ اور حضرت علیؓ کی کوشش سے یہ رکاوٹیں دور ہو گئیں۔ چنانچہ تاریخ میں آتا ہے کہ مغرب اور عشا کی نماز(؟) کے درمیان مفسدوں سے چھپا کر حضرت عثمانؓ کو دفن کیا گیا مگر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مفسدوں کے بعض سرکردہ لوگوں نے حضرت عثمانؓ کو دفن کرنے کی اجازت دے دی اور حضرت زیدؓ بن ثابت' حضرت علیؓ بن ابی طالب' حضرت زبیرؓ بن عوام' حضرت حکیمؓ بن حزام' حضرت جبیرؓ بن مطعم۔ حضرت کعبؓ بن مالک' حضرت طلحہؓ' حضرت ابوالجہیمؓ بن حذیفہ اور حضرت نیاز بن مکرم نے بعض اور اصحاب کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی۔ آپ کا جنازہ اٹھایا اور حشی کوکب میں دفن کر دیا۔ راستے میں بعض مفسدوں نے ارادہ کیا کہ آپ کے جنازے پر پتھر مار کر گرا دیں۔ (مگر وہ ایسا نہ کر سکے) البتہ طبری کی روایت کے مطابق بعض مفسد چھپ کر آپ کے جنازے پر پتھر برسانے میں کامیاب ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ تدفین کے بعد آپ کی قبر کا نشان مٹا دیا گیا تاکہ باغی آپ کی نعش قبر سے نکال کر اس کی بے حرمتی

Marfat.com

نہ کریں۔

○

حالات و کردار

حلیہ : حضرت عثمانؓ کا رنگ گندم گوں۔ قد موزوں بلکہ کسی قدر درازی کی طرف مائل، سینہ فراخ، بازو بھرے ہوئے اور پنڈلیاں پرگوشت تھیں۔ سر پر بڑے بڑے بال تھے۔ (غالباً" زلفیں رکھتے تھے) داڑھی دراز تھی۔ چہرے پر چیچک کے معمولی سے نشانات تھے۔ جسم کے سڈول پن، اعضا کے تناسب، چہرے کے خدوخال موزونیت۔ اور رنگ کے نکھار کی وجہ سے آپ کو اس زمانے کے حسین لوگوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آپ کو خوبصورت ترین لوگوں میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ جب آپؐ نے اپنی صاحبزادی ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کیا تو ان (ام کلثومؓ) سے فرمایا کہ اے ام کلثومؓ تمہارے شوہر کی شکل وصورت تمہارے جدا امجد حضرت ابراہیمؑ اور تمہارے والد محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے بہت مشابہ ہے۱۔

مورخ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ابن سعید بن یرموع مخزومی کا بیان ہے کہ میں ایک روز مسجد نبویؐ میں داخل ہوا۔ اس وقت وہاں ایک وجیہہ و شکیل بزرگ کو دیکھا جو سو رہے تھے ان کے سر کے نیچے اینٹ رکھی ہوئی تھی۔ میں ان کے چہرے کا حسن دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اتنے میں وہ بیدار ہو گئے اور مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے اپنا تعارف کرایا۔ ان کے پاس ہی ایک لڑکا سو رہا تھا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے جگاؤ۔ میں نے اسے اٹھایا۔ آپ نے اسے کچھ لانے کو کہا اور مجھے بیٹھنے کا حکم دیا۔ کچھ دیر کے بعد وہ لڑکا ایک حلہ اور ایک ہزار درہم لایا۔ آپ نے میرے کپڑے تبدیل کروا کر وہ حلّہ مجھے پہنایا اور درہم میری جیب میں ڈال دیئے وہاں سے اٹھ کر میں نے اپنے والد کے پاس آیا اور ان سے یہ ماجرا بیان کیا انہوں نے کہا تجھے معلوم ہے کہ جس

Marfat.com

بزرگ نے تیرے ساتھ یہ فیاضی کی۔ وہ کون ہے؟ میں نے کہا میں اس کے سوائے اور کچھ نہیں جانتا کہ وہ مسجد میں سو رہے تھے۔ میں نے ایسا حسین وجمیل شخص اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔ میرے والد نے کہا کہ وہ عثمانؓ بن عفان ہیں۲۔

وضع ولباس : عرب کے متمول ترین اور مسلمانوں کے جلیل القدر حاکم ہونے کے باوجود حضرت عثمانؓ نہایت سادہ زندگی گذارتے تھے۔ آپ کا لباس نہایت کم قیمت کا ہوتا تھا۔ بعض دفعہ پیوند لگا لباس زیب تن فرما لیتے تھے مگر صاف کپڑے پہنتے تھے۔ قمیض اور تہبند آپ کا لباس تھا۔ پاجامہ ساری عمر میں کبھی نہیں پہنا۔ صرف شہادت کے روز زیب تن فرمایا تھا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے قیمتی لباس پہن لیتے تھے مگر وہ بھی تھوڑی دیر کے لئے۔

محمود بن لبید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا آپ خچر پر سوار تھے۔ زرد لباس زیب تن تھا۔ گیسو دونوں شانوں پر کمال لطف وخوبی سے ٹکے ہوئے تھے۔ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں انگوٹھی پہنے ہوئے تھے۔ ریش مبارک رنگین تھی۳۔

سیرت واخلاق : حضرت عثمانؓ تاریخ اسلام کے ان چند عظیم افراد میں سے تھے جنہوں نے ایام جاہلیت میں بھی کبائر سے پرہیز کیا۔ شراب خوری، زنا، کمزوروں پر ظلم، کذب بیانی اور حق تلفی سے ان کا دامن اس وقت بھی پاک تھا جب سارا عرب ان گناہوں میں آلودہ تھا۔ اپنی فطرت کی اسی سعادت کی وجہ سے انہوں نے کسی دلیل اور معجزے کے بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کرلی۔ اس کے بعد ان کی ایمانی حالت روز بروز بلکہ لمحہ بہ لمحہ ترقی کرتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ ان کا شمار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند ممتاز صحابہ میں ہونے لگا۔

خدمت رسولؐ : حضرت عثمانؓ کی سیرت کا سب سے بڑا وصف رسولؐ اللہ کے ساتھ وہ عشق تھا۔ جس کی نظیر کم ہی ملے گی۔ ان کی زندگی کے حالات کا مطالعہ کرنے

Marfat.com

سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے پائے وہ حضورؐ کو تکلیف میں دیکھ کر بیقرار ہو جاتے اور مسرور پا کر ان کا دل بھی انبساط سے لبریز ہو جاتا۔ اگر انہیں معلوم ہو جاتا کہ ان کے آقاؐ کے شب وروز تنگ دستی میں گذر رہے ہیں تو وہ ان کی خدمت کے لئے دیوانہ وار دوڑ پڑتے اور جب تک فقروفاقہ کی یہ حالت ختم نہ ہو جاتی اس وقت تک انہیں چین نہ آتا۔ چنانچہ صاحب شمس التواریخ نے لکھا ہے کہ " حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ رسولؐ خدا کے اہل بیت چار روز تک بھوکے رہے۔ یہاں تک کہ بچے بھوک سے بلبلانے لگے۔ جناب رسولؐ خدا گھر میں تشریف لائے اور جناب صدیقہؓ سے فرمایا کہ "کیا میرے بعد تم لوگوں نے کھانے کو کچھ کھایا۔" حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ جب خداوند کریم آپ کے ہاتھوں نہ بھیجے تو کون دینے والا اور بھیجنے والا ہے۔ جناب رسولؐ خدا نے وضو کیا نفل نماز ادا کر کے دعا مانگی اور باہر تشریف لے گئے۔ آخر دن میں حضرت عثمانؓ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے منع کرنے کا قصد کیا مگر پھر دل میں کہا کہ عثمانؓ دولت مند لوگوں میں سے ہیں شاید خداوند کریم نے انہیں اس واسطے بھیجا ہو کہ اس وقت ہماری مدد کریں۔ یہ خیال کر کے میں نے انہیں اندر بلا لیا۔ عثمانؓ اندر آئے اور کہا۔ "اے مادر مہربان! رسولؐ اللہ کہاں تشریف رکھتے ہیں؟" میں نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! محمدؐ کے گھر میں چار دن سے چولہا نہیں جلا۔ وہ گھر میں تشریف لائے تھے۔ بھوک کی شدت سے ان کا چہرہ اترا ہوا تھا اور پیٹ پیٹھ سے لگا ہوا تھا۔ پھر میں نے وہ گفتگو جو میرے اور آنحضرتؐ کے درمیان ہوئی تھی بیان کی یہ حال سن کر عثمانؓ رو پڑے اور کہا "کم بخت دنیا تباہ ہو" پھر مجھ سے مخاطب ہو کر بولے۔ اے ام المومنین! آپ کو مناسب نہ تھا کہ اس حالت تنگی اور فقروفاقہ کو مجھ سے چھپایا اور اس کی بابت مجھ سے کچھ اظہار نہ فرمایا۔ نہ کسی دوسرے دولت مند صحابی جیسے عبد الرحمٰنؓ بن عوف، ثابتؓ بن قیس وغیرہ سے کہا۔ یہ کہہ کر عثمانؓ چلے گئے۔ گھر جا کر بوریوں

Marfat.com

میں آٹا' گیہوں' کھجور بھر کر اور ایک بکری اور تین سو درہم نقد ایک تھیلی میں رکھ کر بھجوائے پھر خیال کیا کہ خام جنس کے تیار ہونے میں دیر ہو گی اور اہل بیت رسولؐ بھوک سے نڈھال ہیں لہٰذا کچھ پکا ہوا کھانا بھی چاہیے۔ اس خیال سے روٹیاں اور گوشت بریاں بافراط بھیج دیا اور خود آکر کہہ گئے کہ آپ لوگ کھالیں اور رسولؐ اللہ کے لئے رکھ دیں۔ مجھ سے قسم لی کہ اگر آئندہ فقروفاقہ کی ایسی نوبت آ جائے تو مجھے ضرور اطلاع دینا۔ حضرت عثمانؓ کے بعد رسولؐ خدا تشریف لائے اور فرمایا کہ اے عائشہؓ! کیا میرے بعد تمہارے پاس کچھ آیا؟

جنابِ صدیقہؓ یا رسولؐ اللہ! آپ خوب جانتے ہیں کہ آپ گھر سے دعا مانگ کر نکلیں (اور وہ قبول نہ ہو؟) یہ بھی آپ کو یقین ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کی دعا رد نہیں کرتا۔

آنحضرتؐ تم کو کیا ملا؟

جناب صدیقہؓ -اس قدر بارشتر آٹا۔ اس قدر گیہوں۔ اتنے اونٹ کھجور کے۔ تین سو درہم نقد۔ بکری۔ روٹیاں۔ گوشت پختہ کثرت سے آیا ہے۔

آنحضرتؐ:- کس نے بھیجا اور کہاں سے آیا؟

جناب صدیقہؓ:- یہ سب کچھ عثمانؓ بن عفان نے بھیجا ہے۔

یہ سن کر رسولؐ خدا رو دئے.... پھر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی اور فرمایا "بار الٰہا میں عثمانؓ سے راضی وخوش ہوں تو بھی اس سے راضی رہنا۔ بار الٰہا میں عثمانؓ سے راضی وخوش ہوں تو بھی اس سے راضی رہنا۔

اسی قسم کا ایک واقعہ حضرت شاہ ولی اللہ محدثؒ دہلوی نے اپنی کتاب میں درج کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکالیف کے ازالے کے لئے کس قدر مستعد رہتے تھے۔ شاہ ولیؒ اللہ فرماتے ہیں۔

غزوہ تبوک میں آنحضرتؐ کو بھوک پیاس اور سواری کی جس قدر تکلیف اٹھانی پڑی اتنی کسی غزوہ میں نہیں ہوئی۔ جب حضرت عثمانؓ کو یہ حال معلوم ہوا تو آپؓ نے

Marfat.com

کھانا تیار کرایا اور حضورؐ کے شایانِ شان (یا اس وقت کی ضروریات کے مطابق) سامان خرید کر آپؐ کے پاس بھیج دیا۔ حضورؐ نے دیکھا کہ گرد و غبار اٹھ رہا ہے۔ اس پر آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ "تمہارے لئے خیر آ گئی ہے۔" اتنے میں اونٹ نمودار ہو گئے انہیں بٹھایا گیا اور ان پر سے سامان اتارا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لئے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور عرض کیا "اے اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا۔" یہ کلمات آپؐ نے تین بار کہے ۲۔

خوف خدا : حضرت عثمانؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان تربیت یافتہ اصحاب میں سے تھے جنہوں نے اپنے اپ کو حضورؐ کے رنگ میں رنگ لیا تھا جن کا سونا جاگنا، اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، غرض زندگی اور موت سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے تھا۔ انہوں نے 86 سال کی طویل زندگی نہایت پاکیزگی سے بسر کی اور ایسا کوئی کام نہ کیا جو خدا اور اس کی رضا کے خلاف ہوتا مگر اس کے باوجود ان پر ہر وقت خوفِ خدا غالب رہتا۔ بعض اوقات خداوند تعالیٰ کا جلال یاد کر کے آپ کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگتے۔ موت، قبر اور آخرت کی فکر آپ کے ذہن کا احاطہ کئے رکھتی جب جنازہ گذرتے دیکھتے تو اٹھ کر کھڑے ہو جاتے۔ قبرستان میں جا کر موت کو یاد کر کے اتنا روتے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے بھیگ جاتی۔ جب کوئی رونے کی وجہ پوچھتا تو کہتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر سفرِ آخرت کی پہلی منزل ہے اگر یہ مرحلہ آسان ہو گیا تو باقی مرحلے بھی باآسانی طے ہو جائیں گے اور اگر یہ پہلی منزل آسان نہ ہوئی تو کوئی منزل آسانی سے طے نہ ہو سکے گی۔

اللہ تعالیٰ کی گرفت اور آخرت کے خوف سے اس قدر ترساں و لرزاں رہتے کہ اگر اپنے کسی خادم کو اس کی کوتاہی پر معمولی سزا بھی دیدیتے تو کچھ دیر کے بعد خوف خدا دامن گیر ہو جاتا اور اس سے معذرت کرتے۔ چنانچہ ایک بار انہوں نے اپنے ایک غلام سے کہا کہ ایک روز میں نے تیرا کان کھینچا تھا تو بھی میرا کان کھینچ لے۔ جب آپ کے اصرار پر اس نے آپ کا کان کھینچا تو آپ نے فرمایا کہ زور سے کھینچ کیونکہ

Marfat.com

یہاں کا قصاص آخرت کے قصاص سے کہیں بہتر ہے۔

شغفِ عبادت : حضرت عثمانؓ نماز بڑے انہماک سے پڑھتے۔ ہر نماز سے پہلے وضو کرتے خواہ وضو قائم ہی کیوں نہ ہوتا۔ ایک روایت کے مطابق ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کرتے۔ رات کے ابتدائی حصے میں تھوڑا سا سو لینے کے بعد اٹھ کھڑے ہوتے اور رات کا باقی سارا حصہ عبادت میں گذار دیتے ہر نماز کے بعد عدم قبولیت کے خوف سے ستر بار استغفار پڑھتے۔ نماز باجماعت کے موقع پر جب لوگ کھڑے ہو جاتے اور صف بندی ہو جاتی تو آپ فرماتے "صفیں برابر کرو اور مونڈھے سے مونڈھا ملائے رہو کیونکہ صفیں برابر اور سیدھی کرنا نماز پورا کرنے میں شمار ہے یہ کہہ کر آپ خاموش ہو جاتے اور منتظر رہتے۔ جب لوگ آ کر خبر دیتے کہ صفین درست ہو گئیں تو آپ نماز شروع کرتے۔[3]

"امام مالکؒ بروایت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب عثمانؓ مسجد میں عشاء کی نماز پڑھانے تشریف لائے۔ نمازی اس وقت کم تھے۔ آپ مسجد میں ایک طرف کو نمازیوں کے انتظار میں لیٹ گئے۔ اتنے میں عبدالرحمٰن راوی حدیث آئے اور آپ کے قریب بیٹھ گئے۔ آپ نے دریافت کیا کہ تم کون ہو۔ انہوں نے اپنا نام بتایا۔ آپ نے دریافت کیا کہ تم کو کتنا قرآن شریف یاد ہے جتنا انہیں یاد تھا انہوں نے بتا دیا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ جس نے نمازِ عشاء جماعت سے پڑھی گویا اس نے نصف شب عبادت میں گذار دی اور جو شخص صبح کی جماعت میں شریک ہوا گویا وہ تمام شب بیدار رہا۔ حضرت عثمانؓ رمضان کے علاوہ بکثرت روزے رکھتے اور اکثر روزے سے ہوتے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان چند صحابہ میں سے تھے۔ جنہوں نے حضورؐ کی حیات مبارکہ ہی میں سارا قرآن شریف حفظ کر لیا تھا۔ قرآن سے آپ کو عشق تھا اس کی بکثرت تلاوت فرماتے اور لوگوں کو قرآن پڑھنے' اور اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین فرماتے رہتے۔

منکسر المزاجی وسادگی : باوجود معلوم دنیا کا سب سے بڑا فرماں روا ہونے کے

Marfat.com

حضرت عثمانؓ کا لباس' طرز بود و باش اور لوگوں سے ملنے جلنے کا طریقہ نہات سادہ تھا۔ شان و شکوہ اور طاقت و جبروت کا اظہار آپ کے کسی فعل سے نہ ہوتا تھا۔ حسنؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا کہ حضرت عثمانؓ مسجد میں سر کے نیچے چادر رکھ کر سو جاتے۔ جب آپ مسجد میں فروکش ہوتے تو لوگ آکر آپ کے پاس بیٹھ جاتے اور آپ ان سے اس طرح گفتگو کرتے جیسے آپ انہیں کی جماعت کے ایک معمولی رکن ہیں۔ مسجد نبویؐ میں لحاف اوڑھ کر سو جاتے اور آپ کے پاس کوئی (پہریدار وغیرہ) نہ ہوتا حالانکہ آپ امیر المومنین تھے۔ ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا وہ اس وقت قیلولہ کر کے اٹھے تھے اور ان کے پہلو پر چٹائی کے نشان تھے۔ عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عثمانؓ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ اس وقت جو لباس آپ کے زیب تن تھا اس کی قیمت چار یا پانچ درہم سے زیادہ نہ تھی۔ ایک موقع پر ایک شخص نے حضرت امام حسنؓ سے پوچھا کہ عثمانؓ کس قسم کی چادر استعمال کرتے تھے انہوں نے جواب دیا کہ قطری (چادر کی ایک قسم ہے) اس شخص نے پوچھا کہ اس کی قیمت کیا ہو گی۔ حضرت امام حسنؓ نے فرمایا کہ آٹھ درہم۔ اس شخص نے پوچھا کہ اپ کرتا کیسا استعمال کرتے تھے۔ حضرت امام حسنؓ نے جواب دیا کہ لمبا۔ پھر اس نے سوال کیا کہ اس کی قیمت کتنی ہو گی۔ آپ نے فرمایا آٹھ درہم۲۔

خلیفہء وقت اور امیرالمومنین ہونے کے علاوہ آپ عرب کے متمول ترین لوگوں میں سے تھے۔ غلاموں یا خادموں کی کمی نہ تھی مگر آپ کسی خادم یا غلام سے اتنا کام نہ لیتے جو اس کی بساط سے زیادہ ہوتا بعض دفعہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے۔ خصوصاً رات کے وقت کسی خادم کو نہ جگاتے۔ ہاں اگر کوئی جاگ رہا ہوتا تو اسے بلا کر وضو کا پانی منگوا لیتے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ جب آپ رات کو نماز تہجد پڑھنے اٹھتے تو کسی کو بیدار نہ کرتے بلکہ خود ہی پانی لے کر وضو کر لیتے سوائے اس کے کہ کوئی جاگ رہا ہوتا۔ جب کسی نے آپ سے کہا کہ آپ خادم کو کیوں نہیں اٹھا دیتے۔ تو آپ نے

Marfat.com

جواب دیا کہ "نہیں، رات کو انہیں بھی آرام کرنے کا حق ہے۔"

شرم وحیا : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے کہ الحیا من نصف الایمان کہ حیا ایمان کا نصف حصہ ہے۔ حضرت عثمانؓ اس حیاء کا مجسمہ تھے۔ ان کی سیرت کا یہ جوہر ان کے دوسرے اوصاف میں سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ عثمانؓ سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ ایک بار آپؐ نے فرمایا کہ "میری امت میں سب سے زیادہ باحیا عثمانؓ ہیں۔"

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز رسولؐ اللہ اس حالت میں لیٹے ہوئے تھے کہ آپ کی پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں۔ اسی دوران میں ابوبکرؓ آئے آپ اسی طرح لیٹے گفتگو فرماتے رہے۔ پھر عمرؓ آئے ان کے ساتھ بھی آپ اسی طرح گفتگو فرماتے رہے۔ ان کے بعد عثمانؓ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنی پنڈلیوں کو کپڑے سے ڈھانپ لیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ان لوگوں کے جانے کے بعد میں نے رسول اللہ سے دریافت کیا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ آئے تو آپ اسی طرح لیٹے رہے مگر جب عثمانؓ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنا کپڑا درست کر لیا۔ حضورؐ نے جواب دیا کہ "میں اس شخص سے کیوں نہ حیا کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔"

ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس بیٹھے گفتگو فرما رہے تھے کہ اتنے میں حضرت عثمانؓ حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فوراً حضرت عائشہؓ کو وہاں سے ہٹا دیا۔ جب حضرت عثمانؓ چلے گئے۔ تو حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ آپؐ نے عثمانؓ کے آنے پر مجھے کیوں ہٹا دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ عثمانؓ کے مزاج میں حیا کا مادہ بہت زیادہ ہے۔ مجھے خیال پیدا ہوا کہ جب وہ تمہیں میرے پاس دیکھتے تو شرم کی وجہ سے واپس چلے جاتے اور جس کام کے لئے آئے تھے اس کے متعلق کوئی بات نہ کرتے۔

آپ کے مزاج پر شرم وحیا کا اس قدر غلبہ تھا کہ اپنا عریاں جسم بھی نہ دیکھتے تھے۔ مورخ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ آپ غسل خانے میں ہوتے مگر پھر بھی نہاتے وقت کپڑا اپنے جسم سے الگ نہ کرتے۔ حتیٰ کہ اپنی پیٹھ بھی پوری طرح سیدھی نہ کرتے۵۔

Marfat.com

آپ ان تمام امور سے سخت پرہیز کرتے جو شرم وحیا کے خلاف ہوتے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ایام جاہلیت اور زمانۂ اسلام میں نہ تو میں ننگا ہوا اور نہ گانا گایا اور نہ کبھی میرے دل میں اُس کی خواہش پیدا ہوئی۔"[۲]

○

رسولؐ اللہ کی نظر میں

حضرت عثمانؓ کے یہی وہ روحانی واخلاقی کمالات تھے جن کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے اور ان سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ حضورؐ عام مسلمانوں سے بھی یہ توقع رکھتے تھے۔ کہ وہ حضرت عثمانؓ سے محبت کریں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ آپؐ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھنے تشریف لائے مگر پھر آپ نے اس کا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔
اس پر صحابہ نے عرض کیا کہ اس سے پہلے تو کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ نے کسی کا جنازہ نہ پڑھا ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ :-

"یہ شخص عثمانؓ کے خلاف عداوت رکھتا تھا اس لئے اللہ جل شانہ نے اسے مبغوض قرار دیا ہے۔"

اب ہم ذیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض ارشادات درج کرتے ہیں جن سے ظاہر ہو گا کہ حضورؐ کے نزدیک حضرت عثمانؓ کا کیا مرتبہ تھا۔

ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جماعت صحابہ کے ساتھ ایک مکان میں تشریف فرما تھے۔ اس جماعت میں ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ طلحہؓ زبیرؓ عبدالرحمٰنؓ بن عوف' سعدؓ بن ابی وقاص شامل تھے کہ اتنے میں حضورؐ نے فرمایا کہ تم لوگوں مین سے ہر شخص اپنے ہم کفو کے ساتھ کھڑا ہو جائے یہ کہہ کر آپؐ حضرت عثمانؓ کی طرف بڑھے اور ان سے بغل گیر ہو کر فرمایا کہ تم دنیا و آخرت دونوں میں میرے ولی ہو۔

ایک موقع پر حضورؐ نے فرمایا کہ عثمانؓ ہمارے باپ ابراہیمؑ کے مشابہ ہیں۔ حضرت

Marfat.com

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی و رسولؑ کی امت میں کوئی نہ کوئی اس کا دوست ہوتا ہے میرا دوست عثمانؓ ہے۔ مرہ بن کعب کہتے ہیں کہ میں جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ قریب ہے۔ اسی دوران مین ایک صاحب چادر سر سے اوڑھے ہوئے ادھر سے گذرے جہاں رسولؐ خدا اور آپ کے صحابہ بیٹھے تھے۔ جناب رسولؐ خدا نے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس فتنہ وفساد کے دن یہ شخص راہ راست پر ہو گا۔ مرہ بن کعب کہتے ہیں کہ مین اٹھ کر اس شخص کے پاس بیٹھ گیا۔ وہ شخص عثمانؓ تھے۔ پھر میں نے خدمت نبویؐ میں عرض کیا کہ کیا آپؐ نے ان کی نسبت فرمایا تھا۔ ارشاد ہوا ہے۔ "ہاں میں نے انہیں کے متعلق کہا تھا۔"

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک عثمانؓ زندہ ہیں اس وقت تک خداوند تعالٰی کی تلوار نیام میں بند ہے جب وہ قتل ہوں گے وہ تلوار نیام سے باہر نکل آئے گی۔ پھر قیامت تک نیام میں نہ ہو گی۔

عبد اللہ بن حوالہؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ تم لوگ ایسے شخص پر متفق ہو گئے جو سر پر چادر کا عمامہ باندھے ہو گا اور اسی وضع سے لوگوں کی بیعت لے گا۔ وہ شخص اہل جنت میں سے ہو گا۔ راوی کا بیان ہے کہ بیعت کے دن جناب عثمانؓ حیرہ کی چادر سر پر لپیٹے ہوئے تھے اور لوگ چاروں طرف سے گھیرے بیعت کر رہے تھے۔

ازواج و اولاد

حضرت عثمانؓ نے آٹھ بیویاں کیں۔ آپ نے پہلی شادی ایام جاہلیت میں کی تھی۔ ام عمرو بنت جندب بن عمرو بن جمہ دوسیہ آپ کی پہلی بیوی تھیں ان کے بطن سے چار بچے پیدا ہوئے - خالد - ابان - عمرو اور مریم اپنے بیٹے عمرو کی نسبت سے آپ کی کنیت ابو عمرو تھی مگر جب حضرت رقیہؓ سے نکاح کے بعد آپ کے صاحبزادے عبداللہ پیدا

Marfat.com

ہوئے تو آپ نے پہلی کنیت ترک کر کے ابو عبداللہ کنیت اختیار کر لی۔ دوسری شادی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دختر حضرت رقیہؓ سے ہوئی۔ ان کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ جس کا نام آپ نے عبداللہ رکھا مگر وہ چھ سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت رقیہؓ کے بطن سے اور کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ وہ 2ھ میں وفات پا گئیں۔

حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد حضورؐ نے اپنی دوسری صاحبزادی ام کلثومؓ ان کے نکاح میں دیدی۔ ان کے بطن سے کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی اور چند سال کے بعد 9ھ میں یہ بھی انتقال کر گئیں۔

حضرت عثمانؓ نے چوتھی شادی فاختہ بنت غزوان سے کی۔ ان کے بطن سے عبداللہ اصغر پیدا ہوئے مگر اصغر سنی ہی میں انتقال کر گئے۔

آپ کی پانچویں بیوی کا نام فاطمہؓ بنت ولید بن مغیرہ مخزومیہ تھا۔ ان سے دو لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ لڑکوں کے نام ولید اور سعید تھے اور لڑکی کا نام ام سعید تھا۔

چھٹی بیوی ام البنین بنت عینیہ بن حصن فرازیہ تھیں ان سے ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام عبدالمالک تھا۔ یہ بچپن میں فوت ہو گیا۔

ساتویں بیوی رملہ بنت شیبہ تھیں۔ ان کے بطن سے تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ عائشہ ام ابان' ام عمرو۔

آٹھویں بیوی کا نام نائلہ بنت فرا حصہ تھا۔ پہلے عیسائی تھیں پھر اسلام لے آئیں۔ اسکے بعد حضرت عثمانؓ کے نکاح میں ائیں۔ ان سے دو اولادیں ہوئیں عتبہ اور ام البنین۔

شہادت کے وقت رملہ' نائلہ اور فاختہ تین بیویاں موجود تھیں۔ چوتھی بیوی ام البنین کو آپ نے حالت محاصرہ میں طلاق دیدی تھی۔

ماخذ خلافت عثمانؓ

از پیام سلاجھاپوری

Marfat.com

○

تاریخ طبری میں حضرت عثمان ذوالنورینؓ کی شہادت کے مختلف حادثات و واقعات

ابو سعید انصاری کے آزاد کردہ غلام ابو سعید روایت کرتے ہیں۔ کہ (محاصرہ کی حالت میں) حضرت عثمانؓ نے ایک دن جھانک کر فرمایا۔

"السلام علیکم"

سلام کا کسی نے بظاہر جواب نہ دیا۔ ممکن ہے اپنے دل میں اس کا جواب دیا ہو۔ پھر آپؓ نے فرمایا - میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں۔ کہ آیا تمہیں معلوم ہے۔ کہ میں نے بیئر رومہ کا کنواں خریدا تھا۔ جس کا پانی شیریں تھا۔ اس میں ایک عام مسلمان کی طرح میرا حصہ تھا۔"

لوگوں نے کہا۔ "جی ہاں"

آپؓ نے فرمایا۔ "پھر مجھے اس کے پانی پینے سے کیوں روکا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے افطار کر رہا ہوں۔ پھر میں نے قطعۂ اراضی خرید کر مسجد نبوی میں توسیع کی۔.....

اس پر لوگ کہنے لگے۔ "امیرالمومنین کو چھوڑ دو۔"

اس موقعہ پر مالک بن اشتر نے کہا۔ "یہ تمہارے ساتھ مکر کر رہے ہیں"۔

پھر لوگ حملہ کرنے کی غرض سے آگے بڑھے آپ نے دوبارہ وعظ و نصیحت کی۔ اس بار بھی اثر نہ ہوا۔ ایسی حالت میں حضرت عثمانؓ نے دروازہ کھول کر قرآن مجید کا ایک نسخہ اپنے سامنے رکھ لیا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ حضرت عثمانؓ نے رات کو یہ خواب دیکھا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ سے یہ فرما رہے تھے کہ آپ آج رات ہمارے ساتھ افطار کریں۔"

ابو المعتمر، حسن کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔

Marfat.com

"محمد بنؓ ابی بکر حضرت عثمانؓ کے پاس پہنچے۔ اور انہوں نے ان کی داڑھی پکڑ لی۔

اس پر آپ نے فرمایا۔

"تم نے جس چیز کو پکڑا ہے۔ اور جس طرح میرے ساتھ سلوک کیا ہے۔ (تمہارے والد) ابوبکر اسے نہیں پکڑتے تھے اور نہ میرے ساتھ ایسا سلوک کرتے تھے۔

اس پر ابن ابی بکرؓ نے آپ کو چھوڑ دیا۔ اور چلا گیا۔

اس کے بعد ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ جسے "سیاہ موت" کہا جاتا تھا۔ اس نے آپ کا گلا گھونٹ دیا۔ پھر ہلا کر چلا گیا۔ وہ کہتا ہے۔

"میں نے ان کے حلق سے زیادہ نرم چیز نہیں دیکھی۔ جب میں نے ان کا گلا گھونٹا تو میں نے محسوس کیا کہ ان کی روح جنات کی روح کی طرح ان کے جسم میں حرکت کر رہی ہے۔"

○

ابو سعید کی روایت ہے۔ کہ ایک شخص حضرت عثمانؓ کے پاس آیا۔ آپ سے کہنے لگا۔ "میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے۔"

اس وقت آپ کے ہاتھ میں قرآن کریم تھا۔ اس شخص نے تلوار سے آپ پر حملہ کیا۔ تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اس کو روکا۔ جس پر آپ کا گلا کٹ گیا۔

راوی کا بیان ہے کہ وہ خون اسی طرح قرآن کریم کے اس نسخہ پر چپکا رہا۔ صاف نہیں کیا گیا۔

ابو سعید کی روایت کے مطابق (آپ کی زوجہ محترمہ) بنت الفراصہ کو آپ کی شہادت کا علم ہوا تو وہ نوحہ کرنے لگیں۔

بدر بن عثمانؓ اپنے چچا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے مجمع کے سامنے جو آخری خطبہ دیا تھا۔ وہ یہ ہے۔

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ بزرگ و برتر نے تمہیں دنیا اس لئے عطا کی ہے۔ کہ تم

Marfat.com

اس کے لوازمات میں آخرت کو حاصل کرو۔ اس نے یہ دنیا تمہیں اس لئے نہیں دی ہے کہ تم اس کی طرف مائل ہو جاؤ۔ کیونکہ یہ دنیا فانی ہے۔ اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔ تم اس فانی دنیا پر اترانے نہ لگو۔ اور یہ تمہیں باقی رہنے والی آخرت سے غافل نہ کر دے۔ تم غیرفانی کو فانی پر ترجیح دو۔ دنیا ختم ہونے والی ہے۔ اللہ کی طرف تمہیں جانا ہو گا۔

تم اللہ بزرگ وبرتر سے ڈرو۔ کیوں کہ اس کا خوف اس کے عذاب سے ڈھال کا کام دے گا۔ اور اس تک پہنچنے کا ذریعہ ثابت ہو گا۔ اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہو۔ اپنی جماعت کے ساتھ رہو۔ گروہ بندیوں میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ بلکہ اللہ کی مہربانیوں کو یاد کرو۔ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ تو اس نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کی۔ اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے۔"

○

پہلا شخص (جو قتل کے ارادہ سے گھر میں وارد ہوا)

باغیوں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کرنے کے لئے کسی شخص کو بلایا چنانچہ ایک شخص اس کے لئے تیار ہوا۔ اور وہ گھر کے اندر گیا اور کہنے لگا۔ "آپ معزول ہو جائیں تو ہم آپ کو چھوڑ دیں گے۔"

حضرت عثمانؓ نے جواب دیا۔

"تم پر افسوس ہے۔ بخدا میں نے نہ تو دورِ جاہلیت میں اور نہ دورِ اسلام میں کسی عورت سے بدکاری کی۔ اور نہ میں نے گانا گایا اور نہ کوئی (بری) تمنا کی۔ اور جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی۔ میں نے اپنی شرمگاہ پر بھی ہاتھ نہیں رکھا۔ اس لئے میں وہ قمیض (خلافت) نہیں اتاروں گا۔ جو مجھے اللہ نے پہنائی ہے۔ اور میں اپنے اس مقام پر قائم رہوں گا۔ تا آنکہ اللہ نیک بختوں کو عزت عطا فرمائے گا۔ اور بد بختوں کو ذلت دے گا۔"

Marfat.com

یہ سن کر وہ شخص چلا گیا۔

○

دوسرا شخص

پھر حضرت عثمانؓ کے دشمنوں نے قبیلہ لیث کا ایک آدمی آپ کی جانب بھیجا آپؓ نے اس سے پوچھا' "تم کون سے قبیلہ سے ہو؟"

وہ بولا۔ "میں لیثی ہوں۔"

آپؓ نے فرمایا۔ "تم میرے ساتھی (قاتل) نہیں ہو۔"

وہ بولا۔ کیسے؟"

آپؓ نے فرمایا۔ "کیا تم جب چند افراد کے ساتھ آئے تھے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمہیں دعا دی تھی۔ کہ تم اس قسم کے دنوں میں محفوظ ہو گے۔"

وہ بولا۔ 'ہاں'

آپ نے فرمایا۔ "اس لئے تم تباہ و برباد نہیں ہو گے۔"

اس پر وہ لوٹ گیا۔ اور باغیوں کو چھوڑ کر چلا گیا۔

○

تیسرا شخص

لیثی کے بعد باغیوں نے ایک قریش کو آپ کی جانب روانہ کیا۔

اس نے حضرت عثمانؓ کے روبرو حاضر ہو کر کہا۔

"اے عثمانؓ! میں تمہارا قاتل ہوں۔"

آپ نے فرمایا

"ہرگز نہیں تم مجھے قتل نہ کرو۔

Marfat.com

وہ بولا۔ "کیوں؟"

آپؓ نے فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمہارے لئے استغفار کی تھی۔ اس لئے تم خون کے مرتکب نہیں ہو گے۔

اس پر وہ استغفار کرتا ہوا لوٹ گیا۔ اس نے بھی اپنے ساتھیوں کو چھوڑ دیا۔

○

ظالموں کا ظلم

آخری شخص جو حضرت عثمانؓ کے گھر کے اندر گیا۔ وہ محمد بن ابی بکرؓ تھے۔ آپؓ نے انہیں دیکھ کر فرمایا۔

"تم پر افسوس ہے۔ کیا تم اللہ پر غضب ناک ہوتے ہو؟ کیا میں نے تمہارے ساتھ کوئی جرم کیا ہے۔ البتہ میں نے تمہارے ساتھ حق وانصاف سے کام لیا۔"

اس پر وہ بھی لوٹ گئے۔

○

جب محمدؓ بن ابی بکر بھی باہر چلے آئے۔ اور لوگوں نے دیکھا۔ کہ وہ شکستہ کامل ہو رہے ہیں۔ تو قتیرہ' اور سودان بن حمدان' جو دونوں قبیلہ سکون سے تعلق رکھتے تھے۔ اور کوفہ کے رہنے والے تھے۔ اس کام کے لئے تیار ہوئے۔ ان دونوں کے ساتھ غافقی بھی شریک تھا۔ غافقی نے حضرت عثمانؓ پر لوہا مارا۔ جو اس کے ساتھ تھا۔ اور اس پر ان کا خون گرا۔ سودان بن حمدان بھی حضرت عثمانؓ پر تلوار کا وار کرنے کے لئے پہنچا تو نائلہ بنت فراصہ (آپ کی زوجہ محترمہ) اس کے درمیان حائل ہوئیں۔ اور ان کی تلوار پکڑ لی۔ جس سے ان کے ہاتھ کی انگلیاں کٹ گئیں۔

آخر کار اس نے حضرت عثمانؓ پر تلوار کی ضرب مار کر شہید کر دیا۔

○

Marfat.com

آپ کی شہادت پر دو قسم کے لوگ اپنے جذبات کا اظہار کر رہے تھے۔ نیک لوگ ماتم کر رہے تھے۔ اور رو رہے تھے۔ مگر باغی لوگ خوش ہو رہے تھے۔

○

محمدؓ بن ابی بکر کے بارے میں ایک اور روایت : محمدؓ بن ابی بکر نے آپؓ کی داڑھی پکڑی۔ تو آپؓ نے اس سے کہا۔

"تم میری داڑھی چھوڑ دو۔ کیوں کہ تمہارا باپ اس داڑھی کو جسے تم پکڑے ہوئے ہو۔ نہیں پکڑتا تھا۔"

اس پر محمدؓ بن ابی بکر نے کہا۔

"اگر میرے والد تمہارے یہ اعمال دیکھتے تو اسے سخت ناپسند کرتے۔ اور ابھی جو کاروائی تمہارے ساتھ ہو گی۔ وہ اس داڑھی کے پکڑنے سے زیادہ سخت ہو گی۔"

حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔

"میں تمہارے مقابلہ میں اللہ ہی سے مدد کا طالب ہوں۔"

اس کے بعد انہوں نے اپنا بھالا آپ کی پیشانی پر مارا۔ اور کنانہ بن بشر نے اسے حضرت عثمانؓ کے گوش مبارک میں گھسا کر حلق میں داخل کر دیا۔ اس کے بعد تلوار لے کر آپ کو شہید کر دیا۔ انا للہ وانا علیہ راجعون۔

روایت عبدالرحمٰن بن محمدؒ

"میں نے ابو عون کو یہ روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔" کنانہ بن بشر نے ان کی پیشانی پر اور سر کے اگلے حصہ پر لوہے کی سلاخ ماری۔ اس کی وجہ سے آپ پیشانی کے بل گر پڑے۔ اس وقت سودان بن حمران مراوی نے تلوار مار کر آپ کو شہید کر دیا۔

روایت عبدالرحمٰن بن الحارث

"جس شخص نے اپ کو شہید کیا۔ وہ کنانہ ابن بشر تجیبی تھا۔

Marfat.com

منظور بن سیار فرازی کی زوجہ محترمہ یہ فرماتی ہیں۔

"ہم حج کے لئے نکلے۔ ہمیں حضرت عثمانؓ کی شہادت کا کوئی علم نہیں تھا۔ جب ہم عرج کے مقام پر پہنچے۔ تو ہم نے ایک شخص کو رات کے وقت یہ شعر گنگناتے ہوئے سنا۔

(ترجمہ شعر) "آگاہ ہو جاؤ۔ کہ تین حضرات (رسول اکرمؐ صلعم۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ) کے بعد بہترین انسان وہ تھے۔ جنہیں تجیبی نے شہید کر دیا۔ اور جو مصر سے آیا تھا۔"

○

شہادت کا دن

واقدی' عثمان بن محمد اخنسی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔ "حضرت عثمانؓ کا محاصرہ اہل مصر کے آنے سے پہلے ہوا۔ اہل مصر جمعہ کو آئے اور انہوں نے اگلے جمعہ کے دن حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا۔

اہل مدینہ سے : آپ نے اہل مدینہ کو حکم دیا۔ کہ واپس چلے جائیں۔ اور انہیں قسم دلا کر جانے کے لئے کہا۔ چنانچہ وہ سب لوٹ گئے۔ البتہ حسنؓ بن علیؓ محمد بن ابی بکرؓ اور ابن الزبیرؓ وغیرہ اپنے والدین کے حکم کے مطابق دروازے پر بیٹھے رہے۔ اور حضرت عثمانؓ خانہ نشیں ہو گئے۔

روایت سیف : حضرت عثمانؓ کا محاصرہ چالیس دن رہا۔ اور ان (باغیوں) کا قیام ستر دن رہا۔ جب محاصرہ کے اٹھارہ دن گزر گئے۔ تو معزز مسافر آئے اور انہوں نے بتایا کہ مختلف ممالک سے امدادی فوجیں آ رہی ہیں۔ شام سے آ رہے ہیں۔ اور مصر سے معاویہ آ رہے ہیں۔ اور کوفہ سے قعقاع (امدادی فوج کو لے کر) آ رہے ہیں۔ اور مجاشع روانہ ہو چکے ہیں۔

پانی کی بندش : جب باغیوں کو فوجی امداد کی خبر ملی۔ تو انہوں نے لوگوں کو حضرت

Marfat.com

عثمانؓ کے پاس آنے جانے سے روک دیا۔ حتیٰ کہ ہر شے ان کے گھر جانے سے روک دی۔ یہاں تک کہ پانی بھی بند کر دیا۔ البتہ حضرت علیؓ کچھ ضرورت کی چیزیں لے کر آجاتے تھے۔

لڑائی کے لئے کوئی بہانہ؟ : باغی بہانے تلاش کر رہے تھے۔ مگر انہیں (جنگ کرنے کا) کوئی بہانہ نہیں ملا۔ اس لئے انہوں نے ان کے گھر پر پتھر پھینکے۔ تاکہ (جواب میں) ان پر بھی پتھر پھینکیں جائیں - اور وہ یہ کہہ سکیں۔ کہ ہمارے ساتھ جنگ کی گئی تھی۔ یہ واقعہ رات کے وقت ہوا تھا۔ اس لئے حضرت عثمانؓ نے پکار کر ان سے فرمایا۔

"کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے ہو؟۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ گھر میں میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔"

یہ لوگ بولے۔ "نہیں بخدا ہم نے آپ پر پتھر نہیں پھینکے تھے۔"

اس پر آپ نے فرمایا۔ "پھر کس نے ہم پر پتھر پھینکے تھے؟"

انہوں نے کہا۔ "اللہ نے......"

عثمانؓ نے فرمایا۔ "تم جھوٹ بولتے ہو۔ اگر اللہ ہم پر پتھر پھینکتا تو اس کا نشانہ ہم پر خطا نہ جاتا۔ مگر تمہارا نشانہ خطا گیا۔"

○

حضرت علیؓ نے فرمایا!

"اے لوگو! تم جو حرکتیں کر رہے ہو؟ وہ نہ مومنوں جیسی ہیں۔ اور نہ کافروں جیسی ہیں۔ تم اس شخص کی ضروریات نہ بند کرو۔ کیوں کہ روم وفارس کے جو لوگ گرفتار کئے جاتے ہیں۔ ان کو بھی کھانا پینا مہیا کیا جاتا ہے۔ اس شخص نے تمہارا کوئی مقابلہ نہیں کیا۔ تم کس وجہ سے اسے محصور کرنا اور قتل کرنا روا رکھتے ہو؟"

اس پر وہ لوگ کہنے لگے "بخدا ہم اسے کھانے پینے نہیں دیں گے"

Marfat.com

"اس پر آپ نے اپنا عمامہ گھر میں پھینک کر فرمایا۔

"میں نے جو کچھ آپ سے کہا تھا۔ اس کے لئے کوشش کی ہے۔" اس کے بعد آپ واپس چلے گئے۔

○

تلاوت قرآن کریم

حضرت عثمانؓ نے ان دنوں قرآن کریم کی تلاوت کا ورد جاری کر رکھا تھا۔ آپ جب نماز پڑھتے تھے۔ تو آپ کے نزدیک قرآن مجید کا نسخہ رکھا رہتا تھا۔ آپ جب تھک جاتے تھے۔ تو آپ بیٹھ کر قرآن کریم کا ناظرہ پڑھتے تھے۔

○

آگ لگا دی : دشمنوں نے جب دیکھا۔ کہ نہ تو کوئی دروازے پر ان کا مقابلہ کر رہا ہے اور نہ وہ اندر جا سکتے ہیں۔ تو وہ آگ لے آئے۔ اس سے دروازے اور چھت میں آگ لگا دی۔ دروازہ اور چھت جلنے لگے۔ جب لکڑیاں جل چکیں تو چھت دروازہ پر گر گئی۔

جب باغیوں نے آگ لگائی۔ تو اس وقت حضرت عثمانؓ نماز پڑھ رہے تھے۔

آپ بہت زود خواں تھے۔ آپ تلاوت میں نہ غلطی کرتے تھے اور نہ اٹکتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے ان لوگوں کے پہنچنے سے پہلے نماز ختم کر لی تھی۔ پھر آپ بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت فرمانے لگے۔

○

حضرت عثمانؓ کے ارشادات واقوال

○ متقی کی پہچان یہ ہے کہ ساری دنیا کو نجات یافتہ خیال کرے اور اپنے نفس

Marfat.com

کے متعلق سمجھے کہ وہ ہلاکت میں پڑ گیا۔

○ وہ شخص بڑے خسارے میں رہا۔ جسے عمر دراز ملی۔ مگر اس نے پھر بھی آخرت کے لئے کچھ جمع نہ کیا۔

○ اگر تمہارے تلوے پاک ہو جائیں۔ تو اللہ کا کلام سننے سے ہرگز سیر نہ ہوں۔

○ عبودیت کی تعریف یہ ہے۔ کہ شرعی حدود کی پابندی کی جائے۔ جو وعدہ کیا جائے۔ اسے ایفا کیا جائے۔ جو کچھ انسان کے پاس ہو۔ اس پر قناعت کی جائے اور جو چیز گم ہو جائے۔ یا جس سے انسان محروم ہو۔ اس پر صبر کیا جائے۔

○ ایسے اعمالِ خیر جن کے انجام دینے پر تم قادر ہو۔ قبل اس کے کہ موت آئے۔ انہیں انجام دے لو۔

○ عارف باللہ کی پہچان یہ ہے کہ اس کا دل خدا کے خوف اور اس کی نعمتوں کی امید سے معمور ہے۔ اس کی زبان خداوند تعالیٰ کی تعریف وتوصیف میں مصروف ہے۔ اس کی آنکھیں شرم وحیا سے جھکی رہیں۔ اور خوف خدا کی وجہ سے ان کے آنسو بہتے رہیں۔ اور وہ اپنے ارادے کو رضائے الٰہی کے تابع کر لے۔

○ دنیا میں قیام کی بنیاد دھوکہ پر ہے۔ ہشیار رہو۔ کہیں دنیا تمہیں فریب میں مبتلا نہ کر دے۔ اور شیطان خوفِ خدا سے غافل نہ کرے۔"

"تاریخ الخلفا"

مصنف علامہ سیوطی

○

Marfat.com

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"الٰہی! جو شخص علیؓ سے محبت کرتا ہے۔ تو بھی اس سے محبت رکھ۔ اور جو علیؓ سے بغض رکھے۔ تو بھی اس سے عداوت رکھ۔" (روایت ابو سریحہؓ اور زید بن ارقمؓ)

○

خلیفۂ چہارم

شیرِ خدا ابُو تراب

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

○

(خطبات، فرامین، احکام اور خطوط)

Marfat.com

نام و نسب و کنیت و خاندان

نام : علیؓ

کنیت : ابو الحسن۔ ابو تراب

لقب : حیدر، اور اسد

والد کا نام : ابو طالب

والدہ کا نام : فاطمہ

سلسلہ نسب : علیؓ بن ابو طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مروہ بن کعب بن لوی

ابو طالب کی شادی اپنے چچا کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ اس لئے حضرت علیؓ نجیب الطرفین ہاشمی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا زاد بھائی تھے۔

○

حضرت علیؓ کی والدہ معظمہ آپؓ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں کی طرح شفقت اور محبت سے پرورش کی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یتیم ہو گئے۔ تو آپ کے چچا ابو طالب نے آپؐ کو اپنے گھر میں رکھ لیا تھا۔ وہ بھی حضور پاکؐ سے بڑی انسیت رکھتے تھے۔

حضرت علیؓ کی پیدائش : 13 رجب 31 عام الفیل مطابق تقریباً" 600ء۔ آپ کی پیدائش خانہ کعبہ میں ہوئی تھی۔

○

۔ و حیدر نام آپ کی والدہ محترمہ نے رکھا۔

آپ کے والد نے زید اور نبی کریمؐ نے علی نام رکھا۔

○

Marfat.com

خیبر کے دن حضرت علیؓ نے اپنے رجز میں مرحب کے مقابلہ میں فرمایا تھا۔ ”میں وہ ہوں کہ جس کا نام میری ماں نے حیدر رکھا ہے۔“

اعلان اسلام

حضرت علیؓ کا سن ابھی دس سال کا تھا کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کو خدا کی عبادت میں مصروف پایا۔ آپؓ اس عبادت سے بہت متاثر ہوئے۔ پہلے تو چپ چاپ رہے۔ پھر رہ نہ سکے۔ تو پوچھ ہی لیا۔ کہ آپ دونوں کیا کر رہے تھے؟

اس پر شاہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے منصب گرامی کی نوید دی اور کفرو شرک کی مذمت کر کے توحید کی دعوت دی۔ چونکہ حضرت علیؓ اوائل ہی سے نبی کریمؐ کی آغوش تربیت میں تھے۔ اس لئے غور و فکر کی ضرورت پیش نہ آئی۔ اسی دم اعلان اسلام فرما دیا۔

○

فدا کارِ نبی کریمؐ

دعوتِ اسلام کی کامیابی دیکھ کر کفار مکہ بہت تلملائے۔ ایک روز سب ایکا کر کے کاشانہ نبویؐ کی طرف چلے۔ کہ مکہ چھوڑنے سے پہلے ذات اقدس کو دنیا سے رخصت کر دیں۔ وحی الٰہی نے نبی کریمؐ کو کفار کے ارادوں سے پہلے ہی آگاہ کر دیا۔ اور ساتھ ہی آپ کو ہجرت کا حکم ہوا۔ سرور کائناتؐ نے اس خیال سے کہ مشرکین کو شبہ نہ ہو۔ حضرت علیؓ کو اپنے فرشِ اطہر پر استراحت کا حکم دیا۔ اور خود حضرت ابو بکرؓ صدیق کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔

حضرت علی شیرِ خدا کی عمر اس وقت زیادہ سے زیادہ بائیس تیئس برس تھی۔ اس عنفوان شباب میں اپنی زندگی کو قربانی کے لئے پیش کرنا' جانثاری کا عدیم المثال کارنامہ

Marfat.com

ہے۔ رات بھر مشرکین کا محاصرہ قائم رہا۔ اور اس خطرہ کی حالت میں یہ نوجوان نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ محو خواب رہا۔ غرض تمام رات مشرکین قریش اس دھوکے میں رہے کہ خود سرور کائناتؐ استراحت فرما رہے ہیں اور صبح ہوتے ہوتے اپنے ناپاک ارادہ کی تکمیل کے لئے اندر آئے۔ لیکن یہاں یہ دیکھ کر متحیر رہ گئے۔ کہ شہنشاہ دو عالمؐ پر آپ کا بھائی قربان ہونے کے لئے سربکف سو رہا ہے۔ مشرکین اپنی اس غفلت پر سخت برہم ہوئے اور حضرت علیؓ کو چھوڑ کر اصل مقصود کی تلاش و جستجو میں روانہ ہو گئے۔

○

پہلی مسجد کا عظیم معمار

ہجرت کے چھٹے یا ساتویں مہینہ نبی کریمؐ کو ایک مسجد تعمیر کرنے کا خیال آیا۔ آپؐ نے مسجد کی تعمیر کے لئے بنیاد رکھی اور اپنے صحابہ و رفقاء کے ساتھ خود اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔

حضرت علیؓ اینٹ اور گارا لا کر دیتے تھے اور یہ رجز پڑھتے تھے۔ (ترجمہ رجز) "جو مسجد تعمیر کرتا ہے۔ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اس مشقت کو برداشت کرتا ہے اور جو گرد و غبار کے باعث اس کام سے جی چراتا ہے۔ وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔"

○

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبلغ

غزوہ تبوک سے واپسی کے بعد اسی سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کو امیر حج بنا کر مکہ روانہ فرمایا۔ اسی اثناء میں سورۃ براءت نازل ہوئی۔

لوگوں نے کہا۔ کہ اگر یہ سورت ابو بکرؓ کے ساتھ حج کے موقع پر لوگوں کو سنانے کے لئے بھیج دی جاتی تو اچھا ہوتا۔

Marfat.com

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری طرف سے صرف میرے خاندان کا آدمی اس کی تبلیغ کر سکتا ہے۔"

چنانچہ نبی کریمؐ نے حضرت علیؓ کو بلا کر حکم دیا کہ وہ مکہ جا کر اس سورۃ کو سنائیں اور عام اعلان کر دیں کہ کوئی کافر جنت میں داخل نہ ہو گا اور اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے۔ اور نہ کوئی شخص برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ اور جس کسی کا رسولِ خدا سے کوئی عہد ہے۔ تو وہ عہد مدت معینہ تک قائم رہے گا۔"

○

حضرت علیؓ نے وفاتِ رسولؐ کے بعد
حضرت عباسؓ اور حضرت ابو سفیانؓ سے فرمایا

"اے لوگو! نجات کی کشتیوں کے ذریعہ فتنوں کی موجوں کو چیر کر پار ہو جاؤ۔ مفاخرت کی راہ سے اپنا رخ موڑ لو۔ فخر و مباہات کے تاجوں کو سروں سے اتار کر زمین پر پھینک دو۔

وہ شخص کامیاب ہے۔ جو پر و بال (مددگاروں) کے ساتھ اٹھے۔ (جب مددگار نہ ہوں۔ تو جھگڑے سے کنارہ کش ہو کر مخلوق کو (بد امنی سے) راحت میں رکھے)

یہ خلافت کے لئے کھڑا (ہونا) گندہ پانی اور وہ لقمہ ہے۔ جس کو کھانے والے کو اچھو ہو جاتا ہے۔ اور پکنے سے پہلے پھل توڑنے والا ایسا ہی ہے جیسے غیر کی زمین پر کھیتی کر رہا ہو۔

(اب) اگر کچھ بولوں تو لوگ کہیں گے۔ کہ سلطنت کی حرص ہے۔ اگر چپ رہوں۔ تو (ایسے) لوگ (بھی ہیں جو) کہیں گے۔ کہ موت سے ڈر گئے۔

افسوس! جب کہ ہر رطب و یابس میرے سامنے ہے۔

خدا کی قسم! ابو طالب کا بیٹا موت سے اس سے بھی زیادہ مانوس ہے۔ جتنا طفل شیر خوار اپنی ماں کے پستان سے مانوس ہوتا ہے۔

Marfat.com

(یہ بات نہیں) بلکہ میں ایسے پوشیدہ علم کا رازدار ہوں۔ کہ اگر اسے ظاہر کر دوں۔ تو تم یوں کانپ اٹھو گے جیسے گہرے کنوئیں میں رسیاں لرزتی اور کانپتی ہیں۔"

○

شہادت حضرت عثمانؓ ذو النورین کے بارے میں حضرت علیؓ کے ارشادات

حضرت علی اکثر کہا کرتے تھے کہ

"یا الٰہی تو خوب جانتا ہے کہ میں عثمانؓ کے خون سے بری ہوں اور عثمان کے قتل کے دن میرے ہوش اڑ گئے تھے۔"

حضرت علیؓ نے یہ بھی فرمایا کہ لوگوں نے عثمانؓ کے قتل کے بعد مجھ سے بیعت کرنا چاہی۔ میں نے کہا۔ بخدا مجھے ان لوگوں سے بیعت لیتے شرم آتی ہے۔ جنہوں نے اس شخص کا قتل کر ڈالا۔ جس کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ کیا میں اس شخص سے شرم نہ کروں۔ جس سے ملائکہ شرم کرتے ہیں۔ پس میں بھی خدا سے شرم کرتا ہوں۔

لوگ چلے گئے۔ جب عثمان دفن ہو گئے اور امت بغیر خلیفہ کے رہ گئی تو اہل مدینہ نے بیعت پر اصرار کیا۔ اس پر میں نے بیعت لے لی اور اس وقت میں نے کہا۔

"اے اللہ! عثمان کا بدلہ مجھ سے لے لے۔ یہاں تک کہ تو راضی ہو جا۔"

○

مکالمات خلافت

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مہاجرین و انصار جمع ہو کر جن میں حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بھی تھے۔ حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

"اے ابو الحسن! اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں۔"

Marfat.com

حضرت علیؓ نے جواب میں فرمایا۔

”مجھے خلافت کی کوئی حاجت نہیں۔ تم جسے بھی خلیفہ بنانا چاہو۔ میں اس سے خوش ہوں۔ اور اس معاملہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔“

”مہاجرین و انصار نے جواب دیا۔ ”ہم آپ کے علاوہ کسی کو خلیفہ بنانے کے لئے تیار نہیں۔“

مگر حضرت علیؓ نے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ مہاجرین و انصار حضرت علیؓ کی خدمت میں بار بار حاضر ہوتے رہے اور انہیں خلافت قبول کرنے پر مجبور کرتے رہے۔ حتیٰ کہ ان مہاجرین و انصار نے ایک مرتبہ آپ سے یہ بھی عرض کیا کہ خلافت کے بغیر معاملات طے نہیں پا سکتے۔ اور آپ کی ٹال مٹول سے معاملہ طویل سے طویل تر ہوتا جا رہا ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔

”چونکہ تم مجھے بار بار آ کر مجبور کر رہے ہو۔ تو میں بھی تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ اگر تم میری بات قبول کرو گے۔ تو میں خلافت قبول کروں گا۔ ورنہ مجھے خلافت کی کوئی حاجت نہیں۔“

مہاجرین و انصار نے وعدہ کیا۔ کہ آپ جو کچھ بھی حکم دیں گے۔ ہم انشاء اللہ اسے ضرور قبول کریں گے۔

یہ وعدہ لے کر حضرت علیؓ مسجد میں تشریف لائے اور منبر پر بیٹھے لوگ آپ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ آپ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

”میں نے تمہاری اس خلافت کا بار مجبور ہو کر قبول کیا ہے۔ کیوں کہ تم لوگوں نے مجھ کو اس پر انتہائی مجبور کیا۔ اور میرے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ کار باقی نہ رہا۔ کہ میں تمہاری یہ درخواست قبول کر لوں۔“ اب میری شرط صرف اتنی ہے کہ تمہارے خزانوں کی چابیاں اگرچہ میرے قبضوں میں ہوں گی لیکن میں تمہاری رضامندی کے بغیر اس میں سے ایک درہم بھی نہ لوں گا۔“

Marfat.com

صحابہ کرام نے یہ بات قبول فرمائی۔ حضرت علیؓ نے ان کا جواب سن کر فرمایا۔

"اے اللہ تو ان پر گواہ رہ۔"

اس کے بعد حضرت علیؓ نے لوگوں سے بیعت لی۔

○

حضرت علی شیرِ خدا اور ابن عباس کے مابین مکالمات

یہ مکالمات اس عہد کے حالات پر روشنی ڈالتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔

میں نے حضرت علیؓ سے کہا۔ کہ پہلی مرتبہ تو مغیرہ نے آپ کے ساتھ خیرخواہی کی تھی۔ اور دوسری مرتبہ آپ کو دھوکہ دیا۔

حضرت علیؓ۔ تم مجھے نصیحت نہ کرو۔

ابن عباس : "آپ جانتے ہیں کہ معاویہ اور ان کے ساتھی دنیا دار ہیں۔ اگر آپ انہیں ان کے عہدوں پر برقرار رکھیں گے تو انہیں اس کی کوئی پرواہ نہ ہو گی کہ خلیفہ وقت کون ہے۔ اور اگر آپ انہیں معزول کر دیں گے تو وہ یہ کہیں گے کہ خلافت بغیر مشورے کے قائم ہوئی ہے۔ اور اسی خلیفہ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کیا ہے۔ اس طرح آپ کی مخالفت پر آمادہ ہو جائیں گے اور اہل عراق آپ کے باغی ہو جائیں گے۔ دوسری جانب میں طلحہؓ اور زبیرؓ سے بھی مطمئن نہیں ہوں۔ کہ کہیں وہ آپ پر حملہ نہ کر بیٹھیں۔"

حضرت علیؓ : تم نے جو یہ کہا ہے کہ میں ان عہدیداروں کو ان کے عہدوں پر قائم رکھوں تو خدا کی قسم اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ دنیا کی اصلاح کے لئے یہی بہترین تدبیر ہے۔ لیکن جہاں تک حق کا اور ان امور کا تعلق ہے۔ جس کے عثمانی عہدیدار مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور جن کا مجھے علم ہے۔ تو یہ امور مجھے اس پر مجبور کرتے ہیں کہ میں ان میں سے کسی کو بھی کوئی عہدہ نہ دوں۔ اگر برطرفی کے باوجود یہ میری

Marfat.com

خلافت قبول کرلیں۔ تو یہ ان کے لئے بہتر ہے اور اگر یہ اس سے انحراف کریں۔ تو میں تلوار میان سے نکال لوں گا۔"

ابن عباسؓ : "تو میری ایک اور رائے تسلیم کیجئے کہ آپ اپنی زمین پر چلے جائیں اور اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھ جائیں۔ کیوں کہ عرب پریشان اور مضطرب ہونے کے بعد آپ ہی کے پاس آئیں گے اور آپ کے علاوہ انہیں کوئی ایسا دوسرا شخص دکھائی نہیں دے گا۔ جو کہ خلافت کا بار سنبھال سکے اور اگر آپ نے آج ان کا ساتھ دے کر معاویہؓ وغیرہ پر لشکر کشی کی تو خدا کی قسم کل تمام لوگ عثمانؓ کے خون کی ذمہ داری آپ پر ڈال دیں گے۔"

شیرِ خدا : "میں یہ بھی نہیں کر سکتا۔ تم شام جاؤ۔ میں تمہیں وہاں کا عامل بناتا ہوں۔"

ابن عباس : وہاں معاویہ موجود ہیں۔ جو بنی امیہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور حضرت عثمانؓ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ جب میں وہاں پہنچوں گا تو وہ عثمانؓ کے خون کے قصاص میں میری گردن اتار لیں گے۔ اور اگر وہ ایسا نہ بھی کریں گے تو کم از کم مجھے قید ضرور کر دیں گے اور میرے خلاف کوئی نہ کوئی حکم صادر کر دیں گے۔"

شیرِ خداؑ : میری اور تمہاری بھی قرابت ہے۔ تم نے اسے کیوں نظر انداز کر دیا۔ تم پر جو شخص بھی حملہ آور ہو گا وہ دراصل مجھ پر حملہ آور ہو گا۔"

ابن عباسؓ : آپ معاویہؓ کو خط تحریر کیجئے۔ اس کے ساتھ ان سے کچھ وعدے کیجئے اور ان پر احسانات کیجئے۔

شیرِ خداؑ : "خدا کی قسم میں یہ کام ہرگز نہیں کر سکتا۔"

○

حضرت علیؓ نے عبد اللہ بن عباس سے یہ بھی فرمایا!

"میں تو معاویہ کو تلوار کے علاوہ کچھ نہیں دے سکتا۔" پھر آپ نے تمثیلاً" یہ شعر

Marfat.com

پڑھا۔

ترجمہ۔ ''اس حالت میں اگر میری موت ہو گی۔ تو وہ ایک عاجز کی موت ہو گی۔ جسے چاروں طرف سے غولِ بیابانی نے گھیر لیا ہو۔''

ابن عباس :''اے امیر المومنین آپ ایک بہادر شخص ضرور ہیں۔ لیکن تدابیر جنگ سے قطعا'' ناواقف ہیں۔ کیا آپ نے نبی کریمؐ کا یہ فرمان نہیں سنا۔ کہ ''جنگ بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے۔''

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ ''کیوں نہیں۔''

ابن عباسؓ :''خدا کی قسم اے امیر المومنین میرے مشورے اور رائے پر چلیں۔ تو میں ان مخالفتوں کے اتنا آگے بڑھ جانے کے باوجود ان کی تدابیر کو اس طرح الٹ دوں گا کہ یہ ہر کام میں پیچھے ہی دیکھتے نظر آئیں گے۔ اور یہ سوچیں گے کہ انجام بد سے کیسے بچنا چاہئے اور آگے کوئی بات انہیں نظر نہیں آئے گی۔ اور اس تدبیر میں آپ کا نہ کوئی نقصان ہو گا اور نہ آپ پر کوئی گناہ لازم آئے گا۔''

حضرت علیؓ : ''تم جن باتوں کا مجھے مشورہ دے رہے ہو۔ اس میں نہ تم معاویہ کا کچھ کر سکتے ہو۔ اور نہ کسی اور کا کچھ بگاڑ سکتے ہو۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ اگر میں تمہارا مشورہ قبول نہ کروں تو تم ہر حال میں میری اطاعت کرو۔''

ابن عباسؓ : ''انشاء اللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ اور میرے نزدیک اطاعت سے زیادہ آسانی کسی چیز میں نہیں ہے۔''

○

خطبہ

جب شہادتِ عثمانؓ کے بعد لوگوں نے حضرت علیؓ کو خلافت پیش کی۔ تو آپ نے یہ خطبہ دیا۔

''مجھے اپنے حال پر رہنے دو۔ (خلافت کے لئے) کسی اور کو تلاش کر لو۔ ہمارا سابقہ

Marfat.com

ایسے انقلابات سے ہے۔ جن کے کئی رخ اور کئی رنگ ہیں۔ جن پر نہ دل قائم رہ سکتے ہیں اور نہ عقلیں اور یقیناً" (دین کے) افق پر گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں اور راستہ پہچاننے میں نہیں آتا۔

اور خوب سمجھ لو۔ کہ اگر میں تمہاری دعوت قبول کر لوں۔ تو جن امور کو میں بہتر جانتا ہوں۔ ان پر تم سے عمل کراؤں گا۔ اور اس میں کسی کہنے والے کی بات اور کسی ناراض ہونے والے کی ناراضگی کی پرواہ نہ کروں گا اور اگر تم مجھے چھوڑ دو میں تمہارا ہی جیسا ایک آدمی ہوں گا اور ہو سکتا ہے کہ جسے اپنا امیر بنا ڈالو (اگر وہ پابند شریعت رہا) تو تم سے زیادہ اس کی بات سنوں اور اس کا ساتھ دوں گا۔ اور میرا تمہارے لئے پشت پناہ ہونا اس سے بہتر ہے کہ تمہارا حاکم بنوں۔"

○

حضرت عمر فاروقؓ کی وفات کے بعد انتخابِ خلیفہ کے لئے جو مجلسِ شوریٰ مجتمع ہوئی تھی۔ اس کے بارے میں ارشادات۔

"مجھ سے پہلے کسی نے بھی دعوتِ حق، صلہ رحم، اور احسان و بخشش میں سرعت سے کام نہیں لیا ہے۔ پس (اے لوگو!) میری بات سنو۔ میری گفتار کو مدنظر رکھو۔ ممکن ہے کہ آج (اس مجلس کے انعقاد کے بعد) تم امرِ خلافت کو اس طرح دیکھو کہ تلواریں کھینچ لی جائیں۔ عہد و پیمان شکستہ ہو جائیں۔ یہاں تک کہ تم میں سے کچھ لوگ اہلِ ضلالت کے امام اور بعض اہلِ جہالت کے تابع فرمان بن جائیں۔ (اور خون ریزی اتنی بڑھے کہ حالات قابو سے باہر ہو جائیں۔ اور پھر کچھ بنائے نہ بن سکے۔)

○

شہادتِ عثمان کے ذمہ دار کون تھے؟

سند خلافت پر بیٹھنے کے بعد سب سے پہلا کام حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کا پتہ چلانا تھا۔ اور ان کو سزا دینا تھا۔ لیکن دقت یہ تھی کہ وقت شہادت صرف ان کی بیوی نائلہ بنت

Marfat.com

قرا فصہ موجود تھیں۔ جو اس کے سوا کچھ نہ بتا سکیں کہ محمد بن ابی بکر دو آدمیوں کے ہمراہ، جن کو وہ نہیں جانتی۔ اندر آئے۔

حضرت علیؓ نے محمد بن ابی بکر کی گرفتاری کا حکم دیا۔ وہ گرفتار ہو کر آئے تو انہوں نے قسم کھا کر اپنی برأت ظاہر کی۔ کہ وہ قتل کے ارادہ سے ضرور داخل ہوئے تھے۔ لیکن حضرت عثمانؓ کے ایک جملہ سے شرمندہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے۔ البتہ ان دونوں نابکاروں نے بڑھ کر حملہ کیا۔ ان دونوں قاتلوں کو وہ خود بھی نہیں جانتے کہ وہ کون تھے؟ اور کہاں کے رہنے والے تھے؟

حضرت نائلہ نے بھی محمد بن ابی بکر کے اس بیان کی تصدیق کی۔ کہ محمد بن ابی بکر قتل کرنے والوں کے ساتھ نہیں تھے۔

غرض تفتیش و تحقیق کے باوجود اصل قاتلوں کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ مختلف تاریخی کتب میں قاتلوں کے نام مذکور ہیں۔ لیکن شہادت کی قانونی حیثیت سے مجرم ثابت نہیں ہوتے۔ اس لئے حضرت علیؓ بھی اس وقت کوئی موثر کاروائی عمل میں نہ لا سکے۔ اور شہادتِ عثمانؓ کا مسئلہ متنازعہ بنا رہا۔

○

موزوں پر مسح کا مسئلہ

ایک روز ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے شریح بن ہانی نے یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک بار پاؤں دھونے کے بعد کے دن تک مسح کر سکتے ہیں؟

ام المومنین نے فرمایا۔

"علی سے جا کر دریافت کرو۔ ان کو معلوم ہو گا۔ کیوں کہ وہ سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتے تھے۔"

چنانچہ وہ سائل حضرت علیؓ کے پاس گیا۔ مسئلہ سن کر حضرت علیؓ نے فرمایا۔ "مسافر تین دن تین رات تک اور مقیم ایک دن ایک رات تک۔

Marfat.com

○

"قرآن کے سوا میرے پاس کچھ اور نہیں"

بعض لوگوں کا خیال تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ مرتضیٰ کو ظاہری علوم کے علاوہ کچھ خاص علوم اور باتیں اور بھی بتائی ہیں۔ ان کے شاگردوں نے ان سے پوچھا۔

"قرآن کے سوا کچھ اور بھی آپ کے پاس ہے۔"

حضرت علیؓ نے رمایا۔

"قسم ہے اس کی جو دانہ کو پھاڑ کر درخت اگاتا ہے۔ اور جو جان کو جسم کے اندر پیدا کرتا ہے۔ قرآن کے سوا میرے پاس کچھ اور نہیں۔ لیکن قرآن کے سمجھنے کی قوت (فہم و ادراک) اور یہ دولت خدا جس کو چاہے دے۔ ان کے علاوہ چند حدیثیں میرے پاس ہیں۔"

○

شیرِ خدا عمال کی بازپرس سختی سے فرماتے تھے۔

ایک دفعہ اردشیر کے حال مصقلہ نے بیت المال سے قرض لے کر پانچ سو لونڈی اور غلام خرید کر آزاد کر دیئے۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت علیؓ نے سختی کے ساتھ اس رقم کا مطالبہ کیا۔

مصقلہ نے کہا۔ "خدا کی قسم! عثمانؓ کے نزدیک اتنی رقم کا چھوڑ دینا کوئی بات نہ تھی۔ لیکن یہ تو ایک ایک جبہ کا تقاضا کرتے ہیں۔"

اس کے بعد حالات کے ہاتھوں مجبور ہو کر مصقلہ امیر معاویہؓ کی پناہ میں چلے گئے۔

جناب علیؓ کو معلوم ہوا تو فرمایا۔

"خدا اس کا بھلا کرے اس نے کام تو شریفوں کا کیا۔ لیکن غلام کی طرح بھاگا اور تاجر کی طرح خیانت کی۔ خدا کی قسم! اگر وہ مقیم رہتا۔ تو قید سے زیادہ اس کو سزا نہ دیتا اور

Marfat.com

اگر اس کے پاس کچھ ہوتا۔ تو لے کر بیت المال میں جمع کروا دیتا۔ ورنہ معاف کر دیتا۔"

○

خطبہ

خلافت

اس خطبہ میں آپ نے بتایا ہے کہ امرِ خلافت کی حقیقت کیا ہے؟ اور اس سلسلہ میں استحقاق' اہلیت اور حق کا معیار کیا ہو سکتا ہے:

پیغمبرِ اکرمؐ امینِ وحیِ خداوندی ہیں' خاتم پیغمبراں ہیں' رحمت الٰہی کے بشارت دینے اور قہرِ خداوندی سے ڈرانے والے ہیں!

اے لوگو!

امرِ خلافت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو ان میں سب سے زیادہ اس پر قوی اور قادر ہو اور اس کے بارے میں جو احکامِ خداوندی میں سب سے زیادہ ان کا واقف اور رمز شناس ہو' تو اگر (اس باب میں) کوئی فتنہ انگیزی اور تباہ کاری پر آمادہ ہوتا ہے۔ (تو سب سے پہلے) اسے حق کی طرف پلٹنے پر آمادہ کیا جائے گا اور انکار کی صورت میں اس سے جنگ (جائز) ہو گی۔ اپنی جان کی قسم! اگر امرِ امامت اس وقت تک منعقد نہیں ہو سکتا' جب تک سب لوگ حاضر نہ ہوں' تو یہ بات کبھی عمل پذیر نہیں ہو سکتی' (کیونکہ ایسا ہونا ناممکن ہے) لیکن جو لوگ اس کے اہل ہیں (یعنی اصحاب و آشنایان راہِ خیر و شر) ان لوگوں پر حکم لگا سکتے ہیں جو تعیین امامت کے وقت موجود نہیں تھے' پس اس صورت میں جو غیر موجود ہوں وہ اس فیصلہ کو پلٹنے کا حق نہیں رکھتے' اور جو غیر موجود ہوں' انہیں یہ اختیار نہیں کہ کسی اور کو منتخب کر لیں۔

خبردار!

میں دو شخصوں سے ضرور جنگ کروں گا' ایک اس سے جو ایسی چیز کا دعویٰ کرے' جو

Marfat.com

اس کی نہیں ہے' اور دوسرے اس سے جو ان حقوق کو ادا نہ کرے' جو اس پر واجب ہیں۔

خدا کے بندو! میں تمہیں خدا سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں بلا شبہ تقویٰ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے' جن کی لوگ آپس میں ایک دوسرے کو وصیت کرتے ہیں' اور یہ انجاموں میں سب سے بہتر انجام ہے۔ خدا کے نزدیک! تمہارے اور اہلِ قبلہ کے مابین جنگ کا دروازہ کھل گیا ہے اور اس پرچم کو وہی شخص اٹھا سکتا ہے جو صاحبِ بصیرت ہو' اور شدائد پر صبر کا عادی ہو' حق کے مواقع سے آشنا ہو' پس تمہیں جس بات کا حکم دیا جائے اس کی پیروی کرو' جس بات سے منع کیا جائے اس سے باز آ جاؤ اور کسی معاملہ میں جلد بازی سے کام نہ لو' جب تک وہ اچھی طرح واضح نہ ہو جائے' کیونکہ یہ ہمارا حق ہے کہ اس بات میں تغیر کر دیں جس سے تم (از روئے نادانی) انکار کرتے ہو۔ (بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا انکار کیا جائے' لیکن مصلحت ان کے قبول کر لینے میں ہوتی ہے اور بعض امور ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں قبول کر لیا جاتا ہے مگر مصلحت کا تقاضہ یہ ہوتا ہے' کہ انہیں رد کر دیا جائے' پس چونکہ تم حقائق نا آشنا ہو' لہٰذا میری گفتار سنو اور اس پر عمل پیرا ہو)

خبردار!

یہ دنیا جس کی تم تمنا کر رہے ہو اور جس کے بارے میں رغبت کا اظہار کرتے ہو اس کا یہ حال ہے کہ کبھی یہ تمہیں غضب ناک کر دیتی ہے' کبھی راضی کر لیتی ہے' نہ یہ تمہارا اصلی گھر ہے نہ منزلِ مقصود' جس کے لئے تم خلق کئے گئے ہو' نہ وہ منزل ہے جس کی طرف تمہیں بلایا گیا ہے۔ نہ یہ تمہارے لئے ہمیشہ باقی رہے گی' نہ تم اس پر ہمیشہ باقی رہو گے' اس نے اگر تمہیں اپنی سجاوٹ سے فریب دیا ہے تو اپنی بدی سے تمہیں ڈرایا بھی ہے تم اس کی سجاوٹ کے فریب کو اس کی خوف انگیزی کو' اس کی تحریص کو' اس کی تخویف کی بنا پر ترک کر دو' اور یہاں رہنے کے باوجود' اس گھر کی طرف بڑھو' جس کی طرف تمہیں بلاوا دیا گیا ہے' اپنے قلوب کو اس کی جانب سے پھیر

Marfat.com

لو اور تم میں سے کسی کی اگر کوئی مرغوب اور پسندیدہ چیز روک لی جائے تو اس طرح اس پر نہ کڑھے جس طرح لونڈیاں روتی ہیں اور خدا نے تم پر جو نعمتیں ارزانی فرمائی ہیں' ان کی تکمیل اس طرح کرو کہ اس کی اطاعت میں دکھ جھیلو' اور اس کی کتاب کی حفاظت کرو!

خبردار!

اس دنیا میں اگر تمہاری کوئی چیز ضائع جائے تو یہ تمہارے لئے مضر نہ ہو گا' اگر تم نے اپنے دین کے اصول مستحکم کر لئے ہوں۔

خبردار!

دین کو ضائع کر دینے کے بعد تم کو دنیا کی کوئی چیز بھی فائدہ نہ دے گی' جس کی تم نے حفاظت کی ہو' خدا ہمارے اور تمہارے دونوں کے دلوں کو حق کی طرف متوجہ کر دے اور ہم کو اور تم کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

○

خلافت کے بعد حضرت علیؓ شیرِ خدا کا پہلا

خطبہ

حضرت علی نے خلافت کے بعد جو سب سے پہلا خطبہ دیا۔ اس میں خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔

"اللہ عز و جل نے ایسی کتاب نازل فرمائی۔ جو لوگوں کی ہدایت کرنے والی ہے۔ اس کتاب میں ہر قسم کے خیر و شر کو بیان فرمایا۔ اب تمہیں چاہیے۔ کہ تم خیر کو قبول کرو۔ اور شر کو چھوڑ دو۔ اللہ سبحان تعالیٰ کے فرائض ادا کرو۔ وہ تمہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور حرام فرمائے ہیں۔ جو قطعاً" ڈھکے چھپے نہیں اور تمام حرام کاموں سے زیادہ مسلمانوں کا خون حرام فرمایا ہے۔ اس نے مسلمانوں کے ساتھ اخلاص

Marfat.com

ور باہم متحد رہنے کا حکم فرمایا ہے۔
سلم وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر لوگ محفوظ رہیں۔ سوائے اس صورت
کے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس کی ایذا دہی کا حکم دیا ہو۔
م موت آنے سے قبل عام اور خاص احکام سب پر عمل کر لو۔ کیوں کہ لوگ تو
ہمارے سامنے موجود ہیں اور موت تمہیں گھیرتی چلی آ رہی ہے۔ تم گناہوں سے ہلکے
و کر موت سے ملو۔ لوگ تو ایک دوسرے کا انتظار ہی کرتے رہتے ہیں۔ تم لوگ اللہ
کے بندوں اور اس کے شہروں کی بربادی کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔ کیوں کہ تم سے
س کا ضرور سوال کیا جائے گا۔ حتیٰ کہ چوپایوں اور گھاس پھوس کے بارے میں بھی تم
سے سوال ہو گا۔
، عز و جل کی اطاعت کرو۔ اس کی نافرمانی نہ کرو۔ اور جو بھی تمہیں خیر نظر آئے۔
سے قبول کرو اور جو برائی دیکھو اس کو چھوڑ دو۔ اور اس وقت کو یاد کرو۔ جب تم
دگ تھوڑی تعداد میں تھے اور زمین میں کمزور تھے۔"

○

حضرت علیؓ شیرِ خدا کی وصیت قاتل کے بارے میں

حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ کے قاتل کے مثلہ سے منع فرمایا۔
آپ نے فرمایا
"اے بنی عبد المطلب کہیں تم میری وجہ سے مسلمانوں کا خون نہ بہا دینا۔ اور یہ کہتے
پھرو کہ امیر المومنین قتل کر دیئے گئے ہیں۔ سوائے میرے قاتل کے کسی کو قتل نہ
کرنا۔ اے حسن! اگر میں اس کے وار سے مر جاؤں۔ تو تو بھی قاتل کو ایک ہی وار
سے ختم کرنا۔ کیوں کہ ایک وار کے بدلہ میں ایک وار ہونا چاہیے۔ اور اس شخص
(قاتل) کا مثلہ نہ کرنا۔ کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا
ہے۔ کہ تم لوگ مثلہ سے احتراز کرو۔ خواہ وہ باؤلے کتے ہی کا کیوں نہ ہو۔"

Marfat.com

○

ارشاد!

اے لوگو! زہد کیا ہے؟

امیدوں کی کمی، نعمت پر خدا کا شکر، محارم سے اجتناب۔ (بس یہی) زہد ہے!
اگر ان چیزوں پر تم عمل نہ کر سکو۔ تم کم از کم حرام کو اپنی شکیبائی پر غالب نہ آنے دو۔
(اور ہاں) نعمتِ خداوندی پر سپاس گزاری بھی نہ بھولو۔ کیوں کہ خدا نے اپنی ظاہر
روشن حجتوں اور واضح کتبِ آسمانی سے تمہارے کسی عذر کی گنجائش باقی نہیں رکھی
ہے۔

○

مقدمتہ الجیش کے آفیسر "شریح بن ہانی" کو وصیت

"خدا سے ہر وقت ڈرتے رہنا۔ دنیا کے غرور کا اپنے نفس کے لئے اندیشہ رکھنا۔ دنیا پر
کبھی بھروسہ نہ کرنا۔

یاد رکھو، برے انجام کے خوف سے نفس کو اس کی محبوبات سے نہ روکو گے تو خواہشیں
تمہیں بڑے بڑے نقصانوں کے حوالے کر دیں گی۔ لہٰذا نفس کو ہمیشہ روکنا اور غصے کے
وقت اپنے آپ پر قابو رکھنا۔

○

ایک جنگی لشکر کو نصیحت

جب دشمن کے سامنے اترنا، یا وہ تم پر آئے۔ تو تمہارا پڑاؤ بلند ٹیلوں یا پہاڑوں کے
دامن یا نہر کے کناروں پر ہونا چاہئے۔ تاکہ تمہارے لئے حفاظت اور مدد ہو۔ اور جنگ
ایک یا دو رخوں سے ہو اور پہاڑوں کی بلندیوں اور مسطح ٹیلوں پر نگہبان مقرر کرو۔
تاکہ دشمن کسی کمین گاہ یا محفوظ و بے خوف جگہ سے اچانک حملہ آور نہ ہو اور یہ بھی

Marfat.com

سمجھ رکھو کہ فوج کا ہراول دستہ' اس کا جاسوس اور ہراول کے جاسوس اس کے فرستادے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان سب جاسوسوں کا انتظام رکھو۔ خبردار' اختلاف اور پھوٹ نہ ہونے پائے۔ جب کہیں اترو۔ تو سب کے ساتھ اترو۔ اور جب کوچ کرو تو ایک ساتھ۔ جب رات آجائے تو نیزوں سے اپنے گرد حلقہ بنا لو۔ اور اس طرح سوؤ۔ جیسے غرارہ یا کلّی کرتے ہیں۔ (ذرا سی جھپکی لو اور اٹھ پڑو)

○

حضرت حسنؓ کو حضرت علیؓ کی نصیحت

"اے میرے بیٹے تیرے لئے میری وصیت یہ ہے کہ تم اللہ سے ڈرنا۔ نماز وقت پر ادا کرنا۔ زکواۃ کو اس کے مصرف میں خرچ کرنا اور وضو اچھی طرح کرنا کیونکہ بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی اور زکوۃ روکنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ہر وقت گناہوں کی مغفرت طلب کرنا' غصہ پینا' صلہ رحمی کرنا' جاہلوں سے بُردباری سے کام لینا' دین میں تفقہ حاصل کرنا' ہر کام میں ثابت قدمی دکھانا' قرآن کو لازم پکڑے رہنا' پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا اور برائیوں سے بچنا۔

○

Marfat.com

قبل از موت

لوگوں کو وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ وصیت ہے جو علیؓ بن ابی طالب نے کی ہے۔ وہ اس بات کی وصیت کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب فرما دیں خواہ یہ بات مشرکوں کو بری کیوں نہ معلوم ہو۔ یقیناً" میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور موت سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی کا حکم دیا گیا اور میں تابع فرمان لوگوں میں سے ہوں۔

اے حسنؓ میں تجھے اور اپنی تمام اولاد اور اپنے تمام گھر والوں کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جو تمہارا پروردگار ہے اور اس بات کی کہ تم صرف اسلام کی حالت میں جان دینا ہے تم سب مل کر اللہ کے دین کو مضبوط تھام لو اور باہم متفرق نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ باہم ایک دوسرے سے تعلق رکھنا اور ان کی اصلاح کرنا۔ نفل نمازوں اور روزوں سے بہتر ہے۔ تم اپنے تمام رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنا اس سے اللہ تم پر حساب نرم فرما دے گا۔ یتیموں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرنا۔ نہ تو انہیں اتنا موقع دینا کہ وہ اپنی زبان سے تم سے مدد طلب کریں نہ تمہاری موجودگی میں پریشانی میں مبتلا ہوں۔ اللہ سے ڈرو اور اللہ سے پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں ڈرو۔ کیونکہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت ہے۔ آپ ہمیشہ پڑوسیوں کے حقوق کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ ہمیں یہ خوف پیدا ہو گیا کہ کہیں حضورؐ پڑوسیوں کو وارث بھی نہ بنا دیں۔ قرآن کے معاملے میں اللہ سے ڈرو کہیں قرآن پر عمل کرنے میں تمہارے اغیار تم سے سبقت نہ لے جائیں' نماز کے معاملہ میں بھی اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو اور کسی وقت بھی جب تم

Marfat.com

زندہ رہو اسے خالی نہ چھوڑو کیونکہ اگر اسے خالی چھوڑ دیا گیا تو وہاں کوئی نظر نہ آئے گا اور جہاد کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو کیونکہ یہ پروردگار کے غصہ کو بجھاتی ہے اپنے نبی کی ذمہ داری کے لئے بھی اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔ تمہارے موجود ہوتے ہوئے کسی پر ظلم نہ کیا جائے۔ اپنے نبی کے صحابہ کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں وصیت فرمائی ہے۔ فقراء اور مساکین کے بارے میں بھی اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو انہیں اپنی روزیوں اور کھانے میں شریک کرو۔ اپنے غلاموں کے بارے میں بھی اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔ نماز ادا کرو۔ نماز ادا کرو' دین کے معاملہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کرنا اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے گا اور تمہارے خلاف بغاوت کرے گا تو اللہ تمہیں کافی ہو گا لوگوں سے نیک بات کہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک نہ کرو اگر تم اسے ترک کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر بُرے لوگوں کو حاکم بنا دے گا پھر تم دعا کرو گے اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ صلۂ رحمی کرو اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو۔ پشت دکھانے' قطعِ رحمی اور تفرقہ اندازی سے احتراز کرو۔ نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں ایک دوسرے کی اعانت کرو اور نافرمانی اور سرکشی میں کسی کی اعانت نہ کرو اور اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری' تمہارے اہلِ بیت کی حفاظت کرے جیسے اس نے تمہارے نبی کریمؐ کی تم میں حفاظت کی تھی۔ میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور تم پر سلام اور اللہ کی رحمت بھیجتا ہوں۔

Marfat.com

حضرت حسن علیہ السلام کے لئے وصیت نامہ

(صفین کی ہولناک جنگ سے واپسی پر امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے لختِ جگر فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم حسنؑ بن علیؑ بن ابی طالب کے لئے یہ وصیت نامہ لکھا جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا کا اخلاقی ادب قاصر ہے۔)

"دل شکستہ' بے بس' بیزار دنیا' مسافر عدم آباد' کہن سال پدر کی وصیت۔ کم سن آرزو مند راہرو راہِ مرگ' ہدفِ امراض' اسیرِ دنیا' تاجرِ غرور' مقروضِ اجل' قیدیٔ موت' حلیفِ تردد قرینِ حزن' نشانہِ آفات' مغلوبِ نفس' جانشینِ اموات' نو خیز فرزند کے نام۔

فرزند! زمانے کی گردش' دنیا کی بے وفائی' آخرت کی نزدیکی نے مجھے ہر طرف سے غافل کر کے صرف آنے والی زندگی کے اندیشوں میں مبتلا کر دیا ہے۔ اب مجھے صرف اپنی فکر ہے۔ تمام نشیب و فراز پیش نظر ہے۔ بے نقاب حقیقت آنکھوں کے سامنے ہے۔ سچا معاملہ رو براہ ہے۔ اسی لئے میں نے یہ وصیت تیرے لئے لکھی ہے۔ خواہ تیرے لئے زندہ رہوں یا فنا ہو جاؤں۔ کیونکہ مجھ میں تجھ میں کوئی فرق نہیں۔ تو میری جان ہے۔ میری روح ہے۔ تجھ پر آفت آئے گی تو مجھ پر پہلے آئے گی۔ تیری موت میری موت ہو گی۔

فرزند! (میں تجھے وصیت کرتا ہوں) خدا سے خوف کر اس کے حکم پر کاربند ہو۔ اس کے ذکر سے قلب کو آباد کر' اس کی رسی کو مضبوطی سے تھام' کیونکہ اس رشتے سے زیادہ مستحکم کوئی رشتہ نہیں جو تجھ میں اور تیرے خدا میں موجود ہو۔ بشرطیکہ تو خیال کرے۔

فرزند! دل کو موعظمت سے زندہ کر' زہد سے مار۔ یقین سے قوت دے۔ حکمت سے روشن کر۔ موت کی یاد سے اس پر قابو پا۔ فانی ہونے کا اس سے اقرار لے۔ مصائب یاد دلا کر اسے ہشیار بنا۔ زمانے کی نیرنگیوں سے اسے ڈرا۔ بچھڑ جانے والوں کی

Marfat.com

حکائتیں اسے سنا۔ گزرے ہوؤں کی تباہی سے اسے عبرت دلا۔ ان کی اجڑی ہوئی بستیوں میں گشت کر۔ ان کی عمارتوں کے کھنڈر دیکھ اور دل سے سوال کر ان لوگوں نے کیا کیا؟ کہاں چلے گئے؟ کدھر رخصت ہو گئے؟ کہاں جا کے آباد ہوئے؟

ایسا کرنے سے تجھے معلوم ہو جائے گا کہ وہ اپنے دوست و احباب سے جدا ہو گئے ویرانوں میں جا بسے اور تو بھی بس دیکھتے دیکھتے انہی جیسا ہو جائے گا۔ لہٰذا اپنی جگہ درست کر لے۔ آخرت کو دنیا کے بدلے نہ بیچ' بے علمی کی حالت میں بولنا چھوڑ دے' بے ضرورت گفتگو سے پرہیز کر۔ جس راہ میں بھٹک جانے کا اندیشہ ہو اس سے باز رہ' کیونکہ قدم کا روک لینا' ہولناکیوں میں پھنسنے سے بہتر ہے۔

تو نیکی کی تبلیغ کرے گا تو نیکوں میں سے ہو جائے گا۔ برائی کو اپنے ہاتھ سے اپنی زبان سے برا ثابت کر۔ بروں سے الگ رہ خدا کی راہ میں جہاد کر' جیسا حق ہے جہاد کرنے کا' خدا کے معاملے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہ ڈر حق کے لئے مصائب کے طوفان میں پھاند پڑ۔ دین میں تفقہ حاصل کر۔ مکروہات کی برداشت کا عادی بن' کیونکہ برداشت کی قوت بہترین قوت ہے۔

سب کاموں میں اپنے لئے خدا کی پناہ تلاش کر' اس طرح تو مضبوط جائے پناہ اور غیر مسخر قلعے میں پہنچ جائے گا۔

اپنے خدا سے دعا کرنے میں کسی کو شریک نہ کر' کیونکہ بخشش و عطا منع و حرمان سب خدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔ استخارہ زیادہ کر۔ میری یہ وصیت خوب سمجھ۔ اس سے روگردانی نہ کرنا۔ وہی بات ٹھیک ہوتی ہے جو مفید ہوتی ہے۔ بے فائدہ علم بے کار ہے۔ اور اس کی طلب ناروا!

فرزند! جب میں نے دیکھا کہ آخر عمر کو پہنچ گیا ہوں اور ضعف بڑھتا جاتا ہے تو یہ وصیت لکھنے میں مجھے جلدی کرنا پڑی۔ میں ڈرا کہیں وصیت سے پہلے ہی مجھے موت آ جائے' یا جسم کی طرح عقل بھی کمزور پڑ جائے' یا تجھ پر نفس کا غلبہ ہو جائے' یا دنیاوی فکریں تجھے گھیر لیں اور تو سرکش گھوڑے کی طرح قابو سے باہر ہو جائے۔ تو

Marfat.com

عمروں کا دل خالی زمین کی طرح ہوتا ہے' جو ہر بیج قبول کر لیتی ہے۔

اسی خیال سے میں نے وصیت لکھنے میں جلدی کی' تاکہ دل کے سخت ہونے اور ذہن کے دوسری طرف لگ جانے سے پہلے ہی تو اس معاملے کو سمجھ لے۔ جس کے تجربے اور تحقیق سے اگلوں نے تجھے بے نیاز کر دیا ہے۔ اس کی راہ کی تگ و دو اور تجربے کی تلخیوں سے تجھے بچا لیا ہے۔ وہ چیز تیرے پاس بلا کلفت پہنچ رہی ہے۔ جس کی جستجو میں ہمیں خود نکلنا پڑا تھا۔ اب وہ سب تیرے سامنے آ رہا ہے جو شاید ہماری نگاہوں سے بھی اوجھل رہ گیا ہو۔

فرزند! میری عمر تو اتنی دراز نہیں جتنی اگلوں کی ہوا کرتی تھی' تاہم میں نے ان کی زندگی پر غور' اور ان کے حالات میں تفکر کیا ہے' ان کے پیچھے بحث و جستجو میں نکلا ہوں۔ حتیٰ کہ اب میں انہی میں کا ایک فرد ہو چکا ہوں۔ بلکہ ان کے حالات سے حد درجہ واقف ہونے کی وجہ سے گویا ان کا اور ان کے بزرگوں کا ہم سن بن گیا ہوں۔

اسی طرح یہاں کا شیریں و تلخ' سفید و سیاہ' سود و زیاں' سب مجھ پر کھل گیا ہے۔ اس سب میں سے میں نے تیرے لئے ہر اچھی بات چن لی ہے۔ ہر خوش نما چیز منتخب کر لی ہے۔ ہر بری اور غیر ضروری بات تجھ سے دور رکھی ہے اور چونکہ مجھے تیرا ویسا ہی خیال ہے جیسا شفیق باپ کو بیٹے کا ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ یہ وصیت ایسی حالت میں ہو کہ تو ابھی کم عمر ہے۔ دنیا میں نو وارد ہے۔ تیرا دل سلیم ہے' نفس پاک ہے۔

پہلے میں نے ارادہ کیا تھا کہ تجھے صرف کتاب اللہ اور اس کی تفسیر کی شریعت اور اس کے احکام' حلال و حرام کی تعلیم دوں گا' پھر خوف ہوا مبادا تجھے بھی اسی طرح شکوک و شبہات گھیر لیں' جس طرح لوگوں کو نفس پروری کی وجہ سے گھیر چکے ہیں' لہٰذا میں نے یہ وصیت ضروری سمجھی۔ یہ تجھ پر شاق ہو سکتی ہے مگر میں نے اسے پسند کر لیا اور گوارا نہ کیا کہ ایسی راہ مین تجھے تنہا چھوڑ دوں' جس میں ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ امید ہے خدا میری وصیت کے ذریعے تجھے ہدایت دے گا اور سیدھی راہ کی طرف

Marfat.com

تیری راہنمائی کرے گا۔

فرزند! تیری جس بات سے میں خوش ہوں گا' یہ ہے کہ تو خدا سے خوف کرے۔ اس کے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی نہ کرے۔ اپنے اسلام اور خاندان کے پاک بزرگوں کی راہ پر گامزن ہو' کیونکہ جس طرح آج تو اپنے آپ کو دیکھتا ہے' اسی طرح کل وہ بھی اپنے آپ کو دیکھتے تھے اور جس طرح تو غور کرتا ہے وہ بھی غور کرتے تھے۔ آخر تجربوں نے انہیں مجبور کر دیا کہ سیدھی راہ پر آ جائیں اور فضول باتوں سے پرہیز کریں۔

لیکن اگر تیری طبیعت یہ قبول نہ کرے اور انہی کی طرح بذات خود تجربے حاصل کرنے پر مصر ہو تو بسم اللہ' تجربہ شروع کر' مگر عقل و دانائی کے ساتھ۔ شبہوں اور بحثوں میں بے عقلی سے الجھ کر نہیں اور اس سے پہلے کہ یہ کام تو شروع کرے' اپنے خدا سے مدد کا خواستگار ہو۔ اس کی توفیق کا طالب ہو اور ہر قسم کے شبہات سے پرہیز کر۔ کیونکہ شبہات تجھے حیرت و گمراہی میں ڈال دیں گے اور جب تجھے یقین ہو جائے کہ قلب صاف ہو کر قبضے میں آ گیا ہے۔ عقل پختہ ہو کر جم گئی ہے اور ذہن میں یکسوئی پیدا ہو چکی ہے تو اس وقت اس وادی میں قدم رکھ' ورنہ تیرے لئے یہ راہ تاریک ہو گی اور تو اس میں بھٹکتا پھرے گا' حالانکہ طالبِ دین کو نہ بھٹکنا چاہئے' نہ حیرت میں پڑنا چاہئے۔ ایسی حالت میں طالبِ دین کے لئے اس راہ سے دور رہنا ہی بہتر ہے۔

فرزند! میری وصیت خوب سمجھ اور جان لے جس کے ہاتھ میں موت ہے' اسی کے ہاتھ میں زندگی بھی ہے' جو پیدا کرنے والا ہے' وہی مارنے والا بھی ہے' جو فنا کرتا ہے' وہی حیات نو بھی بخشتا ہے اور جو مصیبت میں ڈال کے امتحان لیتا ہے۔ وہی نجات بھی دیتا ہے۔

یقین کر' دنیا کا قیام' اللہ کے اس ٹھہرائے ہوئے قانون پر ہے کہ انسان کو نعمتیں بھی ملتی ہیں اور ابتلاء و آزمائش بھی پیش آتی ہے اور پھر آخرت میں آخری جزا دی

Marfat.com

جاتی ہے جس کا ہمیں علم نہیں۔ اگر کوئی بات تیری سمجھ میں نہ آئے تو انکار نہ کر دے بلکہ اسے اپنی کم سمجھی پر محمول کر کے غور کر' کیونکہ اول اول تو جاہل ہی پیدا ہوا تھا۔ پھر بتدریج علم حاصل ہوا اور ابھی نہیں معلوم کتنی باتیں ہیں جن سے تو لاعلم ہے جن میں تیری عقل حیران رہ جاتی ہے اور بصیرت کام نہیں دیتی۔ لیکن بعد چندے ان کا علم تجھے ہو جاتا ہے' پس تیری وابستگی اسی ذات سے ہو' جس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ رزق دیا ہے اور تیری خلقت چوری کی ہے۔ اسی کے لئے تیری عبادت ہو۔ اسی کی طرف تیرا سر جھکے اسی سے تیری خشیت ہو۔

فرزند! خدا کی بابت کسی نے ویسی تعلیم نہیں دی' جیسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے' پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اپنا رہنما بنا اور نجات کے لئے انہی کو قطب نما تصور کر۔

میں نے تجھے نصیحت کرنے میں کوتاہی نہیں کی ہے اور یقین کر اپنی بھلائی کے لئے تو کتنا ہی غور کرے' میرے برابر غور نہ کر سکے گا۔

فرزند! اگر تیرے پروردگار کا کوئی شریک ہوتا تو اس کے بھی رسول آتے اس کی سلطنت و حکومت کے بھی آثار دکھائی دیتے۔ اس کے افعال و اعمال بھی ظاہر ہوتے' مگر نہیں' وہ اللہ تو ایک ہی ہے۔ جیسا کہ خود اس نے اپنے بارے میں فرما دیا ہے۔ اس کی حکومت میں کوئی شریک نہیں ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ سب سے اول ہے' مگر خود اس کی ابتداء نہیں۔ سب سے آخر ہے' مگر خود اس کی انتہا نہیں۔ اس کی شان اس سے کہیں بلند ہے کہ قلب کے تصور اور بصر کے ادراک پر اس کی ربوبیت موقوف ہو۔

پس تیرا عمل ویسا ہی ہو جیسا اس شخص کا ہوتا ہے جس کی حیثیت چھوٹی ہے مقدرت کم ہے اور اپنے پروردگار کی طرف اس کی اطاعت کی جستجو میں' اس کی عقوبت کی دہشت میں اور اس کے غضب کے خوف میں جس کی محتاجی بہت بڑی ہے۔ یاد رکھ تیرے پروردگار نے تجھے اچھی باتوں ہی کا حکم دیا ہے اور صرف برائیوں سے منع کیا

Marfat.com

ہے۔

فرزند! میں نے تجھے دنیا کا نقشہ دکھا دیا ہے۔ اس کی حالت بتا دی ہے۔ اس کے ناپائیدار اور ہرجائی ہونے کی خبر سنا دی ہے۔ آخرت کی حالت بھی تیرے پیش نظر کر دی ہے اور اس کی لذت و نعیم کی بھی خبردے دی ہے۔ میں نے مثالیں دے کر سمجھایا ہے تاکہ تو عبرت حاصل کرے اور ان پر عمل پیرا ہو۔

جن لوگوں نے دنیا کو پرکھ لیا ہے' اس کی جدائی سے گھبراتے نہیں۔ ان کی مثال ایسے مسافر کی ہے جو ناموافق اور قحط زدہ علاقہ چھوڑ کر سرسبز و زرخیز علاقے کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ یہ مسافر راہ کی تکلیفیں برداشت کرتے ہیں۔ احباب کی جدائی گوارا کرتے ہیں۔ سفر کی مشقتیں اٹھاتے ہیں' خوراک کی خرابی سہتے ہیں تاکہ کشادہ اور آرام دہ مقام تک پہنچ جائیں۔ کسی تکلیف کو تکلیف نہیں سمجھتے۔ کسی خرچ سے جی نہیں چراتے۔ ان کے لئے ہر وہ قدم جو منزل مقصود کی طرف بڑھتا ہے سب سے زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے' لیکن جو لوگ دنیا سے چمٹے ہوئے ہیں اس کی جدائی برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کی مثال اس مسافر جیسی ہے جو سرسبز و شاداب زمین چھوڑ کر قحط زدہ زمین کی طرف چلا ہے اس کے لئے یہ سفربد ترین اور خوفناک سفر ہو گا۔ اصلی مقام کی جدائی اور نئے مقام میں آمد کو بھیانک مصیبت سمجھے گا۔

فرزند! اپنے اور دوسروں کے درمیان خود اپنی ذات کو میزان بنا۔ جو بات تجھے اپنے لئے پسند ہے' وہی ان کے لئے بھی پسند کر اور جو بات خود اپنے لئے تو ناپسند کرتا ہے' ان کے حق میں بھی ناپسند کر۔ کسی پر ظلم نہ کر کیونکہ دوسرے کا ظلم تو اپنے آپ پر نہیں چاہتا۔ سب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آ۔ جس طرح تیری خواہش ہے کہ وہ تجھ سے پیش آئیں۔ لوگوں کی جو باتیں ناپسند ہوں وہ اپنی بھی ناپسند کر۔ اگر لوگ تجھ سے وہی برتاؤ کریں جو تو ان سے کرتا ہے' تو اسے ٹھیک سمجھ۔ بغیر علم کے کچھ نہ کہو۔ اگرچہ تیرا علم کتنا ہی کم ہو اور ایسی بات کسی کے حق میں ہرگز نہ کہہ جو خود تو ان سے اپنے لئے سننا نہیں چاہتا۔

Marfat.com

خود پسندی حماقت ہے اور نفس کے لئے ہلاکت' لہٰذا سلامت روی سے اپنی راہ طے کر۔

دوسروں کے لئے خزانچی نہ بن اور جب تجھے خدا سے روشنی مل جائے تو تیرا تمام تر خوف صرف اپنے پروردگار سے ہو۔

فرزند! تیرے سامنے ایک دور دراز' دشوار گزار سفر درپیش ہے اس سفر میں حسنِ طلب کی بڑی ضرورت ہے۔ اس سفر میں تیرا زادِ راہ ضرورت سے زیادہ نہ ہونے پائے کیونکہ اگر تو طاقت سے زیادہ بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھا کے چلے گا تو تیرے لئے وبالِ جان بن جائے گا۔ لہٰذا اگر بھوکے' مزدور تیرا زادِ راہ قیامت تک کے لئے اٹھانے کو مل رہے ہوں تو انہیں غنیمت جان اور اپنا بوجھ ان پر رکھ دے۔ تاکہ کل ضرورت پر یہ توشہ تجھے کام دے' مقدرت کی حالت میں تیرا توشہ بار ہو جانا چاہئے کہ مبادا ضرورت آ گھیرے اور تو کچھ نہ پائے' دولت مندی کے زمانے میں اگر کوئی قرض مانگے تو فوراً دے دے تاکہ ناداری کے زمانے میں وہ تجھے واپس مل جائے۔

فرزند! تیرے سامنے ایک کٹھن گھاٹی ہے۔ اس گھاٹی میں ایک ہلکا پھلکا آدمی بوجھل آدمی سے بہتر ہے اور سست رفتار تیز رفتار سے بدتر ہے۔ تیرا اس گھاٹی سے گزرنا لازمی ہے اس کے بعد جنت ہے یا دوزخ' لہٰذا آخری منزل پر پہنچنے سے پہلے اپنا پیش خیمہ بھیج دے اور قیام سے پہلے ہی جگہ ٹھیک کر لے' کیونکہ مرجانے کے بعد نہ معذرت ممکن ہو گی نہ دنیا کی طرف واپسی۔

یقین کر' جس کے دستِ تصرف میں آسمان و زمین کے خزانے ہیں اس نے مانگنے کی اجازت دے دی ہے اور قبول کرنے کا وعدہ فرما لیا ہے اس نے کہا مانگ مل جائے گا۔ رحم کی التجا کر' رحم کیا جائے گا! اس نے اپنے اور تیرے درمیان حاجب کھڑے نہیں کئے جو تجھے اس کے حضور پہنچنے سے روکیں نہ سفارشیوں ہی کا تجھے محتاج بنایا ہے جو اس کے سامنے تیری سفارش کریں۔ تیری توبہ ٹوٹ جاتی ہے تو بھی تجھے نہ محروم کرتا ہے نہ تجھ سے انتقام لیتا ہے اور جب تو دوبارہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے

Marfat.com

تو وہ نہ تجھ پر طعنہ زن ہوتا ہے' نہ تیری پردہ دری کرتا ہے' حالانکہ تو اس کا مستحق ہوتا ہے۔ وہ توبہ کے قبول کرنے میں حجت نہیں کرتا۔ اپنی رحمت سے مایوس ہونے نہیں دیتا' بلکہ اس نے توبہ کو نیکی قرار دیا ہے۔ ایک بدی کو وہ بزرگ و برتر ایک ہی گنتا ہے' مگر ایک نیکی کو دس شمار کرتا ہے۔ اس نے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے۔ وہ تیری پکار سنتا ہے۔ تیری مناجات پر کان دھرتا ہے۔ تو اس سے مرادیں مانگتا ہے۔ دل کی حالت بیان کرتا ہے۔ اپنی بپتا سناتا ہے۔ اپنی مصیبتوں کی فریاد کرتا ہے اپنی مشکلوں میں مدد مانگتا ہے۔ تو اس سے عمر کی درازی' جسم کی تندرستی' رزق کی کشادگی چاہتا ہے اور اس کی رحمت کے ایسے ایسے خزانے طلب کرتا ہے جو اس کے سوا کوئی اور دے نہیں سکتا۔ غور کر اس نے طلب کی اجازت دے کر اپنی رحمت کے خزانوں کی کنجیاں تیرے حوالے کر دی ہیں تو جب چاہے دعا کر کے اس کی نعمتوں کے دروازے کھلوا لے' رحمتوں کا مینہ برسوا لے۔ لیکن اگر اجابت دعا میں دیر ہو تو مایوس نہ ہو' کیونکہ قبول دعا کا مدار نیت کی صحت پر ہے۔ کبھی اجابت دعا میں اس لئے دیر ہوتی ہے کہ سائل کو زیادہ ثواب ملے۔ امیدوار کو زیادہ بخشش دی جائے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی مانگتا ہے اور محروم رہتا ہے' مگر جلد یا بدیر طلب سے زیادہ اسے دے دیا جاتا ہے۔ یا پھر محرومی ہی اس کے حق میں بہتر ہوتی ہے۔ نہیں معلوم کتنی مرادیں ایسی ہیں کہ پوری ہو جائیں تو انسان کی عاقبت ہی برباد ہو جائے پس تیری دعا انہی باتوں کے لئے ہو جو تیرے لئے سودمند ہیں اور جو نقصان دہ ہیں وہ دور رہیں۔ سن لے مال و دولت بڑی چیز نہیں۔ مال تیرے لئے ہے تو مال کے لئے نہیں ہے۔

فرزند! تو آخرت کے لئے پیدا ہوا ہے نہ کہ دنیا کے لئے۔ فنا کے لئے بنا ہے نہ کہ بقا کے لئے' تو ایک ایسے مقام میں ہے جو ڈانوا ڈول ہے اور تیاری کرنے کی جگہ یہ محض آخرت کا راستہ ہے۔ موت تیرے تعاقب میں لگی ہوئی ہے۔ تو لاکھ بھاگے' بچ نہیں سکتا۔ ایک نہ ایک دن تجھے شکار ہو جانا ہی ہے لہٰذا ہشیار رہ! کہ موت ایسی حالت مین نہ آ جائے کہ تو ابھی توبہ و انابت کی فکر ہی میں ہو اور وہ درمیان میں حائل ہو

Marfat.com

جائے۔ ایسا ہوا تو بس تو نے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالا۔

فرزند! موت پر، اپنے عمل اور موت کے بعد کی حالت پر ہمیشہ تیرا دھیان رہے تاکہ جب اس کا پیام پہنچے تو تیرا سب کچھ پہلے سے ٹھیک ٹھاک ہو اور تجھے اچانک اس پیام کو سننا پڑے۔

فرزند! دنیا میں دنیا داروں کی محویت اور اس کی طلب میں ان کی مسابقت تجھے فریب نہ دے۔ کیونکہ خدا نے دنیا کی حقیقت کھول دی ہے، خدا ہی نے نہیں خود دنیا نے بھی اپنے فانی ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ اپنی برائیوں پر سے نقاب اٹھا دی ہے۔ دنیا دار تو بھونکنے والے کتے اور پھاڑ کھانے والے درندے ہیں، جو ایک دوسرے پر غراتے ہیں۔ طاقت ور کمزوروں کو کھاتے ہیں۔ بڑے چھوٹوں کو ہڑپ کر جاتے ہیں۔ ان میں کچھ تو بندھے ہوئے اونٹ ہیں جو نقصان کرنے سے مجبور ہیں اور کچھ چھٹے ہوئے اونٹ ہیں جو ہر طرح کا نقصان کرتے پھرتے ہیں۔ ان کی عقل گم ہے۔ انجان رستوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ مصائب کی ناہموار وادیوں میں بلائیں اور آفتیں چرنے کے لئے چھوڑ دیئے گئے ہیں نہ کوئی ان کا گلہ بان ہے نہ رکھوالا۔ دنیا انہیں تاریک گزرگاہوں میں لے گئی ہے، روشنی کے مینار ان کی آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں، دنیا کی بھول بھلیوں میں پھنس گئے ہیں، اس کی لذتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اسی کو اپنا رب بنا لیا ہے۔ وہ ان کے ساتھ کھیل رہی ہے اور وہ اس کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ افسوس انہوں نے آنے والی زندگی بالکل فراموش کر دی ہے۔ عنقریب تاریکی چھٹ جائے گی اور قافلہ منزل پر پہنچ جائے گا۔ لیل و نہار کے مرکب پر جو سوار ہے وہ تو برابر رواں دواں ہی ہے، چاہے کسی جگہ کھڑا ہی کیوں نہ ہو۔ مسافر ہے۔ گو بآرام کہیں مقیم ہی کیوں نہ ہو۔

فرزند! تو اپنی سب امیدوں میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ زندگی سے زیادہ جی نہیں سکتا، تو بھی اسی راہ پر چلا جا رہا ہے جس پر تجھ سے پہلے لوگ جا چکے ہیں۔ لہٰذا اپنی طلب میں اعتدال مد نظر رکھ۔ کمائی میں سلامت روی سے تجاوز نہ کر۔ یاد رکھ کوئی

Marfat.com

طلب ایسی بھی ہوتی ہے جو حرماں نصیبی کی طرف لے جاتی ہے نہ ہر مانگنے والے کو ملتا ہے نہ ہر خود دار محروم رہتا ہے۔ ہر قسم کی ذلت سے اپنے آپ کو بچا' چاہے وہ کیسی ہی مرغوبات کی طرف لے جانے والی ہو' کیونکہ عزت کا معاوضہ تجھے کبھی نہیں مل سکتا۔ دوسروں کا غلام نہ بن' کیونکہ خدا نے تجھے آزاد پیدا کیا ہے۔ وہ بھلائی بھلائی نہیں جو برائی سے آئے' وہ دولت دولت نہیں جو ذلت کی راہ سے حاصل ہو۔

خبردار' خبردار! تجھے حرص و ہوس ہلاکت کے گھاٹ پر نہ لے جائے۔ جہاں تک ممکن ہو اپنے اور خدا کے درمیان کسی کے احسان کو نہ آنے دے۔ کیونکہ تجھے تیرا حصہ بہرحال مل کے رہے گا۔ خدا کا دیا ہوا تھوڑا' مخلوق کے دیئے ہوئے بہت سے کہیں زیادہ ہے اور شریفانہ بھی' اگرچہ مخلوق کے پاس بھی جو کچھ ہے خدا ہی کا دیا ہوا ہے۔

خاموشی کی وجہ سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے اس کا تدارک آسان ہے مگر گفتگو سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے اس کا تدارک مشکل ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا مشک کا منہ باندھ کر ہی پانی روکا جاتا ہے؟ اپنا مال نہ خرچ کرنا دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے کہیں اچھا ہے۔ مایوسی کی تلخی' سوال کرنے سے بہتر ہے اور آبرو کے ساتھ محنت مزدوری بدکاری کی دولت سے بہتر ہے۔ آدمی اپنا راز' خود ہی خوب چھپا سکتا ہے۔ کبھی آدمی اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑی مار لیتا ہے۔ جو زیادہ بولتا ہے' زیادہ غلطی کرتا ہے۔

نیکوں کی صحبت اختیار کرو' نیک ہو جاؤ گے۔ بدوں کی صحبت سے پرہیز بدی سے دور رہو گے۔ حرام کھانا' بدترین کھانا ہے۔ کمزور پر ظلم کرنا سب سے بڑا ظلم ہے۔

جب نرمی سختی بن جائے تو سختی نرمی بن جاتی ہے۔ کبھی دوا بیماری ہو جاتی ہے اور بیماری دوا۔ کبھی بدخواہ خیر خواہی کر جاتا ہے اور خیر خواہ بدخواہی' موہوم امیدوں پر تکیہ نہ کرو۔ کیوں کہ یہ مردوں کا سرمایہ ہیں۔ تجربے یاد رکھنے کا نام عقل ہے۔ بہترین تجربہ وہ

Marfat.com

ہے جو نصیحت آموز ہے موقعے سے فائدہ اٹھاؤ اس سے پہلے کہ وہ تمہارے خلاف ہو جائے۔ ہر کوشش کرنے والا کامیاب نہیں ہوتا۔

ہر جانے والا واپس نہیں آتا۔ مال کا ضائع کرنا اور عاقبت کا بگاڑنا فسادِ عظیم ہے۔ انسان کی قسمت مقدر ہو چکی ہے جو کچھ تیرے نوشتۂ تقدیر میں ہے جلد یا دیر سے سامنے آ جائے گا۔ تاجر ایک لحاظ سے قمار باز ہوتا ہے۔ کبھی قلت میں کثرت سے زیادہ برکت ہوتی ہے۔

توہین کرنے والے مددگار اور سُوء ظن رکھنے والے دوست میں ذرا بھلائی نہیں۔ جب تک زمانہ ساتھ دے زمانے کا ساتھ دو۔ حرص تجھے اندھا نہ کر دے اور عداوت تجھے بے عقل نہ بنانے پائے۔ دوست دوستی توڑے تو تم اسے جوڑ دو، وہ دوری اختیار کرے تو تم نزدیک ہو جاؤ۔ وہ سختی کرے، تو تم نرمی کرو۔ وہ غلطی کرے تو تم اس کے لئے عذر تلاش کرو۔ دوست کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو گویا تم غلام ہو اور وہ آقا، لیکن خبردار یہ برتاؤ بے محل نہ ہو۔ نا اہل کے ساتھ نہ ہو۔ دوست کے دشمن کو دوست نہ بناؤ، ورنہ دوست بھی دشمن ہو جائے گا۔ دوست کو بے لاگ نصیحت کرو اچھی لگے یا بُری لگے۔ غصہ پی جایا کرو۔ میں نے غصے کے جام سے زیادہ میٹھا کوئی جام نہیں دیکھا۔ جو تم سے سختی کرے، تم اس سے نرمی کرو۔ خود بخود نرم پڑ جائے گا۔ دوستی کاٹنا ضروری ہی ہو تو بھی کچھ نہ کچھ لگاؤ باقی رکھو تاکہ جب چاہو دوستی جوڑ سکو۔

جو تم سے حُسنِ ظن رکھے اس کے حُسنِ ظن کو جھوٹا نہ ہونے دو۔ دوست کے حقوق اس گھمنڈ میں تلف نہ کرو کہ دوست ہے۔ کیونکہ جس کے حقوق تلف کر دیئے جاتے ہیں وہ دوست نہیں رہتا۔

ایسے نہ ہو جاؤ کہ تمہارا خاندان ہی تمہارے ہاتھوں سب سے زیادہ بدبخت بن جائے۔ جو کوئی بے پروائی ظاہر کرے اس کی طرف نہ جھکو۔ دوست دوستی توڑنے میں اور تم دوستی جوڑنے میں برابر نہ ہو۔ تمہارا پلا ہمیشہ بھاری رہے۔

نیکی سے زیادہ بدی میں تیز نہ ہو۔

Marfat.com

ظالم کے ظلم سے تنگ دل نہ ہو' کیونکہ وہ خود اپنا نقصان اور تمہارا نفع کر رہا ہے۔ جو تمہیں خوش کرے اس کا صلہ یہ نہیں کہ تم اسے رنج پہنچاؤ۔

رزق دو قسم کا ہوتا ہے' ایک وہ جس کی تو جستجو کرتا ہے دوسرا وہ جو تیری جستجو کرتا ہے۔ پس اگر تو جستجو چھوڑ دے تو رزق خود ہی تیرے پاس آ جائے گا۔ دنیا میں تیرا حصہ بس اتنا ہے' جتنے سے تو اپنی عاقبت درست کر سکے۔ اگر تو اس چیز پر رنج کرتا ہے' جو تیرے ہاتھ سے نکل گئی ہے تو ہر اس چیز پر رنج کر جو تیرے ہاتھ میں نہیں آئی ہے۔ آئندہ کو گذشتہ سے غیر سمجھو۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ' جن پر نصیحت نہیں' ملامت اثر کرتی ہے۔ دانا آدمی معمولی تادیب سے مان جاتا ہے۔ مگر چوپایہ مار سے باز آتا ہے۔

خواہشوں اور دل کے وسوسوں کو صبر و یقین کی عزیمتوں سے زائل کر دو۔ جو کوئی راہِ اعتدال سے تجاوز کرتا ہے بد راہ ہو جاتا ہے۔ دوست رشتہ دار کی طرح ہے' سچا دوست وہی ہے جو پیٹھ پیچھے حقِ دوستی ادا کرے۔

نفس کی خواہشوں اور بدبختیوں میں ساجھا ہے۔

کتنے اپنے ہیں جو غیروں سے زیادہ غیر ہیں اور کتنے غیر ہیں جو اپنوں سے زیادہ عزیز ہیں۔

پردیسی وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔

جس نے راہِ حق چھوڑ دی اس کا رستہ تنگ ہے۔ جو اپنی حیثیت پر رہتا ہے اس کی عزت باقی رہتی ہے۔ سب سے زیادہ مضبوط تعلق وہ ہے جو آدمی اور خدا کے مابین ہے۔ جو کوئی تیری پروا نہیں کرتا' وہ تیرا دشمن ہے۔ جب امید میں موت ہو تو ناامیدی زندگی بن جاتی ہے۔ نہ ہر عیب ظاہر ہوتا ہے نہ ہر موقعہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا کبھی آنکھوں والا دھوکہ کھا جاتا ہے اور اندھا سیدھی راہ چلا جاتا ہے۔ بدی کو دور رکھو کیونکہ جب چاہو گے لوٹ آئے گی۔ احمق سے دوستی کاٹنا عقلمند سے دوستی جوڑنے کے برابر ہے۔

Marfat.com

جو دنیا پر بھروسہ کرتا ہے' دنیا اس سے بے وفائی کر جاتی ہے اور جو دنیا کو بڑھاتا ہے دنیا اسے گرا دیتی ہے۔ ہر تیر نشانے پر نہیں بیٹھتا۔ جب حاکم بدلتا ہے تو زمانہ بھی بدل جاتا ہے۔ سفر سے پہلے سفر کے ساتھیوں کو دیکھ لو۔ ٹھہرنے سے پہلے پڑوسیوں کی جانچ کر لو۔

خبردار! تمہاری گفتگو میں ہنسانے والی کوئی بات نہ ہو' اگرچہ کسی دوسرے کا مقولہ ہی کیوں نہ ہو۔

خبردار! عورتوں سے مشورہ نہ کرنا' کیونکہ ان کی عقل کمزور ہوتی ہے اور ارادہ ضعیف۔ پردے میں بٹھا کر ان کی نگاہوں کی حفاظت کیا کرو۔ بد اطوار لوگوں کی ان میں آمد و رفت ان کے بے پردہ رہنے سے زیادہ خطرناک ہے۔ حتی الوسع اپنے سوا کسی سے انہیں مطلب نہ رکھنے دو۔ عورت کو اس کی ذات کے سوا کسی بات میں خود مختار نہ ہونے دو' کیونکہ عورت پھول ہے جلاد نہیں ہے۔ عورت کو لوگوں کی سفارش کرنے کا عادی نہ بناؤ۔ بے جا رقابت ظاہر نہ کرو' کیونکہ اس سے پاک باز اور بے لاگ عورت کی بھی برائی کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔

اپنے نوکروں میں سے ہر ایک کے ذمے کوئی نہ کوئی کام رکھو تاکہ وہ تمہاری خدمت کو ایک دوسرے پر نہ ٹالیں۔

اپنے کنبے کی عزت کر' کیونکہ وہ تمہارا بازو ہے' جس سے اڑتے ہو بنیاد ہے جس پر ٹھہرتے ہو' ہاتھ ہے جس سے لڑتے ہو۔

فرزند! میں تیری دنیا و عقبیٰ خدا کے سپرد کرتا ہوں اور دونوں جہان میں اس ذات برتر سے تیرے لئے فلاح و بہبود کی دعا کرتا ہوں۔

○

Marfat.com

خطبہ

(حمد و صفات باری تعالیٰ)

"اس کا حکم حتمی اور حکمت خیز' اس کی خوشی امان اور مہربانی' وہ علم کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے' اور حلم کی بنا پر معاف فرماتا ہے۔

اے اللہ تیری حمد تیرے (انعام) مرحمت فرمانے اور (نعمتوں کے) (واپس لینے' صحت و عافیت ار آزمائش میں مبتلا کرنے پر۔ وہ حمد (کرتا ہوں) جو تیری بارگاہ (میں پیش ہونے والی تعریفوں) میں سب سے زیادہ رضامندی کا سبب ہو' اور تیرے نزدیک سب سے افضل ہو۔ وہ حمد کہ تیری کائنات اس سے لبریز ہو جائے اور جہاں تک تو چاہے وہاں تک پہنچے۔ وہ حمد' جو تجھ سے محجوب (ناقابل رسائی) اور تیری بارگاہ میں روکی نہ جائے۔ وہ حمد جس کا شمار ختم نہ ہو' اور اس کی مدد (سلسلہ فناگستری) فنا نہ ہو۔

ہم تیری عظمت کی حقیقت نہیں جانتے' ہمیں تو فقط اتنا معلوم کہ تو حیّ و قیّوم ہے' نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ نہ نگاہیں تجھ تک پہنچ سکتی ہیں' نہ بصارتیں تجھے پا سکتی ہیں۔ تو نے دوسروں کی بصارتیں دیکھ لیں۔ عمروں کا شمار کر لیا اور (انسانوں کو) پیشانیوں اور قدموں (گردن) سے پکڑ لیا (کہ تجھ سے بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتے)

تیری خلقت میں وہ کیا چیز ہے جسے ہم دیکھیں؟ (یعنی تو خالق ہے جب ہم مخلوقات کو دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے) اور تیری کس قدر پر تعجب کریں؟ اور کس بات کو تیری شاہی و اقتدار سمجھ کر تعریف کریں۔ حالانکہ جو چیزیں ہماری نگاہ سے اوجھل اور بصارتوں کی رسائی جس تک نہ ہو سکی' اور عقلیں جہاں تک پہنچنے سے عاجز رہ گئیں' اور غیب (خداوندی) کے پردے ہمارے اور ان کے درمیان پڑے ہوئے ہیں۔ وہ ان (نظر آنے والی) چیزوں سے کہیں بڑی ہے۔

جس نے اپنا دل (ماسوا سے) خالی کر لیا' فکر و نظر سے کام لیا' اور یہ سمجھنا چاہا کہ تو نے اپنے عرش کو کیسے قائم کیا اور زمین کی طوفان خیز موجوں پر زمین کا فرش کیسے

Marfat.com

بچھایا۔ اس کی نگاہ تھک کے پلٹی اور عقل شکست کھا گئی اور قوتِ شنوائی سلب، سوچنے کی قوت حیران ہو گئی۔

○

اسی خطبے کا حصہ

پیغمبروں کی سیرت

"بندہ اپنے گمان میں دعویٰ کرتا ہے کہ وہ رحمتِ خداوندی کا امیدوار ہے، لیک بخدا اس کا یہ گمان سر تا سر غلط ہے، یہ کیونکر ممکن ہے کہ خدا کی رحمت کا جو امید ہو، اس کے عمل اور کردار میں یہ جذبہ نمودار نہ ہو، جو شخص کسی چیز کا امیدوار ہ ہے، تو یہ امید اس کے کردار میں جھلکتی ہے، لیکن خدا سے جو امید ہے وہ مخلوط ۔ خالص نہیں ہے۔ ہر خوف نمایاں اور واضح ہے۔ مگر خوفِ خدا، کہ وہ کمزور ہے۔ ب بڑی بات میں خدا سے امید فضل و کرم رکھتا ہے، لیکن چھوٹی چیزوں میں (اپنے جیس دوسرے بندوں کی طرف تکتا ہے، اس طرح وہ بندوں کو ایسی (عظمت) دیتا ہے جو خ کو نہیں دیتا۔

اللہ کی شان کتنی بڑی ہے! کہ انسان اس کے لئے اس امر میں کوتاہی کرتا ۔ جس کا اظہار دوسرے بندوں سے کرتا ہے۔ کیا تم اس بات سے ڈرتے ہو کہ بندہ ۔ جو امید کرو اس میں جھوٹے ٹھہرو، یا پھر اس کے سوا تم کوئی اور امید گاہ نہیں پاتے؟

اور اسی طرح بندہ اگر کسی دوسرے بندے سے ڈرتا ہے تو خوف و بیم کا وہ مظ دکھاتا ہے جو خدا کے لئے نہیں دکھاتا، اسی طرح اس نے بندوں کے خوف کا سودا ن کر لیا اور خدا کے خوف کا سودا ادھار کیا اور وعدے پر ٹالا اور اسی طرح جس کی نگ میں دنیا با عظمت ہوتی ہے، اور قلب میں اس کا درجہ بلند ہوتا ہے۔ وہ اسے خدا ترجیح دیتا ہے اور اسی کا ہو رہتا ہے۔ اسی کا بندہ بن جاتا ہے۔

سیرتِ نبیؐ کی پیروی کرنا تمہارے لئے کافی ہے۔ مذمتِ دنیا اس کی رسوائیاں

Marfat.com

برائیاں اور عیوب اور کثرتِ قبائح اس کی برائیوں کے لئے تمہارے واسطے دلیل اور برہان ہیں' اس لئے کہ اطرافِ دنیا (مال و متاع دنیا) آپ کی ذات گرامی سے الگ کر لئے گئے اور اس کی وسعتیں اغیار و اجانب کے لئے پھیلا دی گئیں لذتِ دنیاوی آپ کی ذات سے اٹھا لی گئی۔ اس کی زینتوں اور زیبائشوں میں سے کوئی حصہ بھی آپ نے نہیں لیا۔

دوسری مثال حضرت موسیٰؑ کی دیکھئے کہ انہوں نے عرض کیا تھا' اے خدا! میں ہر اچھائی میں جسے تو دیتا ہے تیرا ہی محتاج ہوں۔" اور خدا کی قسم موسیٰ نے اپنے رب سے صرف ایک نانِ جویں کا سوال کیا تھا' کیونکہ زیادہ تر آپ کی زندگی کا دار و مدار سبزیوں پر تھا اور ناتوانی اور جلد شکم کے باریک ہو جانے کے سبب وہ سبزیاں برابر دکھائی دیتی تھیں۔

اب تیسری مثال چاہو تو حضرت داؤدؑ کو دیکھو۔ جو صاحبِ مزامیر اور اہلِ جنت کے قاریؑ ہیں' وہ اپنے ہاتھ سے کھجور کی چٹائیاں بنا کرتے تھے اور اپنے صحابیوں سے کہا کرتے تھے کون ہے جو اس کے فروخت کرنے میں میری مدد کرے؟ پھر اس کی قیمت سے جو کی روٹی کھاتے تھے۔

اگر چاہو تو میں حضرت عیسیٰؑ کی مثال بھی دوں' وہ پتھر کا تکیہ بناتے تھے' موٹے کپڑے پہنتے تھے اور موٹا کھانا کھاتے تھے۔ ان کی خوراک بھوک تھی' شبِ تاریک میں ان کا چراغ چاند کی روشنی اور موسم سرما میں ان کی پناہ گاہ' زمین کے مشرقی اور مغربی گوشے تھے' ان کا میوہ' سبزی اور خوشبو' وہ گھاس تھی کہ جو زمین چوپایوں کے لئے اگاتی ہے نہ کوئی بیوی تھی کہ جس کے ساتھ فتنوں میں ہوتے' نہ کوئی اولاد تھی کہ اس کے لئے ملول و اندوہ گیں ہوتے۔ نہ سرمائے کے مالک تھے' کہ خدا کو بھول جاتے۔ نہ حرص و لالچ کا جذبہ تھا کہ اس کی وجہ سے ذلیل و خوار ہوتے' ان کا مرکبؑ ان کے دونوں پاؤں تھے' اور ان کے خدمت گار ان کے دونوں ہاتھ۔

(پس اے مسلمانو) اپنے طیب و طاہر نبیؐ کی پیروی کرو' اس لئے کہ ہر پیروی

Marfat.com

کرنے والے کو انہی کی پیروی لازم ہے' سب سے زیادہ محبوب آپؐ ہیں اور پھر وہ شخص جو اپنے نبیؐ کے قدم بہ قدم چلتا ہو۔

آں حضرتؐ نے دنیا کی طرف بہت کم توجہ فرمائی۔ کبھی سرسری نظر سے بھی اسے نہ دیکھا۔ آپؐ کا شکم مبارک (بھوک کے باعث) پیٹھ سے ملا رہتا تھا' سب سے زیادہ بھوکے رہتے تھے۔ دنیا آپؐ کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا' آپؐ کو معلوم تھا کہ خدا کس چیز (دنیا) کو سب سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ رکھتا ہے؟ آپ نے بھی اسے مبغوض اور ناپسندیدہ سمجھا اور خدا کس چیز کو حقیر سمجھتا ہے۔ پس آپ نے بھی اسے حقیر جانا۔ وہ کس چیز کو ذلیل سمجھتا ہے' پس آپ نے بھی اسے ذلیل تصور کیا اگر ہم میں یہ بات ہوتی کہ خدا جس چیز کو بُرا سمجھتا ہم اسے اچھا سمجھتے اور وہ جسے اچھا سمجھتا ہے ہم اسے برا سمجھتے تو بھی مخالفت خداوندی کے لئے یہ بات کافی ہوتی۔

رسولِؐ خدا کا عالم یہ تھا کہ آپؐ فرشِ زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے' ایک معمولی غلام کی طرح بیٹھتے تھے' اپنی جوتی اپنے دستِ مبارک سے گانٹھ لیا کرتے تھے' اپنے پھٹے کپڑوں میں خود پیوند لگا لیا کرتے تھے' بغیر پالان کے گدھے پر سوار ہوتے تھے' حجرۂ نبوی کے دروازے پر پردہ لٹکتا رہتا تھا۔ اس پر اگر کوئی تصویر ہوتی تو آپ اپنی بیوی کو حکم دیتے اسے ہٹا دیا جائے' کیونکہ جب میری نگاہ اس پر پڑتی ہے تو دنیا اور اس کے زخارف اپنی طرف متوجہ کرنے لگتے ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے دنیا سے منہ موڑ لیا تھا۔ اس کا نقش اپنے دل سے مٹا دیا تھا۔ اور ہمیشہ یہ چاہا کہ اس کی زینت آپؐ کی نگاہ سے مخفی رہے' تاکہ آپ لباسِ فاخرہ زیب تن نہ کریں۔ اسے اقامت گاہ تصور نہ کریں' اس قیام کی آرزو نہ کریں' دنیا کو آپ نے اپنے دل سے نکال دیا' اپنے دل سے دُور کر دیا' اپنی نگاہوں سے الگ کر دیا' (اور ہے بھی یہی) جو آدمی کسی کو برا سمجھتا ہے (تو وہ) اس طرف دیکھنے سے نفرت اور اس کا تذکرہ بھی اپنے سامنے نہیں ہونے دیتا۔

Marfat.com

بلا شبہ آں حضرتؐ کی سیرت مبارک تم کو دنیا کی برائیاں بتائے گی' اس کے عیوب روشن کرے گی۔ آپؐ اور آپؐ کی جماعت نے اس دنیا میں بھوکے رہ کر زندگی کے دن کاٹے۔ اگرچہ آپ کو تقربِ الٰہی حاصل تھا۔ لیکن اس کی آرائشوں سے آپ الگ ہی رہے' دیکھنے والا اگر غور سے دیکھے تو محسوس کرے گا کہ ایسی زندگی دے کر' خدا نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی' یا آپ کی توہین کی؟ پس اگر وہ اہانت کا نام زبان پر نہ لائے تو اس نے جھوٹ کہا' اور بڑی افترا پردازی کا مرتکب ہوا' اور اگر کہے کہ آپ کا اعزاز کیا تو سمجھنا چاہیئے کہ خدا نے آپ کے راستہ کی مخالفت کرنے والوں کو ذلیل کیا۔ کہ ان پر دنیا وسیع کر دی' اور اپنے محبوب ترین بندہ سے اسے دور کیا' پس پیروی کرنے والے کو آپؐ کی پیروی کرنی چاہیئے۔ جہاں آپ داخل ہوں وہاں جانا چاہیئے' ورنہ ہلاک ہونے سے محفوظ نہ رہ سکے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے محمدؐ کو جنت کی بشارت دینے والا' عذاب الٰہی سے ڈرانے والا اور قیامت کی خبر دینے والا بنا کر بھیجا تھا' دنیا سے آپ بھوکے گئے اور آخرت میں سلامتی کے ساتھ تشریف فرما ہوئے' آپؐ نے دنیا کے مال کو جمع نہ کیا۔ یہاں تک کہ سفرِ آخرت اختیار فرمالیا اور فرمانِ خداوندی کے آگے سر جھکا دیا۔ یہ خدا کا ہم پر بہت بڑا احسان تھا کہ یہ نعمتِ عظمیٰ ہمیں مرحمت فرمائی۔ آپؐ مقتدا ہیں جن کی ہم پیروی کرتے ہیں۔ آپؐ پیشوا ہیں' جن کے پیچھے پیچھے ہم چل رہے ہیں۔

خدا کی قسم! میں نے اپنے اس جبہ میں اتنے پیوند لگائے کہ آخر پیوند لگانے والے سے میں محجوب ہونے لگا۔ کسی نے مجھ سے کہا' کیا آپ اسے اپنے سے جدا نہ کریں گے؟ میں نے کہا مجھ سے دور رہو۔ "لوگ صبح کے وقت رات کے سفر کی تعریف کیا کرتے ہیں۔"

○

Marfat.com

خطبہ

خدا کی حمد

"ہم ہر حال میں اس کی حمد کرتے ہیں۔ جو کچھ اس نے لے لیا۔ جو کچھ عطا فرمایا۔ اس نے جو نعمتیں بخشیں اور جن آزمائشوں میں ڈالا۔ وہ ہر خفیہ چیز سے باخبر اور ہر پوشیدہ چیز پر حاضر ہے۔ وہ سینوں میں چھپے ہوئے رازوں اور آنکھوں سے چوری چھپے اشاروں کو جاننے والا ہے۔

اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے برگزیدہ اور بھیجے ہوئے رسول ہیں ایسی گواہی جس میں ظاہر و باطن یکساں اور دل و زبان یک زبان ہیں۔

خطبے کا دوسرا حصہ

خدا کی قسم! وہ بالکل حقیقت ہے۔ کوئی کھیل نہیں اور از سر تا پا حق ہے۔ جھوٹ نہیں۔ وہ صرف موت ہے۔ اس کے بلانے والے نے اپنی آواز سنا دی ہے اور اس کے ہنکانے والے نے جلدی کر رکھی ہے۔

زندہ لوگوں کی کثرت تمہیں دھوکہ نہ دے۔ تم ان لوگوں کو دیکھ چکے ہو۔ جو تم سے پہلے گزر گئے۔ جنھوں نے مال و دولت جمع کی تھی۔ افلاس سے ڈرتے تھے اور لمبی لمبی امیدوں اور موت کی ڈوری سے فریب میں نتائج سے بے نیاز ہو گئے تھے۔

کس طرح موت ان پر ٹوٹ پڑی۔ انہیں ان کے وطن سے نکال دیا اور انہیں ان کے امن کے مقام سے پکڑ لیا۔ اس حالت میں کہ وہ تابوت میں لدے ہوئے تھے اور لوگ یکے بعد دیگرے کندھا دے رہے تھے۔ اور اپنی انگلیوں سے روکے ہوئے تھے۔

کیا تم نے نہیں دیکھا۔ جنھوں نے دنیا سے بڑی بڑی امیدیں باندھ رکھی تھیں۔ مضبوط محل بنائے تھے اور بے حساب مال جمع کرتے رہے۔ کس طرح ان کے گھر قبروں

Marfat.com

سے بدل گئے اور جو کچھ جمع کیا تھا وہ تباہ و برباد ہو گیا۔

اور ان کے مال وارثوں کو مل گئے اور ان کی بیویاں دوسروں کے پاس پہنچ گئیں۔ (اب) نہ وہ نیکیوں میں اضافہ کر سکتے ہیں اور نہ گناہوں سے توبہ کر کے رضائے خدا حاصل کر سکتے ہیں۔ تو جس شخص نے پرہیزگاری کو اپنے دل کا شعار بنا لیا۔ وہ نیکیوں میں سبقت لے گیا۔ اور اس کا عمل کامیاب ہو گیا۔ بس تقویٰ حاصل کرنے کا موقع غنیمت سمجھو۔ وہ کام کرو جو جنت میں کام آئے۔

کیوں کہ دنیا تمہارے قیام کی جگہ نہیں بنائی گئی ہے۔ بلکہ یہ تمہارے لئے گزرگاہ ہے۔ تاکہ تم اپنی مستقل قیام گاہ کے لئے اس سے زادِ راہ اکٹھا کر لو۔ اس دنیا سے چل پڑنے کے لئے تیار رہو۔ اور کوچ کے لئے سواریاں اپنے قریب کر لو۔

○

خطبہ

بارش کی دعا

(یہ خطبہ آپ نے خشک سالی اور قحط کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا)

خبردار۔۔۔!

یہ زمین جو تمہارا بار اٹھائے ہوئے ہے اور یہ آسمان جو تم پر سایہ فگن ہے' دونوں تمہارے پروردگار کے فرماں بردار اور چاکر ہیں (تمہارے امر و فرمان' اور خواہش و آرزو کے پابند نہیں ہیں کہ جب اور جس وقت چاہو زمین اگانے لگے' اور آسمان برسانے لگے) اور (زمین و آسمان دونوں) اپنے فائدے تمہیں اس لئے نہیں دیتے کہ تمہارے لئے غمگین و پریشان ہیں' نہ یہ تمہارا تقرب حاصل کرنے کے متمنی ہیں' نہ یہ بات ہے کہ تم سے خیر اور بھترائی کے طالب ہوں' بلکہ (از جانبِ پروردگار) مامور ہیں کہ اپنا نفع تم تک پہنچائیں' یہ دونوں رب کے مطیع ہیں اور اس کے پابند کہ تمہارے مصالح کے حدود پر قائم رہیں اور یہ قائم ہیں۔

Marfat.com

بلاشبہ خدا' اپنے بندگان معصیت شعار و خطا کار کی آزمائش نقص ثمرات (پھلوں کو کم کر کے) حبس برکات (برکتوں کو روک کر) اور نیکیوں کے خزانوں کو بند کر کے کرتا ہے' تاکہ توبہ کرنے والا تائب ہو جائے گناہوں سے رکنے والا' باز آ جائے' نصیحت قبول کرنے والا نصیحت مان لے اور برائیوں سے بچنے والا بچ جائے' بلاشبہ خدا نے (توبہ و) استغفار کو' روزی کے نازل ہونے کا اور خلق پر اپنی رحمت کا سبب قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے: "تم لوگ اپنے پروردگار سے مغفرت کے جویا ہو' کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا ہے! وہی ہے جو پیہم تمہاری طرف' برسنے والے بادل بھیجتا ہے اور اموال نہ اولاد کے ذریعہ تمہاری مدد کرتا ہے!

پس خدا اس شخص پر رحم فرمائے کہ جس نے توبہ کر لی ہو' اپنے گناہوں کی معافی مانگ لی ہو اور موت کے آنے سے پہلے تیاری کر لی ہو!

اے اللہ!

ہم اپنے پردوں اور پوششوں (گھروں) سے نکل کر کہ جہاں سے بچوں اور جانوروں کی آوازیں (پریشانی کے باعث) بلند ہو رہی ہیں (پانی کی کمیابی اور چارہ کی نایابی کے باعث) تیرے حضور حاضر ہیں۔ تیری رحمت کے امیدوار' تیرے فضل کے آرزومند' تیرے عذاب سے خائف' تیرے انتقام سے لرزاں و ترساں۔

اے خدا!

تو ہمیں اپنی بارش سے سیراب کر دے' اور ہمیں (اپنے فضل سے) مایوس نہ کر' نہ ہمیں قحط و تنگی سے ہلاک کر' اور اے رحم الراحمین! ہمارے نادانوں نے جو (ناشائستہ) افعال کئے ہیں' ان کا ہم سے مواخذہ نہ کر!

بار الہا!

ہم تیری بارگاہ میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ تجھ سے اس چیز کی شکایت کریں (خبر دیں) جس کی سختی و تنگی تجھ سے پوشیدہ نہیں یہ وہ وقت ہے کہ سختیوں اور تنگیوں نے ہمیں بے حال کر دیا ہے' اور خشک سالی کے مصائب نے ہمیں تیرے در پر لا کھڑا

Marfat.com

کیا ہے ار خواہشوں اور ضرورتوں نے ہمیں عاجز کر دیا ہے اور سخت مصیبتیں ہم پر چھا گئی ہیں!

بارِ خدایا!

ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ ہمیں ناکام واپس نہ کرنا' اندوہ ہگیں اور ملول نہ لوٹانا' ہمارے گناہوں کا مواخذہ نہ کرنا۔ ہمارے اعمال کے مطابق سزا نہ دینا۔ (بلکہ ہمارے گناہ معاف کرنا)

اے پروردگار!

ہم کو اپنی بارانِ برکت' روزی' رحمت' مہربانی اور شفقت سے خوب متمع کر! ہمیں اس بارش سے سیراب کر' جو نافع ہو' سیراب کنندہ ہو' سبزہ اگانے والی ہو' جو نباتات سوکھ چکے ہیں انہیں اس بارش سے ایک مرتبہ پھر برگ و بار پیدا کر دے' جو زمینیں مردہ ہو چکی ہیں' انہیں پھر سے زندہ کر دے' ہمیں وہ بارش عطا فرما کہ پیاس بجھ جائے' میوے اور پھل فراوانی سے پیدا ہونے لگیں' ہموار زمینیں اس سے سیراب ہوں اور نشیبی زمینوں میں وہ جاری ہو جائے' درختوں کو سرسبز و بار آور کر دے۔ نرخوں کو ارزاں فرما دے' بے شک تو ہر بات پر قادر و با اختیار ہے!

○

دعا

(امیر المومنین حضرت علیؑ شیرِ خدا کی وہ دعا جو کثرت سے آپ بارگاہِ خدا میں کیا کرتے تھے۔)

ترجمہ دعا۔۔۔ تمام حمد اس خدا کے لئے ہے۔ جس نے مجھے اس حال میں رکھا ہے۔ کہ نہ مردہ ہوں نہ بیمار' نہ میری رگوں میں جراثیم ہیں۔ نہ برے اعمال کے نتیجے بھگت رہا ہوں۔

نہ بے اولاد ہوں' نہ اپنے دین سے منحرف' نہ اپنے رب کا منکر۔ نہ اپنے ایمان

Marfat.com

سے غافل ہوں۔ نہ میری عقل میں فتور ہے۔ نہ گزری ہوئی امتوں کی طرح عذاب میں گرفتار ہوں۔ میں اس کا بے اختیار بندہ اور اپنے نفس پر ظلم و جور کا خوگر ہوں۔ تیری محبت مجھ پر تمام ہو چکی ہے۔ میرے لئے اب عذر کی کوئی گنجائش نہیں۔

خداوند! مجھ پر کوئی شے حاصل کرنے کی کوئی طاقت نہیں۔ سوا اس کے جو تو مجھے عطا کر دے اور کسی چیز کے بچنے کی قوت نہیں۔ سوا اس کے کہ تو مجھے بچا دے۔ خداوند! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ کہ تیرے غنی ہونے کے باوجود میں فقیر ہوں اور تیری ہدایت کے باوجود گم گشتہ ہوں اور تیری سلطنت میں رہ کر ستایا جاؤں یا ذلیل کیا جاؤں۔ جبکہ سارے اختیارات تجھے ہیں۔

خداوند تو میرے جن اچھے اعمال کو تو چنے گا۔ ان میں میرے نفس کی پہلی بزرگی عطا فرما۔ اور تیری نعمتوں کی جو امانتیں میرے پاس ہیں۔ اور تو واپس لے لے گا۔ ان میں میری روح کو اولیت عنایت کر۔

خداوند! ہم اس سے پناہ مانگتے ہیں کہ تیرے حکم سے قدم باہر رکھیں۔ یا اس فتنہ میں پڑ جائیں کہ دین سے پھر جائیں۔ یا تیری جانب سے آئی ہوئی ہدایت پر عمل کرنے کی بجائے ہماری خواہشات نفسانی برائی کی طرف لے جائیں۔

○

خطبہ

"خدا کے بندو!

قبل اس کے میزان (حشر) میں تمہیں تولا جائے۔ تم خود اپنے تئیں تول لو۔

خود اپنا محاسبہ کر لو۔ قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ میدانِ حشر میں کیا جائے۔

رسن گلوگیر ([illegible]) سے پہلے اچھی طرح سانس لے لو۔ (اور اچھے اور نیک کام انجام دے لو۔)

اطاعت شعار بن جاؤ۔ قبل اس کے کہ عذاب کی سختی تمہیں کھینچ لے جائے۔

Marfat.com

(اور اے لوگو!) جان لو! نفس پر غالب آنے کے سلسلہ میں جس کی خدا مدد نہیں کرتا۔ کہ خود اپنے وجدان سے اپنا مصلح بنائے۔ تو اسے کسی دوسرے کے پند و مو عظمت سے کوئی نفع نہیں پہنچتا۔

○

○ نیک کام کرنے والا نیکی سے بہتر اور بدکار بدی سے بدتر ہے۔
○ سخی بنو مگر فضول خرچ نہیں۔ حساب کتاب رکھو۔ مگر سخت گیر بھی نہ ہو جاؤ۔
○ جو شخص لوگوں کے پاس دو چیزیں لے کر جاتا ہے۔ جسے پسند نہیں کیا جاتا۔ اس کے لئے نامعلوم باتیں کہنے لگتے ہیں۔
○ تم یہ کیا کر رہے ہو؟
یہ ہماری تہذیب ہے۔ جس کے ماتحت اپنے حاکموں کی تعظیم کرتے ہیں!
آپ نے فرمایا۔
خدا کی قسم! اس سے تمہارے حاکموں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ بلکہ اس طرح تم اپنے اوپر دنیا میں مشقت اٹھاتے ہو۔ اور اس کے بدلے آخرت میں بدبختی لیتے ہو۔ اور اس کے بعد (آخرت) کی تکلیف بڑی نقصان دہ ہے۔ جس میں عذاب ہے۔ اور کس قدر نفع بخش ہے۔ وہ راحت' جس کے ساتھ جہنم سے بچت ہے۔
○ عقلمند کی زبان اس کے دل کے پیچھے اور احمق کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہوتا ہے۔

○

Marfat.com

خطبہ

ناقۂ صالحؑ

"اے لوگو! ہدایت پانے والوں کی کمی کی وجہ سے ہدایت کی راہ میں گھبرا نہ جاؤ۔ کیوں کہ لوگ (دنیا کے) ایسے دستر خوان پر جمع ہیں۔ جہاں سیر ہونے کی مدت کم اور بھوک کی مدت لمبی ہے۔

اے لوگو! (کسی فعل پر) رضامندی اور ناراضگی سب کو ایک حکم میں جمع کر دیتی ہے۔ ناقۂ صالحؑ کو قوم ثمود کے ایک فرد نے پے کیا تھا۔ مگر خدا نے عذاب سب پر نازل کر دیا۔ کیوں کہ سب کے سب اس پر راضی تھے۔ جیسا کہ خدا کا ارشاد ہے کہ ان سب نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے۔ اور صبح کو جب عذاب کے آثار دیکھے تو اس پر نادم ہوئے۔

ہوا یہ کہ زمین کے دھنسنے سے گڑگڑاہٹ کی ایسی آواز آنے لگی۔ جیسے سخت زمین تپتے ہوئے۔ سکہ کے چلانے کی آواز آتی ہے۔

اے لوگو! جو روشن زمین پر چلتا ہے وہ چشمہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور جو غلط راہ پر چلتا ہے۔ وہ بے آب گیا میدان میں جا پڑتا ہے۔

○

خطبہ

"دانا وہ ہے کہ اپنی حقیقت اور حیثیت پہچانتا ہو اور جہالت و نادانی کے لئے یہ کافی ہے کہ انسان خود شناسی کے (جوہر سے) محروم ہو۔

خدا کے نزدیک مبغوض ترین شخص وہ ہے کہ خدا نے اسے اس کی حالت پر چھوڑ دیا۔ کہ وہ راہ راست سے منحرف ہو کر کسی دلیل اور امیر کے بغیر (امر دین و دنیا میں) چل کھڑا ہو۔ جسے کشت دنیا کی زراعت پر بلایا جائے۔ تو لپک کر آ جائے۔ اور اگر

Marfat.com

کشت آخرت کی طرف دعوت دی جائے۔ (خدمت خلق و عبادت خالق) تو کاہلی اور سستی ظاہر کرنے لگے۔ گویا دنیا کے جو کام یہ انجام دے رہا ہے۔ وہ تو اس پر واجب ہیں۔ اور آخرت کے جن کاموں میں تاخیر اور سستی ظاہر کر رہا ہے وہ اس پر سے ساقط ہو چکے ہیں۔

○

خطبہ

روزِ قیامت پر

قیامت کا دن وہ دن ہے کہ جب خدا نے حساب و جزائے اعمال کے لئے گزشتہ و آئندہ میں سے تمام خلائق کو جمع کرے گا۔

یہ سب لوگ نہایت عاجز و خاکسار بن کر حاضر ہوں گے۔ اور زیادتی جمعیت و شدتِ گرمی کے باعث پسینہ ان کے منہ تک پہنچ گیا ہو گا۔ اور زلزلۂ زمین نے ان میں تھرتھری پیدا کر دی ہو گی۔ پس ان میں سے نیکو ترین اور خوشحال ترین وہ شخص ہو گا کہ دنیا میں کردار پسندیدہ کے باعث' جس نے اپنے قدم جمانے کے لئے کوئی جگہ بنا لی ہو گی اور اپنی آسائش کے لئے کوئی فراخ مقام بنا لیا ہو گا۔ (تاکہ اس دن کی سختیوں اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر سکے!")

○

خطبہ

ایک خطبہ جنگ پر

(جب محمد بن ابی بکرؓ نے حضرت علیؓ کے پاس امداد کی طلب کے لئے عبد اللہ بن نقیم کو بھیجا۔ تو اس وقت یہ خطبہ حضرت علیؓ نے فرمایا۔)

Marfat.com

"یہ محمد بن ابی بکر اور تمہارے مصری بھائیوں کے چیخنے کی آوازیں آ رہی ہیں۔ ان لوگوں کی جانب ابن النابغہ لشکر لے کر چلا ہے۔ وہ ابن النابغہ جو اللہ کا دشمن ہے۔ اور اس شخص کا دوست ہے جو اللہ سے عداوت رکھتا ہے۔ کہیں گمراہ اپنے باطل پر اور کہیں شیطان کی راہ پر چلنے والے تمہارے اس حق پر ہونے کے باوجود تم سے زیادہ مجتمع اور متحد" ثابت نہ ہوں۔ انہوں نے تم سے جنگ کی ابتداء کی ہے اور تمہارے بھائی جہاد میں مشغول ہیں۔ تم بہت جلد ان کی حمایت اور نصرت کو پہنچو۔

اے اللہ کے بندہ! مصر کا علاقہ شام سے زیادہ وسیع ہے۔ وہاں کی آمدنی بھی کثیر ہے۔ وہاں کے باشندے بھی بہتر ہیں۔ کہیں تم مصر میں مغلوب نہ ہو جانا۔ کیوں کہ مصر کا تمہارے ہاتھوں میں باقی رہنا تمہاری عزت اور تمہارے دشمن کی ذلت کا سبب ہے۔ تم فورا" جرعہ پہنچ جاؤ۔ جو حیرہ اور کوفہ کے درمیان ہے اور تم سب علی الصبح مجھ سے جرعہ میں ملو۔ انشاء اللہ۔

○

خطبہ

آل رسول علیہم السلام کا ذکر

وہ آل رسولؐ (رسولؐ خدا) کے راز دار، امر (رسولؐ خدا) کی جائے پناہ علم (رسول خدا کی ودیعت گاہ، حکمت (رسول خدا) کے ملجاؤ ماویٰ اور اس کی کتابوں۔ رسولؐ کی حفاظت کے لئے پہاڑ۔ (اور چٹان) ہیں۔ یہی ہیں جنہوں نے دین کی جھکتی ہوئی پشت کو راست کیا اور بازوئے اسلام کی لرزش انہی کے دم سے دور ہوئی۔

○

Marfat.com

خطبہ

موت کے بعد

"اے لوگو!

اگر تم وہ چیز دیکھ لیتے جو تم میں سے وہ لوگ دیکھ چکے ہیں جو مر چکے ہیں۔ تو بلا شبہ تم کانپ جاتے۔ خوف زدہ ہو جاتے۔ (پھر تم کلمہ) حق سنتے (بھی) اور اس کی پیروی (بھی) کرتے۔ لیکن جو کچھ وہ (تم میں سے وہ لوگ جو وفات پا چکے ہیں) دیکھ رہے ہیں۔ تمہاری نگاہ (ظاہر) سے محجوب ہے۔

لیکن پردہ اٹھا ہی چاہتا ہے۔ اگر تم دیکھنا چاہتے۔ تو وہ کون سی چیز تھی۔ جو تمہیں دکھائی نہیں گئی۔ اگر تم سننا چہاتے۔ تو ہر چیز سنا دی گئی تھی۔ ہدایت حاصل کرنا چاہتے تو راہ ہدایت بھی دکھا دی گئی تھی۔

(لوگو) میں تم سے کہتا ہوں۔ عبرتیں اور نصیحتیں تم پر کھولی جا چکی ہیں۔ قابلِ احتراز چیزوں سے تمہیں روکا بھی جا چکا ہے۔

اور ہاں تبلیغ! تو (یاد رکھو) آسمانی رسولوں کے بعد فریضۂ تبلیغ اب جس پر عائد ہوتا ہے۔ وہ بشر ہی ہے۔"

○

خطبہ

(جنگِ بصرہ ہونے والی ہے۔ حضرت بیٹھے کفش ٹانک رہے ہیں۔ کہ تقریر فرمانے کے لئے ممبر پر تشریف لے جاتے ہیں۔ موجودہ حالات میں اپنی استقامت کا تذکرہ فرماتے ہیں۔)

اہل بصرہ سے جنگ کرنے کے لئے جب امیر المومنین مدینہ سے نکلے۔ تو مقام ذی قار میں عبد اللہ بن عباس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ اپنا جوتا

Marfat.com

گانٹھ رہے تھے۔ عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں۔ کہ امیر المومنین نے مجھ سے فرمایا۔ "اس جوتے کی قیمت کیا ہو گی؟" میں نے عرض کیا۔ "کچھ بھی نہیں۔" آپؑ نے فرمایا۔ "قسم خدا کی! یہ معمولی کفش میرے نزدیک تم لوگوں پر امارت و حکومت سے زیادہ محبوب ہے۔ بشرطیکہ میں حق کا قیام اور باطل کی سرکوبی کا فریضہ انجام نہ دے لوں۔

پھر آپؑ باہر نکلے اور یہ خطبہ ارشادہ فرمایا۔

"خدائے بزرگ و برتر نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا۔ جب اہل کفر میں سے کوئی ایک شخص بھی نہ تو کتاب کا خواہاں تھا۔ نہ نبوت کا مدعی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی راہ نمائی فرمائی۔ یہاں تک کہ انہیں ان کے مقام پر پہنچا دیا۔ اور ان کی جو منزل تھی۔ وہاں انہیں ٹکا دیا۔ پس ان کے نیزے سیدھے ہو گئے۔ اور ان کے پتھر (دل) آرام پا گئے۔ (ان کی طبیعت راہ پر آ گئی۔ ان کی بد خوئی جاتی رہی۔ ان کی جبلت و طینت اور طبیعت میں انقلاب عظیم پیدا ہو گیا۔ اور آدمیت پیدا ہو گئی)

ہاں بہ خدا!

جہالت اور گمراہی کو راستے سے ہٹانے والے اور راہ راستی اور ہدایت پر لانے والے' لوگوں میں بھی تھی۔ یہاں تک کہ وہ بالکل راستہ سے ہٹ گئی۔ (اور حق و صداقت کا بول بالا ہو گیا۔ راستی غالب آ گئی اور باطل غائب ہو گیا۔ جن لوگوں نے اطاعت سے منہ موڑا۔ ان سے کس نے جنگ کی۔ اور راہ راست پر لایا) نہ میں کسی سے عاجز ہوا۔ نہ خوف زدہ ہوا۔ میرا سفر ویسا ہی ہے۔ (جیسا عہد رسالت یں ہوا کرتا تھا) بلا شبہ میں باطل کو شگافتہ کر دوں گا۔ تاکہ حق اس کے پہلو سے ہویدا ہو جائے۔

مجھے قریش سے کیا مطلب ہے۔ (یعنی میری اور قریش کی دشمنی کا سبب کیا ہے۔ وہ کیوں میرے درپئے آزار ہیں)

خدا کی قسم! میں ان سے اس وقت لڑا۔ جب یہ کافر تھے اب بھی ان سے جنگ ضرور کروں گا۔ جب کہ یہ فتنہ اور سرکشی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ میں جس طرح (عہد

Marfat.com

رسالت میں) ان کا ساتھی تھا۔ اسی طرح اب بھی ہوں۔ (نہ پہلے میری استقامت و شجاعت میں فرق آیا۔ نہ اب آسکتا ہے۔)

شرح ابن ابی الحدید اور دوسرے ایرانی نسخوں میں اس خطبے میں یہ اضافہ ہوا ہے۔

خدا کی قسم! قریش ہم سے صرف اس لئے انتقام لیتے ہیں کہ خدا نے ہمیں ان پر برتری دی۔ مگر ہم نے انہیں اپنے درجہ میں سے دیا۔ ان کی تو وہ مثل ہے کہ بقول شاعر۔

"اپنی جان کی قسم! میں نے تجھے ہمیشہ خالص و تند صبوحی دی۔ اور خالص و عمدہ چیزیں کھلائیں۔ میں نے تجھے بلندیاں دیں۔ حالانکہ تو سربلند نہیں تھا۔ کیونکہ ہم نے تیرے گرد چھریرے بدن کے گھوڑے اور گندم گوں نیزوں کا گھیرا ڈال دیا۔"

○

خطبہ

بدگوئی و غیبت

جو لوگ ارتکاب جرم سے محفوظ ہیں اور (بفضل خدا) جو گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ گنہ گاروں اور خطا کاروں پر رحم کیا کریں۔ (ان کی غیبت نہ کیا کریں) اور (گناہوں سے محفوظ رہنے کا) شکر ہی ان پر غالب اور دوسروں کی غیبت سے مانع رہے۔ چہ جائیکہ عیب لگانے والا پیٹھ پیچھے اپنے کسی بھائی کی برائی ڈھونڈے اور اس کی نشرو اشاعت کرے۔ کیا وہ خدا کی پردہ پوشی کو یاد نہیں کرتا۔ جو اس نے خود اس کے ان گناہوں پر کی ہے۔ جو اس گناہ سے بھی بڑے تھے۔ جس کی غیبت کر رہا ہے اور کیوں کر کسی گناہ پر اس کی مذمت کرتا ہے۔ جس کے ایسے گناہ کا خود مرتکب ہو چکا ہے۔ اگر بالکل ایسا ہی گناہ نہیں کیا ہے۔ تو ایسے گناہ کئے ہیں۔ جو اس سے بھی بڑھ چڑھ کر تھے۔ خدا کی قسم اگر اس نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہیں کیا ہے۔

Marfat.com

صرف گناہِ صغیرہ کا مرتکب ہوا ہے۔ تو بھی بہرحال لوگوں کے عیب بیان کرنا خود بہت بڑا گناہ ہے۔

اے خدا کے بندے کسی پر گناہ کا عیب لگانے میں جلد بازی سے کام نہ لیا کر۔ شاید (توبہ و انابت و استغفار اس نے کر لیا ہو۔ اور خدا نے اس کے گناہ کو بخش دیا ہو۔ تو اپنے نفس سے گناہِ صغیرہ پر بھی آسودہ بے خوف نہ رہ (چھوٹے گناہ کو بھی معمولی نہ سمجھ اور اسے چشمِ حقارت سے نہ دیکھ) ممکن ہے اس کے باعث تو گرفتارِ عذاب ہو جائے اور تم میں سے جو شخص کسی کے عیب سے واقف ہے۔ اسے چاہئے کہ اپنے عیوب کو پیشِ نظر رکھے۔ اس کی غیبت سے باز رہے اور خدا کا شکر ادا کرے۔ کہ اس گناہ سے بچے جس میں دوسرا مبتلا ہے۔

○

خطبہ

دید و شنید

جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے بارے میں جانتا ہے کہ دین کے بارے میں (اس کے اعتقادات) محکم اور استوار ہیں اور گفتار و کردار میں راہ راست پر گامزن ہے اس کے بارے میں لوگوں کو چہ میگوئیاں نہ سنو۔

خبردار! (بات کا گھاؤ تلوار کے گھاؤ سے زیادہ سخت ہوتا ہے لہٰذا) تیر انداز جب تیر چلاتا ہے۔ تو اس کا تیر کبھی خطا بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن کلام کا تیر بے خطا ہوتا ہے۔ (ٹھیک نشانہ پر بیٹھتا ہے اگرچہ جھوٹ ہو) کلامِ باطل مہلک ہوتا ہے اور بے شک خدا ہر چیز کو دیکھنے والا اور ہر بات کا سننے والا ہے۔

خبردار! حق و باطل کے درمیان صرف چار انگلیوں کا فاصلہ ہے۔

(امیر المومنین سے اس بات کا مطلب دریافت کیا گیا۔ آپ نے اپنی انگلیاں ملا کر آنکھ اور کان کے درمیان رکھیں اور فرمایا۔

Marfat.com

"باطل و غلط یہ ہے کہ تم کہو 'یہ بات کہیں سے (کسی سے) سنی ہے۔ اور حق و درست یہ ہے کہ تم کہو۔ کہ یہ بات کہیں سے (خود اپنی آنکھوں سے) دیکھی ہے۔"

○

خطبہ

نصیحتیں

"تمہارے چھوٹوں کو بڑوں کی پیروی کرنا چاہیئے۔ اور بڑوں کو چھوٹوں پر شفقت و مہربانی کرنا چاہیئے۔

اور تم جاہلیت کے خطا کاروں کی طرح نہ ہو جاؤ۔ جو نہ دین کو سمجھتے ہیں اور نہ خدا کے بارے میں عقل سے کام لیتے ہیں۔ وہ ان انڈوں کے چھلکوں کی طرح ہیں۔ جو شترمرغ کے انڈے دینے کی جگہ رکھے ہوں۔ جنہیں اگر توڑا جائے۔ تو گناہ سا معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر سینے کے لئے چھوڑ دیا جائے تو موذی بچوں کا سبب بنے۔ (جیسے سانپ بچھو وغیرہ)

اس خطبہ کا ایک جزٔ

" وہ یکجائی کے بعد الگ الگ ہو گئے اور اپنے مرکز سے منتشر ہو گئے۔ ان میں کچھ وہ ہیں جو میری ٹہنی کے سہارے کھڑے ہو گئے۔ جدھر جھکے گی یہ بھی جھکیں گے۔"

○

خطبہ

معاد

" (اے غفلت شعارو) انجام تمہارے سامنے ہے۔ اور مقررہ وقت تمہارے پیچھے ہے۔ جو ہنکا کر تمہیں لے جا رہا ہے۔

Marfat.com

(گناہوں سے) ہلکے ہو جاؤ۔ کہ آگے بڑھنے والوں سے جا ملو۔
تمہارے اول کے لئے تمہارے آخر کا انتظار کیا جا رہا ہے۔"

○

خطبہ

بد کردار سے بیزاری

"مجھے اپنی جان کی قسم جو لوگ حق کے مخالف ہیں اور گمراہی میں بھٹک رہے ہیں۔ ان سے جنگ کرنے میں کبھی رعایت اور سستی نہیں کروں گا۔
خدا کے بندو، اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب سے بھاگ کر رحمت کے دامن میں پناہ لے لو۔
اس راہ پر چلو، جو اس نے تمہیں دکھائی ہے اور جو احکام اس نے تم پر لازم کر دیئے ہیں۔ ان کی پابندی کرو۔ اس کے بعد اگر تمہیں دنیاوی کامیابی نہ بھی حاصل ہو۔ تو علی تمہارے مستقبل (آخرت) کی کامیابی کا ذمہ دار ہے۔"

○

خطبہ

پند و نصائح

"اے لوگو! تم اس دنیا میں موت کی تیر اندازیوں کا ہدف ہو۔ جہاں ہر گھونٹ کے ساتھ اچھو اور ہر لقمہ میں (گلو گیر) پھندا پڑا ہے۔ جہاں تم ایک نعمت اس وقت تک نہیں پا سکتے۔ جب تک دوسری نعمت سے جدائی نہ ہو جائے۔ اور تم میں سے کسی زندگی پانے والے کو ایک دن کی زندگی نہیں ملتی۔ جب تک اس کی مدتِ حیات میں سے ایک دن کم نہیں ہو جاتا اور اس کے کمانے میں کسی نئے رزق کا اضافہ نہیں

Marfat.com

ہوتا۔ جب تک پہلا رزق ختم نہ ہو جائے۔ جب تک ایک نقش مٹ نہ جائے۔ دوسرا نہیں ابھرتا۔ اور جب تک کوئی نئی چیز پرانی نہ ہو جائے۔ دوسری نئی چیز حاصل نہیں ہوتی اور جب تک کٹی ہوئی فصل گر نہ جائے۔ نئی فصل کھڑی نہیں ہوتی۔ اصول (آباؤ اجداد) گزر گئے۔ اور ہم ان کی شاخیں ہیں۔ جب جڑ ہی نہ رہی تو شاخ کب تک رہ سکتی ہے۔

اس خطبہ کا ایک جُز

"کوئی بدعت عمل میں نہیں آتی۔ مگر یہ کہ اس کی وجہ سے سنت کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ لہٰذا بدعتّ سے بچو اور روشن طریقہ پر جمے رہو۔ پرانا طریقہ ہی بہتر ہے اور (دین میں) پیدا کی ہوئی نئی چیز میں بدعتیں ہیں۔"

○

خطبہ

حمد باری اور دنیا کی ناپائیداری پر

"حمد اس خدا ہی کے لئے ہے۔ جس کی رحمت سے کوئی نا امید نہیں۔ جس کی نعمت سے کوئی خالی نہیں۔ جس کی مغفرت سے کوئی مایوس نہیں۔ جس کی عبادت کو کوئی عار نہیں سمجھتا۔ وہ خدا جس کی رحمت غیر فانی اور جس کی نعمت لازوال ہے۔

اور دنیا وہ سرائے فانی ہے۔ جس کا فنا ہونا اور اس میں رہنے والوں کو اس سے جلا وطن ہونا مقدر ہو چکا ہے۔

یہ (بظاہر) خوش گوار اور سرسبز و شاداب ہے۔ اور اپنے چاہنے والے کے لئے تیزی سے حرکت کرتی ہے اور دیکھنے والے کے دل میں اتر جاتی ہے۔ لہٰذا تمہارے پاس جو بہترین زادِ راہ ہے۔ اسے لے کر یہاں سے کوچ کر جاؤ۔ اور یہاں رہ کر ضرورت سے زیادہ کا سوال نہ کرو۔ اور زادِ راہ سے زیادہ اس سے کوئی چیز طلب نہ کرو۔"

Marfat.com

○

خطبہ

مومن کی بصیرت

"لوگو! خبردار ہو جاؤ۔ کہ شیطان نے اپنا جتھا اور سواروں اور پیادوں کا لشکر تیار کر لیا ہے۔ میرا رفیق تو میری بصیرت ہے۔ میں نے حق کو (جہل و نادانی) کا لباس بنا کر نہیں بنایا۔ وہ لباسِ باطل میں ملبوس ہو کر مجھ پر اثر انداز ہوا۔ اور خدا کی قسم میں ایک ایسا حوض بھر کر چھلکاؤں گا کہ میں خود ہی اس کا الچنے والا ہوں گا۔ کہ یہ اہل باطل نہ اس سے نکل سکیں گے۔ نہ اس سے پلٹ سکیں گے۔"

○

خطبہ

میدانِ جنگ میں اصحاب سے خطاب

"جنگ کے وقت تم میں سے جس شخص کی دلیری ہمت دلائے اور اپنے کسی بھائی میں کمزوری کے آثار نظر آئیں۔ اسے چاہیئے کہ وہ اپنی بھرپور شجاعت کے ذریعہ جس کی وجہ سے اسے فوقیت حاصل ہے۔ دشمنوں کو اس سے اس طرح دور کرے۔ جیسے انہیں اپنے سے دور کرتا ہے۔ اس لئے اگر خدا چاہے۔ تو اسے بھی ویسا ہی کر دے۔

بیشک موت تیزی سے ڈھونڈتی ہے۔ نہ ٹھہر جانے والا اس سے بچ کر نکل سکتا ہے۔ اور نہ بھاگنے والا اسے عاجز کر سکتا ہے۔ یقیناً" قتل ہو جانا باعزت موت ہے۔

اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں ابن ابی طالب کی جان ہے۔ تلوار کے ہزار وار کھانا مجھے بستر کی موت سے آسان ہے۔"

○

Marfat.com

خطبہ

فتنہ و فساد کا سبب

"فتنوں کے وقوع پذیر ہونے کی ابتداء وہ خواہشات نفسانی ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے۔ اور وہ احکام ہیں جو ایجاد کئے گئے ہوں۔ جن میں کتاب خدا کی مخالفت کی جاتی ہے۔ اور خدا کے دین (نص) سے عدول کر کے کچھ لوگ کچھ (غیر منصوص) لوگوں کو اپنا ولی امر بنا لیتے ہیں۔

پس اگر باطل حق کی آمیزش سے خالی رہتا ہے تو حق تلاش کرنے والوں سے مخفی نہ رہتا۔ اور اگر حق باطل کی آمیزش سے پاک رہتا تو دشمنوں کی زبانیں اس کی مخالفت کرنے سے بند ہو جاتیں۔

لیکن ہوتا یہ ہے کہ کچھ حق سے لیا جاتا ہے اور کچھ باطل سے اور دونوں کو ملا دیا جاتا ہے۔

بس اسی مقام پر شیطان اپنے دوستوں پر قابو پا لیتا ہے اور وہی لوگ بچے رہتے ہیں جن کے لئے خدا کی عنایت و توفیق پہلے سے موجود ہے۔"

○

خطبہ

"زہد و تقویٰ کا مفہوم"

"اے لوگو! کم امیدیں، نعمتوں پر شکر اور محارم سے پرہیز یہی زہد ہے
اگر یہ نہ ہو سکے۔ تو کم از کم اتنا تو ہو کہ حرام تمہارے صبر پر غالب نہ آنے پائے
اور نعمتوں کے وقت شکرِ خدا بھول نہ جاؤ۔

خداوند عالم نے کھلی ہوئی روشن دلیلوں اور اتمامِ حجت کرنے والی واضح کتابوں

Marfat.com

کے ذریعے تمہارے لئے کسی بہانہ یا عذر کا موقع باقی نہیں رکھا۔"

○

خطبہ

گفتار و کردار

یہ لوگ (بادل کی طرح) گرجے اور (بجلی کی طرح) چمکے۔ لیکن گرجنے اور چمکنے کے باوجود وقتِ کارزار، ناتواں اور ترساں نظر آئے!

اور ہم جب تک لڑ نہیں لیتے نعرہ زنی نہیں کرتے اور جب تک برسائے نہیں جاتے۔ بہتے نہیں۔

○

خطبہ

پرہیزگاری

"تمام حمد اس خدا کے لئے جو حمد کو نعمتوں اور نعمتوں کو شکر سے ملا دینے والا ہے۔ ہم اس کی نعمتوں پر اس طرح اس کی حمد کرتے ہیں جیسے اس کے امتحانوں پر حمد و ثنا کرتے ہیں اور ان نفوس کے خلاف اس سے مدد مانگتے ہیں جو احکام الٰہی پر عمل کرنے میں سست اور جن باتوں سے انہیں روکا گیا ہے۔ ان کی جانب تیزی سے قدم بڑھاتے ہیں---- اور ان گناہوں پر مغفرت چاہتے ہیں جن پر اس کا علم محیط ہے اور نامۂ اعمال حاوی ہے۔ نہ اس کا علم احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔ اور نہ نامۂ اعمال کسی چیز کو چھوڑنے والا ہے۔ ہم اس شخص کے مانند اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ جس نے غیب کی خبروں کا خود مشاہدہ کر لیا ہو اور وعدہ کی ہوئی چیزوں کو پہچانتا ہو۔ ایسا ایمان جس کے خلوص نے شرک اور یقین نے شکوک و شبہ کو دور پھینک دیا ہو۔

Marfat.com

اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ خدائے واحدہ لا شریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسولؐ ہیں---- یہی دونوں گواہیاں قول و عمل کو بلند کرتی ہیں۔ جس ترازوں میں یہ دونوں گواہیاں رکھ دی جائیں۔ اس کا پلہ ہلکا نہیں ہو سکتا اور جس ترازو سے یہ دونوں اٹھا لی جائیں۔ اس کا پلہ بھاری نہیں ہو سکتا۔

اے اللہ کے بندو! میں تمہیں پرہیزگاری کی وصیت کرتا ہوں۔ یہی تقویٰ زادِ راہ ہے اور اس کے ذریعہ معاو تک پہنچتا ہے۔ یہی زادِ راہ منزلِ مقصود تک پہنچانے والا اور عذاب سے نجات دلانے والا ہے----

بہترین دعوت دینے والے نے اس تقویٰ کی جانب دعوت دی ہے اور بہترین سننے والے نے اسے سن کر یاد رکھا ہے۔ چنانچہ دعوت دینے والا اور سننے والا مستفیض ہو گیا۔

خدا کے بندو! پرہیزگاری ہی وہ چیز ہے کہ جس نے خدا کے دوستوں کو اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچایا ہے۔ اور اس کے خوف کو دلوں کے ساتھ لازم قرار دے دیا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے راتیں (عبادت کے لئے) جاگ کر اور دن روزے رکھ کر (پیاس میں) گزارے۔ وہ اس لقب کے عوض (دائمی) راحت اور اس پیاس کے عوض (کوثر سے) سیرابی حاصل کرتے ہیں۔

انہوں نے موت کو قریب سمجھ کر عملِ خیر میں عجلت سے کام لیا۔ امیدوں کو جھٹلا کر وقت مقررہ کو نظر میں رکھا۔

یہ بھی یاد رکھو۔ کہ یہ دنیا تو فنا اور مشقت اور انقلابات اور عبرتوں کی جگہ ہے۔ فنا کی نشانی یہ ہے کہ زمانہ اپنی کمان میں تیر جوڑ رہا ہے۔ جس کے تیروں کا نشانہ کبھی خطا نہیں ہوتا۔ نہ اس کے زخموں کی دوا ہو سکتی ہے۔ یہ ہر زندہ پر موت کے' اور تندرست پر بیماری کے اور نجات پانے والے پر ہلاکت کے تیر چلاتا رہتا ہے۔

وہ ایسا گھاؤ ہے کہ سیر نہیں ہوتا۔ ایسا پینے والا ہے۔ کہ سیراب نہیں ہوتا۔ اس

Marfat.com

کے رنج و لقب کا یہ حال ہے کہ انسان اکثر وہ چیزیں اکٹھی کرتا ہے۔ جنہیں کھانا نصیب نہیں ہوتا اور ایسی عمارتیں بناتا ہے۔ جس میں ٹھہرنا نصیب نہیں ہوتا۔

پھر جب خدا کی طرف (جانے کے لئے) نکلتا ہے۔ تو نہ مال اٹھا سکتا ہے نہ گھر منتقل کر سکتا ہے۔

اور اس کا تغیر وہ ہے۔ جسے تم دیکھ رہے ہو۔ کہ کل (افلاس کی وجہ سے) جس کی حالت قابلِ رحم تھی۔ اب اس کی (مالی) حالت پر غبطہ کیا جاتا ہے۔ اور کل جو قابلِ غبطہ تھا۔ اب قابل رحم ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ اس کی وہ نعمت جاتی رہی۔ اور افلاس ٹوٹ پڑا ہے۔

اس سے عبرت حاصل کرنے کی یہ صورت ہے کہ انسان کی امیدیں جب پوری ہونے کے قریب ہوتی ہیں تو موت اس کا رشتہ کاٹ دیتی ہے۔ اس طرح نہ امیدیں بر آتی ہیں اور نہ امیدیں رکھنے والا زندہ چھوڑا جاتا ہے۔

سبحان اللہ! اس کی خوشیاں کس قدر پُر فریب ہیں اور اس کی سیرابی کیسی تشنہ کامی ہے۔ اور اس کا سایہ دھوپ سے کتنی آمیزش رکھتا ہے۔ نہ آنے والی موت پلٹائی جا سکتی ہے اور نہ گئی ہوئی عمر واپس آ سکتی ہے۔

سبحان اللہ، زندہ میت کے کس قدر قریب ہے۔ اس لئے کہ اس سے جا ملتا ہے اور میت زندہ کے کس قدر دور ہے اس لئے کہ اس کا رشتہ اس سے قطع ہو چکا ہے۔

بیشک کوئی چیز اس کے عذاب کے سوا بد سے بدتر نہیں اور کوئی چیز اس کے ثواب کے سوا بہتر سے بہتر نہیں ---- دنیا کی ہر چیز کے سننے کی عظمت اس کے دیکھنے سے زیادہ ہے۔ مگر آخرت کے دیکھنے کی عظمت اس کے سننے سے کہیں زیادہ ہے ---- تم اس سننے سے اس کے اصلی حالت کا اندازہ کرو، جو مشاہدہ میں آ جائے گی۔ خبر ہی سن کر غیب کی تصدیق اور اندازہ کرو ---- تمہیں معلوم ہونا چاہئے۔ کہ دنیا کی کمی اور آخرت میں اضافہ عقبیٰ میں کمی اور دنیا کے اضافہ سے کہیں بہتر ہے ---- بہت سے گھاٹا اٹھانے والے فائدہ میں رہتے ہیں اور بہت سے (دنیا کو) زیادہ سمیٹ لینے والے

Marfat.com

نقصان میں رہتے ہیں۔ بے شک جن چیزوں کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اور جائز قرار دی گئی ہیں۔ ان کا دامن ان چیزوں سے بہت زیادہ وسیع ہے۔۔ جن سے منع کیا گیا ہے اور جو چیزیں حلال قرار دی گئی ہیں۔ وہ ان سے کہیں زیادہ نہیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔۔۔۔ لہٰذا تم کم کو زیادہ کے لئے اور تنگ زندگی کو کشادہ کے لئے چھوڑ دو۔ اللہ نے تمہاری روزی کی ضمانت کی ہے اور تمہیں عمل کا حکم دیا گیا ہے۔ تو جس چیز کی تمہارے لئے ضمانت کرلی گئی ہے۔ اس کی طلب اس عمل سے زیادہ اہم نہ سمجھنے لگو۔ جو خدا نے تم پر فرض کیا ہے۔۔۔۔ مگر خدا کی قسم اس کے باوجود تمہارا طرزِ عمل ایسا ہے۔ کہ اس پر شک ہونے لگے۔ اور ایسا معلوم ہو کہ جن چیزوں کی ضمانت کرلی گئی ہے وہ گویا تم پر واجب ہو گیا ہے۔ اور جو تم پر فرض ہیں۔ وہ تم سے ساقط ہو گئے ہیں۔

لہٰذا عملِ خیر کی طرف تیزی کے ساتھ بڑھو اور ناگہانی موت آنے سے ڈرو۔ کیوں کہ گئی ہوئی عمر کے پلٹنے کی امید نہیں۔ البتہ گئے ہوئے رزق کے پلٹنے کی امید ہو سکتی ہے۔ جو رزق آج ہاتھ نہیں لگا۔ کل اس کی امید ہو سکتی ہے۔ اور کل جو زندگی جا چکی۔ اس کے پلٹنے کی امید نہیں ہو سکتی۔

آنے والے کی امید ہے۔ جانے والے کی واپسی سے مایوسی ہی مایوسی ہے۔ پس خدا سے ڈرو۔ جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمہیں جب موت آئے تو مالک حقیقی کے سامنے تمہارا سرِ اطاعت خم ہو۔"

○

خطبہ

(آپؑ نے یہ خطبہ اپنے اصحاب سے جان چرانے اور کنجوسی کی مذمت میں دیا)

"نہ تم نے اس کی راہ میں مال صرف کئے جس نے تمہیں یہ مال متاع بخشے ہیں۔ اور نہ اپنے ہم نفسوں کو اس کے لئے خطرہ میں ڈالا۔ جس نے انہیں خلق کیا ہے۔

Marfat.com

دینِ خدا کے طفیل بندوں میں تمہاری عزت کی جاتی ہے۔ لیکن اس کے بندوں سے حسنِ سلوک کر کے تم اس کا احترام نہیں کرتے۔

جن گھروں میں اگلے لوگ آباد تھے۔ اب ان میں تم رہتے ہو اور قریب ترین بھائیوں سے ابدی قطع تعلق ہو رہا ہے۔ اب تو اس سے عبرت حاصل کرو۔"

○

خطبہ

خلقتِ ارض و سما
خلقتِ آدم
ذکرِ حج

حمد و سپاس کا سزاوار وہ ہے۔ کہ قوتِ نطق و کلام رکھنے والی تمام ہستیاں اس کی مدح و ثنا سے عاجز و درماندہ ہے۔ جس کی نعمتوں کو شمار کرنے والے گننے سے قاصر ہیں۔ اور جس کا حقِ نعمت کوشش کرنے والے نہیں ادا کر سکتے۔ وہ خدا کہ جس کی حقیقت بلند ہمتوں کے ادراک سے ماورا ہے۔

جس کے صفات کی کوئی حد نہیں۔ نہ کوئی ایسی نعمت ہے۔ (جو صفات خداوندی کا بیان کر سکے) نہ کوئی ایسا وقت جس کا شمار ممکن ہو---- نہ کوئی ایسی مدت دراز جو منتہی (جب حق نعمت ادا نہیں ہو سکتا۔ تو سپاس گزاری کی انتہا یہ ہے کہ بندہ اپنے عجز کا اعتراف کرے۔ جب ہمت کی بلندی اور فکر کی گہرائی اس کے صفات کا ادراک کما حقہ نہیں کر سکتی تو کیوں کر ممکن ہے کہ حقیقتِ ذات کا ادراک کر سکے؟----

جب خدا ازلی و ابدی ٹھہرا۔ تو اس کے معنی یہ ہوئے۔ کہ وہ قیدِ زمان سے آزاد ہے۔ پھر اجل اور مدت کا سوال ہی کہاں رہا؟ کیوں کہ زمانہ مقدار حرکت کا نام ہے اور حرکت جسم کے عوارض میں ہے اور خدا جسمیت سے منزّہ و مبّرا ہے۔ لہٰذا یہ بات

Marfat.com

محال ہے کہ وہ زمان کا پابند قرار دیا جائے) ہو۔ اس نے خلائق کو اپنی قدرت اور اختیار سے پیدا کیا---- اور ہواؤں کو اپنی رحمت اور مہربانی سے پھیلایا---- اور متحرکّ و لرزاں زمین کو سنگ ہائے بزرگ (پہاڑوں) سے میخکوب کیا۔ اور مستحکم و استوار فرمایا۔ دین کی پہلی بنیاد خدا کی معرفت ہوئی اور معرفت کا کمال اس کی تصدیق ہے۔ اور کمالِ تصدیق توحید ہے۔ اور کمالِ توحید اس کو ہر چیز سے برتر ماننا ہے۔ اور کمال اخلاص صفات کی ذات سے نفی ہے۔ کیوں کہ ہر صفت غیر موصوف ہے۔ اور ہر موصوف غیر صفت ہے۔ جس نے اس کی توصیف میں ذات کو صفت (زائد) سے ملایا۔ اس نے گویا ذاتِ اعلیٰ میں دوئی پیدا کی اور جس نے دوئی پیدا کی۔ اس نے گویا اس کی ذات میں تقسیم مانی اور جس نے ذاتِ اعلیٰ میں تقسیم مانی وہ نادان ہے۔ اور جس نے نادانی کی اس نے خدا کی طرف اشارہ کیا۔ اور جس نے اشارہ کیا اس نے اسے محدود کر دیا۔ اور جس نے یہ پوچھا۔ کہ خدا کس چیز میں ہے۔ اس نے گویا کسی چیز کے ضمن میں اسے قرار دیا اور جس نے سوال کیا۔ وہ کس چیز پر ہے۔ تو اس نے دوسرے مقام کو اس سے (خالی) تسلیم کر لیا۔

خداوند تعالیٰ ہمیشہ سے موجود ہے۔ مگر حادث اور نو پید نہیں۔ وہ موجود ہے۔ مگر اس کی ہستی عدم و نیستی کے بعد نہیں۔ وہ ہر چیز کے ساتھ ہے۔ لیکن بطور ہمسر نہیں۔ وہ ہر چیز سے الگ ہے لیکن اس سے کنارہ کش نہیں۔ وہ ہر چیز کا فاعل ہے۔ لیکن اس کا فعل حرکات اور آلات کا نتیجہ نہیں۔ وہ بصیر ہے۔ جب اس کی مخلوق نہ تھی---- وہ منفرد ہے۔ کیوں کہ اس کا کوئی ایسا ساتھی نہیں۔ جس سے وہ اپنا جی بہلائے اور جس کے نہ ہونے سے اسے الجھن ہو۔ اس نے دنیا کو پیدا کیا۔ اور پہلے پہل بنایا۔ بغیر اس کے فکر کو کام میں لاتا' یا تجربہ سے فائدہ اٹھاتا' اور نہ اپنے نفس میں کوئی حرکت پیدا کی۔ نہ پہلے سے کوئی اہتمام کیا۔ کہ جس کے لئے بے چین ہوا ہو۔ وہ چیزوں کو ٹھیک وقت پر عدم و نیستی سے وجود کی طرف لایا۔ اور گوناگوں چیزوں میں موافقت اور سازگاری پیدا کی اور ہر چیز کی اس کی طبیعت اور مزاج عطا کیا۔ اور

Marfat.com

ان طبائع کے لئے شکل و صورت معین کی۔ وہ ان کی ابتداء اور آغاز سے پہلے ان سے واقف تھا۔ اس کا علم ان کے حدود اور انتہا پر محیط تھا۔ ان کی حالت اور پوشیدہ کیفیت سے آشنا تھا۔

پھر خدائے بزرگ و برتر نے زمین و آسمان کے درمیان __ اور جو (فضا) و اطراف میں اور گوشوں میں شگاف اور آسمان سے ملی ہوئی ہوا پیدا کی۔ اس جو (فضا) میں متلاطم پانی جاری کیا۔ جس کی موجیں بڑھ بڑھ کر بلند ہو رہی تھیں۔ اس پانی کو باد تند کی پیٹھ پر سوار کیا۔ جو ہر چیز کو متزلزل کئے دیتی تھی۔ ہوا کو حکم دیا کہ وہ پانی کو گرنے سے روکے اور اسے پانی کے زور پر مسلط کر دیا اور اسی ہوا سے پانی کی حد بندی کر دی۔ ہوا کا دامن دور تک پھیلا تھا۔ اور پانی اس کے اوپر اچھل رہا تھا۔ پھر خدا نے ایک ایسی ہوا چلائی جو خشک تھی۔ اور اسے پانی کے ساتھ ساتھ کر دیا۔ اس کی رفتار بہت تیز تھی۔ خدا نے ہوا کو حکم دیا کہ اس پانی کو حرکت دیتی رہے اور موجوں کو ابھار کر اوپر کی طرف پھینک دے۔ ہوا نے اس پانی کو اس طرح متھا جیسے مشک میں دودھ متھا جاتا ہے۔ اور فضا میں بڑی تیزی سے دوڑ گئی۔ یہ پانی کے نچلے حصہ کو اوپر کی طرف پلٹانے لگی اور ساکن کو متحرک سے ملانے لگی۔ یہاں تک کہ پانی کی سطح بلند ہو گئی اور تہ بہ تہ پانی پر پھبن اٹھ آیا۔ پھر اس پانی کو شگاف دی ہوئی اور کشادہ فضا میں بلند کیا۔ جس سے سات آسمان بنائے۔ آسمان زیریں کو ایک جمی ہوئی اور رکی ہوئی موج قرار دیا اور آسمان بالا کو ایک محفوظ چھت اور بنائے مرفوع بنا دیا۔ آسمان کو بغیر کسی ستون کے روکے اور بغیر میخ کے اپنی جگہ پر قائم رکھا۔ پھر خدائے بزرگ و برتر نے اس آسمان کو چمکتے ہوئے ستاروں اور دمکتے ہوئے تاروں سے مزین کیا اور اس میں چراغ نور افشاں یعنی خورشید و ماہ درخشاں کو رواں دواں کیا۔ یہ ساری چیزیں گھومتے ہوئے آسمان، رواں دواں چھت اور لوحِ متحرک میں تھیں!

پھر خدا نے بلند آسمانوں کے بیچ میں شگاف دیا اور ان خلاؤں کو "فرشتوں کی مختلف قسموں سے پر کر دیا۔ (ان فرشتوں میں) کچھ حالتِ سجدہ میں ہیں۔ رکوع نہیں

Marfat.com

کرتے۔ کچھ مصروف رکوع ہیں۔ اور کھڑے نہیں ہوتے۔ ان میں ایک گروہ صف بستہ کھڑا ہے۔ جو اپنی جگہ سے ہلتا تک نہیں۔ کچھ وہ فرشتے ہیں۔ کہ تسبیح خوانی میں مصروف ہیں۔ مگر ذرا نہیں تھکتے۔ (یہ تمام ملائکہ ایسی غیر مرئی ہستیاں ہیں کہ) نہ ان پر آنکھوں کی نیند چھاتی ہے۔ نہ عقلوں کی بھول کا غلبہ ہوتا ہے۔ نہ بدنوں کی سستی طاری ہوتی ہے۔ نہ بھول چوک کی غفلت کا اثر طاری ہوتا ہے۔ انہیں فرشتوں میں (ایک قسم کے) وہ ہیں۔ جو خداوند تعالیٰ کی وحی کے امین ہیں۔ اس کے پیغمبروں اور رسولوں کے پاس پیامبر بن کر اور احکام و فرامین الٰہی لے کر آتے جاتے ہیں اور ان ہی میں ایک قسم ان فرشتوں کی بھی ہے کہ جو اس کے بندوں کے نگہبان اور اس کی جنتوں کے دربان ہیں۔ ان میں بعض ایسے فرشتے ہیں۔ کہ جن کے قدم زمین کے طبقاتِ زیریں میں گڑے ہوئے ہیں اور گردنیں بلند و بالا آسمان سے نکلی ہوئی ہیں اور ان کے اجسام اطرافِ عالم سے نکلے ہوتے ہیں اور عرش الٰہی کے پائے ان کے کاندھوں سے ملے ہوتے ہیں اور ہیبت و عظمتِ انوار (الٰہی سے) ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہیں۔ اور عرش کے نیچے اپنے پروں میں لپٹے کھڑے ہیں۔ ان کے اور دوسرے ملائکہ کے درمیان حجاب ہائے عزت و پردہ ہائے قدرت پڑے ہوئے ہیں۔ یہ فرشتے اپنے رب کا تصور صورت کشی سے نہیں کرتے۔ نہ اوصاف خلائق کو اس کے اوپر جاری (منطبق) کرتے ہیں۔ نہ اسے کسی مکان میں محدود کرتے ہیں۔ نہ امثال و نظائر سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

○

Marfat.com

خطبہ

منافقوں کی حالت کا منظر

"ان (منافقین) لوگوں نے ہر کام میں شیطان پر دارومدار رکھا ہے اور اس نے

انہیں اپنا آلۂ کار بنا لیا ہے۔

پس اس نے ان سینوں (دلوں) میں انڈے بچے (وسوسے) دیئے۔ (جو) ان کی گو

میں رینگے، چلے پھرے، بڑھے اور جوان ہوئے۔

(وہ ایسا گھل مل گیا) کہ ان کی آنکھوں سے دیکھنے لگا اور ان کی زبانوں سے بو

لگا۔ پس شیطان نے انہیں لغزشوں پر آمادہ کر دیا اور عیوب کو سنوار دیا۔ (ان کے کا

ویسے ہی ہیں) جیسے وہ شخص جسے شیطان نے اپنے تسلط میں شریک کر لیا ہو اور جس

زبان سے وہ باطل کا پرچار کر رہا ہو۔"

○

خطبہ

وفاداری

یقیناً" وفا سچائی کی ہم زاد ہے۔

اور میرے علم میں کوئی سپر ایسی نہیں۔ جو اس سے زیادہ حفاظت کرنے والی

اور جو شخص یہ جانتا ہے کہ اسے (اپنے خدا کی طرف) کیوں کر جانا ہے۔ غداری نہیں

کرتا۔

ہم ایسے زمانہ میں ہیں کہ بہت سے لوگوں نے مکر کو عقلمندی سمجھ لیا ہے۔

اور جاہلوں نے انہیں مدبّر سمجھ رکھا ہے۔

آخر انہیں کیا ہو گیا ہے۔ خدا انہیں غارت کرے۔

Marfat.com

ہوشیار اور تجربہ کار (علی) بھی حیلہ کا رخ دیکھ رہا ہے۔
مگر اس کے سامنے خدا کے امر و نہی کی روک ہے۔ اس لئے وہ آنکھوں سے دیکھ کر اس پر قدرت و اختیار کے باوجود چھوڑ دیتا ہے۔
اور جسے کسی گناہ سے پرہیز نہیں وہ فرصت (موقع) کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔
اور ہر کام مکر و حیلہ سے نکال لیتا ہے۔

○

خطبہ

کُلِ نفسٌ ذائقتہٗ الموت

"شبہ کا نام شبہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ حق کے مشابہ نظر آتا ہے۔
پس خدا کے دوستوں کا یقین رِاہ ہدایت کی طرف ان کا روشن چراغ اور رہبر ہے۔
رہے دشمنان خدا تو شک و شبہ کی ظلمت میں ان کا پیغام گمراہی اور ان کی رہبری بے بصیرتی ہے۔
(یاد رہے) جو موت سے ڈرتا ہے۔ وہ اس سے بچ نہیں سکتا اور جو زندہ ہی رہنا چاہتا ہے۔ اسے بقا و دوام نصیب نہیں ہوتا۔"

○

خطبہ

مناجات

"اے خدا تو وہ سب کچھ بخش دے۔ جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اگر میں ان چیزوں کی طرف پلٹوں تو تو اپنی مغفرت کو پلٹا دے۔

Marfat.com

خداوند جس عملِ خیر کا میں نے اپنے نفس سے وعدہ کیا تھا۔ اور تو نے اسے پورا ہوتے ہوئے نہ پایا اسے بھی معاف کر۔

بارِ الٰہا میں نے اپنی زبان سے تیرا تقرّب حاصل کرنے کے جو کلمات کہے تھے پھر میرا دل اس کا ساتھ نہ دے سکا۔ اس سے بھی درگزر فرما۔

پروردگار آنکھوں کے (نا مناسب) اشاروں سے بے محل الفاظ' خواہشاتِ نفس زبان کی لغزشوں کو اپنے دامنِ عفو میں جگہ عطا فرما۔"

○

خطبہ

بابت "خوفِ مرگ"

"شبہ کا نام شبہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ حق سے ملتا جلتا نظر آتا ہے۔ پس دوستانِ خدا کے لئے ان کا یقین راہ راست کا رہبر ہوتا ہے۔ اور دشمنان خدا کی دعوت میں گمراہی اور ضلالت ہوتی ہے اور ان کی راہنمائی بے بصیرتی اور سرگردانی کی موجب ہے۔

جو بیم مرگ سے لرزاں ہے۔ وہ اس سے (موت سے) کبھی بچ نہیں سکتا۔

اور جو ہمیشہ زندہ رہنا چاہتا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ نہیں رہتا۔"

○

خطبہ

خطبہ بابت "موت اور قیامت"

"(لوگو!) منزل (غایت) تمہارے سامنے ہے۔ اور قیامت تمہارے پیچھے ہے اور وہ تمہیں ہنکا رہی ہے۔

Marfat.com

سبک بار بن کر، یارانِ تیز گام سے جا ملو!
تمہارے اوّل کے لئے تمہاری آخر کا انتظار کیا جا رہا ہے۔"

○

خطبہ

(جب حضرت علیؓ خارجیوں سے مایوس ہو گئے۔ تو اہل کوفہ کو ساتھ لے کر نخیلہ پہنچے اور وہاں پہنچ کر لوگوں کے سامنے ذیل کا خطبہ دیا۔"

بعد از حمد و ثنا،

"جس شخص نے جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کیا۔ اور دین میں مداہنت سے کام لیا۔ وہ شخص ہلاکت کے گڑھے پر کھڑا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نعمت نازل فرمائے اور گڑھے میں گرنے سے محفوظ رکھے۔ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور جنہوں نے اللہ کی نافرمانی کی ہے اور اللہ کے نور یعنی دین کو بجھانے کا ارادہ کیا ہے۔ ان سے جنگ کرو۔ خطاکاروں، گمراہوں، مجرموں اور ان لوگوں سے قتال کرو۔ جو نہ قرآن پڑھتے ہیں نہ دین کی سمجھ رکھتے ہیں۔ نہ تاویل کے عالم میں ہیں اور نہ اس کام کے اہل ہیں۔ اس لئے کہ انہیں اسلام میں سبقت حاصل نہیں۔ خدا کی قسم! اگر یہ لوگ تم پر خلیفہ اور والی بن گئے تو یہ لوگ کسریٰ اور ہرقل کے طریقۂ کار پر چلیں گے۔ ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کرو۔ اور اپنے ان مغربی دشمنوں کے مقابلہ کے لئے تیاری کرو۔ ہم نے تمہارے بصرہ کے بھائیوں کو بھی تحریر کیا ہے۔ عنقریب وہ بھی تمہارے پاس آ جائیں گے۔ جب وہ آ جائیں۔ تو تم سب ہمارے گرد جمع ہو جاؤ۔ اور اللہ کے علاوہ کسی میں کوئی طاقت و قوت نہیں۔"

Marfat.com

خطبہ

فقرِ مرتضوی

(امیر المومنینؑ کی زندگی سراپا فقر و عبودیت تھی، آپ کا لباس، آپ کی غذا، آپ کا طریق، ماند و بود، ہر چیز اس شانِ فقر کی مظہر تھی، بعض لوگ آپ کی دیکھا دیکھی خود یہی طرز اختیار کر لیتے تھے۔ ایسے ہی ایک موقع پر آپ نے اظہار ناپسندیدگی کرتے ہوئے یہ کلمات ارشاد فرمائے:)

بصرہ میں امیر المومنینؑ علاء ابن زیاد الحارثی کی عیادت کو تشریف لے گئے، جو آپ کے اصحاب میں سے تھے اور علیل تھے، آپ نے ان کی فراخیٔ خانہ ملاحظہ کی تو فرمایا:

"اس گھر کو کشادہ بنا کر تم نے دنیا میں کیا حاصل کر لیا۔ حالانکہ عالم آخرت میں وسعتِ منزل کے تم زیادہ محتاج اور ضرورت مند ہو۔ ہاں اگر تم یہ چاہو کہ آخرت میں بھی ایسا ہی وسیع اور کشادہ مکان ملے تو پھر اس دنیاوی گھر میں مہمانوں کی ضیافت کرو، صلۂ رحم بجا لاؤ حقوق شرعیہ اس مکان میں رہ کر ادا کرو، تو پھر بلا شبہ تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے!"

یہ سن کر علاء نے عرض کیا:

"امیر المومنین میں اپنے بھائی عاصم ابن زیاد کی شکایت آپ سے کرنا چاہتا ہوں"۔

امیر المومنین نے دریافت فرمایا:

"کس بات کی شکایت کرنا چاہتے ہو؟"

علاء نے کہا:

"وہ (راہبوں کی طرح) گلیم پوش ہو کر دنیا سے کنارہ کش ہو گیا ہے!"

حضرت نے فرمایا:

"اسے میرے پاس لاؤ۔"

جب عاصم کو حاضر کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

Marfat.com

"اے اپنے دشمن ___ تجھے شیطان نے سرگرداں کر رکھا ہے' کیا تو اپنی بیوی پر' اور بچوں پر رحم نہیں کرتا؟ (ان کے حقوق ادا نہیں کرتا؟" کیا یہ بات ہے کہ خداوند تعالیٰ نے دنیا کے طیبات کو تیرے لئے حلال کر دیا ہے اور پھر وہ اسے پسند نہیں کرتا کہ تو ان طیبات سے بہرہ مند ہو؟ تو اس حرکت سے خدا کے نزدیک ذلیل اور پست ہو گیا۔"

عاصم نے کہا۔

" یا امیرالمومنین میں تو آپ ہی کی پیروی کرتا ہوں۔ آپ بھی تو موٹا لباس اور بے مزہ کھانا استعمال فرماتے ہیں۔"

حضرت نے یہ سن کر فرمایا:

" وائے ہو! میں تمہاری طرح نہیں ہوں کیونکہ خدا نے پیشوانِ حق پر واجب فرمایا ہے کہ اپنے تئیں تنگ دست لوگوں کے برابر رکھیں تاکہ کسی فقیر اور تنگ دست کی پریشانی انہیں خلفشار میں مبتلا نہ کر دے!"

○

خطبہ

فوج کے روبرو

" خدا کی حمد و ثنا اس کے ان فیصلوں پر' جو اس نے کئے' اور ان افعال پر جو اس نے نامزد فرمائے اور میرے اس امتحان پر جو تمہارے ذریعے لیا' کہ جب تمہیں حکم دیتا ہوں تو تم اطاعت نہیں کرتے اور پکارتا ہوں تو جواب نہیں دیتے۔ اگر مہلت دیتا ہوں تو جھک جاتے ہو' اور اگر لڑاتا ہوں تو چیخ اٹھتے ہو' اگر کسی امام پر لوگ متفق بھی ہو جائیں تو تم اس پر طعنے دیتے ہو اور مخالفت کرتے ہو اور اگر کسی مہم کے لئے تیار ہوتے ہو تو منہ پھیر لیتے ہو۔

تمہارے دشمن کے باپ مریں! تم اپنے خدا سے نصرت کی کیا امید کرتے ہو' جہاد

Marfat.com

تو تم پر فرض ہے ہی۔ موت یا ذلت تمہاری قسمت میں ہے۔ قسم کھاتا ہوں کہ اگر میری موت آئی۔ جو ضرور آئے گی' (مگر) میں تمہارے (ساتھ) سے عاجز ہوں گا اور بہت تھوڑے محبت کرنے والے دوست میرے ساتھ ہوں گے۔ تم سے خدا سمجھے! کیا کوئی مذہب اور غیرت بھی تمہیں تیز نہیں کرتی؟ اور میں تمہیں---- حالانکہ تم (حقیقی) اسلام کے وارث' اور گزشتہ (محترم) مسلمانوں کے پسماندہ ہو---- مدد کے لئے بلاتا ہوں' اور (ثواب کا یقین و) انعام دیتا ہوں۔ مگر تم مجھ سے ہٹ جاتے ہو۔ مجھ سے اختلاف کرتے ہو۔ اگر میرا حکم خوشنودی پہنچتا ہے' تو تم خوش نہیں ہوتے۔ اور عتاب نامہ پہنچتا ہے تو بھی تم متحد نہیں ہوتے اب تو مجھے محبوب ترین چیز ملنے والی موت ہے۔ مین نے قرآن پڑھا اور سمجھایا' دلیلیں پیش کیں۔ جسے تم نہیں مانتے تھے' اسے تم سمجھ گئے۔ ناگوار گھونٹ گوارا ہو گئے۔ (تمام ذہنی الجھنیں میں نے ختم کر دیں اور اس طرح کہ) اگر اندھا ہوتا تو دیکھنے لگتا' سوتا ہوتا تو جاگ اٹھتا۔

خطبہ

ذکر ائمۂ اطہار

(اس خطبہ میں امیرالمومنینؑ نے ائمہ اطہار اور اہل بیت کرام کے فضائل اور محامد ذکر فرمائے ہیں ان کے خصائص کا تذکرہ کیا ہے اور پھر پند و نصیحت کرتے ہوئے راہِ راست پر استوار رہنے اور عملِ نیک کو اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے!)

"دل خرد مند کی آنکھ اپنے پایانِ کار کو دیکھتی ہے' اپنے نشیب و فراز کو پہچانتی ہے۔ داعی (یعنی پیغمبر اکرمؐ) نے دعوت دی اور نگہبان (امام علیہ السلام) نے حفاظت کی' تو داعی کی بات سنو' اور نگہبان کی پیروی کرو (تاکہ دنیا میں سرفراز اور آخرت میں سعادت مند بنو)

لوگ فتنوں کے دریا میں غرق ہو گئے۔ سنتِ نبویؐ سے آنکھ بند کر لی اور بدعتوں

Marfat.com

کو اختیار کر لیا۔ مومنوں نے سکوت اختیار کر لیا اور دروغ گو اور گمراہ بولنے لگے' ہم (اہل بیت) آنحضرتؐ کے (جسم کے) پیراہن ہیں۔ آپؐ کے اصحاب ہیں ان (کے علم کا) خزانہ ہیں (اور علوم کے) دروازے ہیں' گھر میں صرف دروازہ ہی کے راستہ سے آنا ہوتا ہے اور جو دروازہ چھوڑ کر گھر میں آتا ہے۔ وہ چور کہلاتا ہے۔

(اسی خطبہ کا مزید حصہ) (اہل بیت اطہار میں) قرآن کی بزرگی ہے وہ خدائے رحمٰن کے خزانے ہیں۔ بات کرتے ہیں تو سچی' خاموش رہتے ہیں تو کوئی ان پر سبقت نہیں کر سکتا۔ ہر قوم کے پیش رو کا فرض ہے کہ اپنے پیروؤں سے سچ کہے اور اپنی عقل کو حاضر رکھے اور آخرت کو دوست رکھے' کیونکہ وہ وہیں سے آیا ہے اور وہیں اسے واپس جانا ہے' پس جس نے دل کی آنکھ کھولی' اس نے ازروئے بینائی کام انجام دیا۔ عمل کے آغاز میں وہ جان لیتا ہے کہ یہ کام مفید ہے یا مضر؟ اگر مفید سمجھتا ہے تو انجام دیتا ہے' اگر ضرر کا پہلو دیکھتا ہے تو باز رہتا ہے۔ کیونکہ بغیر علم کے عمل کرنے والا اس مسافر کی طرح ہے جو غلط راستے پر چل رہا ہو' جتنا جتنا راستہ طے کرتا جائے گا' منزلِ مقصود سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ اور علم کی روشنی میں عمل کرنے والا راہ راست پر چلنے والے کی طرح ہے' پس شخص بینا کے لئے لازم ہے کہ وہ یہ دیکھتا رہے کہ ٹھیک راستے پر جا رہا ہے یا بے راہ ہو گیا ہے۔

جان لو! ہر ظاہر و آشکار کے لئے ایک باطن اور پنہاں بھی ہوتا ہے' اگر ظاہر پاک اور پاکیزہ ہے تو باطن بھی طیّب اور مطہر ہو گا اور اگر ظاہر خبیث اور بد ہے تو باطن بھی زشت اور ناپاک ہو گا۔ (اسی لئے) جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا ہے کہ خدا بندے کو دوست رکھتا ہے اور اس کے عمل (حرام و حلام) کو جانتا ہے اور (کبھی) عمل (نیک) کو دوست رکھتا ہے اور اس کے عامل کو ناپسند کرتا ہے اور جان لو کہ ہر عمل کے لئے ایک گیاہ ہے اور کوئی گیاہ بھی پانی سے بے نیاز نہیں ہو سکتی اور پانی کئی طرح کا ہوتا ہے' پس جو درخت اچھے پانی سے سیراب ہوتا ہے' اس کا پھل میٹھا ہوتا ہے اور جو خراب پانی استعمال کرتا ہے اس کا درخت خراب اور میوہ تلخ ہوتا ہے۔"

Marfat.com

○

خطبہ

صبر کی حد

"بلا شبہہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ہادیؐ کو' کتابِ ناطق' اور امرِ قائم' مبعوث فرمایا' اس سے وہی ہلاک ہو گا' جس کے لئے تباہی مقدر ہو چکی ہے۔ اور بلا شبہہ' شبہہ میں ڈالنے والی بدعتیں مہلک ہیں' سوا اس صورت کے کہ خدا کسی کی حفاظت کرے (توفیق پیرویۂ سنت کی دے) اور بلا شبہ خدا کی حجت ہی پر تمہارے امور کی عصمت و حفاظت منحصر ہے' لہٰذا' اس کی اس طرح اطاعت کرو' جو سرزنش شدہ اور مجبورانہ نہ ہو' (سراسر اخلاص و طاعت قلب پر مبنی ہو) اور سوگند بخدا' یا تو تم سچی اطاعت کرو گے' ورنہ خداوند تعالیٰ خلافتِ حقہ کو تم سے منتقل کر دے گا اور پھر کبھی تمہاری طرف واپس نہ لائے گا' یہاں تک کہ امرِ خلافت---- تمہارے اجانب کے ہاتھ میں چلا جائے۔

بلا شبہہ یہ لوگ میری امارت کی مخالفت پر مجتمع ہو گئے ہیں اور میں صبر کرتا رہوں گا (شاید پشیمان ہو جائیں) یہاں تک کہ تمہاری جمیعت کے پراگندہ ہونے کا اندیشہ پیدا ہو جائے کیونکہ اگر اس اندیشۂ سست و نا درست کو' انہوں نے اتمام تک پہنچا لیا' نظم و ترتیب مسلماناں میں درہمی و برہمی پیدا ہو جائے گی اور سچی بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ اس دنیا کی (خلافت و امارت) از روئے حسد چاہ رہے ہیں' اس شخص کے خلاف جسے خدا نے یہ چیز عطا فرمائی ہے' پس یہ چاہتے ہیں امور تو الٹے پاؤں واپس لوٹا دیں اور تمہارا ہم پر یہ حق ہے کہ ہم کتابِ الٰہی (قرآن) اور سیرتِ رسولؐ پر عمل کریں۔ اس کا حق ادا کریں اور اس کے احکام کو سربلند کریں (تاکہ رستگاری حاصل کریں)۔

○

Marfat.com

دعا!

بارِ خدایا!

ترجمہ دعا ۔ میری آبرو کو توانگری کے ساتھ محفوظ رکھنا' اور میری جاہ و منزلت کے عوض تنگ دستی اور مفلوکی نہ عطا فرمانا' مبادا میں تیرے روزی خواروں سے رزق کا طالب بن جاؤں' اور تیرے پیدا کئے ہوئے بد کردار لوگوں سے مہربانی کا تمنائی بن جاؤں' اس شخص کی حمد و ثنا میں نہ مبتلا ہو جاؤں' جو مجھے کچھ نہ دے' اور ان سب باتوں کے باوجود (دراصل تو ہی صاحبِ اختیار ہے' خواہ عطا کرے' یا اپنی بخشش روک لے (تو ہر چیز پر قادر اور توانا ہے!)

○

جدائی فاطمہ زہرا علیہ السلام
بارگاہِ رسالت میں پیغامِ تعزیت ۔

(دفن کے موقع پر ارشاد ہوا)

روایت ہے کہ سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنا کی تدفین کے وقت آپ نے یہ کلمات اس طرح فرمائے۔ گویا روضہ پر رسولؐ اللہ سے راز و نیاز کی باتیں کر رہے ہیں۔

در یا رسول اللہ! میری اور اپنے اس بیٹی کی طرف سے سلام قبول فرمایئے! وہ بیٹی جو آپ کے جوار میں آگئی ہیں اور بہت جلد آپ سے ملحق ہو گئی ہیں۔

اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرا صبر (فاطمہؓ سے مفارقت و جدائی کے باعث) کم ہو گیا ہے اور میری طاقت و توانائی' ان کی جدائی کے باعث ہاتھ سے جاتی رہی' لیکن میرے صبر کے لئے یہ کافی ہے کہ میں نے آپ کی جدائی پر صبر و شکیبائی سے کام لیا' میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ کو لحد میں اتارا' میرے ہی حلقوم و گلو کے

Marfat.com

درمیان آپ کی جان تن سے باہر نکلی' **انا للہ و انا الیہ راجعون۔** ہم خدا کے لئے ہیں۔ اور خدا کی طرف واپس لوٹنے والے ہیں۔ (فاطمہ) ایک ودیعت تھی جو واپس لے لی گئی' ایک نشانی تھی جو اٹھا لی گئی۔ اب میرا حزن و ملال دائمی ہے' اب میری راتوں میں نیند کہاں؟ جب تک خدائے عالم میرے لئے اس مقام (آخرت) کا ارادہ کرے' جہاں آپ مقیمؐ ہیں۔

عنقریب آپ کی صاجزادی آپ کو آگاہ کریں گی' آپ ان سے اچھی طرح معلوم کیجئے' آپ میرے حالات کو ان سے دریافت فرمایئے' حالانکہ ابھی آپ کی وفات کو کچھ زیادہ مدت نہیں گزری۔ اور زمانہ آپ کی یاد سے خالی نہیں ہوا۔ آپ پر اور آپ کی دختر پر میری طرف سے اس طرح سلام پہنچے جیسے کوئی شخص اپنے دوست کو (محبت کے باعث) سلام کیا کرتا ہے۔ دل تنگ خشمگیں اور رنجیدہ ہو کر نہیں۔

پس اگر میں یہاں سے (زندہ) واپس جاؤں تو یہ بے تعلقی کی وجہ سے نہ ہو گا اور اگر آپ کی زیارت کے لئے ٹھہرا رہوں تو یہ اجر سے بدگمانی کے سبب نہیں ہو گا' جس کا خدائے تعالیٰ نے صبر کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔

○

Marfat.com

خطبہ

دنیا اور آخرت والوں کے بارے میں

بے شک تقویٰ الٰہی استواری‘ قیامت کے دن کا کار آمد سامان‘ ہر غلامی سے آزادی‘ اور ہر ہلاکت سے نجات ہے۔ اسی کے سہارے ہر خواہش مند کامیاب‘ اور پریشانیوں سے بھاگنے والا نجات پاتا ہے۔ دل پسند چیزیں (جنت و ثوابِ اخروی) حاصل کی جاتی ہیں۔

تو عمل کرو کہ عمل بلند کیا جاتا (اور قبول ہوتا) ہے اور توبہ نفع دیتی‘ اور دعا سنی (اور قبول کی) جاتی ہے۔ اس وقت حالات (بمقابلہ روزِ قیامت) پرسکون‘ اور (کراماً" کاتبین کے) قلم چل رہے ہیں (جو کرو گے لکھ لیا جائے گا اور روزِ قیامت کام آئے گا) اعمال کے سلسلے میں جلدی کرو کہ زندگی انقلاب پذیر ہے یا مرض اسے بے کار کر دینے والے ہیں‘ یا موت اُچک لینے والی ہے۔ کیونکہ موت تمہاری لذتوں کو ختم اور خواہشات کو بے کیف بنانے والی اور تمہارے مقاصد سے تمہیں دور کرنے والی ہے۔ وہ ناپسندیدہ مہمان‘ ناقابلِ تسخیر مقابل اور ایسی کینہ پرور ہے جو قابو میں نہیں آتی (دیکھو!) اس کے پھندے تمہارے گلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس کی تباہ کاریاں تمہیں گھیرے ہوئے ہیں۔ اس کے (تیروں کے) سُوفار تمہیں نشانہ بنائے ہیں۔ ان کا تم پر اقتدار بہت زیادہ اور حملے مسلسل اور (تم) نشانوں سے اس (تلوار) کا چٹنا ناممکن ہے۔ تو بہت جلد اس کے سایوں کا اندھیرا اور بیماریوں کی شدت‘ اور سختیوں کی تاریکیاں‘ بے ہوشیوں کا چھانا اور جان کنی کا دکھ‘ اور اس (موت) کے تہہ جمانے‘ مرنے کی تلخی قریب ہے‘ گویا کہ وہ (موت) فوراً" آ گئی تو تمہارے محرمانِ راز کو چپ کر گئی۔ تمہاری محفل کو منتشر کر دیا‘ تمہارے نشانات کو مٹا کر‘ آبادیوں کو معطل (و ویران) کر دیا اور تمہارے وارثوں کو بھیجا کہ تمہاری میراث تقسیم کریں (یہ سب اس ماحول میں ہو رہا ہے کہ) خاص الخاص دوست ہیں جو فائدہ نہیں پہنچا سکتے اور ایسے

Marfat.com

وابستہ اور قریب (ترین) اشخاص ہیں جو غم گیں ہیں مگر کچھ روک نہیں سکتے' اور ایسے ہنسی اڑانے والے ہیں جو روتے نہیں۔ لہٰذا تمہیں کوشش و کاوش کرنا چاہئے' تیاری اور آمادگی رکھنا چاہئے منزل کے لئے سامان سفر لے لو' اور یہ دنیا کہیں تم کو اس طرح دھوکا نہ دے۔ جیسے گذشتہ امتوں اور صدیوں میں تم سے پہلے والوں کو (مبتلائے فریب) کیا۔ ان لوگوں نے اس سے خوب فائدے اٹھائے اور بڑے اچھے نفع پائے۔ دنیا کا سامان ختم کر دیا اور اس کے نئے پن کو پرانا کر دیا۔ (ہر طرح کی دادِ عشرت دی اور سب کچھ مزے کر لئے) آج ان کے گھر مٹی کے ڈھیر' اور مال میراث بن چکے ہیں' انہیں نہیں معلوم کہ ان پر کون قابض ہوا' اور انہیں پرواہ نہیں کہ کون رویا' جو انہیں پکارے یہ تو اسے جواب (بھی) نہیں دیتے۔ اس لئے دنیا سے ڈرو کہ یہ بڑی بے وفا' دھوکا دینے والی' دے کر لینے والی' پہنا کر اتار لینے والی ہے اس کی آسانیاں ہمیشہ نہیں رہتیں' اس کے دکھ ختم نہیں ہوتے' اس کی بلائیں رکتی نہیں۔

○

Marfat.com

خطبہ

دنیا اور دنیا پرست

اس خدا کی حمد جس کی حمد ساری دنیا میں عام ہے' اور اس کا لشکر فاتح' اور اسکی بزرگی بلند ہے۔ میں اس کی مسلسل اور بڑی نعمتوں پر حمد کرتا ہوں۔ وہ خدا جس کا حلم بڑا ہے (اس لئے معاف کرتا ہے اور ہر فیصلے میں عدل فرماتا ہے اور جو گزر رہا ہے اور ہو چکا ہے اسے جانتا ہے اپنے علم سے دنیا بھر کو پیدا کیا' اور اپنے حکم سے انھیں بنایا۔ اس (تخلیق) میں نہ کسی کی پیروی کی نہ تعلیم لی' نہ کسی حکمت ماب آبکاری گر کے نمونے سے مطابقت کی' نہ اس کام میں غلطیاں ہوئیں (کہ تجربہ حاصل ہوا ہو' نہ لوگوں کو جمع کیا (کہ سوچ بچار کریں)

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ جنھیں اس وقت معبوث فرمایا جب لوگ مصیبتوں میں مارے مارے'اور حیرانیوں میں ٹکراتے پھرتے تھے۔ انھیں موت کی سختی کھینچے لئے جاتی تھی اور ان کے دلوں پر گمراہی کے قفل لگے ہوئے تھے۔

خدا کے بندو!

میں تمہیں خدا سے ڈرنے کی وصیت کرتاہوں کیونکہ تقویٰ تم پر خدا کا حق ہے اور تمہارا حق (پاداش کردار) خدا پر لازم ہے' میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ (منزل) تقویٰ تک کے لئے خدا سے کمک طلب کرو' اور تقویٰ سے (قرب) خدا کی التماس کرو' کیونکہ تقویٰ آج (دنیا میں) پناہ و سپر ہے اور کل (قیامت میں) راہ بہشت ہے جس کا راستہ صاف اور جس پر چلنے والا نفع مند اس کا امانت دار (خدا) حافظ و نگہبان ہے۔ ہمیشہ یہ تقویٰ اپنے آپ کو گزشتہ اور ختم شدہ اُمتوں پر پیش کرتا رہا' کیونکہ وہ اس کی محتاج ہوں گی' جبکہ خدائے بزرگ و برتر' انھیں دوبارہ پیدا کرے گا' جو دیا تھا وہ لے لے گا' جو مرحمت فرمایا تھا اس کی بازپُرس کرے گا' کس قدر کم تعداد ہے' ان لوگوں

Marfat.com

کی، جنھوں نے تقویٰ کو قبول کیا، اور صحیح معنوں میں سے اپنا شعار قرار دیا۔ یہ لوگ بلحاظ تعداد کم ہیں، یہی لوگ شائستہ وصف و مدح خداوند عزوجل ہیں جن کے بارے میں فرمایا ہے کہ میرے بہت سپاس گزار بندے کم ہیں۔ پس اپنے کانوں کو (صفات تقویٰ (سننے کے لئے) جلد آمادہ کرو اور سعی و کوشش سے اس پر پابندی اختیار کر لو (تاکہ رستگاری حاصل کر لو) ہر گزشتہ کے عوض آئندہ کو اختیار کرو اور خلاف کو ترک کر کے موافق کو اختیار کر لو، تقویٰ کے سبب تمہارے خواب بیداری کا لباس پہن لیں گے اور اپنی زندگی کے دن، اسی کے ساتھ کاٹو، اسے اپنے دل کا پاسبان قرار دے لو، اپنے گناہوں کو اس سے دھو لو، اپنی (روحانی و اخلاقی) بیماری کا مداوا کر لو، موت کی طرف اسے لے کر بڑھو، جس نے اسے ضائع کر دیا، اس سے عبرت پکڑو، تاکہ وہ تم سے عبرت نہ حاصل کرنے لگے، جس نے اسکی اطاعت کی ہو۔

آگاہ ہو جاؤ۔۔۔۔۔ تقوائے کی حفاظت کرو اور اسکے سبب اپنے آپ کو بچا لو، دنیا سے دوری اختیار کرو اور آخرت کے مشتاق و شیفتہ بن جاؤ، اسے پست و حقیر نہ سمجھو، جس نے تقوائے کو بلند کر لیا ہو، اور اسے بلند مرتبہ نہ سمجھو جسے دنیا نے اونچا کر دیا ہو دنیا کی بجلی سے بارش کا انتظار نہ کرو۔ اس کے ثناگر کی باتوں پر کان نہ دھرو اس کی طرف بلانے والے کی بات نہ سنو۔ اس کی درخشندگی سے روشنی نہ ڈھونڈو، اسکی آراستگی پر فریفتہ نہ ہو، کیونکہ اسکی بجلی بے باراں ہے اسکی باتیں جھوٹی ہیں۔ اس کی ملکیت غارت ہو جائے گی، اسکی آراستگی چھین لی جائے گی۔

ہوشیار!

یہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی (زن فاجرہ) ہے، کہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کر کے منہ پھیر لیتی ہے۔ یہ وہ اسپ سرکش ہے کہ چلتے وقت رک جاتا ہے، نافرمانی کرتا ہے، بہت جھوٹی، خیانت کار، ستیزہ گر، اور ناسپاس گزار ہے۔ بہت جفاکار اور راہ (حق) سے منحرف کر دینے والی ہے۔ راہ (راست سے) دور کر دینے والی، اور الٹ پلٹ دینے والی، اس کی روش، (ایک حال سے دوسرے حال میں، ایک شخص سے

Marfat.com

دوسرے شخص کے ہاتھ میں) منتقل ہوتی ہے اور اس کے قدم ٹکانے کی جگہ متحرک اور غیر ثابت ہے' اس کی ارجمندی زبونی ہے' اس کی سعی و کوشش بازی و شوخی ہے' اور اس کی بلندی (دراصل) پستی ہے۔ وہ لوٹ مار کا گھر ہے (لوٹ کر) برہنہ کر دینے اور تاراج کر دینے والا' اس کے رہنے والے' پابہ رکاب ہیں' اور کچلے ہوئے ہیں اور (اگلے لوگوں سے) مل جانے والے ہیں اور (اپنے مال و زر اور زن و فرزند سے) جدا ہو جانے والے ہیں۔ اس دنیا کی راہیں سرگرداں کر دینے والی ہیں (چلنے والے نہیں جانتے کہاں جا رہے ہیں) جن کی گریز کاری ناتواں کر دینے والی ہے۔ اور مقاصد نومید کر دینے والے ہیں (کوئی شخص اپنی مراد کو نہیں پہنچ سکتا) پس دنیا کی پناہ گاہوں نے اہل دنیا کی حفاظت نہ کی' نہ انھیں بلا اور سختی کے پنجوں سے بچایا۔ اس کی منزلوں نے لوگوں کو دور پھینک دیا اور اس کی زردرنگی نے انھیں اور زیادہ درماندہ اور خستہ کر دیا' پس بعض اہلِ دنیا (گو) نجات یافتہ ہیں' لیکن خستہ' پاؤں زخموں سے چور' اور بعض (غم و اندوہ کے باعث) اپنے ہاتھ کی بوٹیاں کاٹ رہے ہیں' اور بعض بدن سربریدہ کی طرح ہیں۔ بعض اس طرح جیسے بدن سے گوشت جدا کیا جا چکا ہو اور بعض جیسے ان کا خون بھی بہایا جا چکا ہے۔ لیکن کف (افسوس) مل رہے ہیں اور بعض (مجبوری کے عالم میں) ہتھیلیوں پر رخسار ٹکائے ہوئے ہیں۔ بعض اپنے خیالات (بطور اظہار شرمندگی) نا درست قرار دے رہے ہیں۔ بعض اپنے ارادے سے روگرداں ہو چکے ہیں۔ حالانکہ چارہ کار ہاتھ سے نکل چکا ہے اور بلائے ناگہانی (موت) سامنے آ چکی' اور اب رہائی کی کوئی صورت نہیں بیشک جو کھویا جا چکا' وہ کھویا گیا' جو گزرنا تھا' وہ گزر گیا' اور دنیا اپنی پسند کے مطابق بدل گئی پس اہل آسمان و (زمین) دنیا پرستوں کی ہلاکت پر غمگین و افسردہ نہیں اور نہ ان لوگوں کو مہلت عطا کی گئی۔

○

Marfat.com

خطبہ

دنیا اور آخرت

اے لوگو! دنیا ایک گزرگاہ اور آخرت ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ لہٰذا اپنی گزرگاہ سے قیام گاہ کے لئے توشہ اٹھا لو۔ جس کے سامنے تمہارا کوئی راز پوشیدہ نہیں۔ اس کے سامنے اپنے پردے چاک نہ کرو۔ اور قبل اس کے کہ تمہارے جسموں کو دنیا سے نکالا جائے دلوں کو اس سے الگ کر لو۔

اس دنیا میں صرف تمہارا امتحان لیا جا رہا ہے۔ اور حقیقت میں تمہیں دوسری جگہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ جب کوئی انسان مرتا ہے۔ تو لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا چھوڑ گیا ہے۔ اور فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آگے کے لئے کیا سامان بھیجا ہے خدا تمہارا بھلا کرے کچھ تو آگے کے لئے بھی بھیجو۔ وہ ایک قسم کا (خدا کے ذمہ) قرضہ ہوگا سارے کا سارا پیچھے نہ چھوڑ جاؤ۔ کہ وہ تمہارے لئے بوجھ بنے۔

○

خطبہ

دنیا اور دنیا والے

امابعد!

" تمہیں دنیا میں (دل اٹکانے سے) میں ڈراتا رہتا ہوں کیونکہ دنیا (کا مزہ اہل دنیا کے نزدیک) شیریں اور (ان کی نظر میں) سرسبز و شاداب ہے۔ وہ خواہشوں اور نفسانی آرزوؤں میں گھری ہوئی ہے۔ یہ اپنی ذرا سی آرائش پر اتراتی اور اپنے فریب سے سجی ہوئی ہے' اسکی مسرت پائدار نہیں۔ اس کے درد و اندوہ سے آسودگی نہیں حاصل ہو سکتی۔ بڑی فریبی اور زیاں رساں ہے' حالات میں تغیر کرتی رہتی ہے۔ (تونگری کو

Marfat.com

درویشی سے آسائش کو سختی سے، صحت کو بیماری سے، زندگی کو موت سے بدلتی رہتی ہے) یہ نیست و نابود کر دیتی ہے، تباہ کر دیتی ہے اسکی شکم سیری یہ ہے کہ سب کو ہلاک کر دے جو لوگ اس سے رغبت اور چاہت رکھتے ہیں جب یہ ان کی آرزو تک پہنچتی ہے تو دنیا جیسی کچھ ہے اس سے تجاوز نہیں کرتی، جیسا کہ اللہ فرماتا ہے۔ دنیا کی مثال اس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا، پس اس سے مل جل کر زمین کی گھاس سرسبز ہوئی اور پھر وہی ایسی گیاہ خشک بن گئی، جسے ہوائیں پراگندہ کر دیتی ہیں۔ اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ کوئی شخص بھی متاعِ دنیا سے مسرور و شاداں نہیں رہتا مگر وہ شخص کہ گریۂ گلوگیر کے لئے تیار رہا ہو، اس کی خوشیوں سے کوئی بھی بہرہ مند نہیں ہوتا۔ مگر وہ شخص کہ اسکی بدی کی زیاں کاری سے دوچار نہ ہوا ہو، اس دنیا میں آرام و راحت کا بادل اسی پر برستا ہے جس پر پے در پے بلاؤں کا پانی گرتا ہے (پس جب دنیا کی رفتار یہ ہے) تو پھر اگر کسی پر صبح امداد و کامیابی بنے تو شام صورت بدل کر (غم و اندوہ کے ساتھ) آئے اس کا ایک پہلو اگر خوشگوار اور شیریں ہے تو دوسرا تلخ اور اندوہ گیں، جو شخص اسکی سرسبزی اور شادابی سے نہال ہوتا ہے اسے یہ بلاؤں کی سختی سے نڈھال کر دیتی ہے، اور جو اس کے نرم و نازک پروں کے سایہ میں شام کرتا ہے، اسکی صبح خوف و دہشت کے بازوؤں پر ہوتی ہے۔ یہ فریب کار ہے اور اس میں سوائے فریب کے کچھ نہیں یہ فانی ہے اور اس کی پشت پر جو کچھ بھی ہے وہ فنا ہو جانے والا ہے لہٰذا پرہیز گاری کے سوا کوئی توشہ اچھا نہیں، جس شخص نے اس سے (مال و منال) کم لیا، اس نے گویا بہت زیادہ چیز لے لی، جو اسے عذاب (الٰہی) سے بچالے گی اور جس نے اس سے خوب سا (مال و منال) لیا اس نے وہ چیز زیادہ سے زیادہ لے لی، جو اسے تباہ و برباد کر دے گی، اور بہت جلد زائل ہو جائے گی۔

کتنے ہی اس پر بھروسہ کرنے والے ہیں جن کو اس نے مبتلائے معصیت کیا، اور کتنے ہی اس پر بھروسہ کرنے والے ہیں جنھیں اس نے پچھاڑ دیا، کتنے ہی ارباب جاہ و جلال ہیں جنھیں اس نے حقیر و ذلیل کر دیا، کتنے ہی نخوت پرست ہیں جن کو اس نے ذلیل

Marfat.com

کر دیا۔ اس کا اقتدار گردش کرتا رہتا ہے' اس کی زندگی مکدر ہے۔ اس کا شیریں پانی تلخ ہے اسکی مٹھاس میں کڑواہٹ ملی ہوئی ہے۔ اس کی غذا زہریلی ہے اسکے رشتے کمزور ہیں اس کا ہر زندہ موت کے سامنے' اس کا ہر تندرست بیماری کے حوالے ہے اس کا ملک چھن جائے گا۔ اس کا باعزت ذلیل ہوگا۔ اس کا مال تباہ اور ہمسایہ لٹ جائے گا۔

کیا تم انہی لوگوں کے گھروں میں اقامت گزیں ہو جو تم سے پہلے والوں کے گھر تھے؟ ان کی عمریں درازتر' اور ان کے آثار پائندہ تر تھے؟ ان کی آرزوئیں بیشتر' ان کی جمعیتیں آمادہ تر اور ان کے لشکر انبوہ تر تھے' انھوں نے دنیا کو کس کس طرح پوجا اور کس کس طرح سے اسے چاہا' لیکن آخر کار انہوں نے یہاں سے کوچ کیا (مرگئے) بغیر کسی سامان سفر کے جسے ساتھ لے جاتے یا سواری کے کہ اس پر چڑھ کر راہ پیمائی کرتے۔ کیا تمہیں یہ خبر بھی ہے کہ اس دنیا نے کبھی ان کا فدیہ دیا یا انکی اعانت و دستگیری کی؟ یا (اخلاقاً) کبھی انھیں مدد پہنچائی؟ نہیں! یہ کچھ نہیں کیا (بلکہ) اسنے انھیں گرفتارِ مصائب کیا' آفات نے انھیں کمزور بنایا' دستِ مصیبت کو جنبش دی' ان کی ناکیں زمین پر رگڑ دیں' ان کو اپنے پاؤں تلے روندا' اور ان کے مقابلہ میں حوادث و مصائب کی مدد کی' جو لوگ اس دنیا کے اطاعت گذار تھے اور آخرت پر اسے ترجیح دیتے تھے' اور ہمہ تن اس کی طرف مائل تھے' ان کے ساتھ تم نے اس کا ظلم و ستم دیکھ لیا' پس جب وہ اس سے دائمی مفارقت اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے تو کیا اس نے بھوک اور گرسنگی کے سوا بھی انھیں کوئی توشہ دیا؟ تنگ منزل (قبر) کے سوا کہیں اور انھیں اتارا؟ یا تاریکی کے سوا کوئی چراغ ان کے لئے جلایا؟ یا ندامت و پشیمانی کے سوا کچھ اور انہیں عطا کیا؟

تم اس دنیا کو پسند کرتے ہو؟ یا اس سے مطمئن ہو یا اس پر حریص ہو؟ یہ دنیا اس شخص کے لئے بدترین گھر ہے جو اسے قلیل الزام نہ قرار دے اور اس میں رہ کر اس سے خوف زدہ نہ ہو!

Marfat.com

جان لو، اور تم (اچھی طرح) جانتے ہو کہ تمہیں اسے چھوڑنا پڑے گا، یہاں سے تم کو کوچ کرنا ہوگا۔ لہٰذا ان لوگوں سے عبرت حاصل کرو، جو کہتے تھے۔ ہم سے زیادہ قوت والا کون ہے؟ لیکن انھیں لاد کر قبروں کی طرف لے جایا گیا، مگر کسی نے نہ کیا باوجود اس کے کہ قبروں میں اتارے گئے، لیکن مہمان کہہ کر زمین میں ان کی قبریں بنائی گئیں اور مٹی کے کفن دیئے گئے۔ گلی ہوئی ہڈیاں ہمسائے قرار دیے۔ اب وہ نہ کسی پکارنے والے کو جواب دے سکتے ہیں، نہ کسی مصیبت کو دور کر سکتے ہیں، نہ نوحہ و ماتم کی پروا کرتے ہیں اگر انھیں بارش سے شاد کام کیا جائے تو خوش نہیں ہوتے اور اگر قحط (غذا نہ دی جائے) ہو تو مایوس نہیں ہوتے۔ یہ الگ الگ ہونے کے باوجود مجتمع ہیں۔ اور پڑوسی ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے دور ہیں نزدیک ہیں مگر ایک دوسرے سے ملاقات نہیں کر سکتے۔ قریب ہیں لیکن (لطف) قربت سے محروم ہیں، ایسے حلیم ہیں جن کے کینے دور ہو چکے ہیں اتنے بے حس ہیں کہ عداوتوں کو بھول چکے ہیں اب نہ ان سے ایذارسانی کا خوف کیا جا سکتا ہے نہ مخالفت کی امید کی جا سکتی ہے، انہوں نے زمین کی پیٹھ سے اس کے پیٹ کو، کشادگی سے تنگی کو، اہل و عیال سے غربت اور تنہائی کو اور نور سے تاریکی کو بدل لیا ہے اور جس طرح اسے چھوڑا تھا، اسی طرح پھر ننگے پاؤں لباس اتارے ہوئے۔ اس کے پاس پہنچ گئے۔ اور اس سے اپنے اعمال کا (توشہ) لے کر دائمی زندگی بسر کرنے کے لئے جاودانی گھر کی طرف کوچ کر گئے۔ جیساکہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے "ہم نے جس طرح آغازِ تخلیق میں انھیں پیدا کیا تھا اسی طرح انہیں دوبارہ پھر لوٹائیں گے یہ ہمارا وعدہ ہے۔ اور اہم (ایسا برابر) کریں گے! (س 21 ی 104)

خطبہ
آنے والا زمانہ

اس خطبہ میں بعض آنے والے واقعات کا تذکرہ فرمایا ہے!

”(دنیا پرستوں نے) دائیں بائیں گمراہی کا راستہ اختیار کر لیا‘ اور ہدایت و رستگاری کی راہِ مستقیم سے آنکھیں چرالیں‘ پس ان تباہ کاریوں کے لئے جو پیش آنے والی ہیں جلدی نہ کرو اور جو کچھ کل (پیش) آنے والا ہے اس کی خواہش نہ کرو‘ اکثر لوگ ایسی باتوں میں جلدی چاہتے ہیں کہ اگر وہ ہو جاتی تو چاہتے ہین ایسا نہ ہوا ہوتا‘ آج کا دن آنے والے دن سے بہت قریب ہے۔

اے لوگو! یہ وہ وقت ہے کہ ہر امرِ موعود کا وقت (ظہور) قریب آچکا ہے‘ اور جس بات کو تم نہیں جانتے وہ ظاہر ہونے والی ہے۔

خبردار!

آشوب اور فتنہ کے اس دور میں جس نے ہمیں پالیا (اہل بیت رسولؐ کا دامن پکڑ لیا) وہ فساد کی تاریکی میں چراغِ روشن (امامت) لے کر ابرار و صالحین کے نقش قدم پر چلا یہاں تک کہ وہ (امام منتظر) شبہات کی گرہ کشائیاں کرے اور (قید جہل و نادانی سے) رہائی دے اور گمراہوں کی جمعیت کو پراگندہ کر دے اور پراگندگی (حق) کو مجتمع کر دے اس طرح زیرِ حجاب رہ کر کہ کھوجی اس کا نقش قدم (بھی) دیکھ نہ سکے‘ اگرچہ بار بار اس کی کوشش کرے‘ پھر اس عہدِ فتن میں ایک جماعت پر صقیل کی جائے گی‘ جیسے آہنگر شمشیر کو صقیل کرتا ہے اور قرآن کے نور سے ان لوگوں کی آنکھیں روشن کی جائیں گی‘ قرآن کی تفسیر ان لوگوں کے کانوں میں ڈال دی جائے گی‘ جب یہ لوگ حکمت کی شراب پی لیں گے تو انہیں بادۂ علم سے سرشار کیا جائے گا۔

منھا (اسی خطبے کا ایک حصہ : جس میں جاہلیت و اسلامی دور کے افراد کا ذکر فرمایا گیا)

”ان لوگوں کی معصیت اور نافرمانی کا زمانہ طول پکڑ گیا‘ تاکہ (اپنے لئے) یہ عذاب و نتیجہ بدکاری کو کامل کر لیں اور تغیر (احوال کے) موجب اور زیادہ سزا وار سزا ہو

Marfat.com

جائیں یہاں تک کہ وہ زمانہ آ جائے کہ موت کے مستحق ہو جائیں اور قوم ان کی مصیبت سے نجات پا جائے' بلکہ ان کے ہاتھ میں شمشیر برہنہ بلند تھی' تاکہ آتش جنگ بھڑکے (اس موقع پر) اس جماعت (حق) نے اپنے صبر کا بار احسان خدا پر نہیں رکھا اور اپنی جانبازی کو راہ حق میں بڑا کام نہ شمار کیا یہاں تک کہ مدت بلاو سختی ختم کرنے کے لئے 'خدا کا حکم موافق ہو گیا اور انھوں نے اپنے بصائر کو اپنی تلواروں پر بلند کر لیا (برائے ایمان بہ خداورسولؐ نہ برائے جہل ونادانی) اپنے واعظ (پیغمبر اکرمؐ) کی تلقین کے مطابق خدا کی اطاعت کی۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہؐ نے اس دنیا سے رحلت فرمائی تو ایک گروہ پچھلے پاؤں لوٹ گیا اور راہ (گمراہی) نے اسے ہلاک کر دیا (دنیا میں تباہ کاری کا شکار ہوا اور آخرت میں عذاب ہمیشگی کا مستوجب ٹھہرا) ان لوگوں نے اپنی فکرواندیشہ نادرست پر اعتماد کیا اور اہل بیتِ رسولؐ کی متابعت نہ کی اور اس رشتہ (اہل بیت) کو ترک کر دیا جس سے محبت کرنے پر وہ مامور تھے (حالانکہ یہی وسیلہ ہدایت ورستگاری تھا اور تعمیر (دین وایمان) کو استوار بنیاد سے ہٹا لیا اور اس جگہ رکھا دیا جو اس کے لائق نہ تھی' یہ گروہ ہر خطا کا معدن ہے اور ہر نادانی کا دروازہ ہے (اسی لئے موجِ دریا کی طرح) یہ لوگ حیرت وسرگردانی میں بھٹک رہے ہیں' اور آل فرعون کی طرح' (جہل ونادانی کی) غفلت میں (اپنے عذاب سزا سے) مدہوش ہیں (جس طرح بنی اسرائیل نے موسیٰؑ کی پیروی نہ کی اور دنیاو آخرت میں عذاب الٰہی کے مستوجب ہوئے۔ اسی طرح یہ لوگ پیشوایان ہدایت کی پیروی نہ کر کے اپنے اوپر سختیٔ سزا کو خود وارد کر رہے ہیں (ن طہران ص۴۵۳) دنیا کی طرف مائل ہیں یا آخرت سے چشم پوشی کر کے اور دین سے جدا اور دور ہیں۔)"

دنیا کی بے ثباتی

"میں اس گھر کی کیا صفت بیان کروں۔ جس کا آغاز رنج اور انجام فنا۔ جس کے حلال کا حساب اور حرام پر عذاب مقرر ہے۔ اس میں جو مالدار ہے۔ اس کا امتحان لیا جا رہا ہے۔ اور جو مفلس ونادار ہے۔ وہ غم میں مبتلا رہتا ہے۔ جو اس کے پیچھے دوڑتا رہتا

Marfat.com

ہے۔ اس سے دور رہتی ہے۔ اور جو قناعت کرتا ہے اس کی فرمانبردار بن جاتی ہے۔ جو اس سے عبرت حاصل کرنے کے لئے رہتا ہے۔ اس کی آنکھیں روشن کر دیتی ہے۔ اور جو اس کی سجاوٹ پر نظر رکھتا ہے۔ اسے اندھا کر دیتی ہے۔

○

مصریوں کے نام، ایک خط

(حضرت علیؓ نے مصر کی امارت پر قیس بن سعد کا تقرر فرمایا۔ وہ اپنے ہمراہ سات آدمی لے کر مصر پہنچے۔ مصر پہنچنے کے بعد وہاں کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے۔ وہاں انہوں نے مصریوں کے نام حضرت علی کا وہ خط پڑھ کر سنایا۔ جو انہیں حضرت علیؓ نے روانہ ہوتے وقت دیا تھا۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

"اللہ کے بندے امیر المومنین علی بن ابی طالب کی جانب سے ہر اس مومن و مسلم کے نام جسے میرا خط پہنچے۔ میں اول" اس اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہوں۔ کہ جس کے علاوہ کوئی مشکل کشا نہیں۔ اللہ عزوجل نے اسی حکمت اور حسنِ تدبیر سے اسلام کو منتخب فرمایا۔ اس کو اپنے لئے پسند کیا۔ اور اسی کو اپنے فرشتوں اور رسولوں کے لئے۔ اور اپنے بندوں کے پاس رسول بھیجے پھر اپنی مخلوق میں سے کچھ لوگوں کو منتخب فرمایا۔ اللہ عزوجل کا اس امت پر بڑا کرم ہے۔ اور یہ اس امت کی فضیلت ہے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امت میں معبوث فرمایا۔ آپ نے لوگوں کو کتاب اللہ اور حکمت کی تعلیم فرمائی۔ اور فرائض کے احکام سکھائے۔ اور سنت کی تعلیم دی۔ تاکہ لوگ ہدایت پا جائیں۔ آپ نے لوگوں کو ایک دین پر جمع فرمایا۔ تاکہ وہ آئندہ متفرق نہ ہو سکیں۔ ان کا تزکیۂ نفس فرمایا۔ تاکہ وہ پاک ہو جائیں۔ انہیں نرمی کی تعلیم دی۔ تاکہ وہ کسی پر ظلم نہ کریں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تمام امور تعلیم فرما چکے۔ تو اللہ عزوجل نے آپ کو وفات دی۔ آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

Marfat.com

پھر آپ کے بعد مسلمانوں نے یکے بعد دیگرے دو نیک آدمیوں کو خلیفہ بنایا۔ جنہوں نے کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ پر عمل کیا۔ اور نہایت عمدہ طور پر خلافت کے امور انجام دیئے۔ اور سنتِ رسولؐ سے سرِمو انحراف نہ کیا' پھر اللہ عزوجل نے ان دونوں کو بھی وفات دی۔

ان دونوں کے بعد ایک اور شخص کو خلیفہ بنایا۔ جسے لوگوں نے قتل کر دیا......اس کے بعد لوگ میرے پاس آئے۔ اور میری بیعت کی - میں اللہ عزوجل کی ہدایت و تقویٰ کا طلب گار ہوں۔

خبردار! ہم پر تمہارا جو حق ہے۔ وہ یہ ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کریں۔ اور اس کے احکام تم پر نافذ کریں اور سنت رسول اللہؐ کا اجرا کریں۔ اور تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے خیر خواہ رہیں۔ اصل میں اللہ ہی مدد کرنے والا ہے۔ اور وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ اور وہ اچھا کارساز ہے۔ میں نے تمہارے پاس قیس بن سعد بن عبادہ کو امیر بنا کر بھیجا ہے۔ تم اس کا ساتھ دو۔ اور حق کے معاملہ میں اس کی معاونت کرو۔ میں نے اسے یہ بھی حکم دیا ہے۔ کہ تم میں جو بھلے لوگ ہوں۔ ان کے ساتھ وہ نیک سلوک کرے۔ شریروں کے ساتھ سختی کرے۔ اور خواص اور عوام کے ہر ایک کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔ میں اس طریقۂ کار سے خوش اور اس کی اصلاح وہدایت کی امید رکھتا ہوں۔ میں اللہ عزوجل سے اپنے اور تمہارے لئے نیک اور خاص عمل اور بہترین ثواب اور وسیع رحمت کا سوال کرتا ہوں۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

ایک خط، حضرت سلمانؓ فارسی کے نام

○

"اما بعد! دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے۔ جس کی جلد تو نرم ہوتی ہے۔ مگر زہر جان لے لیتا ہے۔ پس دنیا کی جو چیز تمہیں اچھی معلوم ہو۔ اس سے اعراض کرو۔ کیونکہ دنیا کم

Marfat.com

ہی تمہارا ساتھ دے گی۔ اپنے دل سے دنیا کے افکار دور رکھو۔ کیوں کہ تمہیں اس کی جدائی کا یقین ہو چکا ہے۔ جس وقت دنیا سے بہت انس ہو اسی وقت اس سے بہت ہشیار رہو۔ کیوں کہ دنیا کا طریقہ یہی ہے۔ کہ جب آدمی اس کی کسی خوشی میں پھنس جاتا ہے۔ تو خوشی چھین کر اسے محرومی سے دوچار کر دیتی ہے۔

والسلام رحمتہ اللہ وبرکاتہ

○

اشتر کے نام یہ خط اشتر کے ہلاک ہو جانے کے بعد اس کے سامان میں سے ملا تھا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم !اللہ کے بندے امیر المومنین علی کی جانب سے اس مسلمان جماعت کی جانب جس نے زمین میں اللہ کی نافرمانی کر کے اللہ کا غضب مول لیا۔ اور نیک وبد ہر قسم کے لوگوں پر ظلم کو عام کیا۔ اب ایسا کوی حق باقی نہیں ہے۔ جس کے ذریعے آرام حاصل کیا جاتا ہو۔ اور منکرات کا یہ حال ہے۔ کہ اس سے قطعاً" روکا نہیں جاتا۔ تم پر سلام ہو۔ میں تمہارے سامنے اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں۔ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔۔

اما بعد! میں تمہارے پاس اللہ کے بندوں میں ایک ایسا بندہ بھیج رہا ہوں۔ جو خوف کے زمانہ میں راتوں کو قطعاً" نہیں سوتا۔ اور جو دشمنوں سے قطعاً" نہیں گھبراتا۔ جو کفار کے لئے آگ کی جلن سے بھی زیادہ سخت ہے - اور وہ مذحج کا بھائی مالک بن الحارث ہے۔ اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ کیوں کہ وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ نہ تو اس کی مار کمزور ہے۔ اور نہ اس کی دھار کند ہے۔ اگر وہ تمہیں آگے بڑھنے کا حکم دے۔ تو تم آگے بڑھو۔ اور پیچھے ہٹنے کا حکم دے۔ تو پیچھے ہٹو۔ کیوں کہ وہ میرے حکم کے بغیر نہ آگے بڑھتا ہے۔ اور نہ پیچھے ہٹتا ہے۔ میں نے تمہاری بھلائی کے لئے تمہارے پاس اسے بھیج کر اپنے اوپر ترجیح دی ہے۔ اور تمہارے

Marfat.com

دشمنوں کے مقابلہ میں ایک سخت جان کو روانہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت کے ذریعہ برائی سے محفوظ رکھے۔ اور تمہیں ایمان ویقین پر ثابت قدم رکھے۔

والسلام

(طبری حصہ سوئم)

○

زیاد کے نام (یہ خط عبداللہ بن وال نے پہنچایا)

"اما بعد میں نے تمہیں یہ حکم دیا تھا کہ جب تک تمہارے پاس میرا حکم نہ پہنچے تم دیر بن ابی موسیٰ میں قیام کرنا اور میں نے یہ حکم اس لئے دیا تھا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ لشکر کو کس جانب کوچ کرنا چاہئے مجھے ابھی ابھی یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ نصر نامی گاؤں کی جانب گئے ہیں۔ تم ان کے پیچھے جاؤ۔ اور ان سے سوال کرو۔ کیوں کہ ان لوگوں نے اہلِ سواد میں سے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے قتل کر دیا ہے۔ جب تو ان کے پاس پہنچ جائے تو انہیں میرے پاس واپس لانے کی کوشش کر۔ اگر وہ واپس آنے سے انکار کریں۔ تو ان سے مقابلہ کر اور ان کے مقابلہ میں اللہ سے مدد طلب کر۔ کیوں کہ ان لوگوں نے حق کو ترک کر دیا ہے اور حرام خون کو بہایا اور راہوں کو پر خطر بنا دیا ہے۔

والسلام

○

گورنرِ مکہ قثمؓ بن عباس کے نام

اما بعد! لوگوں کے لئے حج قائم کریں۔ انہیں ایام اللہ یاد دلاؤ۔ اور صبح شام ان کے لئے تمہارا سفر، تمہاری زبان کے سوا کوئی نہ ہو۔ اور تمہارا حاجب تمہارے چہرے کے سوا کوئی نہ ہو۔ کسی ضرورت مند کو اپنی ملاقات سے نہ روکو۔ کیوں کہ پہلی دفعہ تمہارے در پر آنے سے محرومی ہوگی تو بعد میں کامیابی پر تعریف نہ ہوگی۔

Marfat.com

تمہارے پاس اللہ کا جو مال جمع ہو اسے اپنی طرف سے حاجت مندوں اور غریبوں پر خرچ کرو۔ فقرو فاقے اور ضرورت کے موقعوں کی تلاش کرو۔ اس سے جو کچھ بچ رہے۔ ہمارے پاس بھیج دو۔ تاکہ ہم اپنی طرف والوں پر تقسیم کر دیں۔ مکہ والوں کو حکم دو کہ ٹھہرنے والے حاجیوں سے گھر کا کرایہ نہ لیں۔ کیوں کہ خدا فرماتا ہے کہ مقیم مکہؐ ہے اور باری وہ ہے جو باہر سے حج کرنے آتا ہے۔ خدا ہمیں اور تمہیں اپنی محبوب باتوں کی توفیق بخشے۔

والسلام

○

فوجی امرا کے نام خط ○> اگلے لوگ اس لئے ہلاک کر دیئے گئے کہ انہوں نے حق کو روکا تو لوگوں نے ان کو خریدنا شروع کر دیا۔ اور انہوں نے باطل کو چلایا تو لوگوں نے باطل ہی کو اپنا چلن بنا لیا۔

○

عبداللہؓ بن عباس کے نام ○> آدمی کبھی ایسی کامیابی پر خوش ہو جاتا ہے جو اس سے دور ہونے والی نہیں ہوتی۔ اور کبھی ایسی چیز کی محرومی پر غمگین ہو جاتا ہے جو اسے حاصل ہونے والی نہیں ہوتی۔ لہٰذا دنیا میں اگر کوئی لذت حاصل ہو۔ یا انتقام کی صورت نکلے تو اس پر خوش نہ ہو۔ البتہ تمہاری خوشی ہونا چاہیئے کسی باطل کے مارنے پر یا کسی حق کے زندہ کرنے پر۔ نیک اعمال پر مسرور ہوں اور غلطیوں پر افسوس کرو۔ تمہاری سراسر فکر موت کے بعد کی حالت کے لئے وقف رہنی چاہیئے۔

○

Marfat.com

○

اشعت بن قیس کے نام

(اشعث بن قیس حضرت عثمانؓ کی طرف سے آذربائیجان کے حاکم تھے)

"تمہارا یہ عہدہ کوئی خوان نعمت نہیں ہے بلکہ تمہارے گلے میں امانت ہے اور تم بالادست حاکم کے سامنے جواب دہ ہو۔ تمہارے ہاتھمیں جو مال ہے خدا کا دیا ہوا ہے تم اس (مال) کے خزانچی ہو یہاں تک کہ اسے میرے پاس پہنچا دو۔ امید ہے میں تمہارے حق میں برا افسر ثابت نہ ہوں گا۔"

○

ایک سپہ سالار کے نام

"اگر وہ سرکش اطاعت کی ٹھنڈک کی طرف لوٹ آئیں تو ہمیں یہی پسند ہے۔ اگر پھوٹ اور بغاوت پر ان کے دل جم چکے ہیں توجو لوگ تمہاری فرمانبرداری کا دم بھر رہے ہیں انہیں لیکر نافرمانوں کی سرکوبی پر اٹھ کھڑے ہوں دیکھو جو دل سے تمہارے ساتھ ہیں انہی سے کام لینا۔ جو تم سے بدسلوکی کر رہے ہیں ان کی پرواہ نہ کرنا جو شخص خوشدلی سے ہمارے ساتھ نہیں اس کا نہ ہونا ہونے سے بہتر ہے اس کا بیٹھے رہنا کھڑے ہونے سے زیادہ بہتر ہے۔"

○

خط ایک عہدہدار کے نام

"تم ان لوگوں میں سے ہو۔ جن سے دین کے قیام میں مدد لی جاتی ہے۔ جن کے ذریعے گنہگاروں کی نخوت توڑ دی جاتی ہے۔ اور جن کے وجود سے خطرناک سرحدی رخنوں کو بھرا جاتا ہے۔ اپنے ہر اس کام میں جو فکر پیدا کرنے والا ہے۔ خدا سے مدد مانگا کرو۔ رعایا سے نرمی و سختی کا ملا جلا برتاؤ کرو۔ جہاں نرمی مناسب ہو۔ نرمی برتو۔

Marfat.com

جہاں سختی کے بغیر کام نہ چلے۔ سختی سے کام لو۔ رعایا کے لئے خاکسار بنو۔ اپنے دل میں اس کے لئے ترس پیدا کرو۔ اور سب افراد کو اپنی نظر' اشارے' سلام میں برابر رکھو۔ تاکہ بڑے لوگ تم سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی طمع نہ کریں۔ اور کمزور تمہارے انصاف سے مایوس نہ ہو جائیں۔

○

ایک عہدے دار کے نام
زمینداروں کی شکایت پر خط

تمہارے علاقے کے زمینداروں نے تمہاری سختی' سنگدلی' تحقیر اور بے پروائی کی شکایت کی ہے۔ میں نے انہیں منہ نہیں لگایا ہے۔ کہ وہ مشرک ہیں۔ مگر ان سے بے پروائی بھی برتنا ٹھیک نہ تھا۔ کہ ہم میں ان میں معاہدہ موجود ہے۔ تو تم ایسا نہ کرو۔ کہ ان کے لئے نرمی کا لباس پہن لو۔ جس کے کناروں پر سختی کی گوٹ ہو۔ نرمی اور سختی کے بین بین سلوک کرو۔ نہ ایسا کرو۔ کہ بالکل دور ہو جائیں۔ اور نہ ایسا کہ بالکل قریب آ جائیں۔ ایک درمیانی برتاؤ ان سے کرتے رہو۔

○

"حساب پیش کرو"
ایک عہدہدار کے نام

"مجھے ایک خبر ملی ہے۔ اگر سچی ہے تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کر لیا ہے۔ اپنے امام کی نافرمانی کی ہے۔ اپنی امانت گنوا دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ تم نے ملک اجاڑ دیا ہے۔ جو کچھ تمہارے پاؤں کے نیچے تھا۔ اسے ہتھیا لیا ہے۔ اور جو کچھ تمہارے ہاتھ میں تھا۔ اسے ہڑپ کر گئے ہو۔ لہٰذا اپنا حساب آدمیوں کے حساب سے کہیں زیادہ خوفناک ہے۔

Marfat.com

○

"فضول خرچی سے بچو"

زیاد بن ابیہ کے نام ایک خط

اعتدال کی راہ سے اسراف کو چھوڑ دے۔ آج کے دن کل کو یاد کر۔ جتنی ضرورت ہے۔ اتنا ہی مال رکھ۔ جو زیادہ ہو۔ اسے اپنی محتاجی کے دنوں کے لئے آگے بڑھاتا جا۔

کیا تو امید کرتا ہے۔ کہ خدا تجھے خاکساروں کا اجر دے گا۔ جب کہ تو اس کے نزدیک متکبروں میں سے ہے۔ اور تجھے صدقہ کرنے والوں کا ثواب ملے گا۔ جب کہ تو عیش میں لوٹ رہا ہے۔ کمزوروں اور بے نواؤں کو محروم کر چکا ہے۔ آدمی کو اسی عمل کا ثواب ملتا ہے۔ جو وہ انجام دے چکا ہے۔ آدمی وہی پاتا ہے۔ جو آگے بھیج چکا ہے"

○

خط

عبداللہؓ بن عباس کے نام

"آدمی کبھی وہ چیز پا کے خوش ہو جاتا ہے۔ جس سے محروم ہونے والا نہیں۔ اور کبھی ایسی چیز کی محرومی اسے مغموم کر دیتی ہے۔ جو حاصل ہونے والی نہیں ہوتی۔ لہٰذا تمہاری کامیابی اسی خوشی پر ہو۔ جو آخرت سے تعلق رکھتی ہے۔ اور تمہارا افسوس بھی آخرت ہی کی کسی چیز سے محرومی پر ہو۔ دنیا کی کسی کامیابی پر تمہاری خوشی زیادہ نہ ہونے پائے۔ اور دنیا کی کسی چیز سے محرومی بھی تمہیں غمگین نہ کرے۔ تمہاری پوری فکر موت کے بعد ہونی چاہئے۔"

○

Marfat.com

حارث الھمدانی کے نام

وہ قرآن کی رسی مضبوط پکڑو۔ قرآن سے نصیحت حاصل کرو۔ جو کچھ اس نے حلال سے رکھا ہے اسے حلال سمجھو۔ جو کچھ اس نے حرام ٹھہرایا ہے اسے حرام جانو۔ جو سچائی گذر چکی ہے۔ اس کی تصدیق کرو۔ جو دنیا بیت چکی ہے اس سے باقی دنیا کے بارے میں سبق لو۔ دنیا کی سب چیزیں ایک سی ہیں اس کی آخری بات بھی ویسی ہے جیسی پہلی بات، مگر یہ سب پوری دنیا زائل ہو جانے والی بچھڑ جانے والی چیز ہے۔

خبردار! حق کے سوا کبھی خدا کی قسم نہ کھانا۔ موت کو برابر یاد کرتے رہو۔ اور موت کے بعد جو کچھ ہے اس کی یاد سے بھی غافل نہ ہو مگر موت کی آرزو نہ کرنا۔ جان ہی دینا ہو تو کسی بڑے مقصد پر جان دو۔

ہر اس کام سے بچو جو آدمی اپنے لئے تو پسند کرتا ہے۔ اگر عام مسلمانوں کے لئے پسند نہیں کرتا۔ ہر اس کام سے پرہیز کرو جو خفیہ تو کیا جا سکتا ہے۔ مگر علانیہ کرنے سے شرم روکتی ہے۔ ہر ایسے کام سے دور رہو کہ جواب طلب کیا جائے تو انکار یا معذرت پر مجبور ہو جاؤ، اپنی آبرو کو لوگوں کی چہ میگوئیوں کا نشانہ بننے نہ دو۔ وہ ہر بات کہتے نہ پھرو جو تم نے سنی ہے۔ آدمی کے لئے یہ جھوٹ کافی ہے کہ جو کچھ سنے کہتا پھرے۔ ہر بات کی تکذیب پر بھی تلے نہ رہو، کیونکہ یہ بھی نری جہالت ہے، اپنا غصہ پیو۔ انتقام کا اختیار رکھتے ہوئے بھی معاف کر دو۔ غصے کے موقعہ پر بردباری سے کام لو، اور تمہیں تو معاف ہی کرنا چاہئے، کیونکہ حکومت چلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ تم یہ سب کرو گے تو تمہاری عاقبت بخیر ہو گی، خدا کی ہر نعمت کو سنوارنا چاہئے، اور خدا کی کسی نعمت کو بھی ضائع نہ ہونے دو۔ خدا نے جو نعمت بخشی ہے اس کا اثر تم پر ظاہر ہونا چاہئے۔

اور سنو سب سے افضل مومن وہ ہے جس نے اپنی طرف سے، اپنے اہل وعیال کی طرف سے، اپنے مال کی طرف سے خرچ کیا ہے تم جو کچھ بھی راہ نیک میں خرچ کرو گے تمہارے لئے توشہ بن جائے گا اور جو کچھ جمع رکھو گے تمہارے بعد کوئی اور

Marfat.com

اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ ایسے آدمیوں کی صحبت سے بچو جن کے خیالات کمزور ہیں ،جن کے کام برے ہیں' کیونکہ دوست دوست سے پہچانا جاتا ہے۔

بڑے شہروں ہی میں رہا کرو' کیونکہ شہر مسلمانوں کے مرکز ہیں۔ جس جگہ غفلت گنوارپن ہو اور اطاعتِ الٰہی میں مددگاروں کی کمی ہو وہاں نہ رہنا۔ اسی معاملے پر رائے زنی کیا کرو جس سے تمہیں مطلب ہے۔ بے فائدہ باتون مین نہ پڑو۔ خبردار! بازار کی بیٹھکوں سے دور رہو۔ یہ بیٹھکیں شیطانوں کی جگہیں اور فتنوں کے تیر ہیں۔ جو تم سے نیچے ہیں زیادہ تر انہی کو دیکھا کرو' کیونکہ یہ شکر الٰہی کا ایک دروازہ ہے جمعہ کے دن سفر نہ کرو' یہاں تک کہ نماز پڑھ چکو' مگر وہاں اللہ کے جہاد میں جانا ہو یا اور کوئی مجبوری کا کام درپیش ہو' تو بات دوسری ہے۔

تمام معاملات میں خدا کی فرمانبردای کرو۔ خدا کی فرمانبرداری سب پر مقدم ہے۔ اپنے نفس کو بہلا پھسلا کر عبادت میں لگایا کرو۔ اس بارے میں اس سے نرمی کا برتاؤ کرو۔ زبردستی سے مجبور نہ کرو۔ جب وہ خالی اور چاق وچوبند ہو تو عبادت کی طرف مائل کرو۔ مگر فرض نمازوں کا معاملہ دوسرا ہے انہیں تو ہر حال میں ادا کرنا ہے اور ان کے اوقات ہی میں ادا کرنا ہے۔

دیکھو ایسا نہ ہو کہ موت ایسی حالت میں آ ٹوٹے کہ تم دنیا کی طلب میں اپنے رب سے بھاگے ہوئے ہو۔ خبردار! فاسقوں سے دوستی نہ کرو۔ کیونکہ ایک شر اپنے ساتھ دوسرا شر لاتا ہے۔ اللہ کی توقیر کرو۔ اللہ کے حبیبوں سے محبت کرو۔ غصے سے بچو' کیونکہ غصہ شیطان کی ایک بہت بڑی فوج ہے۔"

والسلام

Marfat.com

عمال حکومت کے نام، فرمان

"اللہ کے بندے علیؓ امیر المومنین کی طرف سے۔ ان تحصیلداروں کے نام جن
کے علاقوں سے فوج گزرے گی۔"

اما بعد! میں نے فوجیں روانہ کی ہیں۔ یہ فوجیں انشاءاللہ تمہارے علاقوں سے
گزریں گی۔ میں نے فوجیوں کو پوری تاکید کر دی ہے۔ اور بتا دیا ہے کہ خدا ان
انسانوں کو اذیت دینے اور شرارت کرنے سے منع فرما چکا ہے۔ اور تم بھی سن لو۔ کہ
میں تمہارے اور ذمیوں کے معاملہ میں فوج کی زیادتیوں سے بری الذمہ ہوں۔ لیکن
ہاں سپاہی بھوک سے مر رہے ہیں۔ اور پیٹ بھرنے کی کوئی سبیل نہ ہو۔ تو اور بات
ہے۔ ورنہ وہ زیادتی کریں تو انہیں سخت سزا دو۔ بدی کا انہیں پورا مزہ چکھاؤ۔ لیکن
اپنے غنڈوں کے ہاتھ بھی فوج کو ستانے اور حیران کرنے سے روکنا۔ میں تو فوج کے
پیچھے موجود ہی ہوں۔ فوج کی طرف سے کوئی ظلم زیادتی یا ایسی بات ہو۔ جو تمہیں بے
بس کر ڈالے۔ تو مجھے خبر کرنا۔ میں خدا کی مدد سے سب کچھ ٹھیک کر دوں گا۔"

○

اردو زبان میں گنڈے کو غنڈہ لکھتے ہیں۔

○

فوجی افسروں کے نام عام خط

"خدا کے بندے علی امیر المومنین کی طرف سے سرحدی سپہ سالاروں کے نام!
امابعد' والی کا فرض ہے کہ اگر اسے کوئی بڑائی ملی ہے اور کوئی درجہ حاصل ہوا
ہے تو اس وجہ سے رعایا کے ساتھ اپنا برتاؤ نہ بدلے' بلکہ خدا کی نعمتیں جتنی زیادہ
ہوتی جائیں اسی قدر خدا کے بندوں سے اس کی نزدیکی اور اپنے بھائیوں سے اس کی
محبت وہمدردی بڑھتی چلی جائے۔

Marfat.com

مجھ پر تمہارا حق یہ ہے کہ جنگ کے سوا کوئی راز تم سے مخفی نہ رکھوں۔ بجز حکم شرعی کے سوا سب باتوں میں تم سے مشورہ لیتا رہوں اور تمہارے کسی حق سے تمہیں محروم نہ ہونے دوں۔ اگر میں یہ سب کروں تو تم پر واجب ہے کہ احسانِ الٰہی کا شکر بجا لاؤ۔ میری فرمانبرداری کرو۔ میری کسی پکار پر پیچھے نہ رہو۔ کسی بھلائی میں کوتاہی نہ کرو۔ اور حق کے نام پر مشکلات میں پھاند پڑا کرو۔ اگر تم اس مسلک پر استوار نہ ہوئے تو میری نگاہ میں تمہارے برگشتہ راہوں سے زیادہ کوئی ہلکا نہ ہو گا۔ اس کی سزا بھی بہت بڑی ہو گی اور میرے پاس ہرگز کوئی رعایت نہ ہو گی۔ یہی عہد تم اپنے ماتحت سرداروں سے لو اور یہی عہد انھیں اپنی طرف سے دو۔ اس طرح تمہارے معاملات درست رہیں گے۔

○

ابنِ ملجم کے قاتلانہ حملے کے بعد

حسنینؓ کو وصیت

دو تم دونوں کو میری وصیت ہے کہ خدا سے ڈرتے رہنا اور دنیا کے پیچھے نہ دوڑنا۔ اگرچہ دنیا تمہارے پیچھے دوڑے۔ دنیا کی کسی محرومی پر نہ کڑھنا۔ ہمیشہ حق کے لئے تمہاری زبان کھلے۔ ہمیشہ ثواب ہی کے لئے تمہارا عمل ہو۔ ہمیشہ ظالم کے حریف بننا اور مظلوم کے مددگار۔

تم دونوں کو اپنی سب اولاد کو' سب خاندان کو اور ان سب لوگوں کو جن تک میری یہ تحریر پہنچے وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہیں۔ اپنا معاملہ درست رکھیں۔ اور آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہیں کیونکہ میں نے تمہارے نانا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپس کا میل ملاپ عام روزے نماز سے افضل ہے۔

اور اللہ اللہ یتیموں کے بارے میں انہیں کھانے پینے کی تکلیف نہ ہونے پائے۔ تمہارے سامنے وہ تتر بتر نہ ہو جائیں۔

Marfat.com

اور اللہ اللہ پڑوسیوں کے بارے میں کہ وہ تمہارے نبیؐ کی وصیت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حق میں برابر وصیت فرماتے رہے' یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا' انہیں وارث بھی قرار دے دیں گے۔

اور اللہ اللہ قرآن کے معاملے میں! قرآن کے عمل میں کوئی تم سے سبقت نہ لے جائے۔

اور اللہ اللہ پروردگار کے گھر کے بارے میں! جب تک جیتے رہنا اس سے دستبردار نہ ہونا۔ بیت اللہ سے بے پروائی کرو گے تو تمہاری بھی کسی کو پروا نہ رہے گی۔

اور اللہ اللہ راہ خدا میں اپنے مال سے اپنی جان سے' اپنی زبان سے جہاد کے بارے میں۔

آپس میں میل محبت' ہمدردی رکھنا' پھوٹ سے نا اتفاقی سے بچنا۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے باز نہ رہنا۔ ورنہ شریروں کو تمہارا حاکم بنا دیا جائے گا۔ پھر دعائیں کرو گے مگر قبول نہ ہوں گی۔

اولادِ عبدالمطلب! خبردار! ایسا نہ ہو مسلمانوں کا خون بہانے لگو اور کہو امیر المومنینؓ کو مار ڈالا گیا ہے! خبردار میرے بدلے صرف میرے قاتل ہی کو قتل کرنا۔ دیکھو! اگر میں اس کی اس ضرب سے مرجاؤں تو قاتل کو بھی ایسی ہی ایک ضرب سے مارنا۔ اس کی شکل نہ بگاڑی جائے کیونکہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے "خبردار' کسی کے ناک کان نہ کاٹو' اگرچہ وہ کٹھنا کتا ہی کیوں نہ ہو۔"

○

شیرِ خدا مولا علیؓ کے بہادرانہ کارنامے

غزوہ بدر میں جب عام لڑائی شروع ہوئی۔ تو شیرِ خداؓ نے صفیں کی صفیں الٹ دیں اور ذوالفقارِ حیدری نے چمک چمک کر اعدائے اسلام کے خرمنِ ہستی کو جلا ڈالا

Marfat.com

مشرکین کے پاؤں اکھڑ گئے۔ کفار کو شکست ہوئی۔ اور مسلمان مالِ غنیمت اور تقریباً ستر قیدیوں کے ہمراہ مدینہ واپس آئے۔

مالِ غنیمت کی جب تقسیم ہوئی تو ابو تراب حضرت علیؓ کے حصہ میں ایک زرہ' ایک اونٹ اور ایک تلوار ملی۔

○

غزوۂ احد میں قلتِ تعداد کے باوجود مسلمانوں نے دشمن کو بھگا دیا۔ لیکن عقب کے محافظ تیر انداز اپنی اپنی جگہ سے ہٹ گئے تو مشرکین عقب ہی سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔

اس ناگہانی حملہ سے مسلمانوں کے اوسان جاتے رہے۔ اسی حالت میں نبی کریمؐ کو آنکھ پر زخم پہنچا۔ علاوہ ازیں دندان مبارک بھی شہید ہوئے۔ اور آپؐ اسی زخمی حالت میں خندق میں گر پڑے۔ مشرکین خندق کی جانب بڑھے لیکن حضرت مصعبؓ بن عمیر نے ان کو آپؐ کے پاس جانے سے روک دیا اور کفارِ قریش سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے اس کے بعد حیدرِ کرّار نے آگے بڑھ کر علم سنبھالا اور بے جگری کے ساتھ دشمن سے دو دو ہاتھ کئے۔ اسی لڑائی کے دوران مشرکین کے علمبردار ابو سعد بن ابی طلحہ نے آپؐ کو مقابلہ کے لئے للکارا۔ شیرِ خداؑ نے مقابل پر آنے کے ساتھ ہی ایسا ہاتھ مارا کہ فرشِ خاک پر تڑپنے لگا۔ اسی بدحواسی میں وہ برہنہ ہو گیا۔ حضرت علیؓ کو اس کی بے بسی اور بدحواسی پر رحم آیا اور اسے یونہی زندہ چھوڑ کر واپس چلے آئے۔

○

غزوۂ خندق میں کفار کے سواروں نے حملہ کیا۔ تو حضرت علیؓ نے چند جانبازوں کے ساتھ بڑھ کر انہیں آگے بڑھنے سے روک دیا۔ اس پر سواروں کے سردار عمرو بن عبدود نے کسی کو تنہا مقابلہ کی دعوت دی۔ حضرت علیؓ نے اس دوبدو مقابلہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔

Marfat.com

ابن عبدود نے جب آپ کو مقابل پر پایا تو کہنے لگا۔

"میں تم کو قتل کرنا نہیں چاہتا۔"

شیرِ خداؑ نے فرمایا:

"لیکن میں تم کو قتل کرنا چاہتا ہوں۔"

اس پر وہ برہم ہو کر اپنے گھوڑے پر سے کود پڑا۔ تھوڑی دیر تک شجاعانہ مقابلہ کے بعد ذوالفقارِ حیدری نے اس کو واصل جہنم کیا۔ ابن عبدود کا قتل ہونا تھا کہ دوسرے سوار بھاگ کھڑے ہوئے۔

7ھ میں خیبر پر فوج کشی ہوئی۔ اس تمام علاقہ میں یہودوں کے بڑے بڑے مضبوط قلعے تھے جن کو آسانی سے فتح نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پہلے حضرت ابوبکرؓ اور ان کے بعد حضرت عمرؓ قلعۂ خیبر کی تسخیر پر مامور ہوئے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔

حضرت سرور کائنات نے فرمایا:

"کل ایک ایسے بہادر کو علم دوں گا جو خدا کا اور رسول کا محبوب ہے۔ اور خیبر کی فتح اسی کے ہاتھ سے مقدور ہے۔"

صبح ہوئی تو ہر شخص اس بات پر بیقرار تھا کہ کاش اس فخر و شرف کا تاج اس کے سر پر ہوتا۔

لیکن یہ دولت گرانمایہ حیدرِ کرارؓ کے لئے مقدر ہو چکی تھی۔ صبح کو بڑے بڑے جانثار اپنا اپنا نام سننے کے لئے بے قرار تھے کہ دفعتاً نبی کریمؐ نے حضرت علیؓ کا نام لیا۔ یہ آواز ہر ایک کی توقع کے خلاف تھی کیونکہ حضرت علیؓ آشوبِ چشم کی اذیت میں مبتلا تھے۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پاس بلا کر ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا۔ جس سے آپؓ کی تکلیف رفع ہو گئی۔

اس کے بعد آپؐ نے علم رحمت فرمایا۔

حضرت علیؓ نے نبی کریمؐ سے پوچھا۔

"یا رسول اللہ کیا میں ان سے لڑ کر انہیں مسلمان بناؤں۔"

Marfat.com

فرمایا: "نہیں بلکہ پہلے اسلام پیش کرو اور ان کو اسلام کے فرائض سے آگاہ کرو۔ کیوں کہ اگر تمہاری کوششوں سے ایک یہودی بھی مسلمان ہو گیا تو وہ تمہارے لئے بڑی سے بڑی نعمت سے بہتر ہے۔"

لیکن یہودیوں کی قسمت میں اسلام کی عزت و حرمت کی بجائے شکست' ذلت اور رسوائی لکھی تھی۔ اس لئے انہوں نے نبی کریمؐ کے اس حکم سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اور ان کا معزز اور بہادر سردار مرحب بڑے جوش و خروش اور غرور و تکبر سے یہ رجز پڑھتا ہوا مقابلے پر آیا۔

"خیبر مجھ کو جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں۔
اسلحہ پوش' بہادر اور تجربہ کار ہوں۔
جب کہ لڑائی کی آگ بھڑکتی ہے۔"

حضرت علیؓ شیرِ خدا اس کے متکبرانہ رجز کا جواب دیتے ہوئے بڑھے:

"میں وہ ہوں'
جس کا نام میری ماں نے حیدر رکھا ہے'
جھاڑی کے شیر کی طرح مہیب اور ڈراؤنا'
میں دشمنوں کو نہایت سرعت سے قتل کر دیتا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی آپؓ نے اپنے بھرپور وار سے اس کا خاتمہ کر دیا۔

○

حُلیہ مبارک

حارث ابن سعد' محمد ابن عمر' ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ کی سند سے اسحاق ابن عبداللہ بن ابی فروہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی (امام باقرؒ) سے سوال کیا کہ حضرت علیؓ کا حلیہ کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا درمیانہ قد تھا' رنگ نہایت گندم گوں تھا' آنکھیں بڑی بڑی تھیں' بڑا پیٹ تھا' لیکن قد ذرا پستگی ہی کی طرف مائل

Marfat.com

تھا (داڑھی چوڑی تھی اور سر اور داڑھی کے بال سپید ہوگئے تھے۔)

○

شہادت اور تکفین و تدفین

اس کے بعد آپ لا الٰہ الا اللہ پڑھنے میں مشغول رہے حتی کہ طائر روح عالم بالا کو پرواز کر گیا۔ آپ کی شہادت رمضان 40 ھ میں ہوئی۔ آپ کو آپ کے بیٹوں حسنؓ و حسینؓ اور عبداللہ بن جعفرؓ نے غسل دیا۔ تین کپڑوں میں آپ کو کفن دیا گیا جس میں قمیض نہ تھی اور حضرت حسنؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنازہ میں نو تکبیرات کہیں پھر چھ ماہ تک حضرت حسنؓ والی رہے۔

○

مدت خلافت

احمد ابن ثابت نے اسحاق ابن عیسیٰ کے ذریعہ ابو معشر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے تین ماہ کم پانچ سال خلافت فرمائی۔

ابو حارث نے ابن سعد کے ذریعہ محمد بن عمر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ کی مدت خلافت تین ماہ کم پانچ سال تھی۔

ابو زید نے ابو الحسن سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ ایک دن کم یا ایک روز زیادہ تھی۔

○

حضرت علیؓ کی عمر مبارک

اس میں اختلاف ہے کہ قتل کے وقت آپ کی عمر کیا تھی۔ بعض مورخین کہتے ہیں کہ آپ انسٹھ سال کی عمر میں قتل کیے گئے۔

Marfat.com

مصعب ابن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت حسنؓ فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد اٹھاون سال کی عمر میں شہید کئے گئے۔

بعض روایات کا بیان ہے کہ اس وقت آپ کی عمر پینسٹھ سال کی تھی۔

ابو زید نے ابوالحسن، ایوب بن عمر بن ابی عمرو کے حوالے سے جعفر صادق کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ تریسٹھ سال کی عمر میں شہید کئے گئے اور یہی سب سے زیادہ صحیح روایت ہے۔

عمرو نے یحییٰ بن عبدالحمید، شریک کی سند سے ابو اسحاق کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ تریسٹھ سال کی عمر میں شہید کئے گئے۔ (ایک قول ستر سال کا بھی ہے۔)

ہشام کا قول ہے کہ حضرت علیؓ جب خلیفہ ہوئے تو ان کی عمر اٹھاون سال کچھ ماہ تھی اور تین ماہ کم پانچ سال تک ان کی خلافت رہی۔ پھر انہیں ابن ملجم نے قتل کیا۔ اس کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو تھا۔ آپ کا قتل سترہ رمضان کو ہوا اور چار سال نو ماہ آپ نے خلافت کی اور 40 ھ میں تریسٹھ سال کی عمر میں شہید کئے گئے۔

حارث نے ابن سعد کے ذریعہ محمد بن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ تریسٹھ سال کی عمر میں جمعہ کی صبح کو سترہ رمضان 40 ھ میں شہید کئے گئے اور دارالامارت میں جامع مسجد کے قریب دفن کئے گئے۔

حارث نے ابن سعد کے ذریعہ محمد بن عمرو کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ شبِ جمعہ میں زخمی ہوئے۔

○

حضرت علیؓ کے اوصافِ حمیدہ

یونس بن عبدالاعلیٰ نے وہب ابن ابی ذئب، عباس ابن الفضل مولیٰ بن ہاشم، فضل کے حوالہ سے ابن ابی رافع کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں حضرت علیؓ کی جانب سے بیت المال کا خزانچی تھا کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت علیؓ گھر تشریف لے گئے اور

Marfat.com

ان کی ایک بیٹی بنی سنوری سامنے آئی تو اسے بیت المال کا ایک موتی پہنے دیکھا۔ حضرت علیؓ نے اس موتی کو پہچان لیا اور فرمایا اس کے پاس یہ کہاں سے آیا ہے خدا کی قسم اب مجھ پر اس کا ہاتھ کاٹنا لازم ہے۔ جب حضرت علیؓ نے اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا تو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین خدا کی قسم میں نے اس اپنی بھتیجی کو خود پہنایا تھا اگر میں نہ دیتا تو یہ کہاں سے حاصل کر لیتی تب حضرت علیؓ خاموش ہوئے۔

○

اسمٰعیل بن موسیٰ الفزاری نے عبدالسلام ابن حرب اور ناجیتہ القرشی کے ذریعہ اپنے چچا یزید بن عدی ابن عثمان کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو قبیلہ ہمدان سے نکلتے دیکھا جب باہر نکلے تو دو جماعتیں باہم لڑ رہی تھیں۔ حضرت علیؓ دونوں جماعتوں کے درمیان گھس گئے اور دونوں کو جدا کر دیا ابھی کچھ دور گئے تھے کہ انہوں نے یہ آواز سنی۔ "کوئی مددگار ہے کوئی مددگار ہے۔" جلدی جلدی فوراً" ادھر واپس چلے حتیٰ کہ میں آپ کے جوتوں کی آوازیں سن رہا تھا اور فرما رہے تھے۔ تیرے پاس تیرا مددگار آگیا ہے وہاں جا کر دیکھا تو ایک شخص دوسرے کو چپٹا ہوا تھا آپ کو دیکھ کر ان میں سے ایک شخص نے کہا اے امیر المومنین میں نے اسے یہ کپڑا نو درہم میں فروخت کیا تھا اور یہ شرط کی تھی کہ یہ مجھے بیکار اور کٹے ہوئے درہم نہ دے گا اور اس وقت لوگ یہی شرط لگایا کرتے تھے۔ میں اس کے پاس یہ درہم لے کر آیا تاکہ یہ انہیں تبدیل کر دے اس نے انکار کیا۔ میں نے اس سے اصرار کیا تو اس نے میرے طمانچہ مارا۔ اس پر حضرت علیؓ نے طمانچہ مارنے والے سے کہا اس کے درہم بدل دے اور دوسرے شخص سے کہا اس بات پر گواہ لاؤ کہ اس نے تمہارے طمانچہ مارا ہے۔ وہ گواہ لے کر آیا۔ حضرت علیؓ نے طمانچہ مارنے والے کو بٹھا دیا اور مظلوم سے فرمایا اس سے قصاص لے لو مظلوم نے جواب دیا اے امیر المومنین میں نے اسے معاف کیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے تو تیرا حق پورا کرنے کا ارادہ کیا تھا پھر اس ظالم کے نو

Marfat.com

کوڑے مارے اور فرمایا یہ حاکم کی جانب سے سزا ہے۔

○

محمد بن عمارۃ الاسدی نے عثمان بن عبدالرحمٰن الا صبہانی، مسعودی، ناجیہ کی سند سے ناجیہ کے باپ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم محل کے دروازے پر مقیم تھے کہ ہمارے پاس حضرت علیؓ تشریف لائے۔ ہم نے جب انہیں آتے دیکھا تو ان کی ہیبت سے ان کے سامنے سے ہٹ گئے۔ جب حضرت علیؓ آگے بڑھ گئے تو ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے چلے وہ ابھی کچھ دور چلے تھے کہ انہوں نے یہ آواز سنی۔ "اللہ کے واسطہ کوئی مددگار" آپ نے دیکھا کہ دو آدمی باہم لڑ رہے ہیں آپ نے دونوں کے سینوں پر ہاتھ مار کر پیچھے ہٹا دیا اور ان دونوں سے فرمایا ایک دوسرے سے جدا ہو جاؤ۔

ان میں سے ایک شخص نے عرض کیا امیرالمومنین اس نے مجھ سے ایک بکری خریدی تھی اور شرط یہ تھی کہ یہ مجھے خراب اور ردی درہم نہ دے گا لیکن اس نے مجھے ایک کھوٹا درہم دیا میں نے اسے وہ درہم واپس کیا تو اس نے مجھے طمانچہ مارا۔

آپ نے دوسرے سے سوال کیا تم کیا کہتے ہو؟ اس نے جواب دیا اے امیر المومنین یہ سچ کہتا ہے آپ نے اس سے فرمایا اچھا پہلے اپنی شرط پوری کرو۔ جب شرط پوری ہو گئی تو طمانچہ مارنے والے کو بٹھا دیا اور مظلوم سے کہا اس سے قصاص لے لو۔ مظلوم نے سوال کیا کیا قصاص لوں یا معاف کر دوں آپ نے فرمایا اس کا تجھے اختیار ہے۔ الغرض اس ظالم کو معاف کر دیا گیا۔ جب وہ وہاں سے کچھ دور چلا گیا تو حضرت علیؓ نے لوگوں سے فرمایا اسے پکڑ کر یہاں لاؤ لوگ اسے پکڑ کر حضرت علیؓ کے پاس لائے۔ آپ نے اس کی پشت پر اسی طرح کوئی چیز رکھ دی جیسے لکھنے پڑھنے والے بچوں کی پشت پر رکھی جاتی ہے (یعنی کان پکڑوا کر اوپر سے پشت پر کوئی چیز رکھ دی) پھر اس کے نو کوڑے مارے اور فرمایا یہ اس شخص کی ہتکِ عزت کی سزا ہے۔

○

Marfat.com

اخلاق و کردار کے آئینہ میں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ:

"ہم صحابہ کہا کرتے تھے کہ مدینہ والوں میں سب سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حضرت علیؓ کو اقضاکم علی' کی سند مل چکی تھی۔ اس سے آپ کا ہر فیصلہ اور رائے ٹھوس ہوتی تھی۔

مال غنیمت

برابر حصے لگا کر مال غنیمت تقسیم فرماتے تھے۔ اکثر قرعہ بھی ڈالا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اصفحان سے مال آیا۔ اس میں ایک روٹی بھی تھی۔ حضرت علی نے تمام مال کے ساتھ اس روٹی کے بھی سات ٹکڑے کئے اور قرعہ ڈال کر تقسیم فرمایا۔

ایک دن مالِ غنیمت کا تمام اندوختہ تقسیم کر کے اس میں جھاڑو دی اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ کہ وہ قیامت میں ان کی امانت اور دیانت کا شاہد رہے۔

ایک دن منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

"میری تلوار کا کون خریدار ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے پاس ایک تہ بند کی قیمت ہوتی تو میں اپنی تلوار کبھی فروخت نہ کرتا"

ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا:

Marfat.com

"اے امیر المومنین! میں آپ کو تہ بند کی قیمت کے برابر قرض دینے پر تیار ہوں۔"

بھوک کی شدت سے تنگ آکر گھر سے باہر آئے تاکہ مزدوری کر کے کچھ خورد و نوش کا سامان کر سکیں۔ ایک جگہ دیکھا کہ ایک ضعیفہ کچھ اینٹ پتھر جمع کر رہی ہے۔ خیال ہوا کہ شاید اپنا باغ سیراب کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ اس ضیعفہ کے پاس پہنچ کر اس سے اجرت طے کی اور پانی سینچنے لگے۔ یہاں تک کہ ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے۔ غرض اس محنت کے بعد ایک مٹھی کھجور اجرت کے طور پر ملی۔ لیکن تنہا خوری کی عادت نہ تھی بجنسہ لئے ہوئے بارگاہ نبوت میں جا حاضر ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کیفیت سن کر نہایت شوق کے ساتھ کھانے میں ساتھ دیا۔

○

حضرت عائشہؓ نے حضرت علیؓ کے بارے میں فرمایا:

"جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ بڑے روزہ دار اور عبادت گذار تھے۔"

○

ابو تراب، نبی کریمؐ کی جانب سے عطا کی ہوئی کنیت۔

حضرت علیؓ اپنے ہاتھوں سے محنت مزدوری کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھتے تھے۔ لوگ مسائل پوچھنے آتے تو کبھی جوتا ٹانکتے ہوئے، کبھی اونٹ چراتے اور کبھی زمین کھودتے ہوئے پائے جاتے۔

مزاج میں بے تکلفی اتنی تھی کہ فرشِ خاک پر بھی ہر ایک سے بے نیاز ہو کر سو جایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ڈھونڈتے ہوئے مسجد میں تشریف

Marfat.com

لائے۔ دیکھا کہ بے تکلفی کے ساتھ زمین پر سو رہے ہیں۔ چادر سمیٹ کے نیچے سے سرک گئی ہے اور جسم انور گردو غبار کے اندر کندن کی طرح دمک رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سادگی بہت پسند آئی۔ خود دست مبارک سے ان کا بدن صاف کر کے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا: "اجلس یا اباتراب" "مٹی والے اب اٹھ بیٹھ۔"

زبان نبویؐ کی جانب سے یہ عطا کی ہوئی کنیت حضرت علیؓ کو اس قدر محبوب تھی کہ جب کوئی آپ کو اس کنیت سے مخاطب کرتا تو خوشی سے مسکرا دیتے۔

○

امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کو جب کوئی مشکل معاملہ پیش آ جاتا تو حضرت علیؓ سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ کسی دقیق مسئلہ کے حل ہو جانے پر حضرت عمرؓ نے فرمایا:

"اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔"

○

حضرت علیؓ پر سردی و گرمی کا اثر نہ ہوتا تھا کیوں کہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں ان کے لئے دعا فرمائی تھی "اس سے گرمی سردی دور کر" آپؐ کی اس دعا کا یہ اثر تھا کہ وہ جاڑے کا کپڑا گرمی میں اور گرمی کا لباس جاڑے میں زیب تن فرماتے اور اس سے انہیں کسی اذیت کا احساس نہیں ہوتا تھا۔

○

ازواج و اولاد

1- سب سے پہلے آپ نے حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی فرمائی اور ان کی موجودگی میں کوئی دوسری شادی نہیں کی۔ حضرت علیؓ کے یہاں حضرت فاطمہؓ سے حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور ایک لڑکا جس کا

Marfat.com

نام محسن تھا پیدا ہوئے محسن کم عمری میں انتقال کر گئے۔ دو صاجزادیاں یعنی زینب الکبریٰ اور ام کلثوم پیدا ہوئیں۔

2- حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کے بعد ام البنین بنت حزام سے شادی فرمائی ام البنین ابوالمحل بن خالد بن ربیعتہ بن الوحید بن کعب بن عامر بن کلاب کی والدہ تھیں ان سے حضرت علیؓ کے یہاں عباس' جعفر' عبداللہ اور عثمان پیدا ہوئے عباس کے علاوہ بقیہ تینوں لڑکے حضرت حسینؓ کے ساتھ کربلا میں شہید کئے گئے۔

3- ایک شادی لیلیٰ بنت مسعود بن خالد بن مالک بن ربعی ابن سلمی بن جندل بن نہشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم سے کی ان سے عبید اللہ اور ابوبکر پیدا ہوئے ہشام بن محمد کا قول ہے کہ یہ دونوں لڑکے حضرت حسینؓ کے ساتھ طف میں مارے گئے۔ محمد بن عمر کا کہنا ہے کہ عبید اللہ بن علیؓ کو مختار ابن عبید نے مذار میں قتل کیا تھا اور محمد بن عمر یہ بھی کہتا ہے کہ عبید اللہ اور ابوبکر سے حضرت علیؓ کے کوئی اولاد باقی نہیں رہی۔

4- ایک شادی اسماء بنت عمیس سے فرمائی بقول ہشام ابن محمد ان سے یحیٰی اور محمد الاصغر پیدا ہوئے۔ لیکن ان دونوں کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

حارث نے ابن سعد کے ذریعے واقدی سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ کے یہاں اسماءؓ سے یحیٰی اور عون پیدا ہوئے اور محمد الاصغر بعض مورخین کے نزدیک ایک ام ولد سے پیدا ہوئے تھے یہی واقدی کا قول ہے نیز واقدی کہتا ہے کہ محمد الاصغر حضرت حسینؓ کے ساتھ قتل کئے گئے۔

5- ایک زوجہ صہبا تھیں جن کی کنیت ام حبیب تھی یہ ام حبیب ربیعہ ابن بجیر ابن العبد بن علقمتہ بن الحارث بن عتبہ ابن سعد بن زہیر بن جشم بن بکر بن حبیب بن عمرو بن غنم ابن تغلب ابن وائل کی لڑکی تھیں یہ حضرت علیؓ کی باندی تھیں (ام ولد) یہ ان قیدیوں میں سے تھیں کہ جب حضرت خالدؓ بن

Marfat.com

الولید نے عین التمر پر حملہ کیا اور بنو تغلب کو شکست دے کہ انھیں قیدی بنایا۔ ان سے عمر اور رقیہ پیدا ہوئیں ان میں عمر بن علیؓ کی عمر پچیاسی سال ہوئی اور حضرت علیؓ کی آدھی میراث انھوں نے حاصل کی ینبع میں ان کا انتقال ہوا۔

6- آپ کی ایک زوجہ امامہؓ بنت ابی العاص بن الربیع بن عبدالعزی بن عبد شمس ابن عبد مناف تھیں ان کی والدہ حضرت زینبؓ تھیں جو رسول اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں ان سے آپ کے یہاں محمد الاوسط پیدا ہوئے۔

7- خولہ بنت جعفر ابن قیس ابن بلمہ بن عبید ابن ثعلبتہ بربوع ابن ثعلبتہ بن الدول بن حنیفہ بن لجیم معب بن علی بن بکر بن وائل۔ ان سے محمد الاکبر پیدا ہوئے۔ جنہیں محمد بن الحنفیہ کہا جاتا ہے۔ انہوں نے طائف میں انتقال کیا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے نماز پڑھائی۔

8- ایک زوجہ ام سعید بنت عروۃ ابن مسعود ابن معتب بن مالک الثقفی تھیں ان سے ام الحسن اور ملتہ الکبریٰ پیدا ہوئیں۔

آپ کے اور بھی لڑکیاں مختلف ماؤں سے پیدا ہوئیں جن کی ماؤں کے نام ہمیں معلوم نہیں ہوسکے ان کے نام یہ ہیں۔ ام ہانی' میمونہ زینب الصغریٰ' ملتہ الصغریٰ 'ام کلثوم الصغریٰ' فاطمہ' امامہ' خدیجہ' ام الکرام' ام سلمہ' ام جعفر جمانہ اور نفیسہ یہ لڑکیاں مختلف ماؤں سے پیدا ہوئیں۔

9- ایک زوجہ محیات بنت امرئ القیس ابن عدی ابن اوس بن جابر بن کعب بن علیم تھیں جو بنی کلب سے تھیں۔ ان سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جو بچپن میں مر گئی واقدی کہتا ہے کہ جب وہ بچی تھی تو مسجد جایا کرتی تھیں لوگ اسے چھیڑنے کے لئے پوچھتے تیرے ماموں کون ہیں؟ تو وہ جواب دیتی کہ وہ ہیں وہ ہیں یعنی کلب (اور کلب کتے کو کہتے ہیں اور کلب حضرت علیؓ کی پشت کے ایک خاندان کا نام بھی ہے۔)

Marfat.com

حضرت علیؓ کی پشت سے چودہ لڑکے اور سترہ لڑکیاں ہوئیں۔

حارث نے ابن سعد کے ذریعہ واقدی سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ کی پانچ لڑکوں سے اولاد چلی۔ حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، محمد الحنفیہ، عباس بن الکلابیہ اور عمر بن التغلبیہ۔

○

اقوال

○ سب سے بڑا گناہ وہ، جسے گنہگار معمولی سمجھ لے۔

○ لوگوں پر کاٹ کھانے والے (سخت) دن آنے والے ہیں۔ دولت مند اپنے قبضہ کی دولت کو دانتوں سے پکڑیں گے۔ (بخل کریں گے) حالانکہ تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ بلکہ خداوند عالم نے فرمایا ہے۔ "خدا کے فضل کو آپس میں نہ بھولو۔۔۔۔ اس زمانے میں اوباش سربلند اور نیک لوگ ذلیل ہوں گے۔ اور مجبور خرید و فروخت کریں گے۔ (یعنی دکاندار انہیں ضرورت مند جان کر جو چاہیں گے لیں گے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبور دل سے تجارت کرنے کو منع فرمایا ہے۔ (کہ اس طرح ظلم ہوتا ہے۔)

○

○ توحید کے معنی یہ ہیں کہ اس کو وہم میں بھی نہ لایا جا سکے اور عدل یہ ہے اس پر تہمت نہ لگائی جائے۔ (کہ اس نے یہ کیا اور وہ یہ نہیں کرتا)

○ دو بھوکے ایسے ہیں جن کا پیٹ نہیں بھرتا۔

○ 1- طالب علم 2- طالب دنیا

○ جو چھوٹی مصیبت کو بڑا سمجھے گا وہ اس سے بڑی بلاؤں میں گھرے گا۔

Marfat.com

- جو شخص ایک مرتبہ بھی فضول مذاق کرتا ہے۔ وہ اپنی عقل کا ایک حصہ برباد کر دیتا ہے۔
- جو تمہاری طرف مائل ہو اس سے الگ رہنا قسمت کی کمی ہے اور تمہارا اس کی طرف جھکنا جو تم سے کنارہ کشی چاہتا ہو یہ نفس کی ذلت ہے۔
- نیند کس قدر دن کے ارادوں کو توڑتی ہے۔
- کوئی شہر تمہارے لئے دوسرے شہر سے زیادہ حق دار نہیں ہے۔ بہترین شہر وہ ہے جو تمہیں برداشت کر لے۔ (مرد مسلم کا وطن کوئی نہیں جہاں بھی ماحول مل جائے وہی اس کا گھر ہے۔)
- جب کسی آدمی میں پسندیدہ صفات دیکھو تو (اس میں) دوسری صفات کا انتظار کرو۔
- خدا کا یہ کام نہیں کہ کسی کے لئے شکر کا دروازہ کھول (توفیق) دے۔ اور نعمت میں زیادتی کا دروازہ بند کر دے۔ نہ یہ کہ کسی پر توبہ کا دروازہ کھول کر مغفرت کا دروازہ بند کر دے۔
- لوگ جس سے ناواقف ہیں۔ اس کے دشمن ہیں۔

Marfat.com

کتابیات

1- نہج البلاغہ — ابوتراب، جناب علیؑ باب العلم — مترجم رئیس احمد جعفری
نائب حسین نقوی بروہوی

2- تاریخ طبری — علامہ ابی جعفر جریر الطبری
مترجم۔ حبیب الرحمان صدیقی
جلد دوئم۔ سوم۔ چہارم

3- تاریخ خلفاء راشدین — حضرت علامہ جلال الدین سیوطی
مترجم۔ شمس بریلوی فاضل دیوبند

4- حضرت عمر فاروق کے خطوط — خورشید احمد فاروق، استاد ادبیات عربی دہلی یونیورسٹی

5- حیات الصحابہؓ — رئیس التبلیغ مولانا محمد یوسف کاندھلوی

6- عثمان ذوالنورینؓ اور خلافت عثمانؓ — استاد محترم جناب پیام شاہ جہان پوری

7- اسد اللہ (حضرت علیؓ) — مولف و مرتبہ، منشی نذیر احمد سیماب قریشی بی۔اے

8- عشرہ مبشرہ — قاضی حبیب الرحمٰن منصور پوری

9- حیات ابوبکر صدیقؓ — نامعلوم۔

10- مظلوم شہید — ڈاکٹر اسرار احمد

11- ابوبکرؓ الصدیق — انوار الحسن روفی ایم۔اے

12- حضرت عمرؓ — نامعلوم

13- اسد اللہ الغالب
حضرت علی بن ابی طالبؓ — پروفیسر ملک محمد عنایت اللہ ایم۔اے

14- فاروق اعظمؓ (الفاروق) — مولانا علامہ شبلی نعمانی

15- رحمتہ للعالمین (جلد اول) — قاضی محمد سلیمان منصور پوری
سیرۃ النبیؐ (جلد اول دوم) — شبلی نعمانی

دیگر کئی کتب جو زیر مطالعہ رہیں۔

Marfat.com

مصنف و مؤلف نصیر الدین حیدر کی ایک ایمان افروز تالیف

خطباتِ نبوی ﷺ

مؤلف نے تاریخ اسلام کی مستند کتب سے ایمان افروز خطبات فراہم کر کے کتاب کی زینت بنایا ہے یہ کتاب ہر مسلمان کے لئے مشعلِ راہ اور مقامِ ہدایت ثابت ہوگی

لہٰذا

مؤلف کی اس پُر خلوص کاوش کا آپ مطالعہ ضرور کریں

(زیرِ طبع)

مکتبہ القریش ۰ اردو بازار۔ لاہور

Marfat.com

بغداد کی رات

مصنف قمر اجنالوی

الف لیلیٰ کی ایک ہزار راتوں سے زیادہ حسین و رنگین رات دجلہ اور نیل کے دامنوں میں لپٹی ہوئی رات' آسمان کی پنہائیوں میں بکھرے ہوئے ستاروں سے آراستہ رات۔

جسے صاحب طرز ادیب قمر اجنالوی مستند تاریخوں اور بے شمار کتابوں کے حوالوں سے آراستہ کر کے آپ کے لئے پیش کرتے ہیں۔

قیمت (حصہ اول - دوم) =/600

ایک تاریخ - ایک ناول

صاحب طرز ادیب جناب اسلم راہی ایم اے کا شاہکار ناول

ابلیکا

جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک دنیا کی تاریخ پیش کی گئی ہے۔ جس کے بغیر آپ کی لائبریری مکمل نہیں ہو سکتی۔

قیمت حصہ اول	200-00	ISBN 969-38-0501-9
قیمت حصہ دوم	250-00	ISBN 969-38-0189-x
قیمت حصہ سوم	250-00	ISBN 969-38-0196-6
قیمت حصہ چہارم	200-00	ISBN 969-38-0206-3
قیمت حصہ پنجم	300-00	ISBN 969-38-0247-0
قیمت حصہ ششم	300-00	ISBN 969-38-0266-7
قیمت حصہ ہفتم	300-00	ISBN 969-38-319-1

بڑا سائز سفید کاغذ مضبوط جلد (5000) پانچ ہزار سے زائد صفحات اپنے آرڈر سے جلد از جلد مطلع فرمادیں۔

مکتبہ القریش اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

اسلامی کتب

			ISBN
بنام خیرالانامؐ	قمراجنالوی	75.00	969-38-0270-5
رسول عربی اور عصر جدید	سید اسماعیل صاحب	200-00	969-38-0004-4
غلامان اسلام	پروفیسر مولانا سعید احمد	125.00	969-38-0005-2
مرقع نبوتؐ	آغا اشرف	175.00	969-38-0006-0
انبیائے قرآنؑ	آغا اشرف	125-00	969-38-0046-8
عظمت رسولؐ	نصیرالدین حیدر	250-00	969-38-0007-9
786 حکایات اولیائے کرامؒ	نصیرالدین حیدر	200-00	969-38-0065-6
اہم اسلامی تاریخی واقعات	نصیرالدین حیدر	100-00	969-38-0272-1
اخلاق نامہ	نصیرالدین حیدر	90-00	
سیرت ابوبکر صدیقؓ	علامہ عبدالحفیظ حقیقی	75-00	969-38-0045-1
الفاروقؓ	مولانا شبلی نعمانی	125-00	969-38-0064-8
ام الکتاب	مولانا ابوالکلام آزاد	80-00	969-38-0062-1
مسلمان عورت	مولانا ابوالکلام آزاد	75-00	969-38-0063-5
تذکرہ	مولانا ابوالکلام آزاد	75-00	969-38-0172-5
حرف نیاز (مجموعہ نعت)	رفیع الدین ذکی قریشی	75-00	969-38-0271-3
ریاض نعت (")	رفیع الدین ذکی قریشی	75-00	969-38-0269-1
موت کا منظر	خواجہ محمد اسلام	80-00	
نماز کی کتاب	خواجہ محمد اسلام	60-00	
کرامات الاولیاءؒ	مولانا ابو نعیم قمر	100-00	969-38-0199-7
سیرت حضرت عثمان غنیؓ	زیب ملیح آباد	100-00	969-38-0208-x
سیرت حضرت علیؓ	زیب ملیح آبادی	250-00	969-38-0248-9
تہذیب سیرت ابن ہشام	غلام احمد حریری	100-00	969-38-0202-0
اسلام کے درخشندہ ستارے	نصیرالدین حیدر	275-00	969-38-0263-2
اسلامی جنگیں	کیف زا	100-00	969-38-0127-x

مکتبہ القریش چوک اردو بازار لاہور

Marfat.com

Marfat.com

اسلامی کتب

			ISBN
بنام خیر الانامؐ	قمر اجنالوی	75.00	969-38-0270-5
رسول عربی اور عصر جدید	سید اسماعیل صاحب	200-00	969-38-0004-4
غلامان اسلام	پروفیسر مولانا سعید احمد	125.00	969-38-0005-2
مرقع نبوتؐ	آغا اشرف	175.00	969-38-0006-0
انبیائے قرآنؑ	آغا اشرف	125-00	969-38-0046-8
عظمت رسولؐ	نصیر الدین حیدر	250-00	969-38-0007-9
786 حکایات اولیائے کرامؒ	نصیر الدین حیدر	200-00	969-38-0065-6
اہم اسلامی تاریخی واقعات	نصیر الدین حیدر	100-00	969-38-0272-1
اخلاق نامہ	نصیر الدین حیدر	90-00	
سیرت ابو بکر صدیقؓ	علامہ عبد الحفیظ عتیقی	75-00	969-38-0045-1
الفاروقؓ	مولانا شبلی نعمانی	125-00	969-38-0064-8
ام الکتاب	مولانا ابو الکلام آزاد	80-00	969-38-0062-1
مسلمان عورت	مولانا ابو الکلام آزاد	75-00	969-38-0063-5
تذکرہ	مولانا ابو الکلام آزاد	75-00	969-38-0172-5
حرف نیاز (مجموعہ نعت)	رفیع الدین ذکی قریشی	75-00	969-38-0271-3
ریاض نعت (")	رفیع الدین ذکی قریشی	75-00	969-38-0269-1
موت کا منظر	خواجہ محمد اسلام	80-00	
کرامات الاولیاءؒ	مولانا ابو نعیم قمر	100-00	969-38-0199-7
سیرت حضرت عثمان غنیؓ	زیب ملیح آباد	100-00	969-38-0208-x
سیرت حضرت علیؓ	زیب ملیح آبادی	200-00	969-38-0248-9
تہذیب سیرت ابن ہشام	غلام احمد حریری	100-00	969-38-0202-0
اسلام کے درخشندہ ستارے	نصیر الدین حیدر	275-00	969-38-0263-2
اسلامی جنگیں	کیف زا	100-00	969-38-0127-x

مکتبہ القریش، قذافی مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

Marfat.com